بسم اللہ الرحمن الرحیم

مترجم اردو

# جامع ترمذی شریف

از تالیف

یگانۂ زماں علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماں

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وما اٰتکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

# جامع ترمذی

از تالیف


یگانہ زمان علامہ دوراں مولانا بدیع الزماںؒ

برادر علامہ وحید الزماںؒ



ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



243-3
ترجمہ ج

www.KitaboSunnat.com
www.KitaboSunnat.com

نام کتاب ــــــــــــــ جامع ترمذی

مؤلف ــــــــــــــ امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ــــــــــــــ علامہ بدیع الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد ــــــــــــــ اوّل

صفحات ــــــــــــــ ۸۶۸ / ۲/۱-۱۰۸ کاپیاں

تعداد ــــــــــــــ ۴۰۰

بار ــــــــــــــ اوّل

تاریخ اشاعت ــــــــــــــ اپریل ۱۹۸۸ء

ناشر ــــــــــــــ ضیاء احسان پبلشرز

تصحیح و تہذیب ــــــــــــــ عبدالصمد ریالوی

قیمت مکمل ــــــــــــــ

مطبع ــــــــــــــ

کتابت الفرید

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-... جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
05500
نمبر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے نبی پاک کی احادیث کی خدمت کے مواقع فراہم فرمائے۔ اور اس گئے گزرے دور میں اس صراطِ مستقیم کی تشہیر و اشاعت کی ہمت عطا فرمائی۔ جس کو خود آپ نے ما انا علیہ واصحابی سے تعبیر فرمایا اور جس کی حفاظت کی ذمہ داری ثم ان علینا بیانہ فرما کر اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لے لی۔

برصغیر میں کتب احادیث کی اردو تراجم کی انتہائی شدید ضرورت کے پیش نظر علامہ وحید الزمان نے بخاری مسلم ابوداؤد نسائی، ابن ماجہ اور موطا کے تراجم مع ضروری تشریحات کے نہایت عام فہم فصیح و بلیغ انداز میں فرمائے۔ اور جامع ترمذی کا ترجمہ ان کے بھائی علامہ بدیع الزمان نے اسی طرح عام فہم اور بہترین انداز میں کیا۔ ان تراجم سے زیادہ مفید اور بہتر تراجم بلکہ ان جیسے بھی آج تک مارکیٹ میں نہیں آسکے۔ اس لیے ہم نے ان تمام تراجم کی افادۂ عام کے لیے اشاعت کا عزم کر لیا ہے۔

اس سے قبل ہم صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد کے تراجم بہترین کتابت و طباعت نہایت صحت و صفائی اور اعلیٰ کاغذ کے ساتھ شائع کر چکے ہیں۔ اب جامع ترمذی کو بھی سابقہ روایات کے مطابق بہترین کتابت و طباعت سے پیش خدمت کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود انسان خطا کا پتلا ہے اگر اس میں کسی جگہ کوئی خامی محسوس ہو تو براہِ کرم ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

بشیر احمد نعمانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



www.KitaboSunnat.com بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

## نام اور سکونت

آپ کا اسم گرامی ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ سلمی بوغی ترمذی ہے۔ قبیلہ بنو سلیم سے تعلق رکھنے کی وجہ سے سلمی کہلائے۔ آپ کی سکونت بوغ نامی مقام (جو ترمذ سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے) میں تھی اور بقول بعض تذکرہ نگار آپ کی وفات بھی یہیں واقع ہوئی۔ اس لیے آپ اس بستی کی طرف بھی منسوب ہوئے۔

## پیدائش اور تحصیل علم

آپ ۲۰۹ھ میں مقام ترمذ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو بچپن میں ہی طلب علم کا بے حد شوق عطا کیا گیا تھا۔ جب ذرا ہوش سنبھالا تو تحصیل علم کے مختلف مقامات کے سفر اختیار کیے۔ کوفہ، بصرہ، واسط، رے، خراسان اور حجاز میں کافی عرصہ تک حصول علم کے لیے قیام فرمایا۔

آپ کے زمانہ میں علم حدیث کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ اس لیے آپ علم حدیث کی تحصیل کے لیے بہت سے شیوخ کے پاس زانوئے تلمذ طے کیا۔ امام بخاری، امام مسلم اور امام ابو داؤد وغیرہ محدثین آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ اپنی کتاب جامع ترمذی میں جن اساتذہ سے آپ احادیث لائے ہیں ان کی تعداد ۲۰۶ کے قریب ہے۔

## علم و حفظ اور زہد و ورع

قدرت نے امام ممدوح کو بلا کا حافظہ عنایت فرمایا تھا جو چیز اپنے استاذ گرامی سے سنتے وہ نوکِ زبان ہو جاتی موسیٰ بن علک فرماتے ہیں:

مات البخاری فلم یخلف بخراسان مثل ابی عیسٰی فی العلم والحفظ والورع والزھد

یعنی جب امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فوت ہوئے تو خراسان میں امام ترمذی کا ہمسر علم و حفظ اور زہد و ورع میں کوئی نہیں رہا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خشیت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ خوفِ خداوندی سے رو رو کر آپ کی آنکھوں کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔

www.KitaboSunnat.com

## وفات

آپ کی تاریخ وفات ۲۷۹ھ ۱۳/رجب پیر کی شب کو انتقال فرما گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ستر سال تھی

# جامع ترمذی

کتب احادیث بلحاظ مضامین چند اقسام ہیں:۔

## الجامع

جو آٹھ مضامین پر مشتمل ہے۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط اور مناقب۔ بخاری اور ترمذی کو مذکورہ مضامین پر مشتمل ہونے کی بنا پر جامع کہا جاتا ہے اور صحیح مسلم میں چونکہ تفسیر کم ہے اس لیے اس کو جامع نہیں کہا جاتا۔

## السنن

جن میں صرف احکام کا بیان ہو۔ سنن کا اطلاق ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ پر کیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی ترمذی کو بھی تغلیباً سنن کہہ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ بخاری مسلم کو صحیحین کہا جاتا ہے اور ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ کو سنن کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے تو باقی صرف ترمذی رہ جاتی ہے اس لیے اسے بھی سنن میں شامل کر دیا جاتا ہے۔

## المسند

جس میں صحابہ کی ترتیب سے احادیث جمع کی جائیں اس میں مضامین کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ مثلاً حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی تمام احادیث ذکر کی جائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی تمام احادیث علیٰ ہذا القیاس۔ ان مسند امام احمد بن حنبل وغیرہ شامل ہیں۔

**المعجم** ــــ جس میں اساتذہ کی ترتیب سے احادیث درج ہوں یعنی مؤلف اپنے ایک استاد سے مروی تمام احادیث

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یکجا جمع کرنے پھر دوسرے استاد سے پھر تیسرے سے علیٰ ہذا القیاس۔

## الجزء

جس میں کسی ایک معین مسئلہ سے متعلق تمام احادیث کو جمع کیا جائے جیسے امام بخاری رح کی جزء القراءۃ جزء رفع الیدین۔

## المفرد

جس میں صرف ایک شخص سے مروی احادیث جمع کی جائیں۔

## الغریبۃ

جس میں کسی ایک شاگرد کی تفردات جمع کی جائیں۔ جن میں دوسرا شاگرد شامل نہ ہو۔ جس طرح المستخرج یا المستدرک۔

## مقام جامع الترمذی

مراتب صحاح میں سب سے پہلا مقام امام بخاری دوسرا مرتبہ امام مسلم کا ہے۔ اور تیسرے نمبر پر امام ابوداؤد ہیں اور چوتھے درجے پر امام نسائی ہیں۔ اور امام ترمذی پانچواں درجہ رکھتے ہیں۔

بخاری اور مسلم کے علاوہ سنن کو بھی صحاح ہی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان میں اکثر احادیث صحیح درج ہیں اور بعض ضعیف بھی موجود ہیں۔ اس لیے بلحاظ کل نہیں بلکہ اکثر ان کو صحاح کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

جامع ترمذی کئی دیگر محاسن کی بنا پر انفرادیت کی حامل ہے، جرح و تعدیل کا بیان معمول بہا اور متروکہ روایات کی وضاحت اور قبول و تاویل میں اختلاف علماء کی تشریحات ایسی خصوصیات ہیں جو صرف جامع ترمذی سے مخصوص ہیں۔ ابن صلاح فرماتے ہیں:

**بعلوم الحدیث کتاب ابی عیسیٰ الترمذی اصل فی معرفۃ الحسن فھو الذی نوہ باسمہ واکثر من ذکرہ فی جامعہ۔**

یعنی حدیث حسن کی معرفت میں جامع ترمذی اصل ہے کیونکہ وہ امام ترمذی ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسے اہمیت دی اور اپنی جامع میں اس کا ذکر کیا۔

امام ترمذی کتاب العلل میں فرماتے ہیں کہ میری اس کتاب میں سوائے دو احادیث کے تمام احادیث معمول بہا ہیں وہ دو حدیثیں یہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۱) جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظهر والعصر بالمدینۃ والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا مطر ولا سفر

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ

## امام ترمذی کا مذہب

دیگر ائمہ حدیث کی طرح امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی کسی امام کے مقلد نہیں تھے۔ بعض لوگوں نے آپ کو امام شافعی کی طرف منسوب کیا مگر یہ غلط ہے۔ آپ کسی بھی امام کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ مجتہد تھے اور مسائل واحکام میں صرف کتاب وسنت کے تابع فرمان تھے۔

## کتب شروح ترمذی

جامع ترمذی کی اہمیت کی بنا پر علماء متقدمین اور متاخرین نے اس کی بہت سی شروح لکھی۔

(۱) جس میں مولانا عبدالرحمن مبارک پوری نے تحفۃ الاحوذی کے نام سے اس کی شرح لکھ کر اس کا حق ادا کر دیا یہ شرح نہ بہت طول طویل ہو اور نہ بہت مختصر۔

(۲) اس کے علاوہ معارف السنن مولانا محمد یوسف بنوری کی چھ جلدوں پر مشتمل شرح ہے۔

(۳) العرف الشذی از مولانا انور شاہ کاشمیریؒ۔

(۴) الکوکب الدری از مولانا رشید احمد گنگوہیؒ۔

(۵) قوت المغتذی از علامہ جلال الدین سیوطیؒ۔

(۶) عارضۃ الاحوذی از حافظ ابوبکر بن العربی المالکیؒ۔

(۷) شرح ترمذی از حافظ ابوالفتح محمد بن محمد سید الناس الشافعیؒ۔

اسی طرح ابوالطیب مدنیؒ، شیخ سراج احمد سرہندیؒ، علامہ دمشقیؒ، شیخ زین الدین عبدالرحمن بن احمد بن رجب حنبلیؒ شیخ سراج الدین عمر بن ارسلان البلقینی الشافعیؒ وغیرہ نے جامع ترمذی کی شروح تحریر کیں۔

## اردو ترجمہ

سب سے پہلے برصغیر پاک وہند میں انتہائی ضرورت کے پیش نظر علامہ نواب وحید الزمان نے کتب احادیث کے تراجم مع تشریحات ضروریہ شائع کرائے۔ جو بہت ہی مفید ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور جامع ترمذی کا ترجمہ انہیں کے بھائی علامہ بدیع الزمان نے کیا۔ اس میں بھی بعض مقامات پر تشریحی نوٹ لکھ کر اس کی افادی حیثیت کو بلند کر دیا۔ ان تراجم سے زیادہ مفید اور بہتر تراجم بلکہ ان جیسے بھی ان کے بعد کسی نے نہیں کیے۔

www.KitaboSunnat.com

احقر العباد عبد الصمد ریالوی

۲ اپریل ۱۹۸۸ء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# فہرست ابواب جامع ترمذی مترجم جلد اوّل


| باب | صفحہ |
|---|---|
| **ابواب الطہارت** | |
| اسں بیان میں کہ قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے۔ | ۴۷ |
| فضیلتِ طہارت | 〃 |
| اس بیان میں کہ طہارت کنجی ہے نماز کی | ۴۸ |
| پاخانے جاتے وقت کی دعا | 〃 |
| پاخانے سے نکلنے کے بعد کی دعا | ۴۹ |
| نہی میں استقبال قبلہ کے پاخانے یا پیشاب کے وقت | 〃 |
| | 〃 |
| جواز استقبال و استدبار قبلہ میں | ۵۰ |
| کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی نہی میں | 〃 |
| کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت میں | ۵۱ |
| بیان پردہ کرنا وقت قضائے حاجت کے | 〃 |
| داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی کراہت | ۵۲ |
| ڈھیلوں سے استنجا کرنے کے بیان میں | 〃 |
| ان چیزوں کا بیان جن سے استنجا کرنا منع ہے۔ | ۵۳ |
| پانی سے استنجا کرنے کے بیان میں | 〃 |
| اسں بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو دور جاتے۔ | [illegible] |
| | ۵۴ |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ غسل خانے میں پیشاب کرنا مکروہ ہے | ۵۴ |
| مسواک کا بیان | 〃 |
| نیند سے اُٹھنے کے بعد بغیر دھوئے برتن میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے۔ | ۵۵ |
| بسم اللہ وضو کے شروع میں | ۵۶ |
| کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے بیان میں | 〃 |
| اسں بیان میں کہ کلی اور ناک میں پانی دینا دونوں ایک چلو سے۔ | 〃 |
| | 〃 |
| داڑھی کا خلال | ۵۷ |
| مسح سر کہ شروع کرے آگے سے اور تمام کرے پیچھے تک۔ | 〃 |
| بیان میں مسح کرنے کے سر کے پیچھے سے۔ | ۵۸ |
| سر کا مسح ایک بار کرنے کا بیان | 〃 |
| اس بیان میں کہ مسح سر کے لیے پانی تازہ لیوے۔ | 〃 |
| کانوں کے اوپر اور اندر مسح کرنے کے بیان میں | ۵۹ |
| دونوں کان سر میں داخل ہیں | 〃 |
| انگلیوں کے خلال کے بیان میں | 〃 |
| اس بیان میں کہ خرابی ہے ایڑیوں کی دوزخ سے یعنی وضو میں احتیاط کرنا چاہیے کہ سوکھی نہ رہے۔ | ۶۰ |
| | ۶۰ |
| دو دو بار اعضائے وضو دھونے کا بیان | 〃 |
| تین تین بار وضو کرنے کا بیان | ۶۱ |
| ایک بار اور دو بار اور تین بار وضو کرنے کے بیان میں۔ | ۶۰ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ وضو میں بعض اعضاء دو بار دھوتے اور بعض تین بار | ۶۱ |
| وضو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیسا تھا؟ | ۶۲ |
| اس بیان میں کہ بعد وضو کے بیانی پر پانی چھڑکنا چاہیئے۔ | 〃 |
| وضو پورا کرنے کے بیان میں | 〃 |
| وضو کے بعد رومال سے بدن پونچھنے کا بیان | ۶۳ |
| ان دُعاؤں کا بیان جو پڑھی جاتی ہیں بعد وضو کے، | 〃 |
| ایک مُد پانی سے وضو کرنے کا بیان | ۶۴ |
| اسراف وضو میں مکروہ ہے | 〃 |
| ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا بیان | ۶۵ |
| اس بیان میں کہ آنحضرتؐ ایک وضو سے کئی نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ | 〃 |
| مرد اور عورت کے ایک برتن سے وضو کرنے کا بیان۔ | ۶۶ |
| کراہت میں اس پانی کے جو بچا ہو عورت کی طہارت سے۔ | 〃 |
| اس کے جائز ہونے کے بیان میں، | ۶۷ |
| اس بیان میں کہ پانی کو نجس نہیں کرتی کوئی چیز | 〃 |
| **دوسرا باب** | 〃 |
| اس بیان میں کہ پیشاب کرنا رُکے ہوئے پانی میں مکروہ ہے۔ | ۶۸ |
| بیان میں دریا کے پانی کے کہ وہ پاک ہے | 〃 |
| پیشاب سے بہت احتیاط کرنے کے بیان میں۔ | 〃 |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ لڑکا جب تک کھانا نہ کھائے | ۶۹ |
| اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے۔ | ۶۹ |
| جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب کے بیان میں۔ | 〃 |
| بیان میں وضو کے ریح نکلنے سے | ۷۰ |
| بیان وضو فرض ہونے کا نیند سے۔ | 〃 |
| وضو واجب ہونے میں اس چیز سے کہ پکی ہو آگ سے | ۷۱ |
| بیان میں وضو نہ ٹوٹنے کے اس سے جو آگ میں پکی ہو۔ | 〃 |
| اس بیان میں کہ وضو جاتا رہتا ہے اونٹ کا گوشت کھانے سے۔ | ۷۲ |
| اس بیان میں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے ذکر کے چھونے سے، | ۷۳ |
| ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں | 〃 |
| بوسے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں | ۷۴ |
| بیان میں وضو ٹوٹنے کے قے اور نکسیر سے۔ | 〃 |
| نیند سے وضو کرنے کے بیان میں | 〃 |
| دودھ پی کر کلی کرنے کے بیان میں | ۷۵ |
| اس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ | 〃 |
| کتے کے جھوٹے کے بیان میں | 〃 |
| بلی کے جھوٹے کے بیان میں۔ | ۷۶ |
| موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں | 〃 |
| مسافر اور مقیم کی مدتِ مسح کے بیان میں | ۷۷ |
| موزوں کے نیچے اور اوپر مسح کرنے کے بیان میں۔ | ۷۸ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


| باب | صفحہ |
|---|---|
| بیان میں مسح کرنے کے موزوں کے اوپر | ۷۸ |
| جوربین اور عمامہ کے مسح کے بیان میں | ״ |
| غسل جنابت کے بیان میں | ۷۹ |
| اس بیان میں کہ عورت نہاتے وقت چوٹی کھولے یا نہیں | ۸۰ |
| بعد غسل وضو کے بیان میں | ۸۱ |
| اس بیان میں کہ جب مل جاویں عورت اور مرد کے ختنے کے مقام تو واجب ہوتا ہے غسل اور وہ جب سے ملتے ہیں کہ حشفہ قبل عورت میں داخل ہو۔ | ״ |
| اس بیان میں کہ غسل جب فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے۔ | ״ |
| اس کے بیان میں کہ جو نیند سے اُٹھ کر اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو۔ | ۸۲ |
| منی اور مذی کے بیان میں | ۸۳ |
| بیان میں مذی کے جب کپڑے میں لگ جاتے۔ | ״ |
| جنب کے بیان میں کہ بے نہاتے سو رہے۔ | ۸۴ |
| اس بیان میں کہ جنب جب سونے لگے تو وضو کر لے۔ | ״ |
| جنب سے مصافحہ کرنے کے بیان میں | ۸۵ |
| اس عورت کے بیان میں جو خواب میں دیکھے اس چیز کو جو دیکھتا ہے مرد | ״ |
| اس بیان میں کہ مرد بعد نہانے کے اپنا بدن عورت کے بدن سے لگاوے گرمی لینے کو، | ״ |
| جنب کے تیمم میں جب نہ پاتے پانی | ۸۶ |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| مستحاضہ کے بیان میں | ۸۶ |
| اس بیان میں کہ مستحاضہ وضو کیا کرے ہر نماز کے لیے۔ | ۸۷ |
| اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل کر کے پڑھ لیا کرے۔ | ״ |
| اس بیان میں کہ جنب اور حائضہ قرآن نہ پڑھے | ۹۰ |
| بوس و کنار حائض کے ساتھ۔ | ״ |
| اس بیان میں کہ مستحاضہ نہاتی رہے ہر نماز کے وقت | ۸۹ |
| اس بیان میں کہ مستحاضہ نماز کی قضا نہ پڑھے | ״ |
| جنب اور حائض کے ساتھ کھانے اور جھوٹے کا بیان | ۹۰ |
| اس بیان میں کہ حائض کوئی چیز مسجد میں سے لے لے۔ | ۹۱ |
| حائضہ سے صحبت حرام ہونے کے بیان میں۔ | ״ |
| اس کے کفارہ کے بیان میں | ״ |
| کپڑے سے خون حیض دھونے کے بیان میں | ۹۲ |
| اس بیان میں کہ عورتیں نفاس میں کب تک رہیں | ״ |
| اس بیان میں کہ مرد کئی بیبیوں سے صحبت کر کے | ۹۳ |
| آخیر میں ایک غسل کرے۔ | ۹۳ |
| اس بیان میں کہ جب ارادہ کرے دوبار صحبت کرنے کا | ״ |
| تو وضو کر لے۔ | ״ |
| اس بیان میں کہ جب اقامت ہو نماز کی اور حاجت ہو پاخانہ کی تو پہلے پاخانہ جالیوے۔ | ״ |
| گرد راہ ہونے کے بیان میں | ۹۴ |
| تیمم کے بیان میں | ״ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| بیان میں زمین کے جس پر پیشاب نہ ہووے | ۹۶ |
| **ابوابُ الصّلوٰۃ** | |
| بیان میں نماز کے وقتوں کے | 〃 |
| اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں | ۹۹ |
| روشنی میں صبح کی نماز پڑھنے کا بیان | 〃 |
| ظہر کے جلد شروع کرنے کے بیان میں | 〃 |
| ظہر کی نماز دیر سے شروع کی جائے جب گرمی زیادہ ہو | ۱۰۰ |
| عصر جلد شروع کرنے کا بیان | ۱۰۱ |
| نماز عصر کی تاخیر میں | ۱۰۲ |
| مغرب کے وقت کا بیان | 〃 |
| عشا کے وقت کا بیان | 〃 |
| تاخیر عشا کا بیان | 〃 |
| اس بیان میں کہ نماز عشا کے پہلے سونا مکروہ ہے اور باتیں کرنا بعد اس کے | ۱۰۳ |
| رخصت میں باتیں کرنے کی عشاء کے بعد | 〃 |
| اول وقت کی فضیلت میں۔ | 〃 |
| بیان میں بھول جانے کے نماز عصر کو۔ | ۱۰۵ |
| جلد نماز پڑھ لینے کے بیان میں جب تاخیر کرتا ہو امام | 〃 |
| سو جاتے میں نماز کو چھوڑ کر | 〃 |
| اس کے بیان میں جو بھول جاتے نماز | ۱۰۶ |
| اس بیان میں کہ جس کی بہت نمازیں فوت ہوگئی ہوں تو کس نماز سے شروع کرے۔ | 〃 |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| نماز وسطیٰ کے بیان میں کہ وہ عصر ہے۔ | ۱۰۷ |
| اس بیان میں نماز پڑھنے عصر کے بعد | ۱۰۸ |
| نماز پڑھنے کے قبل مغرب کے | 〃 |
| بیان میں اس کے جو پائے ایک رکعت عصر کی پہلے آفتاب ڈوبنے کے۔ | ۱۰۹ |
| دو نمازیں ایک وقت پڑھنے کے بیان میں | 〃 |
| اذان میں ترجیع کے بیان میں | ۱۱۱ |
| تکبیر کے ایک بار کہنے کے بیان میں | 〃 |
| اقامت دو دو بار کہنا چاہیے۔ | 〃 |
| اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کے کہے۔ | ۱۱۲ |
| اذان کے وقت کان میں انگلی ڈالنا چاہیے۔ | 〃 |
| فجر کی اذان میں تثویب کا بیان | ۱۱۳ |
| جو اذان کہے وہی تکبیر کہے۔ | 〃 |
| اذان دینا بے وضو مکروہ ہے۔ | ۱۱۴ |
| تکبیر امام کے اختیار میں ہے، یعنی جب وہ حاضر ہو تب کہی جاتے۔ | 〃 |
| رات سے اذان دینے کے بیان میں | 〃 |
| بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے۔ | ۱۱۵ |
| سفر کی اذان کے بیان میں، اذان کی فضیلت میں، ۱۱۶ | 〃 |
| امام ضامن و متکفل ہے مقتدیوں کی نماز کا اور مؤذن امانتدار ہے کہ محافظت کرتا ہے اوقات صلوٰۃ و صیام کی، | ۱۱۶ |
| اس چیز کے بیان میں کہ کہی جاوے جب اذان دیوے مؤذن | 〃 |
| اذان پر مؤذن کو مزدوری لینا حرام ہے۔ | ۱۱۷ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| ان دعاؤں کا بیان جو پڑھی جاتی ہیں جب مؤذن اذان دے۔ | ۱۱۷ |
| **دوسرا باب** | 〃 |
| دعا کبھی نہیں پھیری جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان | ۱۱۸ |
| کتنی نمازیں فرض کی ہیں اللہ نے اپنے بندوں پر، کا بیان | 〃 |
| نماز پنجگانہ کی فضیلت کا بیان | 〃 |
| جماعت کی فضیلت | ۱۱۹ |
| اس کی برائی جو اذان سنے اور حاضر نہ ہو جماعت میں۔ | 〃 |
| اس شخص کے بیان میں جو اکیلا نماز پڑھ چکا اور پھر پائے جماعت | 〃 |
| دوسری جماعت کا بیان جس مسجد میں ایک جماعت ہو چکی ہو۔ | ۱۲۰ |
| فضیلت عشاء اور فجر کی جماعت کی | ۱۲۱ |
| پہلی صف کی فضیلت کا بیان | 〃 |
| صفوں کو سیدھا کرنے کے بیان میں | ۱۲۲ |
| اس بیان میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کریں مجھ سے عقلمند اور ہوشیار تم میں سے۔ | 〃 |
| صف باندھنا دروں میں مکروہ ہے۔ | 〃 |
| صف کے پیچھے اکیلا کھڑے ہونے کے بیان میں۔ | ۱۲۳ |
| اس کے بیان میں جو نماز پڑھے اور ایک آدمی اس کے ساتھ ہو۔ | ۱۲۴ |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس شخص کے بیان میں جو دو شخصوں کی امامت کرے۔ | ۱۲۴ |
| اس بیان میں جو امامت کرے بہت مردوں اور عورتوں کی۔ | 〃 |
| امامت کا مستحق کون شخص ہے اور امامت کس کی بہتر ہے۔ | ۱۲۵ |
| جب امامت کرے کوئی تم میں کا تو قرأت میں تخفیف کرے | ۱۲۶ |
| تحریم و تحلیل نماز کا بیان | 〃 |
| تکبیر اولیٰ کے وقت انگلیاں کھلے رکھنے کا بیان | ۱۲۷ |
| تکبیر اولیٰ کی فضیلت کا بیان | 〃 |
| اختتام نماز کی دعاؤں کا بیان | 〃 |
| بسم اللہ کے ترک جہر کا بیان | ۱۲۸ |
| بسم اللہ کے جہر کا بیان | ۱۲۹ |
| الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرنے کا بیان | 〃 |
| نماز فاتحۃ الکتاب کے بغیر نہیں ہوتی کا بیان | 〃 |
| دو سکتوں یعنی دوبار چپ رہنے کا بیان | ۱۳۰ |
| نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان | ۱۳۱ |
| رکوع اور سجدے کے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان، | 〃 |
| رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کے اُٹھانے کا بیان | ۱۳۲ |
| رکوع کے وقت دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا بیان۔ | ۱۳۳ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

| باب | صفحہ | باب | صفحہ |
| --- | --- | --- | --- |
| رکوع کے وقت دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے دور رکھنے کا بیان | ۱۳۳ | سجدہ میں ٹیکا کرنے کا بیان | ۱۴۰ |
| رکوع وسجود کی تسبیح کا بیان | ″ | سجدہ سے کیونکر اُٹھنا چاہیے | ″ |
| رکوع اور سجدے میں قرأت منع ہونے کا بیان | ۱۳۴ | تشہد کا بیان | ۱۴۱ |
| جو رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ | ″ | چپکے سے تشہد پڑھنے کا بیان | ۱۴۲ |
| جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو کیا پڑھے؟ | ۱۳۵ | تشہد کے بیٹھنے کی ترکیب۔ | ″ |
| دوسرا باب | ″ | تشہد میں اشارہ کرنے کا بیان | ۱۴۳ |
| ہاتھوں سے پہلے سجدہ میں زانو رکھنے کا بیان | ۱۳۶ | نماز میں سلام پھیرنے کا بیان | ″ |
| پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنے کا بیان | ″ | حذفِ سلام سنت ہے، کا بیان | ۱۴۴ |
| جب آدمی سجدہ کرے تو منہ کہاں رکھے۔ | ۱۳۷ | سلام کے بعد کیا کہے۔ | ″ |
| سجدہ سات عضو پر ہوتا ہے | ″ | نماز سے سلام پھیرنے کے بیان میں۔ | ″ |
| سجدے میں اعضا الگ الگ رکھنے کے بیان میں۔ | ″ | خواہ داہنی طرف خواہ بائیں طرف | ۱۴۵ |
| سجدے میں اعتدال کا بیان | ۱۳۸ | پوری نماز کی ترکیب کا بیان | ″ |
| سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور قدم کھڑے رہنا چاہیے۔ | ″ | نماز صبح کی قرأت کا بیان | ۱۴۸ |
| جب سجدے اور رکوع سے سر اُٹھاتے تو پیٹھ سیدھا کرتے کا بیان | ″ | نماز ظہر اور عصر کی قرأت کا بیان | ″ |
| رکوع وسجود امام سے پہلے کرنا حرام ہے، کا بیان۔ | ۱۳۹ | نماز مغرب کی قرأت کا بیان | ۱۴۹ |
| دونوں سجدوں میں اقعاد کی کراہیت کا بیان | ″ | نماز عشاء کی قرأت کا بیان | ″ |
| رخصتِ اقعاد کا بیان | ″ | امام کے پیچھے قرأت پڑھنے کے بیان میں | ″ |
| دونوں سجدوں کے بیچ کی دُعا کا بیان | ۱۴۰ | قرأت نہ کرنے کے بیان میں، جب امام جہر کرتا ہو۔ | ۱۵۰ |
| | | دخول مسجد کی دُعا کا بیان | ۱۵۱ |
| | | جب کوئی مسجد میں جائے تو دو رکعت نماز پڑھے۔ | ۱۵۲ |
| | | زمین ساری مسجد ہے، مگر قبرستان اور حمام | ″ |
| | | مسجد بنانے کی فضیلت | ۱۵۳ |
| | | مسجد بنانا قبروں کے پاس حرام ہے کا بیان | ″ |


www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| مسجد میں سونے کا بیان | ۱۵۴ |
| مسجد میں مکروہ ہے خرید و فروخت اور ڈھونڈھنا کھوئی ہوئی چیز کا اور شعر پڑھنا | // |
| جو تقویٰ پہ بنائی گئی اس مسجد کا بیان | // |
| مسجد قبا میں نماز پڑھنے کا بیان | ۵۴ |
| کون سی مسجد افضل ہے، کا بیان | // |
| مسجد کی طرف جانے کا بیان | ۱۵۵ |
| مسجد میں بیٹھنے اور انتظار نماز کی فضیلت کا بیان | ۱۵۶ |
| چھوٹے بورے پر نماز پڑھنے کا بیان | // |
| بڑے بورے پر نماز پڑھنے کا بیان | // |
| بچھونوں پر نماز پڑھنے کا بیان | // |
| باغوں میں نماز پڑھنے کا بیان | ۱۵۷ |
| سترۂ مصلی کا بیان | // |
| مصلی کے سامنے سے گزرنے کی کراہت کا بیان | // |
| کسی چیز کے آگے جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی | ۱۵۸ |
| نماز نہیں ٹوٹتی مگر کتے اور گدھے کے آگے چلے جانے سے | // |
| ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان | ۱۵۹ |
| مشرق اور مغرب کے بیچ میں سب قبلہ ہے کا بیان | // |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| جو اندھیرے میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھے، کا بیان | ۱۶۰ |
| جس چیز کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے | // |
| بکریوں اور اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کا بیان | ۱۶۱ |
| چوپایہ پر نماز پڑھنا جدھر پھر جائے | // |
| سواری کی طرف نماز پڑھنے کا بیان۔ | ۱۶۲ |
| جب نکل چکے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانے سے فارغ ہو لے۔ | ۱۶۲ |
| اونگھنے وقت نماز پڑھنے کا بیان | // |
| جو ملاقات کو جائے کسی قوم کی تو ان کی امامت نہ کرے۔ | ۱۶۳ |
| امام کو نری اپنے ہی لیے دعا کرنا مکروہ ہے | // |
| اس امام کے بیان میں جس سے مقتدی بیزار ہوں۔ | ۱۶۴ |
| جب امام بیٹھ کر پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھے۔ | // |
| دو رکعت کے بعد امام کے سہواً کھڑے ہو جانے کا بیان۔ | ۱۶۵ |
| مقدار قعدہ اولیٰ کا بیان۔ | ۱۶۶ |
| نماز میں اشارہ کرنے کا بیان۔ | ۱۶۷ |
| جب امام بھولے تو مردوں کو سبحان اللہ اور عورتوں کو تصفیق کرنا چاہیے۔ | // |
| جمائی لینا نماز میں مکروہ ہے۔ | // |
| بیٹھ کر نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ہے کھڑے ہو کر پڑھنے سے۔ | ۱۶۸ |
| جو بیٹھ کر نماز نفل پڑھے اس کا بیان | // |
| فرمایا آنحضرتؐ نے جب سنتا ہوں لڑکے کے رونے کی آواز تو نماز ہلکی کردیتا ہوں۔ | ۱۶۹ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
| --- | --- |
| جوان عورتوں کی نماز بغیر چادر کے قبول نہیں ہوتی۔ | ۱۶۹ |
| نماز میں سدل مکروہ ہے۔ | ۱۷۰ |
| نماز میں زمین کا پھونکنا مکروہ ہے۔ | ۱۷۱ |
| نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا منع ہے۔ | 〃 |
| بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ | 〃 |
| نماز میں عاجزی کرنے کا بیان | ۱۷۲ |
| نماز میں پنجہ میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے۔ | 〃 |
| نماز میں دیر تک قیام کرنے کا بیان | 〃 |
| رکوع اور سجدے زیادہ کرنے کے بیان میں، | ۱۷۳ |
| نماز میں سانپ اور بچھو کا مارنا درست ہے۔ | ۱۷۴ |
| سجدۂ سہو سلام سے پیشتر کرنے کا بیان | |
| سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنے کا بیان۔ | ۱۷۵ |
| سجدہ سہو میں تشہد پڑھنے کا بیان | 〃 |
| زیادت ونقصان نماز میں شبہ کرنے کا بیان۔ | ۱۷۶ |
| ظہر یا عصر میں دو رکعت پر سلام پھیر دے اس کا بیان۔ | ۱۷۷ |
| جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کا بیان | ۱۷۸ |
| نماز صبح میں قنوت پڑھنے کا بیان | 〃 |
| ترکِ قنوت کا بیان | 〃 |
| نماز میں چھینکنے کا بیان | ۱۷۹ |
| نماز میں کلام منسوخ ہونے کا بیان | 〃 |
| توبہ کی نماز کا بیان۔ | ۱۸۰ |
| لڑکے کو کب سے نماز کا حکم کریں | ۱۸۰ |
| تشہد کے بعد حدث کرے اس کا بیان | ۱۸۱ |
| جب مینہ برستا ہو تو نماز اپنی اپنی منزلوں میں پڑھ لینا درست ہے۔ | 〃 |
| نماز کے بعد تسبیحوں کا بیان | 〃 |
| سواری پر نماز پڑھنے کے بیان میں | ۱۸۲ |
| کیچڑ اور پانی کے وقت۔ | 〃 |
| نماز میں بہت کوشش اور محنت اٹھانے کے بیان میں | ۱۸۳ |
| قیامت کے دن بندہ سے پہلے جس کی پرسش ہوگی وہ نماز ہے۔ | 〃 |
| جو بارہ رکعت سنت رات دن میں پڑھے اس کو کیا ثواب ہے؟ | 〃 |
| صبح کی سنتوں کی فضیلت کا بیان | ۱۸۴ |
| تخفیف سنتِ فجر اور قرأت کا بیان | 〃 |
| صبح کی سنت کے بعد باتیں کرنے کا بیان | ۱۸۵ |
| بعد طلوع فجر کے سوا دو سنتوں کے اور نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ | 〃 |
| صبح کی سنت کے بعد لیٹنے کا بیان | 〃 |
| جب تکبیر ہو جائے فرض نماز کی تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ | 〃 |
| جب فوت ہو جائے سنت صبح کی تو بعد فرض پڑھ لے۔ | ۱۸۶ |
| سنت فجر اگر فوت ہو تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھ لے۔ | ۱۸۷ |
| ظہر کے قبل چار رکعت سنت کا بیان | 〃 |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| ظہر کے بعد دو رکعتوں کا بیان | ۱۸۷ |
| عصر کے قبل چار سنتوں کا بیان | ۱۸۸ |
| مغرب کے بعد دو رکعتوں اور اس کی قرأت کا بیان | 〃 |
| مغرب کی دو سنتیں گھر پڑھنے کا بیان | ۱۸۹ |
| مغرب کے بعد چھ رکعت کے ثواب کا بیان | 〃 |
| عشاء کے بعد دو رکعت سنت کا بیان | ۱۹۰ |
| رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ | 〃 |
| نماز شب کے ثواب کا بیان | 〃 |
| رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی کیفیت کا بیان۔ | 〃 |
| پروردگار تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پہ اترتا ہے کا بیان | ۱۹۲ |
| رات کو قرآن پڑھنے کا بیان | 〃 |
| گھر میں نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان | ۱۹۳ |
| **ابواب الوتر** | |
| فضیلتِ وتر کا بیان | ۱۹۴ |
| وتر فرض نہیں ہیں | 〃 |
| وتر سے پہلے سونا مکروہ | ۱۹۵ |
| وتر اول شب میں اور آخر شب دونوں وقتوں میں درست ہے۔ | 〃 |
| وتر کی سات رکعتوں کے بیان میں | 〃 |
| وتر کی پانچ رکعتوں کے بیان میں | ۱۹۶ |
| وتر کی تین رکعتوں کے بیان میں | ۱۹۶ |
| وتر کی ایک رکعت کے بیان میں | 〃 |
| قرأت وتر کا بیان | ۱۹۷ |
| وتر میں قنوت پڑھنے کا بیان | 〃 |
| جو سو جائے سے وتر پڑھے یا بھول جائے اس کا بیان | ۱۹۸ |
| صبح سے پہلے وتر پڑھ لینے کا بیان | 〃 |
| دو وتر نہیں ایک رات میں | ۱۹۹ |
| سواری پر وتر پڑھنے کا بیان | 〃 |
| زوال کے وقت کی نماز کا بیان | ۲۰۱ |
| نماز حاجت کا بیان | 〃 |
| صلاۃ التسبیح کا بیان | ۲۰۲ |
| نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا بیان | ۲۰۴ |
| درود کی فضیلت کا بیان | 〃 |
| **ابواب الجمعۃ** | |
| روز جمعہ کی فضیلت کا بیان | ۲۰۵ |
| اس گھڑی کے بیان میں جو ہر جمعہ میں ہوتی ہے اور اس میں امید ہے اجابت دعا کی | ۲۰۶ |
| جمعہ کے روز غسل کرنے کے بیان میں | ۲۰۷ |
| غسل جمعہ کی فضیلت کے بیان میں | ۲۰۸ |
| جمعہ کے دن وضو کے بیان میں | 〃 |
| اول وقت جانے کی فضیلت میں جمعہ کی نماز کو | ۲۰۹ |
| بغیر عذر جمعہ ترک کرنے کے بیان میں | 〃 |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو | ۲۱۰ |
| وقت جمعہ کے بیان میں | ″ |
| منبر پر خطبہ پڑھنے کے بیان میں | ۲۱۱ |
| دونوں خطبوں کے بیچ میں پڑھنے کا بیان | ″ |
| خطبہ چھوٹا پڑھنے کے بیان میں | ″ |
| منبر پر قرآن پڑھنے کے بیان میں | ″ |
| امام کی طرف منہ کر لینے میں جب خطبہ پڑھے | ۲۱۲ |
| اس بیان میں جب آوے آدمی مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بھی دو رکعت پڑھ لے | ″ |
| اس بیان میں کہ کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ پڑھتا ہو۔ | ۲۱۳ |
| اس بیان میں کہ جمعہ کے دن لوگوں کے اوپر سے پھاند کر صفوں کو چیر کر جانا مکروہ ہے۔ | ″ |
| کراہتِ احتباء میں خطبے کے وقت۔ | ۲۱۴ |
| اس بیان میں کہ منبر پر دعا میں ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے۔ | ″ |
| جمعہ کی اذان کے بیان میں | ″ |
| کلام کرنے کے بیان میں بعد اترنے امام کے منبر پر سے۔ | ″ |
| نماز جمعہ کی قرأت کے بیان میں | ۲۱۵ |
| جمعہ کے دن صبح کی نماز میں کیا پڑھنا چاہیئے | ″ |
| جمعہ کے قبل اور بعد کی نماز کے بیان میں | ۲۱۶ |
| اس کے بیان میں جو جمعہ کی ایک رکعت پائے | ۲۱۷ |
| جمعہ کے دن قیلولہ کے بیان میں | ″ |
| اس بیان میں کہ جو اونگھے جمعہ میں اور وہ اپنی جگہ سے ہٹ بیٹھے۔ | ۲۱۷ |
| جمعہ کے دن سفر کرنے کے بیان میں۔ | ″ |


## ابواب العیدین


| باب | صفحہ |
|---|---|
| عیدوں میں جانے کے بیان میں | ۲۱۸ |
| اس بیان میں کہ نماز عیدین قبل خطبے کے پڑھنا چاہیئے۔ | ″ |
| نماز عیدین بغیر اذان اور تکبیر کے ہے۔ | ″ |
| نماز عیدین کی قرأت کے بیان میں۔ | ۲۱۹ |
| تکبیرات عیدین کے بیان میں۔ | ″ |
| عیدین کے قبل اور بعد کوئی نماز نہیں ہے۔ | ۲۲۰ |
| عیدین میں عورتوں کے نکلنے کے بیان میں۔ | ″ |
| اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک رستے سے جاتے اور دوسرے سے آتے۔ | ۲۲۱ |
| عید فطر میں کچھ کھا کر جانا چاہیئے۔ | ″ |


## ابواب السفر


| باب | صفحہ |
|---|---|
| سفر میں نماز قصر کا بیان | ″ |
| کتنی مدت تک قصر کی جائے نماز میں | ۲۲۲ |
| سفر میں نفل پڑھنے کے بیان میں | ۲۲۳ |
| دو نمازوں کے جمع کرنے کے بیان میں | ۲۲۴ |
| نماز استسقاء کے بیان میں | ۲۲۵ |
| سورج گرہن کی نماز کے بیان میں۔ | ۲۲۶ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| صلوٰۃ کسوف کی قرأت کے بیان میں | ۲۲۷ |
| خوف کے وقت نماز پڑھنے کا بیان | // |
| قرآن کے سجدوں کے بیان میں | ۲۲۸ |
| عورتوں کے مسجدوں میں جانے کے بیان میں۔ | ۲۲۹ |
| مسجد میں تھوکنے کے بیان میں۔ | // |
| اذا السماء انشقت اور سورۂ اقراء کے سجدوں کے بیان میں۔ | ۲۳۰ |
| والنجم کے سجدوں کے بیان میں۔ | // |
| اس بیان میں جو سورۂ والنجم میں سجدہ نہ کرے۔ | // |
| سورہ صٓ کے سجدہ کے بیان میں | ۲۳۱ |
| سورۂ حج کے سجدہ کے بیان میں۔ | // |
| ان دعاؤں کا بیان جو سجدۂ قرآن میں پڑھی جائیں۔ | // |
| جس کا وظیفہ رات کا قضا ہو جائے تو دن کو پڑھ لے۔ | ۲۳۲ |
| اس کی برائی میں جو امام سے پہلے سر اٹھا لے یعنی رکوع یا سجدے سے میں۔ | // |
| اس بیان میں جو فرض نماز پڑھ چکا ہو اور پھر امامت کرے لوگوں کی بعد اس کے۔ | // |
| اس بیان میں کہ گرمی اور جاڑے کے سبب سے کپڑے پر سجدہ جائز ہے۔ | ۲۳۳ |
| اس بیان میں کہ بعد نماز صبح کے مسجد میں طلوع آفتاب تک بیٹھنا مستحب ہے۔ | // |
| نماز میں کنکھیوں سے دیکھنے کے بیان میں۔ | ۲۳۴ |
| اس بیان میں کہ جو شخص امام کو دیکھے سجدے میں تو کیا کریں | ۲۳۴ |
| اس بیان میں کہ مکروہ ہے کھڑے انتظار کرنا لوگوں کا امام کے لیے نماز کے شروع میں۔ | ۲۳۵ |
| اس بیان میں کہ تعریف اللہ کی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا چاہیے قبل دعا کے۔ | // |
| مسجدوں میں خوشبو کرنے کا بیان | // |
| اس بیان میں کہ نماز [illegible] دن اور رات کی دو دو رکعت ہے یعنی نفل | // |
| اس بیان میں کہ کیونکر نفل پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن میں۔ | ۲۳۶ |
| اس بیان میں کہ عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ | ۲۳۷ |
| اس عمل اور چلنے کے بیان میں جو نماز نفل میں جائز ہے۔ | // |
| ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کے بیان میں۔ | // |
| مسجد میں جانے کے ثواب کے بیان میں اور جو لکھا جاتا ہے ثواب اس کے قدموں میں | // |
| اس بیان میں کہ مغرب کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ | ۲۳۸ |
| نہانے کے بیان میں جب آدمی مسلمان ہو۔ | // |
| اس بیان میں کہ پاخانے جاتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیے۔ | // |
| اس امت کی نشانی کے بیان میں جو اثر سجدہ اور وضو سے ہوگی قیامت کے روز | ۲۳۹ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ مستحب ہے داہنی طرف سے شروع کرنا وضو کو | ۲۳۹ |
| باب اس بیان میں کہ کتنا پانی وضو میں کفایت کرتا ہے | // |
| اس بیان میں کہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی ڈالنا کافی ہے | // |
| اس بیان میں کہ جنب کو کھانا اور سونا جائز ہے جب وضو کرلے | // |
| نماز کی فضیلت کے بیان میں | ۲۴۰ |
| **ابواب الزکوٰۃ** | |
| رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ نہ دینے کی جو برائیاں وارد ہوئی ہیں ان کے بیان میں۔ | ۲۴۱ |
| جب زکوٰۃ دے چکا تو ادا کرچکا جو تجھ پر ضرور تھا، | // |
| سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا بیان | ۲۴۳ |
| اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان | // |
| گائے بیل کی زکوٰۃ کے بیان میں | ۲۴۴ |
| زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا برا ہے | ۲۴۵ |
| کھیت، پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ کا بیان | // |
| گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں | ۲۴۶ |
| شہد کی زکوٰۃ کا بیان | // |
| اس بیان میں کہ زکوٰۃ نہیں مال مستفاد میں جب تک نہ گزرے اس پر سال | // |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| مسلمان پر جزیہ نہیں | ۲۴۷ |
| زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں | // |
| سبزی اور ترکاری کی زکوٰۃ کے بیان میں | ۲۴۸ |
| اس کی زکوٰۃ کے بیان میں جس میں پانی دیں نہر وغیرہ کا۔ | ۲۴۹ |
| زکوٰۃ مال یتیم کے بیان میں | // |
| جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں، اور کافروں کے گڑے خزانے میں پانچواں حصہ ہے۔ | ۲۵۰ |
| غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنے کے بیان میں | // |
| حق کے ساتھ زکوٰۃ تحصیلنے والے کے ثواب کے بیان میں | ۲۵۱ |
| اس کے بیان میں جو زیادتی کرے تحصیلنے میں۔ | // |
| مصدق کے راضی کرنے کے بیان میں | // |
| زکوٰۃ لی جائے امیروں سے اور دی جائے فقیروں کو۔ | // |
| اس کے بیان میں جس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے | ۲۵۲ |
| قرضدار عمل وغیرہ سے | ۲۵۲ |
| اس کے بیان میں جس کو زکوٰۃ لینا درست نہیں۔ | // |
| اس بیان میں کہ زکوٰۃ کا مال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو، آپ کے اہل بیت کو اور غلاموں کو لینا درست نہیں، | ۲۵۳ |
| اقربا کو زکوٰۃ دینے کے بیان میں۔ | ۲۵۴ |
| اس بیان میں کہ مال سے سوائے زکوٰۃ کے اور بھی کچھ دینا چاہیے۔ | // |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| زکوٰۃ کے ثواب کے بیان میں | ۲۵۵ |
| سائل کے حق کے بیان میں | ۲۵۶ |
| جن کا دل رِجھانا منظور ہے ان کے دینے کے بیان میں، | ۲۵۷ |
| اس کے بیان میں کہ وراثتاً پہنچے وہ مال جو زکوٰۃ میں دیا تھا۔ | 〃 |
| خیرات کے پھیر لینے کی بُرائی کے بیان میں | ۲۵۸ |
| مُردہ کی طرف سے صدقہ دینے کے بیان میں | 〃 |
| اس بیان میں کہ بیوی کو خرچ کرنا خاوند کے گھر سے جائز ہے یا نہیں؟ | 〃 |
| صدقہ فطر کے بیان میں۔ | ۲۵۹ |
| صدقہ فطر نماز عید کے قبل دینے کے بیان میں۔ | ۲۶۰ |
| قبل وقت کے زکوٰۃ ادا کرنے کے بیان میں | 〃 |
| اس بیان میں کہ سوال کرنا منع ہے۔ | ۲۶۱ |


## ابوابُ الصَّوم


| باب | صفحہ |
|---|---|
| رمضان شریف کی فضیلت کا بیان | 〃 |
| اس بیان میں کہ رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے۔ | ۲۶۲ |
| شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے | 〃 |
| اس بیان میں کہ رمضان کے لیے ہلال شعبان کا خیال رکھنا چاہیئے۔ | ۲۶۳ |
| اس بیان میں کہ روزہ رکھے بھی چاند دیکھ کر اور موقوف بھی کرے چاند دیکھ کر۔ | 〃 |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے۔ | ۲۶۳ |
| چاند کی گواہی پر روزے رکھنے کے بیان میں۔ | ۲۶۴ |
| دونوں مہینے عید کے گھٹتے نہیں | 〃 |
| اس باب میں کہ ہر شہر والوں کے لیے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے۔ | 〃 |
| کس چیز سے روزہ رکھنا مستحب ہے؟ | ۲۶۵ |
| اس بیان میں کہ عیدالفطر اور اضحیٰ جب ہی ہے کہ سب مل کر عید کریں۔ | ۲۶۶ |
| اس بیان میں کہ جب رات سامنے آتے اور دن گزرے تو افطار کرنا چاہیئے۔ | 〃 |
| جلد روزہ کھولنے کے بیان میں | 〃 |
| اس بیان میں کہ سحر بہت آخر وقت کھانا مستحب ہے۔ | ۲۶۷ |
| صبح صادق کی تحقیق کے بیان میں۔ | 〃 |
| جو روزہ دار غیبت کرے اس کی بُرائی کے بیان میں۔ | ۲۶۸ |
| سحر کھانے کی فضیلت کے بیان میں | 〃 |
| اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں، | 〃 |
| اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے | ۲۶۹ |
| اس بیان میں کہ لڑنے والے کو بھی روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ | 〃 |
| حاملہ اور دودھ پلانے والی کو افطار جائز ہے | ۲۷۰ |
| مُردے کی طرف سے روزے رکھنے کے بیان میں۔ | 〃 |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| کفارۂ صوم کے بیان میں | ۲۷۱ |
| اس صائم کے بیان میں جس کو قے آجائے۔ | // |
| اس کے بیان میں جو روزہ میں قصداً قے کرے | // |
| اس روزہ دار کے بیان میں جو بھولے سے کچھ کھا پی لے۔ | ۲۷۲ |
| اس کے بیان میں جو رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالے۔ | // |
| رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارے میں | ۲۷۳ |
| روزے میں مسواک کرنے کے بیان میں۔ | // |
| روزے میں سرمہ لگانے کا بیان | ۲۷۴ |
| روزے میں بوسہ لینے کے بیان میں | // |
| روزہ میں بوس وکنار کے بیان میں | // |
| اس بیان میں کہ اس کا روزہ درست نہیں جو نیت نہ کرے۔ | ۲۷۵ |
| نفل روزہ توڑ ڈالنے کے بیان میں۔ | // |
| اس بیان میں جو نفل روزہ توڑ ڈالے اسے قضا واجب ہے۔ | ۲۷۶ |
| شعبان میں اتنے روزے رکھنے کے بیان میں کہ رمضان سے مل جائے۔ | ۲۷۷ |
| اس بیان میں کہ نصف آخر شعبان میں رمضان کی تعظیم کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ | // |
| رمضان کی پندرھویں شب کے بیان میں۔ | ۲۷۸ |
| محرم میں روزہ رکھنے کے بیان میں۔ | // |
| جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں۔ | ۲۷۹ |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ فقط جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ | ۲۷۹ |
| ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں | // |
| دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں۔ | // |
| چہار شنبے اور پنجشنبے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں | ۲۸۰ |
| عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں۔ | // |
| اس بیان میں کہ عرفے کے دن روزہ مکروہ ہے جب عرفات میں ہو۔ | ۲۸۱ |
| عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب دلانے کا بیان۔ | // |
| اس بیان میں کہ عاشورہ کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے۔ | ۲۸۲ |
| اس بیان میں کہ عاشورہ کب ہے | // |
| ذی الحجہ کے عشرۂ اول میں روزہ رکھنے کے بیان میں۔ | // |
| نیک عملوں کے بیان میں جو عشرہ ذوالحجہ میں ہوں | ۲۸۳ |
| شوال کے چھ روزوں کا بیان | // |
| ہر مہینے تین روزے رکھنے کے بیان میں | ۲۸۴ |
| ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان میں۔ | ۲۸۶ |
| پے در پے روزہ رکھنے کے بیان میں۔ | // |
| اس بیان میں کہ عید فطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔ | ۲۸۷ |
| اس بیان میں کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ | // |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے۔ | ٢٨٨ |
| روزے میں پچھنے لگانے کی اجازت کا بیان۔ | 〃 |
| کراہت صوم وصال کا بیان | ٢٨٩ |
| اس بیان میں کہ جنبی کو صبح ہو جائے اور وہ روزے سے ہو | 〃 |
| روزہ دار کو دعوت قبول کرنے کے بیان میں | 〃 |
| اس بیان میں کہ عورت کو نفل روزہ بے اذن شوہر کے رکھنا مکروہ ہے۔ | ٢٩٠ |
| اس بیان میں کہ قضائے رمضان میں تاخیر درست ہے | 〃 |
| روزہ دار کے ثواب میں جب لوگ اس کے سامنے کھائیں۔ | 〃 |
| اس بیان میں کہ حائض کو روزہ کی قضا چاہیئے نہ نماز کی | ٢٩١ |
| اس بیان میں کہ صائم کو مبالغہ استنشاق مکروہ ہے۔ | 〃 |
| اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم میں اترے تو بے پوچھے ان کے روزہ نہ رکھے۔ | 〃 |
| اعتکاف کا بیان | ٢٩٢ |
| شب قدر کے بیان میں | 〃 |
| جاڑے کے روزے کے بیان میں | ٢٩٣ |
| ان لوگوں کے روزے کے بیان میں جو طاقت رکھتے روزے کی۔ | 〃 |
| اس کے بیان میں جو رمضان میں کھانا کھا کر سفر کو نکلے۔ | ٢٩٤ |
| روزہ دار کے تحفہ کے بیان میں | ٢٩٥ |
| اس بیان میں کہ عید الفطر اور اضحٰی کب ہوں | 〃 |
| ایام اعتکاف گذر جانے کے بیان میں | 〃 |
| اس بیان میں کہ معتکف اپنی حاجت ضروری کو نکلے یا نہیں؟ | ٢٩٦ |
| رمضان کی نماز شب کے بیان میں، | 〃 |
| اس کے بیان میں جو کسی کا روزہ کھلوا دے | ٢٩٧ |
| رغبت دلانے کے رمضان کی نماز شب پر اور اس کے ثواب میں۔ | 〃 |


## اَبوابُ الحج


| باب | صفحہ |
|---|---|
| مکہ کے حرم ہونے کے بیان میں | ٢٩٨ |
| ثواب میں حج وعمرہ کے | ٢٩٩ |
| ترک حج کی مذمت میں | 〃 |
| اس بیان میں کہ جب زاد اور راحلہ ہو تو حج فرض ہے۔ | ٣٠٠ |
| اس بیان میں کہ کتنے حج فرض ہیں | 〃 |
| اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے۔ | 〃 |
| اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے۔ | ٣٠١ |
| اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا۔ | ٣٠٢ |
| اس بیان میں کہ آنحضرتؐ نے کب احرام باندھا؟ | 〃 |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
| --- | --- |
| افراد حج کے بیان میں | ۳۰۲ |
| ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ بجا لانے | |
| کے بیان میں | ۳۰۳ |
| تمتع کے بیان میں | ؍؍ |
| لبیک کے بیان میں | ۳۰۴ |
| لبیک اور قربانی کی فضیلت میں | ۳۰۵ |
| بلند آواز سے لبیک پکارنے کے بیان میں۔ | ؍؍ |
| احرام کے وقت نہانے کے بیان میں۔ | ۳۰۶ |
| آفاقی کے احرام کے مقاموں کے | |
| بیان میں۔ | ؍؍ |
| اس بیان میں جو محرم کو پہننا درست ہے | ؍؍ |
| محرم کے پائجامہ اور موزے پہننے کے بیان میں | ۳۰۷ |
| جب تہبند اور جوتے نہ ہوں | ؍؍ |
| اس کے بیان میں جو کرتہ یا جبہ پہنے ہوئے | |
| احرام باندھے۔ | ۳۰۵ |
| ان جانوروں کے بیان میں جن کا مارنا محرم کو | |
| درست ہے۔ | ۳۰۸ |
| محرم کو پچھنے لگانے کے بیان میں۔ | ؍؍ |
| اس بیان میں کہ احرام میں نکاح کرنا مکروہ ہے | ؍؍ |
| محرم کو نکاح جائز ہونے کے بیان میں | ۳۰۹ |
| محرم کو شکار کا گوشت کھانے کے بیان میں، | ۳۱۰ |
| اس بیان میں کہ شکار کا گوشت محرم کو کھانا | |
| درست نہیں۔ | ؍؍ |
| اس بیان میں کہ دریا کا شکار محرم کو حلال | |
| ہے۔ | ۳۱۱ |
| گوہ یعنی گھوڑپھوڑ کے بیان میں۔ | ؍؍ |

| باب | صفحہ |
| --- | --- |
| محرم کے لیے مکہ میں جانے کے لیے غسل | |
| کرنے کے بیان میں | ۳۱۱ |
| اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم | |
| بلندی کی طرف سے مکے میں آئے اور پستی کی طرف | |
| سے باہر گئے۔ | ۳۱۲ |
| اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم | |
| مکے میں دن کو گئے۔ | ؍؍ |
| اس بیان میں کہ بیت اللہ کو دیکھنے کے وقت | |
| ہاتھ اٹھانا منع ہے | ؍؍ |
| طواف کی کیفیت کا بیان | ؍؍ |
| حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر تمام | |
| کرنے کے بیان میں۔ | ۳۱۳ |
| اس بیان میں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ | |
| دے اور کسی کو نہیں۔ | ؍؍ |
| اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | |
| نے طواف کیا مضطبعاً | ۳۱۴ |
| حجر اسود کا بوسہ دینے کے بیان میں | ؍؍ |
| صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے بیان میں | ۳۱۵ |
| سوار ہو کر طواف بیت اللہ کرنے کے | |
| بیان میں۔ | [illegible] |
| طواف کی فضیلت کا بیان | ۳۱۶ |
| صبح اور عصر کے بعد دو رکعتیں طواف کی پڑھنے | |
| کے بیان میں۔ | ؍؍ |
| اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں میں کیا | |
| پڑھنا چاہیئے۔ | ؍؍ |
| اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے۔ | ۳۱۷ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| کعبہ کے اندر جانے کے بیان میں | ۳۱۷ |
| حجر میں نماز پڑھنے کے بیان میں | ۳۱۸ |
| حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت کا بیان | ۳۱۹ |
| کعبہ توڑ کر بنانے کے بیان میں | ۳۱۹ |
| کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کا بیان | ؍؍ |
| منیٰ میں جانے اور وہاں ٹھہرنے کے بیان میں | ۳۱۹ |
| اس بیان میں کہ منیٰ اسی کے اترنے کی جگہ ہے جو پہلے آتے۔ | ۳۲۰ |
| منیٰ میں نماز قصر کے بیان میں۔ | ؍؍ |
| عرفات میں کھڑے ہونے اور دعا کرنے کے بیان میں۔ | ؍؍ |
| اس بیان میں کہ عرفہ سارا کھڑا ہونے کی جگہ ہے۔ | ۳۲۱ |
| عرفات سے لوٹنے کے بیان میں۔ | ۳۲۳ |
| مزدلفے میں مغرب اور عشا ملا کر پڑھنے کے بیان میں، | ؍؍ |
| اس بیان میں کہ جس نے پالیا امام کو مزدلفہ میں شب کو اور وقوف عرفہ کر چکا اس سے پہلے اس کو حج مل گیا۔ | ۳۲۴ |
| عورتوں اور لڑکوں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کردینے کے بیان میں، | ۳۲۵ |
| اس بیان میں کہ مزدلفے سے آفتاب نکلنے سے پہلے لوٹنا چاہیے، | ۳۲۶ |
| چھوٹی کنکریاں مارنے کے بیان میں۔ | ؍؍ |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| بعد زوال رمی کرنے کے بیان میں | ۳۲۶ |
| سوار ہوکر رمی کرنے کے بیان میں | ۳۲۷ |
| کیفیت رمی کے بیان میں۔ | ؍؍ |
| رمی کے وقت لوگوں کے دھکیلنے کی کراہت کے بیان میں۔ | ۳۲۸ |
| اونٹ گائے میں شراکت کے بیان میں | ؍؍ |
| قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بیان میں | ۳۲۹ |
| مقیم کی تقلید ہدی کے بیان میں | ۳۳۰ |
| بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں | ؍؍ |
| اس بیان میں کہ ہدی کا جانور اگر راہ میں مرنے لگے تو کیا کرے۔ | ؍؍ |
| قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بیان میں | ۳۳۱ |
| اس بیان میں کہ سر منڈانا کدھر سے شروع کرے۔ | ؍؍ |
| اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے | ۳۳۲ |
| سر منڈانے اور بال کتروانے کے بیان میں۔ | ۳۳۲ |
| اس کے بیان میں جو سر منڈاوے قبل ذبح کے یا ذبح کرے قبل کنکر مارنے کے۔ | ؍؍ |
| اس بیان میں کہ احرام کھولنے کے وقت قبل طواف زیارت کے خوشبو لگانا جائز ہے۔ | ۳۳۳ |
| اس بیان میں کہ لبیک پکارنا حج میں کب موقوف کرے۔ | ؍؍ |
| رات کو طواف زیارت کرنے کا بیان | ۳۳۴ |
| ابطح میں اترنے کے بیان میں۔ | ؍؍ |
| لڑکے کے حج کے بیان میں۔ | ۳۳۵ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
| --- | --- |
| میت اور بوڑھے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں | ۴۳۶ |
| عمرہ واجب ہے یا نہیں | ۴۳۷ |
| عمرے کی فضیلت کا بیان | // |
| تنعیم سے عمرہ کرنے کا بیان | ۴۳۸ |
| جعرانہ سے عمرہ لانے کے بیان میں | // |
| رجب میں عمرہ کرنے کے بیان میں، رمضان میں عمرہ کرنے کے بیان میں | |
| ذی قعدہ میں عمرہ کرنے کے بیان میں۔ | // |
| اس کے بیان میں کہ لبیک پکارے سے حج کی پھر زخمی یا لنگڑا ہو جائے۔ | ۴۳۹ |
| حج میں شرط کرنے کے بیان میں۔ | ۴۴۰ |
| اس عورت کے بیان جسے بعد طواف افاضہ کے حیض آجاتے۔ | // |
| اس بیان میں کہ حائضہ کون کونسے مناسک حج ادا کرے۔ | ۴۴۱ |
| اس بیان میں کہ حاجی اور معتمر اخیر میں خانہ کعبہ سے ہو کر روانہ ہو۔ | // |
| طواف قارن کے بیان میں | ۴۴۲ |
| اس بیان میں کہ مہاجر منیٰ سے لوٹنے کے بعد مکے میں تین دن ٹھہرے۔ | // |
| ان دعاؤں کے بیان میں جو حج وعمرہ سے لوٹتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ | // |
| محرم کے بیان میں جو احرام میں مر جائے۔ | ۴۴۳ |
| اس بیان میں کہ محرم کی اگر آنکھ دکھے تو ایلوے کا ضماد کرے۔ | // |
| اس بیان میں کہ احرام میں سر منڈائے تو اس پر کیا واجب ہے۔ | ۴۴۴ |
| اس بیان میں کہ چرواہوں کو رخصت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں | // |


## ابواب الجنائز


| باب | صفحہ |
| --- | --- |
| بیماری کے ثواب کے بیان میں | ۴۴۷ |
| بیمار پرسی کے بیان میں۔ | ۴۴۸ |
| موت کی آرزو کرنا منع ہے۔ | ۴۴۹ |
| مریض کے تعوذ کے بیان میں | // |
| وصیت کی ترغیب میں۔ | ۴۵۰ |
| تہائی یا چوتھائی مال میں وصیت کرنے کا بیان | // |
| جو حالت نزع میں ہو اس کی تلقین اور اس کے لیے دعا کرنے کا بیان | ۴۵۱ |
| سکرات موت کے بیان میں۔ | ۴۵۲ |
| اس بیان میں کہ کسی کی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے۔ | ۴۵۳ |
| اس بیان میں کہ صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو۔ | ۴۵۴ |
| میت کو بوسہ دینے کے بیان میں۔ | // |
| میت کے غسل کے بیان میں | // |
| میت کے مشک لگانے کے بیان میں۔ | ۴۵۵ |
| میت کو نہلانے والے کے نہانے کے بیان میں۔ | // |
| اس بیان میں کہ کفن کس رنگ کا دینا مستحب ہے | ۴۵۶ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں کتنے کپڑے تھے۔ | ۳۵۶ |
| اہل میت کے گھر میں کھانا بھیجنے کے بیان میں۔ | ۳۵۷ |
| اس بیان میں کہ منہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا مصیبت کے وقت حرام ہے۔ | // |
| اس بیان میں کہ نوحہ کرنا حرام ہے | // |
| مُردے پر آواز سے رونے کے بیان میں | ۳۵۸ |
| اس بیان میں کہ میت پر بے چیخنے چلانے کے رونا جائز ہے | ۳۵۹ |
| جنازے کے آگے چلنے کے بیان میں۔ | ۳۶۰ |
| جنازے کے پیچھے چلنے کے بیان میں | ۳۶۱ |
| اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے۔ | // |
| اس بیان میں کہ جنازے کے ساتھ سواری پر چلنا بھی جائز ہے۔ | ۳۶۲ |
| جنازہ جلد لے چلنے کے بیان میں۔ | // |
| شہدائے اُحد اور حضرت حمزہؓ کے ذکر میں۔ | // |
| کندھوں سے جنازہ اتارنے سے پہلے بیٹھنے کے بیان میں، | ۳۶۴ |
| مصیبت کے وقت ثواب میں جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے۔ | // |
| نماز جنازہ میں تکبیر کہنے کا بیان | ۳۶۵ |
| نماز جنازہ کی دُعاؤں کا بیان | // |
| نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کے پڑھنے کا بیان | ۳۶۶ |
| نماز جنازے کی کیفیت اور میت کے لیے | |
| شفاعت کرنے کا بیان | ۳۶۷ |
| اس بیان میں کہ طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ مکروہ ہے۔ | // |
| لڑکوں پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں | ۳۶۸ |
| اس بیان میں کہ لڑکا جب تک پیدا ہونے کے بعد رویا نہ ہو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں | // |
| نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کے بیان میں | ۳۶۹ |
| اس بیان میں کہ نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو | // |
| شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کے بیان میں۔ | ۳۷۰ |
| قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں، | // |
| آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں۔ | ۳۷۱ |
| نماز جنازہ کی فضیلت کا بیان | // |
| جنازہ دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہونے کا بیان | ۳۷۲ |
| اس بیان میں کہ حضرت نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہے اور شق اوروں کے لیے ہے | ۳۷۳ |
| اس دُعا کے بیان میں جو دفن میت کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ | // |
| میت کے نیچے قبر میں کپڑا بچھانے کے بیان میں | // |
| قبروں کو زمین کے برابر کر دینے کے بیان میں۔ | ۳۷۴ |
| اس بیان میں کہ قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے۔ | // |
| اس بیان میں کہ قبروں کو پختہ کرنا اور ان کے آس پاس اور ان کے اوپر لکھنا حرام ہے۔ | ۳۷۵ |
| مقبروں میں جانے کی دعاؤں کا بیان | // |
| زیارت قبور کے جائز ہونے کے بیان میں | // |
| عورتوں کو زیارتِ قبور حرام ہونے کے بیان میں | ۳۷۶ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| عورتوں کے زیارتِ قبور کے بیان میں | ۳۷۷ |
| رات کو دفن کرنے کے بیان میں | ״ |
| موتی کو اچھی طرح یاد کرنے کے بیان میں | ۳۷۸ |
| اس کے ثواب کے بیان میں جس کا ایک لڑکا مرچکا ہو۔ | ״ |
| اس بیان میں کہ شہید کون کون ہیں | ۳۷۹ |
| اس بیان میں کہ وبا سے بھاگنا منع ہے۔ | ۳۸۰ |
| اس بیان میں کہ جو اللہ کو ملنا چاہے تو اللہ بھی اس کو ملنا چاہتا ہے۔ | ״ |
| اس بیان میں جو اپنے آپ کو مار ڈالے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھنا چاہیے۔ | ۳۸۱ |
| قرضدار کے نماز جنازہ کے بیان میں | ״ |
| عذاب قبر کے بیان میں، | ۳۸۲ |
| مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے بیان میں۔ | ۳۸۳ |
| اس شخص کی فضیلت میں جو جمعہ کے دن مرے۔ | ״ |
| میت کے جلد تجہیز و تکفین کرنے کے بیان میں۔ | ۳۸۴ |
| ماتم پرسی کے بیان میں | ״ |
| جنازہ میں دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں | ״ |
| اس بیان میں کہ مومن کا جی لگا رہتا ہے قرض کی طرف جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔ | ״ |
| **ابواب النکاح** | |
| عورتوں سے انکار رکھنے کے بیان میں۔ | ۳۸۵ |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ جس کی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کرو۔ | ۳۸۶ |
| اس بیان میں کہ لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں۔ | ۳۸۷ |
| جس عورت سے پیغام نکاح کرے اس کو دیکھ لینے کے بیان میں | ״ |
| نکاح کے مشہور کرنے کے بیان میں | ״ |
| اس بیان میں کہ جس نے نکاح کیا ہو اس کو کیا دعا دینا چاہیے۔ | ۳۸۸ |
| جب صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے۔ | ״ |
| ان وقتوں کے بیان میں کہ نکاح ان میں مستحب ہے۔ | ״ |
| ولیمہ کا بیان | ۳۸۹ |
| دعوت قبول کرنے کے بیان میں۔ | ۳۹۰ |
| ولیمہ میں جو بلائے بغیر آتے اس کا بیان | ״ |
| باکرہ سے نکاح کرنے کے بیان میں۔ | ״ |
| اس بیان میں کہ نکاح درست نہیں ہوتا، بغیر ولی کے | ۳۹۱ |
| اس بیان میں کہ نکاح درست نہیں ہوتا بغیر گواہوں کے۔ | ۳۹۲ |
| خطبہ نکاح کا بیان۔ | ״ |
| کنواری اور بیوہ عورت سے اذن لینے کے بیان میں۔ | ۳۹۴ |
| اس بیان میں کہ یتیم لڑکی پر نکاح کے لیے جبر درست نہیں | ۳۹۵ |
| اس لڑکی کے بیان میں جس کے دو ولیوں نے دو شخصوں سے نکاح کر دیا ہو | ۳۹۶ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ غلام کا نکاح بغیر اذن مولیٰ کے درست نہیں۔ | ۳۹۶ |
| عورتوں کے مہر کے بیان میں | ۳۹۷ |
| اس شخص کے بیان میں جو لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرلے | ۳۹۸ |
| اس شخص کے بیان میں جو ایک عورت سے نکاح کرکے قبل صحبت کے طلاق دے۔ تو اس کی بیٹی سے اس کا نکاح درست ہے یا نہیں؟ | ۳۹۹ |
| اس کے بیان میں جو اپنی عورت کو تین طلاق دے اور وہ دوسرے شخص سے نکاح کرلے اور یہ شخص اس کو صحبت سے پہلے طلاق دے دے۔ | 〃 |
| محلل اور محلل لہ کے بیان میں | ۴۰۰ |
| متعہ کے بیان میں، | ۴۰۱ |
| اس بیان میں کہ نکاح شغار حرام ہے۔ | 〃 |
| اس بیان میں کہ بھانجی اور خالہ اور بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں، | ۴۰۲ |
| عقد نکاح کے وقت شرط کرنے کے بیان میں۔ | ۴۰۳ |
| اس کے بیان میں جو مسلمان ہو اور اس کے پاس چار سے زیادہ بیویاں ہوں، | 〃 |
| اس کے بیان میں جو مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں، | 〃 |
| اس کے بیان میں جو حاملہ لونڈی خریدے۔ | 〃 |
| اس کے بیان میں جو جہاد میں قید کرے۔ | |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| کسی عورت کو اور اس کا شوہر بھی ہو تو قید کرنے والے کو اس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں | ۴۰۴ |
| زنا کی اُجرت حرام ہونے کے بیان میں | ۴۰۵ |
| اس بیان میں کہ ایک شخص کی پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام نہ دے۔ | 〃 |
| عزل کے بیان میں | ۴۰۷ |
| عزل کی کراہت کے بیان میں۔ | 〃 |
| باکرہ اور بیوہ کی شب باشی کا بیان | 〃 |
| سوتوں کو برابر رکھنے کے بیان میں۔ | ۴۰۸ |
| زوجین مشرکین میں سے ایک کے مسلمان ہونے کے بیان میں۔ | ۴۰۹ |
| اس ناکح کے بیان میں جو قبل تقرر مہر مرجائے۔ | 〃 |


## اَبْوَابُ الرَّضَاع


| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ جو ناتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ سب دودھ سے بھی حرام ہوتے ہیں | ۴۱۰ |
| اس بیان میں کہ دودھ مرد کی طرف منسوب ہے۔ | ۴۱۱ |
| اس بیان میں کہ ایک دو بار اگر لڑکا کا منہ میں دودھ لے تو اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ | 〃 |
| اس بیان میں کہ ثبوت رضاعت کو ایک عورت کی گواہی کافی ہے | ۴۱۲ |
| اس بیان میں کہ حرمتِ رضاعت جب ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیئے۔ | ۴۱۳ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| شیر دہ کے ادائے حق کا بیان | ۴۱۳ |
| اس لونڈی کے بیان میں جو آزاد ہو اور اس کا شوہر بھی ہو۔ | ״ |
| اس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو دیکھے اور اس کو خوش آئے۔ | ۴۱۴ |
| شوہر کے حق کے بیان میں جو عورت پر ہے۔ | ۴۱۵ |
| عورت کے حق کے بیان میں جو مرد پر ہے۔ | ۴۱۶ |
| اس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے۔ | ״ |
| اس بیان میں کہ عورتوں کو سنگھار کر کے نکلنا منع ہے۔ | ۴۱۷ |
| غیرت کے بیان میں۔ | ״ |
| اس بیان میں کہ عورت کو اکیلے سفر کرنا درست نہیں۔ | ۴۱۸ |
| اس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے۔ | ״ |


## ابواب الطلاق واللعان


| باب | صفحہ |
|---|---|
| طلاق سنی کے بیان میں | ۴۲۰ |
| طلاق میں لفظ البتۃ کہنے کے بیان میں | ۴۲۱ |
| اپنی عورت سے (امرک بیدک) کہنے کے بیان میں۔ | ۴۲۲ |
| بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں۔ | ۴۲۳ |
| اس بیان میں کہ جس کو تین طلاق دی ہوں اس کا روٹی کپڑا اور مکان شوہر پر واجب نہیں، | ۴۲۳ |
| اس بیان میں کہ طلاق قبل نکاح کے واقع نہیں ہوتی، یعنی عورت اجنبیہ پر۔ | ۴۲۴ |
| اس بیان میں کہ لونڈی کی طلاق دو ہی ہیں۔ | ۴۲۵ |
| دل میں طلاق کا خیال رکھنے کے بیان میں۔ | ۴۲۶ |
| اس بیان میں کہ طلاق خوش طبعی سے بھی پڑ جاتی ہے۔ | ״ |
| خلع کے بیان میں۔ | ״ |
| خلع کرنے والی کے بیان میں۔ | ۴۲۷ |
| عورتوں کی خاطر داری کے بیان میں | ״ |
| اس شخص کے بیان میں جس کو باپ کہے کہ بیوی کو طلاق دے دے۔ | ״ |
| اس بیان میں کہ عورت اپنی سوت کا طلاق نہ چاہے | ۴۲۸ |
| مسلوب العقل کی طلاق کا بیان | ״ |
| اس حاملہ کا بیان جس کا خاوند مر گیا ہو اور وہ جنے | ۴۲۹ |
| جس عورت کا خاوند مر گیا ہو اس کی عدت کا بیان۔ | ۴۳۰ |
| اس مظاہر کے بیان میں جو قبل ادائے کفارہ کے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے۔ | ۴۳۱ |
| کفارۂ ظہار کے بیان میں | ۴۳۲ |
| ایلاء کے بیان میں۔ | ״ |
| لعان کے بیان میں | ۴۳۳ |
| اس بیان میں کہ جس عورت کا شوہر مر جائے وہ عدت کہاں کرے؟ | ۴۳۵ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| **ابواب البیوع** | |
| باب، شبہات کے ترک کرنے کے بیان میں۔ | ۴۳۶ |
| سود کھانے کی برائی میں | // |
| جھوٹ اور جھوٹی گواہی کے بیان میں۔ | // |
| تاجروں کے بیان میں اور جونام رکھا ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے | ۴۳۷ |
| اس کے بیان میں جو بیچنے کی چیز میں جھوٹی قسم کھائے۔ | ۴۳۸ |
| سویرے سے تجارت کے لیے جانے کے بیان میں۔ | // |
| کسی چیز کو مدت کے وعدے پر خریدنے کے بیان میں۔ | // |
| بیع کی شرطیں لکھنے کا بیان۔ | ۴۳۹ |
| ماپنے اور تولنے کے بیان میں۔ | ۴۴۰ |
| نیلام کرنے کے بیان میں۔ | // |
| مدبر کی بیع کے بیان میں | ۴۴۱ |
| بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں۔ | // |
| اس بیان میں کہ شہر والا گاؤں والے کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچ لیوے۔ | ۴۴۲ |
| محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونے کے بیان میں | // |
| اس بیان میں کہ پھلوں کا بیچنا درست نہیں، جب تک گدر نہ ہو جائیں۔ | ۴۴۳ |
| اس بیان میں کہ اس وعدہ پر کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر جنے کوئی چیز بیچنا منع ہے۔ | ۴۴۴ |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| جس بیع میں دھوکہ ہو اس کے حرام ہونے کے بیان میں | ۴۴۴ |
| اس بیان میں کہ ایک بیع میں دو بیعیں کرنا منع ہے۔ | ۴۴۵ |
| اس بیان میں کہ اس چیز کا بیچنا منع ہے جو اپنے پاس نہ ہو۔ | // |
| اس بیان میں کہ ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہیں، | ۴۴۷ |
| اس بیان میں کہ جانور کے عوض جانور قرض بیچنا درست نہیں، | // |
| دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے کے بیان میں۔ | // |
| اس بیان میں کہ گیہوں کے گیہوں برابر لینے چاہییں، کمی بیشی جائز نہیں۔ | ۴۴۸ |
| صرافے کے بیان میں | ۴۵۰ |
| نخل اور غلام مالدار کی بیع میں | ۴۵۱ |
| خیار میں متعاقدین کے قبل تفریق کے | ۴۵۲ |
| اس کے بیان میں جو دھوکہ کھا جائے بیع میں۔ | ۴۵۳ |
| دودھ چڑھی گائے اور بکری خریدنے کے بیان میں۔ | ۴۵۴ |
| جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنے کا بیان | ۴۵۵ |
| اس کے بیان میں کہ جس کے پاس کوئی چیز رہن ہو وہ اس سے نفع اٹھاتے۔ | // |
| ہار وغیرہ خریدنے کے بیان میں کہ جس میں سونا بھی ہو اور جواہرات جڑے ہوں۔ | ۴۵۶ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| لونڈی یا غلام بیچتے وقت ولاء کی شرط کرنے اور اس میں جو زجر وارد ہے اس کے بیان میں۔ | ۴۵۶ |
| اس مکاتب کے بیان میں کہ جس کے پاس اتنا روپیہ ہو کہ زرِ کتابت ادا کر سکے۔ | ۴۵۷ |
| اس بیان میں کہ جب آپ کا قرضدار مفلس ہو جائے اور آپ اپنی چیز اس کے پاس بعینہٖ پائیں۔ | ۴۵۸ |
| اس بیان میں کہ مسلمانوں کو منع ہے کہ ذمی کو شراب بیچنے کو دیں۔ | ۴۵۹ |
| اس بیان میں کہ مانگے کی کوئی چیز پھیرنی ہے۔ | 〃 |
| غلہ روکنے کے بیان میں۔ | ۴۶۰ |
| محفلات کے بیچنے کے بیان میں۔ | ۴۶۱ |
| ایسی جھوٹی قسم کھانے کے بیان میں جس سے کسی کا مال مارے | 〃 |
| بائع اور مشتری کے اختلاف میں | ۴۶۲ |
| جو پانی حاجت سے زیادہ ہو اس کے بیچنے کے بیان میں۔ | 〃 |
| اس بیان میں کہ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا منع ہے۔ | ۴۶۳ |
| کتے کی قیمت کے بیان میں | 〃 |
| پچھنے لگانے کی مزدوری کا بیان | ۴۶۴ |
| پچھنے لگانے والے کی مزدوری جائز ہونے کے بیان میں۔ | 〃 |
| کتے اور بلی کی قیمت حرام ہونے کے بیان میں۔ | 〃 |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ گانے والی لونڈیاں بیچنا حرام ہے۔ | ۴۶۵ |
| اس بیان میں کہ بھائیوں کو یا ماں اور اس کی اولاد کو جدا جدا بیچنا منع ہے | ۴۶۶ |
| اس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خریدے اور اس کے پیشہ کی مزدوری لے چکا ہو اور پھر اس میں کچھ عیب پائے۔ | 〃 |
| اس بیان میں کہ راستے والے کو راہ کے درختوں کے پھل کھانا درست ہے۔ | ۴۶۷ |
| بیع میں استثناء کرنے کے بیان میں۔ | 〃 |
| عدمِ جواز میں بیع طعام کے قبل استیفاء کے | ۴۶۸ |
| بیع پر کسی کی بیع کرنے کی نہی میں۔ | ۴۶۹ |
| بیع حمل کی نہی میں | 〃 |
| بے اجازت مالکوں کے دودھ دوہنے کے بیان میں | ۴۷۰ |
| مردار جانوروں کی کھالیں اور برتنوں کے بیچنے کے بیان میں، | 〃 |
| ہبہ کو پھیر لینے کی برائی میں | ۴۷۱ |
| بیع عرایا اور جو اس میں جائز ہے اس کے بیان میں، | 〃 |
| نجش کے حرام ہونے کے بیان میں۔ | ۴۷۳ |
| جھکتی ڈنڈی تولنے کے بیان میں۔ | 〃 |
| تنگدست قرضدار کو مہلت دینے اور تقاضا میں نرمی کرنے کے بیان میں۔ | ۴۷۴ |
| اس بیان میں کہ ادائے قرض میں غنی کا دیر لگانا ظلم ہے۔ | 〃 |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| بیع منابذہ اور ملامسہ کے بیان میں | ۴۷۵ |
| غلے وغیرہ خریدنے کو پیشگی روپیہ دینے کے بیان میں۔ | // |
| زمین مشترک کے بیان میں جس میں کا کوئی شریک اپنا حصہ بیچنا چاہے۔ | ۴۷۶ |
| بیع مخابرہ اور معاومہ کے بیان میں | // |
| بیع میں دغا بازی کرنے کے بیان میں۔ | ۴۷۷ |
| اونٹ یا کوئی اور جانور قرض لینے کے بیان میں۔ | // |
| اس بیان میں کہ مسجد میں خرید وفروخت کرنا منع ہے۔ | ۴۷۹ |


## ابواب الاحکام


| باب | صفحہ |
|---|---|
| ان حدیثوں کے بیان میں جو قاضی کے باب میں آئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے | // |
| قاضی کے صواب وخطا کا بیان | ۴۸۰ |
| کیفیتِ قضا میں۔ | ۴۸۱ |
| امام عادل کے بیان میں۔ | // |
| کیفیت انفصال مقدمات میں | ۴۸۲ |
| امام رعیت کے بیان میں | // |
| قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔ | ۴۸۳ |
| حاکموں کے تحفوں کے بیان میں | // |
| رشوت دینے والے اور لینے والے کے بیان میں | // |
| دعوت اور ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں۔ | // |
| عدم جواز میں اخذ مال غیر کے اگرچہ بحکم حاکم ہو۔ | ۴۸۴ |
| اس بیان میں کہ مدعی پر گواہ ضرور ہیں اور مدعیٰ علیہ پر قسم۔ | // |
| مدعی کی قسم میں جب اس کے پاس ایک گواہ ہو | ۴۸۵ |
| غلام مشترک کے عتق کے بیان میں | ۴۸۶ |
| عمریٰ کے بیان میں | ۴۸۷ |
| رقبیٰ کے بیان میں۔ | ۴۸۸ |
| صلح کے بیان میں۔ | ۴۸۹ |
| دیوار ہمسایہ پر لکڑی رکھنے کے بیان میں۔ | // |
| قسم کھلانے والے کی نیت پر قسم واقع ہونے کے بیان میں۔ | // |
| اس بیان میں کہ جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی جگہ مقرر کریں۔ | ۴۹۰ |
| تخییر ولد میں جبکہ والدین جدا جدا ہوں | // |
| باپ لڑکے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے | ۴۹۱ |
| کسی چیز کے توڑنے اور اس کا بدلہ دینے کے بیان میں۔ | // |
| اس بیان میں کہ مرد، عورت کب بالغ ہوتے ہیں، | // |
| اس کے بیان میں جو اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے۔ | ۴۹۲ |
| ان دو شخصوں کے بیان میں کہ ایک کا کھیت ان میں پانی سے دور ہو اور ایک کا نزدیک۔ | ۴۹۳ |
| اس بیان میں جو اپنی لونڈی یا غلام اپنی موت کے قریب آزاد کرے اور اس کا کچھ اور مال نہ ہو سوا اس کے۔ | ۴۹۴ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس کے بیان میں جو مالک ہو اپنے ناتے دار کا | ۴۹۴ |
| اس کے بیان میں جو غیر کی زمین میں بے اجازت | |
| کچھ بو دے۔ | ۴۹۵ |
| ہبہ کرنا اور سب لڑکوں کو برابر دینے | |
| کا بیان | ۴۹۶ |
| شفعہ کا بیان | // |
| غائب کے شفعہ کے بیان میں۔ | ۴۹۷ |
| اس بیان میں کہ جب پڑ جائیں حدیں اور الگ | |
| ہو جائیں حصے تو پھر شفعہ نہیں۔ | // |
| لقطہ اور کھوئے ہوئے اونٹ اور بکری کے | |
| بیان میں۔ | ۴۹۸ |
| وقف کے بیان میں۔ | ۵۰۰ |
| اس بیان میں کہ جانور اگر کسی کو زخمی کرے | ۵۰۲ |
| یا مارے تو اس کا قصاص نہیں، | // |
| زمین خراب کے آباد کرنے کے بیان میں | // |
| مقطع دینے کے بیان میں۔ | ۵۰۳ |
| درخت لگانے کے بیان میں۔ | ۵۰۴ |
| مزارعت کے بیان میں | // |


## ابواب الدیات


| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ دیت میں جب اونٹ دے | |
| تو کتنے دے۔ | ۵۰۵ |
| اس بیان میں کہ دیت میں کتنے درہم | |
| دیتے جائیں۔ | ۵۰۶ |
| ان زخموں کی دیت کے بیان میں جس سے ہڈی کھل جائے | // |
| انگلیوں کی دیت میں | ۵۰۷ |
| دیت وغیرہ کے عفو کے بیان میں | // |
| اس کے بیان میں جس کا سر کچلا جائے | ۵۰۸ |
| دو پتھروں کے درمیان | // |
| مومن کے قتل کی سختی عذاب کے بیان میں۔ | ۵۰۹ |
| آخرت میں خون کے فیصلہ کے بیان میں | // |
| اس بیان میں کہ جو اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو وہ | |
| قصاص میں مارا جائے یا نہیں۔ | // |
| حرمت میں خون مسلم کے۔ | ۵۱۰ |
| قاتل ذمی کے بیان | // |
| ولی مقتول کے حکم۔ | ۵۱۱ |
| ہاتھ، پیر، ناک، کان کاٹنے کی مناہی میں | ۵۱۲ |
| حمل گرا دینے کی دیت کے حکم میں۔ | ۵۱۳ |
| اس بیان میں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض | |
| میں مارا نہیں جاتا۔ | // |
| اس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو | |
| مار ڈالے۔ | ۵۱۴ |
| اس بیان میں کہ عورت اپنے شوہر کی دیت | |
| میں سے ورثہ پائے۔ | ۵۱۵ |
| قصاص کے بیان میں | // |
| اس بیان میں کہ جس پر خون وغیرہ کی تہمت ہو اس کو | |
| قید کرنا چاہیے۔ | // |
| اس بیان میں کہ جو اپنے مال کے لیے مارا جائے | |
| وہ شہید ہے۔ | // |
| قسامت کے بیان میں۔ | ۵۱۶ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس کے بیان میں جس پر حد واجب نہیں ہوتی | ۵۱۸ |
| حدود کے دفع کرنے کے بیان میں۔ | // |
| مسلمانوں کا عیب چھپانے کے بیان میں، | ۵۱۹ |
| اس بیان میں جب کوئی مجرم اپنے اقرار سے پھر جائے اس سے حد دفع ہو جاتی ہے۔ | ۵۲۰ |
| اس بیان میں کہ حدود میں شفاعت کرنا مکروہ ہے۔ | ۵۲۱ |
| رجم کے ثبوت میں۔ | ۵۲۲ |
| اس بیان میں کہ رجم محصن پر ہے۔ | // |
| اہل کتاب کے رجم کے بیان میں۔ | ۵۲۴ |
| زانی کے جلا وطن کرنے کے بیان میں۔ | ۵۲۵ |
| اس بیان میں کہ حدود جس پر پڑیں اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ | // |
| لونڈیوں کو حد مارنے کے بیان میں۔ | ۵۲۶ |
| مست کو حد مارنے کے بیان میں | ۵۲۷ |
| اس بیان میں کہ جب کوئی شراب پیوے تو اسے کوڑے ماریں اور چوتھی بار اس کو قتل کریں۔ | // |
| اس بیان میں کہ کتنی قیمت کی چیز میں چور کے ہاتھ کاٹے جائیں | ۵۲۸ |
| چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکانے کے بیان میں | // |
| بیان میں خیانت کرنے والے اور اچکے ڈاکو کے | ۵۲۹ |
| اس بیان میں کہ درختوں کے پھلوں اور کھجور کے گابھوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ | // |
| اس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹیں۔ | ۵۳۰ |
| اس کے بیان میں جو زنا کرے اپنی بی بی کی لونڈی سے۔ | // |
| اس عورت کے بیان میں کہ جس سے زبردستی زنا کیا جائے۔ | // |
| اس کے بیان میں جو جانور سے وطی کرے۔ | ۵۳۱ |
| لواطت کرنے والے کی سزا کے بیان میں۔ | ۵۳۲ |
| مرتد کے بیان میں۔ | // |
| جادوگر کی حد کے بیان میں | ۵۳۳ |
| اس کے بیان میں جو مسلمانوں پر ہتھیار نکالے | // |
| اس کے بیان میں جو غنیمت کا مال چرائے۔ | // |
| اس کے بیان میں جو کسی کو مخنث کہے۔ | ۵۳۴ |
| تعزیر کے بیان میں۔ | // |
| **ابوابُ الصید** | |
| اس بیان میں کہ کتے کا کونسا شکار کھایا جاتا ہے۔ اور کونسا نہ کھایا جائے | ۵۳۵ |
| کلب مجوسی کے شکار کا بیان | // |
| باز کے شکار کا بیان | ۵۳۶ |
| اس بیان میں کہ آدمی شکار کو تیر مارے اور وہ گم ہو جائے۔ | // |
| اس کے بیان میں جو تیر مارے شکار کو اور پھر پائے اس کو مرا ہوا پانی میں۔ | // |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| معراض کے شکار کے بیان میں۔ | ۵۳۷ |
| پتھر سے ذبح کرنے کے بیان میں۔ | ۵۳۸ |
| اس بیان میں کہ مصبورہ کا کھانا مکروہ ہے۔ | ″ |
| جنین کے حلال کرنے کے بیان میں۔ | ۵۳۹ |
| حرمت میں ہر ذی ناب وذی مخلب کے۔ | ″ |
| اس بیان میں کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جاتے وہ مردار ہے۔ | ۵۴۰ |
| اس بیان میں کہ ذبح کرنا حلق اور لبہ میں چاہیئے۔ | ″ |
| چھپکلی کے مارنے کے بیان میں | ″ |
| سانپوں کے مارنے کے بیان میں | ۵۴۱ |
| کتوں کے مارنے کے بیان میں۔ | ۵۴۲ |
| اس بیان میں کہ جو کتا پالے اس کے نیک عمل گھٹتے ہیں | ″ |
| بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کے بیان میں۔ | ۵۴۳ |


## ابواب الاضاحی


| باب | صفحہ |
|---|---|
| قربانی کی فضیلت کے بیان میں | ۵۴۴ |
| دو مینڈھوں کی قربانی کے بیان میں | ۵۴۵ |
| قربانی کس جانور کی مستحب ہے اس کا بیان۔ | ″ |
| اس جانور کا بیان جس کی قربانی درست نہیں ہے۔ | ″ |
| اس جانور کے بیان میں جس کی قربانی مکروہ ہے۔ | ۵۴۶ |
| اس بیان میں کہ جذع بھیڑ میں سے قربانی درست ہے۔ | ۵۴۶ |
| قربانی میں شریک ہونے کے بیان میں | ۵۴۷ |
| اس بیان میں کہ ایک بکری کافی ہے ایک گھر والوں کو۔ | ۵۴۸ |
| اس بیان میں کہ قربانی بعد نماز عید کے ذبح کرنا چاہیئے۔ | ۵۴۹ |
| اس بیان میں کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھاتے۔ | ″ |
| تین دن سے زیادہ گوشت سکھا کر کھانے کی رخصت میں۔ | ۵۵۰ |
| فرع اور عتیرہ کے بیان میں۔ | ″ |
| عقیقہ کے بیان میں۔ | ۵۵۱ |
| بچہ کے کان میں اذان کہنے کے بیان میں | ″ |


## ابواب النذور والایمان


| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ نذر درست نہیں معصیت الٰہی میں۔ | ۵۵۴ |
| اس بیان میں کہ نذر صحیح نہیں ہوتی اس شے میں جو آدمی کے اختیار میں نہیں ہے۔ | ۵۵۵ |
| نذر معین غیر کے کفارہ کے بیان میں | ″ |
| کسی امر پر قسم کھا کر اس سے بہتر امر تجویز کرنے کے بیان میں۔ | ″ |
| ادائے کفارہ قبل حنث کے | ۵۵۶ |
| بیان میں۔ | ″ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| قسم کے استثناء کرنے کے بیان میں۔ | ۵۵۶ |
| اس بیان میں کہ غیر خدا کی قسم کھانا حرام ہے۔ | ۵۵۷ |
| اس بیان میں جو قسم کھائے چلنے کی اور نہ چل سکے۔ | ۵۵۸ |
| کراہت نذر میں۔ | // |
| نذر کے پورا کرنے کے بیان میں | ۵۵۹ |
| اس بیان میں کہ کیسی تھی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ | // |
| غلام آزاد کرنے کے ثواب میں۔ | // |
| اس بیان میں جو طمانچہ مارے اپنے غلام کو۔ | // |
| میت کی طرف سے قضائے نذر کا بیان | ۵۶۰ |

## ابواب السیر

| باب | صفحہ |
|---|---|
| دعوت کے قبل قتال کے بیان میں۔ | ۵۶۱ |
| شب خون اور لوٹ کے بیان میں۔ | ۵۶۲ |
| کافروں کے گھر جلانے اور ویران کرنے کے بیان میں۔ | ۵۶۳ |
| غنیمت کا بیان | // |
| گھوڑے کے حصے کے بیان میں۔ | ۵۶۴ |
| لشکروں کے بیان میں۔ | // |
| اس بیان میں کہ مال غنیمت کن پر تقسیم ہوتا ہے۔ | // |
| غلام کے حصے کے بیان میں، | ۵۶۵ |
| ذمی اگر شریک ہوں تو ان کے حصے کا بیان۔ | // |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| ظروف مشرکین کے استعمال میں | ۵۶۶ |
| نفل کے بیان میں۔ | ۵۶۷ |
| اس بیان میں کہ جو قتل کرے کسی کافر کو اس کا سامان لے لے | // |
| کراہت بیع مغانم میں قبل تقسیم کے۔ | ۵۶۸ |
| کراہت میں وطی کے حاملہ عورتوں کے جو قید میں آئیں۔ | // |
| طعام مشرکین کے حکم میں۔ | ۵۶۹ |
| کراہت میں تفریق کے، درمیان قیدیوں کے۔ | // |
| قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے بیان میں۔ | // |
| قتل نساء اور صبیان کی نہی میں | ۵۷۰ |
| غلول کے بیان میں۔ | ۵۷۱ |
| عورتوں کے جہاد میں جانے کے بیان میں۔ | ۵۷۲ |
| مشرک کے ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں | ۵۷۲ |
| سجدۂ شکر کے بیان میں۔ | ۵۷۳ |
| عورت اور غلام کے امان دینے کے بیان میں | // |
| اقرار توڑنے کے بیان میں۔ | // |
| اس بیان میں کہ عہد شکن کے لیے ایک نیزہ ہے قیامت کے دن | ۵۷۴ |
| کسی کے حکم پر اترانے کے بیان میں | // |
| حلف کے بیان میں | ۵۷۵ |
| مجوسی سے جزیہ لینے کے بیان میں | // |
| ذمیوں کے مال میں جو حلال ہے اس کے بیان میں | ۵۷۶ |
| ہجرت کے بیان میں | // |
| بیعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان | ۵۷۷ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| بیعت توڑنے کے بیان میں ۔ | ۵۷۷ |
| غلام کی بیعت کے بیان میں | ۵۷۸ |
| عورتوں کی بیعت کے بیان میں | // |
| بدر والوں کی تعداد کے بیان میں | // |
| خمس کے بیان میں ۔ | ۵۷۹ |
| نہبہ کی حرمت میں | // |
| اہل کتاب پر سلام کے بیان میں | ۵۸۰ |
| مشرکوں میں رہنے کی کراہت میں | // |
| جزیرۃ العرب سے یہود و نصاریٰ کے نکالنے کے بیان میں | ۵۸۱ |
| ترکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں ۔ | // |
| اس بیان میں کہ فرمایا آپ نے فتح مکہ میں کہ اب جہاد نہ کیا جائے گا آج کے بعد ۔ | ۵۸۳ |
| قتال کے مستحب وقت میں ۔ | // |
| طیرہ کے بیان میں ۔ | ۵۸۴ |
| وصیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال میں ۔ | ۵۸۵ |


## ابواب فضائل الجہاد


| باب | صفحہ |
|---|---|
| فضیلت جہاد | ۵۸۶ |
| جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت میں | ۵۸۷ |
| جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت میں | // |
| عطیہ کی فضیلت جہاد میں | ۵۸۸ |
| غازی کا سامان تیار کرنے کی فضیلت میں ۔ | // |
| جس کے قدم گرد آلود ہوں جہاد میں اس کی فضیلت کے بیان میں ۔ | ۵۸۸ |
| جہاد کے غبار کی فضیلت کا بیان | ۵۸۹ |
| اس کے بیان میں جو بوڑھا ہوا اللہ کی راہ میں | // |
| گھوڑا رکھنے کی فضیلت میں بہ نیت جہاد کے ۔ | ۵۹۰ |
| تیر پھینکنے کی فضیلت میں واسطے جہاد کے | // |
| جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت میں | ۵۹۱ |
| شہید کے ثواب میں ۔ | // |
| دریا کے جہاد کے بیان میں ۔ | ۵۹۳ |
| اس کے بیان میں جو ریا اور دنیا کے لیے لڑے ۔ | // |
| اس بیان میں کہ کون لوگ بہتر ہیں | ۵۹۵ |
| اس کے بیان میں جو شہادت مانگے ۔ | // |
| مجاہد اور مکاتب اور ناکح پر مدد الٰہی کے بیان میں ۔ | ۵۹۶ |
| زخمی فی سبیل اللہ کی فضیلت میں | // |
| اس بیان میں کہ کونسا عمل افضل ہے | // |


## ابواب الجہاد


| باب | صفحہ |
|---|---|
| اہل عذر کو جہاد سے بیٹھ رہنے کی رخصت ، | ۵۹۹ |
| اس بیان میں جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے | ۶۰۰ |
| ایک مرد کو بطور سریہ بھیجنے کے بیان میں | // |
| اکیلے سفر کرنے کی کراہت میں | // |
| لڑائی میں جھوٹ اور مکر کی رخصت میں ۔ | ۶۰۱ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں | ۶۰۱ |
| صف بندی اور ترتیب لشکر کے بیان میں | " |
| لڑائی کے وقت دُعا کے بیان میں | " |
| لشکر کے نیزوں کے بیان میں | ۶۰۲ |
| پہروں کے بیان میں۔ | " |
| آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شمشیر کے بیان میں | ۶۰۳ |
| لڑائی میں افطار کے بیان میں۔ | " |
| گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کے بیان میں | " |
| تلوار کی زینت کے بیان میں | ۶۰۴ |
| زرہ کے بیان میں | ۶۰۵ |
| خود کے بیان میں | " |
| گھوڑوں کی فضیلت کے بیان | " |
| بہتر گھوڑوں کے بیان میں | " |
| بُری قسم کے گھوڑوں کے بیان میں | ۶۰۶ |
| گھوڑوں کی شرط کے بیان میں۔ | " |
| فقرائے مومنین سے دُعائے خیر چاہنے کا بیان | ۶۰۷ |
| گھوڑوں میں گھنٹے لٹکانے کے بیان میں | " |
| جنگ کا امیر مقرر کرنے کے بیان میں | " |
| امام کے مسئول ہونے کے بیان میں | ۶۰۸ |
| اطاعتِ امام کے بیان میں | " |
| اس بیان میں کہ معصیتِ خالق میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں۔ | ۶۰۹ |
| جانوروں کے لڑانے اور منہ پر داغ دینے کے بیان میں۔ | " |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| حصۂ غنیمت کے وقت اور حد بلوغ کے بیان میں۔ | ۶۰۹ |
| شہید کے قرض کے بیان میں | ۶۱۰ |
| شہیدوں کے دفن کے بیان میں | " |
| مشورہ کے بیان میں | ۶۱۱ |
| جیفۂ کافر کے عدم فدیہ میں | ۶۱۲ |
| جہاد سے بھاگنے کے بیان میں | " |
| آنے والے کے استقبال میں | ۶۱۳ |
| فئے کے بیان میں۔ | " |


## ابواب اللباس


| باب | صفحہ |
|---|---|
| ریشم اور سونے کے حرام ہونے میں مردوں پر | " |
| ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کا بیان | ۶۱۴ |
| سُرخ کپڑے کے جواز میں مَردوں کے لیے۔ | " |
| مَردوں کے لیے کسم کا رنگ مکروہ ہونے کے بیان میں۔ | ۶۱۵ |
| پوستین پہننے کے بیان میں | " |
| مردار جانوروں کی کھالوں کے بیان میں جب دباغت ہو۔ | " |
| تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی بُرائی میں | ۶۱۶ |
| عورتوں کے دامنوں کے بیان میں | " |
| عمامہ سیاہ کے بیان میں۔ | ۶۱۷ |
| سونے کی انگوٹھی کی کراہت میں۔ | ۶۱۸ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
| --- | --- |
| چاندی کی انگوٹھی کے بیان میں۔ | ۶۱۸ |
| چاندی کے نگینے کے بیان میں۔ | 〃 |
| داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں۔ | 〃 |
| نقشِ خاتم کے بیان میں۔ | ۶۱۹ |
| تصویروں کے بیان میں | ۶۲۰ |
| خضاب کے بیان میں | 〃 |
| بال رکھنے کے بیان میں۔ | ۶۲۱ |
| ہر روز کنگھی کرنے کے بیان میں | 〃 |
| سرمہ لگانے کے بیان میں | ۶۲۲ |
| اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی نہی میں۔ | 〃 |
| بالوں میں جوڑ لگانے کے بیان میں۔ | ۶۲۳ |
| ریشمی زین پوش کی نہی میں | 〃 |
| آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے کے بیان میں۔ | ۶۲۴ |
| کرتوں کے بیان میں | 〃 |
| نیا کپڑا پہننے کے بیان میں۔ | ۶۲۵ |
| جبہ کے بیان میں | 〃 |
| سونے کے دانت باندھنے کے بیان میں۔ | 〃 |
| درندوں کی کھال کی نہی میں۔ | ۶۲۶ |
| نعل مبارک کے بیان میں۔ | 〃 |
| ایک نعل کے ساتھ چلنے کی کراہت کے بیان میں۔ | ۶۲۶ |
| ایک نعل سے چلنے کی اجازت میں | ۶۲۷ |
| جوتی پہلے کس پیر میں پہنے، اس بیان میں۔ | 〃 |

| باب | صفحہ |
| --- | --- |
| کپڑوں میں پیوند لگانے کے بیان میں۔ | ۶۲۷ |
| لوہے کی انگوٹھی کے بیان میں | ۶۲۹ |
| حبرہ کے بیان میں۔ | 〃 |
| **ابوابُ الاطعمة** | |
| اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس پر کھانا کھاتے تھے۔ | ۶۳۰ |
| خرگوش کے کھانے میں۔ | 〃 |
| ضب کے کھانے میں | 〃 |
| کفتار کے کھانے میں | ۶۳۱ |
| گھوڑوں کے کھانے کے بیان میں۔ | 〃 |
| اہلی گدھوں کے ...... بیان میں | ۶۳۲ |
| کفار کے برتنوں کے حکم میں۔ | 〃 |
| چوہے کے بیان میں جو گھی میں مر جائے | ۶۳۳ |
| بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی نہی میں۔ | 〃 |
| انگلیاں چاٹنے کے بیان میں | ۶۳۴ |
| گرے ہوئے لقمہ کے بیان میں | 〃 |
| کھانے کے بیچ سے کھانے کی کراہت میں | 〃 |
| لہسن اور پیاز کھانے کے بیان میں | ۶۳۵ |
| لہسن کی اباحت میں جب پکا ہوا ہو | 〃 |
| فضیلت تمر میں | ۶۳۶ |
| کھانے کے بعد حمدِ الٰہی کے بیان میں | ۶۳۷ |
| جذامی کے ساتھ کھانا کھانے کے بیان میں | 〃 |
| اس بیان میں کہ مومن ایک آنت سے کھاتا ہے۔ | ۶۳۹ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے۔ | ۴۳۹ |
| ملخ کھانے کے بیان میں۔ | ۴۴۰ |
| جلالہ کے گوشت اور دودھ کے بیان میں۔ | // |
| مرغی کھانے کے بیان میں | ۴۴۱ |
| حباری کے کھانے کے بیان میں۔ | // |
| بھنا ہوا گوشت کھانے کے بیان میں۔ | // |
| تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت میں۔ | ۴۴۲ |
| آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلوا اور عسل کو دوست رکھنے کے بیان میں۔ | // |
| شوربا زیادہ کرنے کے بیان میں۔ | // |
| ثرید کی فضیلت میں | ۴۴۳ |
| گوشت دانت سے نوچ کر کھانے کے بیان میں۔ | // |
| چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی رخصت میں۔ | ۴۴۴ |
| اس بیان میں کہ کونسا گوشت آپ کو پسند تھا۔ | // |
| سرکہ کے بیان میں۔ | ۴۴۵ |
| خربوزہ، تر کھجور کھانے کے بیان میں۔ | // |
| ککڑی کھجور کے ساتھ کھانے میں۔ | ۴۴۶ |
| وضو کرنا قبل طعام اور بعد اس کے | // |
| قبل طعام ترک وضو کے بیان میں | ۴۴۷ |
| کدو کھانے کے بیان میں | // |
| زیت کے بیان میں | // |
| لونڈی غلام جب کھانا پکا کر لائے اس کے بیان میں۔ | ۴۴۸ |
| کھانا کھلانے کے بیان میں | ۴۴۸ |
| طعام شب کی فضیلت میں | ۴۴۹ |
| کھانے پر بسم اللہ کہنے کے بیان میں | // |
| چکنے ہاتھوں سو جانے کی کراہت میں۔ | ۴۵۱ |


## ابواب الاشربۃ


| باب | صفحہ |
|---|---|
| شارب خمر کے بیان میں | ۴۵۲ |
| ہر مسکر کی حرمت قطعی کے بیان میں۔ | ۴۵۴ |
| اس بیان میں کہ جس کے بہت سے نشہ ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے۔ | // |
| مشکوں میں نبیذ بنانے کے بیان میں۔ | ۴۵۵ |
| دباء اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت میں۔ | // |
| ظروف مذکورہ وغیرہ میں نبیذ۔ | ۴۵۶ |
| اس بیان میں کہ مشروبات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کیا تھے؟ | ۴۶۲ |


## ابواب البر والصلۃ


| باب | صفحہ |
|---|---|
| برّ والدین کے بیان میں | ۴۶۳ |
| رضائے والدین کی فضیلت کے بیان میں۔ | ۴۶۴ |
| عقوق والدین کی مذمت میں | ۴۶۵ |
| اکرام دوست پدر کے بیان میں | // |
| خالہ کے ساتھ حسن سلوک کا بیان | // |
| حق والدین کے بیان میں۔ | ۴۶۶ |
| قطع رحم کی مذمت میں۔ | // |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| صلہ رحم کی فضیلت میں | ۴۶۷ |
| لڑکوں کی محبت کے بیان میں۔ | // |
| بچوں کے پیار کرنے کے بیان میں۔ | ۴۶۸ |
| لڑکیوں اور بہنوں کی فضیلت کے بیان میں | // |
| یتیم پر مہربانی کے بیان میں | ۴۷۰ |
| نصیحت کے بیان میں | ۴۷۲ |
| مسلمان کی شفقت مسلمان پر کے بیان میں۔ | // |
| مسلمانوں کے عیب دُھانپنے کے بیان میں۔ | ۴۷۳ |
| مسلمانوں سے عیب دور کرنے کے بیان میں، | ۴۷۴ |
| ترکِ ملاقات کی بُرائی میں۔ | // |
| بھائی کے ساتھ مروت و مدارات کرنے کے بیان میں۔ | // |
| غنیمت کے بیان میں | ۴۷۵ |
| حسد کے بیان میں | ۴۷۶ |
| آپس میں بغض رکھنے کے بیان میں۔ | ۴۷۷ |
| آپس میں صلح کے بیان میں | // |
| خیانت اور دغا کے بیان میں | ۴۷۸ |
| حق ہمسایہ کے بیان میں۔ | // |
| خادم پر احسان کرنے کے بیان میں | ۴۷۹ |
| خادموں کے مارنے اور بُرا کہنے کے بیان میں | // |
| خادم کے سکھانے کے بیان میں | ۴۸۰ |
| اولاد کے ادب دینے کے بیان میں۔ | ۴۸۱ |
| ہدیہ قبول کرنے اور اس کا بدلہ دینے کے بیان میں۔ | // |
| محسن کے ادائے شکر کے بیان میں | ۴۸۱ |
| امورِ احسان کے بیان میں | ۴۸۲ |
| منیحہ کی فضیلت میں | // |
| راہ سے تکلیف کی چیز دور کرنے کے بیان میں۔ | ۴۸۳ |
| اس بیان میں کہ مجالس میں امانت ضرور ہے۔ | // |
| سخاوت کی فضیلت میں۔ | // |
| بخل کی بُرائی میں۔ | ۴۸۴ |
| نفقۂ اہل کی فضیلت میں۔ | // |
| ضیافت کے بیان میں | ۴۸۵ |
| یتیموں اور رانڈوں کے حوائج میں سعی کرنے کے بیان میں۔ | ۴۸۶ |
| کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنے کا بیان | // |
| صدق اور کذب کے بیان میں | // |
| بدگوئی کی بُرائی میں۔ | ۴۸۷ |
| لعنت کے بیان میں | // |
| تعلیم نسب کے بیان میں | ۴۸۸ |
| پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لیے دُعا کرنے کے بیان میں۔ | // |
| سخت گوئی کے بیان میں | // |
| شیریں زبانی کے بیان میں | ۴۸۹ |
| سلوک نیک کی فضیلت میں | // |
| معاشرت مردم کے بیان میں | ۴۹۰ |
| بدگمانی کے بیان میں | // |
| خوش طبعی کے بیان میں | // |
| تکرار کرنے کے بیان میں | ۴۹۱ |
| مدارات احباب کے بیان میں | ۴۹۲ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| محبت اور بغض کے میانہ روی کے بیان میں ۔ | ۶۹۲ |
| تکبر کی مذمت میں ۔ | ״ |
| حسنِ خلق کے بیان میں ۔ | ۶۹۳ |
| احسان اور عفو کے بیان میں ۔ | ۶۹۴ |
| بھائیوں کی ملاقات میں ۔ | ۶۹۵ |
| حیا کے بیان میں | ״ |
| تامل اور جلدی میں | ۶۹۶ |
| نرم دلی کے بیان میں | ״ |
| مظلوم کی دعا کے بیان میں ۔ | ۶۹۷ |
| خُلقِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیان میں ۔ | ״ |
| خوبی سے نباہ کرنے کے بیان میں ۔ | ۶۹۸ |
| عمدہ اخلاق کے بیان میں ۔ | ״ |
| لعن اور طعن کے بیان میں | ״ |
| کثرتِ غضب کے بیان میں ۔ | ۶۹۹ |
| بڑوں کی تعظیم میں ۔ | ״ |
| تارکانِ ملاقات کے بیان میں | ״ |
| صبر کے بیان میں ۔ | ۷۰۰ |
| منہ دیکھے بات کہنے والے کے بیان میں ۔ | ״ |
| چغلخور کے بیان میں ۔ | ۷۰۱ |
| تامل سے کام کرنے کے بیان میں ۔ | ״ |
| اس بیان میں کہ بعض بیان جادو ہے ۔ | ״ |
| تواضع کے بیان میں | ״ |
| ظلم کے بیان میں ۔ | ۷۰۲ |
| نعمت کے عیب نہ کرنے کے بیان میں ۔ | ״ |
| تعظیم مومن کے بیان میں ۔ | ״ |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| تجربہ کے بیان میں ۔ | ۷۰۲ |
| اپنے پاس جو چیز نہ ہو اس پر اترانے کے بیان میں ۔ | ״ |
| احسان کے عوض میں ثنا کرنے کے بیان میں ۔ | ״ |


## ابوابُ الطب


| باب | صفحہ |
|---|---|
| پرہیز کے بیان میں | ۷۰۵ |
| دوا کرنے اور اس کی فضیلت میں | ۷۰۷ |
| طعام مریض کے بیان میں ۔ | ״ |
| مریض پر کھانے اور پینے کے لیے جبر نہ کرنے کے بیان میں ۔ | ۷۰۸ |
| کلونجی کے بیان میں | ״ |
| اونٹوں کے پیشاب پینے کے بیان میں ۔ | ۷۰۹ |
| زہر وغیرہ سے اپنے آپ کو مار ڈالنے کے بیان میں | ۷۱۰ |
| نشہ کی چیز سے دوا کرنے کے بیان میں ۔ | ۷۱۱ |
| سعوط کے بیان میں ۔ | ״ |
| داغ دینے کے بیان میں | ۷۱۲ |
| داغ کی رخصت کے بیان میں ۔ | ۷۱۳ |
| حجامت کے بیان میں | ״ |
| رقیہ کی کراہت کے بیان میں | ۷۱۵ |
| اس کی رخصت میں ، | ״ |
| رقیہ معوذتین کے بیان میں ۔ | ۷۱۶ |
| نظرِ بد کے رقیہ میں | ۷۱۷ |
| اثباتِ نظر میں | ۷۱۸ |
| تعویذ پر اجرت لینے کے بیان میں ۔ | ۷۱۹ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| کماۃ اور عجوہ کے بیان میں۔ | ۷۲۱ |
| ثمن کلب اور اجرۃ کاہن کی حرمت میں۔ | ۷۲۳ |
| گلے میں گنڈا یا تعویذ لٹکانے کے بیان میں | ″ |
| پانی کے بخار کو ٹھنڈا کرنے کے بیان میں | ۷۲۴ |
| زنِ مرضعہ سے صحبت کرنے کے بیان میں۔ | ۷۲۵ |
| ذات الجنب کے علاج میں۔ | ۷۲۶ |
| شہید کے بیان میں۔ | ۷۲۸ |

## ابواب الفرائض

| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس بیان میں کہ ترکہ کے مستحق وارث ہیں | ۷۳۳ |
| تعلیم فرائض کی فضیلت میں۔ | ″ |
| لڑکیوں کی میراث میں | ۷۳۴ |
| پوتیوں کی میراث میں بیٹیوں کے ساتھ | ۷۳۵ |
| حقیقی بھائیوں کی میراث میں | ۷۳۶ |
| عصبات کی میراث میں | ۷۳۹ |
| دادا کی میراث میں۔ | ۷۴۰ |
| دادی اور نانی کی میراث میں۔ | ۷۴۱ |
| جدہ کی میراث اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے۔ | ۷۴۲ |
| ماموں کی میراث کا بیان | ۷۴۳ |
| لاوارث کی موت کا بیان | ۷۴۵ |
| کافر اور مسلمان میں میراث نہ ہونے کے بیان میں۔ | ۷۴۶ |
| قاتل کو میراث نہ ملنے کے بیان میں۔ | ۷۴۷ |
| اس بیان میں کہ میراث وارثوں کی ہے اور دیت عصبہ پر۔ | ۷۴۷ |
| اس شخص کے بیان میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو | ۷۴۸ |
| ولاء کی میراث میں۔ | ۷۴۹ |

## ابواب الوصایا

| باب | صفحہ |
|---|---|
| وصیت با ثلث کا بیان | ۷۵۰ |
| وصیت کی ترغیب میں | ۷۵۲ |
| اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہ کی۔ | ″ |
| ادائے دَین وصیت پر مقدم ہے۔ | ۷۵۴ |
| جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے، موت کے قریب۔ | ″ |

## ابواب الولاء والھبۃ

| باب | صفحہ |
|---|---|
| ولاء معتق کا حق ہے۔ | ۷۵۷ |
| ولاء کی بیع اور ہبہ کی نہی میں۔ | ″ |
| معتق اور باپ کے سوا اور کسی کو باپ کہنے کی برائی میں۔ | ۷۵۸ |
| لڑکے کی نفی کا بیان | ۷۵۹ |
| قیافہ شناسی کا بیان۔ | ″ |
| آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب ہدیہ پر | ۷۶۰ |
| ہدیہ یا ہبہ دے کر پھیر لینے کی کراہت کے بیان میں۔ | ″ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| **ابواب القدر** | |
| تقدیر میں خوض کرنے کی برائی میں | ۷۶۱ |
| شقاوت اور سعادت کے بیان میں۔ | ۷۶۳ |
| خاتمہ کے بیان میں۔ | ۷۶۴ |
| اس بیان میں کہ مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر۔ | ״ |
| اس بیان میں کہ قدر کو رد نہیں کرتی مگر دعا | ۷۶۵ |
| اس بیان میں کہ قلوب رحمٰن کی دو انگلیوں میں ہیں۔ | ۷۶۶ |
| دوزخیوں اور جنتیوں کی کتابوں کا بیان | ״ |
| عدوٰی، صفر اور ہامہ کی نفی کا بیان۔ | ۷۶۷ |
| تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان | ۷۶۸ |
| اس بیان میں کہ ہر شخص کی موت وہیں آتی ہے جہاں لکھی تھی۔ | ۷۶۹ |
| اس بیان میں کہ رقیہ اور دوا اللہ تعالےٰ کی تقدیر کو نہیں بدلتے | ״ |
| قدریوں اور مرجیوں کی مذمت میں۔ | ۷۷۰ |
| رضا بالقضاء کے بیان میں۔ | ״ |
| قدریوں پر سلام نہ کرنے کے بیان میں | ۷۷۱ |
| **ابواب الفتن** | |
| حرمت میں خون مسلم کے | ۷۷۴ |
| جان و مال کی حرمت میں | ۷۷۵ |
| مسلمان کو ڈرانے کی حرمت میں۔ | ۷۷۶ |

| باب | صفحہ |
|---|---|
| ہتھیار سے اشارہ منع ہونے کے بیان میں | ۷۷۶ |
| ننگی تلوار لینے دینے کے بیان میں | ۷۷۷ |
| اس بیان میں کہ جس نے نماز صبح پڑھی، امان الٰہی میں آیا۔ | ״ |
| لزوم جماعت میں | ״ |
| نزول عذاب میں جب تغییر منکر نہ ہو۔ | ۷۷۸ |
| امر بالمعروف اور نہی منکر کے بیان میں | ۷۸۰ |
| تغییر منکر کے درجات میں | ۷۸۱ |
| **دوسرا باب** | ״ |
| اس بیان میں کہ کلمہ خیر سلطان ظالم سے کہہ دینا افضل جہاد ہے۔ | ۷۸۲ |
| آنحضرتؐ سے سوالات ثلثہ کے بیان میں۔ | ۷۸۳ |
| فتنہ کے بیان میں | ۷۸۴ |
| رفع امانت کے بیان | ۷۸۵ |
| امم سابقہ کی عادات اس امت میں منتشر ہونے کے بیان میں۔ | ۷۸۶ |
| درندوں کے کلام کے بیان میں | ״ |
| خسف کے بیان میں | ۷۸۷ |
| مغرب سے آفتاب طلوع ہونے کے بیان میں | ۷۹۳ |
| یاجوج ماجوج کے بیان میں | ״ |
| فرقہ خوارج کا بیان | ۷۹۵ |
| اثرہ کے بیان میں۔ | ۷۹۸ |
| قیامت تک کی اخبار | ۷۹۹ |
| اہل شام کی فضیلت میں | ۸۰۱ |
| مقاتلہ بین المسلمین کی نہی میں | ۸۰۲ |
| اس فتنہ کے بیان میں کہ قاعد اس میں بہتر ہے قائم سے۔ | ״ |


محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| باب | صفحہ |
|---|---|
| اس فتنہ کے بیان میں کہ مشابہ ہے شب تاریک کے۔ | ۸۰۲ |
| قتل کے بیان میں۔ | ۸۰۴ |
| لکڑی کی تلوار بنانے کے بیان میں۔ | 〃 |
| علامات قیامت کے بیان میں۔ | ۸۰۵ |
| بعثت نبوی ؐ اور قیامت کے قرب میں | ۸۰۸ |
| تحرک سے قتال کے بیان میں، | 〃 |
| کسریٰ کے بیان میں | ۸۰۹ |
| نار حجاز کے بیان میں، | 〃 |
| خروج کذابین کے بیان میں | ۸۱۰ |
| بنی ثقیف کے کذاب و مبیر کے بیان میں۔ | ۸۱۲ |
| قرن ثالث کے بیان میں۔ | ۸۱۳ |
| خلفاء رمز کے بیان میں۔ | 〃 |
| خلافت کے بیان میں۔ | ۸۱۴ |
| خلافت قریش میں ہونے کے بیان میں۔ | ۸۱۵ |
| حکام مضلین کے بیان میں | ۸۱۶ |
| مہدی کے بیان میں | 〃 |
| نزول عیسیٰ بن مریم کے بیان میں، | ۸۱۷ |
| دجال کے بیان میں۔ | ۸۱۸ |
| اس بیان میں کہ دجال کہاں نکلے گا | ۸۱۹ |
| علامات خروج دجال میں۔ | ۸۲۰ |
| فتنۂ دجال کے بیان میں۔ | ۸۲۰ |
| صفت دجال میں | ۸۲۵ |
| اس بیان میں کہ دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا، | ۸۲۶ |
| قتل دجال میں | ۸۲۷ |
| ابن صیاد کے بیان میں | 〃 |
| ہوا کو برا کہنے کی نہی میں۔ | ۸۳۲ |
| **ابواب الرؤیا** | |
| اس بیان میں کہ خواب مومن چھیالیسواں حصہ ہے نبوت سے۔ | ۸۴۷ |
| ذہاب نبوت اور بقائے مبشرات کے بیان میں | ۸۴۹ |
| رؤیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں | ۸۵۱ |
| بدخوابی کے بیان میں۔ | ۸۵۳ |
| تعبیر خواب میں، | 〃 |
| جھوٹا خواب بیان کرنے کی مذمت میں۔ | ۸۵۴ |
| دودھ خواب میں دیکھنے کے بیان میں | ۸۵۵ |
| قمیص کی تعبیر میں | 〃 |
| میزان اور دلو کے بیان میں، | ۸۵۶ |
| **ابواب الشہادات** | ۸۶۲ |


(ختم شد فہرست)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## اَبْوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## یہ باب ہیں طہارت کے بیان میں جو مروی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

### باب مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

### باب اس بیان میں کہ قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ وَقَالَ هَنَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِلَّا بِطُهُوْرٍ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے اور نہ کوئی صدقہ چوری کے مال سے، اور کہا ہناد نے اپنی روایت میں بغیر طھور کی جگہ الا بطھور۔

ف۔ کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن ہے اور اس باب میں ابی الملیح سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے اور ابی الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور بعضے ان کو زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی کہتے ہیں۔

### باب مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الطُّهُوْرِ

### وضو کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ اَوْ نَحْوَ هٰذَا وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا فرمایا بندہ مومن اور دھوتا ہے اپنا منہ نکل جاتی ہیں سب خطائیں اس کے منہ سے کہ دیکھا تھا ان کی طرف اپنی دونوں آنکھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخر قطرے پانی سے یا فرمایا مانند اس کے اور جب دھوتا ہے دونوں ہاتھ نکل جاتی ہیں سب خطائیں اس کے ہاتھ سے کہ پکڑا تھا ان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخر قطرے پانی کے یہاں تک کہ نکلتا ہے پاک صاف ہو کر گناہوں سے

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے مالک سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے وہ اپنے باپ سے ابی ہریرہؓ سے اور ابو صالح سے جو راوی حدیث ہیں والد ہیں سہیل کے اور وہ ابو صالح سمّان ہیں اور نام ان کا ذکوان ہے اور ابوہریرہؓ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں عبد شمس ہے اور بعضوں نے کہا عبد اللہ بن عمرو ہے اور ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلیمان اور عبد اللہ بن عمرو سے اور صنابحی وہ ہیں کہ روایت کرتے ہیں ابی بکر صدیق سے اور ان کو سماع نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نام ان کا عبد الرحمٰن بن عسیلہ ہے۔ اور کنیت ان کی

ے کمی بیچنے والے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابوعبداللہ ہے، اور سفر کیا تھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرا تنے میں آپ کی وفات ہو گئی اور وہ راستے ہی میں تھے اور روایت کی ہیں انہوں نے حضرت ؓ سے بہت سی حدیثیں یعنی بواسطہ صحابہؓ کے اور صنابح جو بیٹے اعسر احمسی کے ہیں وہ صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو بھی صنابحی کہتے ہیں۔ اور ان کی ایک ہی حدیث ہے کہ کہا انہوں نے سُنا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ میں تمہاری کثرت پر فخر کرنے والا ہوں اور امتوں پر قیامت کے دن سو نہ لڑو تم آپس میں میرے بعد یعنی آپس کی لڑائی سے امت کم ہو جاوے گی تو اس فخر میں نقصان ہو گا ؎

## بَابُ مَا جَاءَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

## باب اس بیان میں کہ طہارت کنجی ہے نماز کی۔

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر اور تحلیل اس کی سلام یعنی تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور منافیاتِ نماز حرام اور سلام پھیرنے سے وہ سب حلال ہو جاتی ہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن اور عبداللہ بن محمد بن عقیل بہت سچے ہیں اور کلام کیا ہے بعض علمائے محدثین نے ان کے حافظہ میں اور سُنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے فرماتے تھے کہ احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم اور حمیدی حجت پکڑتے تھے عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے کہا محمد نے وہ مقارب الحدیث ہیں۔ اور اس باب میں جابر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

## بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءِ

## باب پاخانے جاتے وقت کی دعا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً أُخْرٰى أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ أَوِ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پاخانہ میں فرماتے یا اللہ میں پناہ میں آتا ہوں تیرے کہا شعبہ نے اور کہا دوسری بار عبدالعزیزؒ نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے ناپاک سے یا کہا ناپاک جنوں سے اور ناپاک عورتوں سے جنوں کی ؎

ف: مترجم کہتا ہے کہ شعبہ نے کہا عبدالعزیزؒ نے کبھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ روایت کیا اور کبھی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور یہ بھی شک راوی ہے کہ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ کہا یا مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کہا، اس باب میں علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن، اور زید بن ارقم کی اسناد میں اضطراب ہے

؎ حدیث مذکور کی اسناد میں ابو صالح کا نام آگیا تھا۔ اس لیے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی ولدیت وغیرہ بیان فرمائی اور وہ نام اسناد کے ساتھ مترجم نے اوپر سے اختصاراً حذف کر دیا ہے۔ اکثر جگہ ایسا ہی ہوا ہے۔ ؎ خبث بضم با جمع ہے خبیث کی مراد اس سے مردانِ جن اور خبائث جمع خبیثہ عورتیں جنوں کی اور خبث بسکون با ضد ہے طیب کی اور مراد اس سے فسق و فجور ہے اور خبائث افعالِ مذمومہ اور خصائلِ ذمیمہ ہیں، ۱۲ مجمع البحار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور کہا سعید نے کہ روایت ہے قاسم بن عوف شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور کہا ہشام نے روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ اور معمر نے قتادہ سے بروایت نضر بن انس اور کہا شعبہ نے روایت ہے زید بن ارقم سے اور کہا معمر نے روایت ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، مترجم کہتا ہے یعنی شعبہ نے بعد قتادہ کے زید بن ارقم کا نام لیا اور معمر نے نضر بن انس کا، کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس اضطراب کا سو فرمایا انہوں نے کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے روایت کی ہو۔ دونوں سے یعنی قاسم اور نضر بن انس سے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے جانے لگتے کہتے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساتھ ناپاکی کے اور بُرے کاموں سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

## باب پاخانے سے نکلنے کے بعد کی دعا،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاخانے سے فرماتے غفرانک یعنی اللہ بخشش مانگتا ہوں میں تیری۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے اسرائیل کے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن ابی بردہ سے اور ابوبردہ بیٹے ہیں ابوموسیٰ کے نام ان کا عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے اور کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔

## بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ

## باب نہی میں استقبال قبلہ کے پاخانے یا پیشاب کے وقت

عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ۔

روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پاخانہ میں تو منہ نہ کرو قبلہ کی طرف نہ پاخانے کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ پیٹھ کرو اس طرف ولیکن مشرق کی طرف منہ کر دیا مغرب کی طرف[1]، کہا ابوایوب نے سو گئے ہم شام میں تو دیکھا ہم نے پاخانے کو بنے ہوئے تھے قبلہ کی طرف تو منہ پھیر لیتے ہم اس سے یعنی اس میں نہ جاتے اور مغفرت مانگتے ہم اللہ تعالیٰ سے یعنی اس کے بنانے سے۔

[1] یہ حکم مدینہ طیبہ کا ہے کہ وہاں مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے سے قبلہ ایک بازو رہتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن حارث اور معقل بن ابی ہیثم سے کہ جن کو معقل بن ابی معقل کہتے ہیں اور روایت ہے ابی امامہ سے اور ابوہریرہؓ اور سہل بن حنیف سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ایوب کی اس باب میں احسن اور اصح تر ہے اور ابوایوب کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد ہے اور وہ بیٹے ہیں مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری کے اور کنیت ان کی ابوبکر ہے کہا ابوالولید مکی نے کہ کہا ابو عبداللہ شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پائخانہ یا پیشاب میں اور نہ پیٹھ کرو اس طرف سو مراد اس سے جنگل ہے مگر بنے ہوئے پاخانوں میں منہ کرنا قبلہ کی طرف جائز ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق نے اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اجازت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کرنے میں پاخانہ ہو یا پیشاب مگر منہ کرنا کسی طرح جائز نہیں جنگل میں نہ مکان میں۔

## بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا۔

## باب جواز استقبال و استدبار میں

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے فرمایا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کرنے کو قبلے کی طرف پیشاب کے وقت پھر دیکھا میں نے آپؐ کی وفات سے ایک برس پیشتر منہ کرتے ہوئے ان کو۔

ف: اس باب میں ابی قتادہ اور عائشہ اور عمار سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی اس باب میں حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے ابی زبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے وہ ابی قتادہ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اور خبر دی ہم کو اس روایت سے قتیبہ نے کہا خبر دی ہم کو ابن لہیعہؒ نے اور حدیث جابر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصح ہے۔ ابن لہیعہ کی حدیث سے اور ابن لہیعہ ضعیف ہیں اہلِ حدیث کے نزدیک ۔ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطانؒ وغیرہ نے اور روایت کی ہم سے ہناد نے نقل کی انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے عم واسع بن حبان سے انہوں نے ابن عمر سے کہا ابن عمر نے ایک بار چڑھا میں حفصہؓ کے گھر پر سو دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پھرتے ہوئے منہ کیے ہوئے شام کو اور پیٹھ کیے ہوئے کعبہ کی طرف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا

## باب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی نہی میں

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جو کہے تم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے سچا نہ جانو اس کو، نہ تھے پیشاب کرتے مگر بیٹھ کر۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عمرؓ اور بریدہ سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث عائشہؓ کی اس باب میں احسن ہے اور اصح ، اور حدیث عمرؓ کی مروی ہے عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ حضرت عمرؓ سے کہا فرمایا حضرت عمرؓ نے دیکھا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے پیشاب کرتے فرمایا آپؐ نے اے عمرؓ نہ پیشاب کرو کھڑے ہو کر پھر نہ پیشاب کیا میں نے

---

[1] لہیعہ میں لام مفتوح اور ہائے مکسور پھر یائے ساکن پھر عین مفتوح ہے [2] منہ [3] قطان کے معنی روئی دھنکنے والے اللہ اللہ حدیث کی کیا فضیلت ہے کہ اس سے ایسے لوگوں نے یہ بلند درجے پائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کبھی کھڑے ہو کر بعد اس کے، اور مرفوع کیا اس حدیث کو عبدالکریم ابن ابی المخارق نے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو ایوب سختیانی نے اور کلام کیا ان میں اور روایت کیا عبداللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا حضرت عمرؓ نے نہیں پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہو کر جب سے مسلمان ہوا اور یہ حدیث بہت صحیح ہے عبدالکریم کی حدیث پر بیدہ سے اس باب میں غیر محفوظ ہے۔ یعنی اس میں کچھ سہو کا احتمال ہے اور مراد نہی سے اس باب میں نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور مروی ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ ظلم ہے پیشاب کرنا کھڑے ہو کر۔[۱]

## بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

## باب کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت میں

عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَذَهَبْتُ لِاَتَاَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِيْ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

روایت ہے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں حذیفہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک قوم کے کوڑے پر سو پیشاب کیا اس پر کھڑے ہو کر پھر لایا میں آپ کے لیے پانی وضو کا اور پیچھے ہٹنے لگا میں پس بلایا مجھ کو حضرتؐ نے یہاں تک کہ پہنچا میں ان کے پیچھے یعنی نزدیک ان کے پھر وضو کیا آپؐ نے اور مسح کیا موزوں پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور ایسا ہی روایت کیا منصور نے اور عبیدہ ضبی نے ابی وائل سے انہوں نے حذیفہ سے مثل اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی حذیفہ سے بہت صحیح ہے اور رخصت دی ایک قوم نے اہل علم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی۔

## بَابٌ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

## باب بیان پردہ کرنا وقت قضائے حاجت کے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ۔

روایت ہے انسؓ سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو کپڑے نہ اٹھاتے جب تک نزدیک نہ ہو جاتے زمین سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا محمد بن ربیعہ نے اعمش سے انہوں نے انسؓ سے اس حدیث کو اور روایت کیا وکیع اور حمانی نے اعمش سے، کہا اعمش نے کہا ابن عمرؓ نے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا نہ اٹھاتے اپنا کپڑا جب تک کہ نہ نزدیک ہو جاتے زمین کے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمش کو انسؓ بن مالک سے سماع نہیں[۲] اور نہ کسی اور صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکھا ہے انہوں نے انسؓ بن مالک کو نماز پڑھتے اور حکایت کی ان کی نماز کی، اور نام اعمش کا سلیمان بن مہران ہے اور کنیت ان کی ابو محمد کاہلی ہے اور وہ مولی[۳] ہیں بنی کاہل کے، کہا اعمش نے باپ میرے چھٹپن میں لائے گئے تھے ملک اسلام میں پھر وارث کیا ان کو مسروق نے۔

---

[۱] یعنی کراہت سے خالی نہیں ۱۲ منہ [۲] یعنی نظر خلق سے ۱۲ منہ مصدر اس کا دنو ہے ۱۲ [۲] یعنی انہوں نے انسؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی ۱۲ منہ۔

[۳] مولی کے دو معنی ہیں ایک غلام آزاد، دوسرے جو کسی قوم سے عہد کرے ان کی مدد کرنے کا وہ اس قوم کا مولی ہے اور یہاں معنی اول مراد ہے ۱۲ منہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔

## باب، داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی کراہت کے بیان میں

روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ چھوئے مرد ذکر اپنا سیدھے ہاتھ سے۔

ف: اور اس باب میں حضرت عائشہؓ اور سلیمانؓ اور ابی ہریرہؓ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور نام ابوقتادہ کا حارث بن ربعی ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں استنجاء کرنا سیدھے ہاتھ سے ع

## بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔

## باب ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کے بیان میں

روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہ کہا گیا سلمان فارسی سے تحقیق سکھائی[1] تم کو نبی تمہارے نے ہر چیز یہاں تک کہ طور پاخانے یا پیشاب کے کہا سلمان نے ہاں منع کیا ہم کو اس سے کہ قبلے کی طرف منہ کریں ہم پاخانے یا پیشاب کے وقت یا استنجاء کریں ہم داہنے ہاتھ سے یا استنجا کرے کوئی ہم میں کا تین ڈھیلوں سے کم یا استنجاء کریں ہم گوبر یا لید یا ہڈی سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ اور جو بعد ان کے تھے تجویز کرتے ہیں کہ استنجا پتھروں سے کافی ہے اگرچہ پانی نہ لیوے جب کہ جاتا رہے اثر پاخانہ یا پیشاب کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

## بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ الْتَمِسْ لِيْ ثَلٰثَةَ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِجْسٌ

## یہ باب دو پتھروں سے استنجاء کرنے کے بیان میں

روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو سو فرمایا آپؐ نے ڈھونڈو میرے لئے تین ڈھیلے کہا عبداللہ نے لایا میں دو پتھر اور ایک ٹکڑا گوبر کا، سو لے لیے آپؐ نے پتھر اور پھینک دیا گوبر کو اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور ایسا ہی روایت کیا قیس بن ربیع نے اس حدیث کو ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا معمر اور عمار بن زریق نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے، اور روایت کیا زہیر نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور روایت کیا زکریا بن ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور اس روایت میں اضطراب ہے، کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے

---

ع کہ اس میں چھونا پڑتا ہے ذکر کو ۱۲ [1] یہ یہود نے ان سے بطور طعن کہا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہمارے نبی نے ہم کو ایسا ہی تعلیم کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ کونسی روایت ان میں ابی اسحاق سے زیادہ صحیح ہے تو کچھ جواب نہ دیا انہوں نے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے تو انہوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا مگر تجویز کی انہوں نے حدیث زہیر کی جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ عبداللہ سے زیادہ صحیح ہے اور لکھا اسی کو اپنی کتاب جامع میں یعنی بخاری میں اور صحیح تر ہے میرے نزدیک حدیث اسرائیل قیس کی جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے وہ عبداللہ سے اس لیے کہ اسرائیل بہت اثبت ہیں اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابی اسحاق کی حدیث کو بہ نسبت اور لوگوں کے اور متابعت[1] کی ہے ان کی روایت کی قیس بن ربیع نے بھی اور سُنا میں نے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ سے کہتے تھے میں نے سُنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے جو فوت ہو گئی ہیں مجھ کو حدیثیں سفیان کی کہ مروی ہیں ابی اسحاق سے تو اسی سبب سے کہ تکیہ کیا میں نے اسرائیل پر کہ وہ بیان کرتے تھے ان کو پورا پورا کہا ابو عیسیٰ نے اور زہیر کی روائتیں ابی اسحاق سے کچھ ایسی قوی نہیں اس لیے کہ سماع زہیر کا ان سے اخیر وقت میں ہے سُنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سُنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے جب سُنے تو حدیث زائدہ اور زہیر کی تو نہ پرواہ رکھ اس کی کہ نہ سُننے تو غیر سے مگر حدیث ابی اسحاق[2] کی اور نام ان کا عمرو بن عبداللہ السبیعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے نہیں سُنا اپنے باپ سے اور نہیں معلوم نام ان کا ، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا عمرو نے پوچھا میں نے ابا عبیدہ بن عبداللہ سے کچھ یاد رکھتے ہو تم عبداللہ کی باتیں کہا انہوں نے نہیں۔

## بَابُ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ

## باب ان چیزوں کے جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء نہ کرو گوبر اور ہڈی سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے۔

ف: اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور سلمانؓ اور جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے مروی ہے یہ حدیث اسمٰعیل بن ابراہیم وغیرہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے کہ تھے عبداللہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الجن میں آخر حدیث تک کہ طویل ہے سو کہا شعبی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء نہ کرو گوبر سے اور نہ ہڈیوں سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں سے اور روایت اسمٰعیل کی زیادہ صحیح ہے۔ حفص بن غیاث کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

## بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

## باب پانی سے استنجا کرنے کے بیان میں

عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَإِنِّي أَسْتَحْيِيْهِمْ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

روایت ہے بی بی معاذہ سے کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے حکم کرو تم اپنے شوہروں کو کہ استنجا کیا کریں پانی سے کہ میں شرماتی ہوں ان سے

[1] ایک راوی دوسرے کی مثل بیان کرے اس کو اصطلاح محدثین میں متابعت کہتے ہیں۔ [2] یعنی ابی اسحٰق کی حدیث اگر زہیر بیان کریں تو اسکو اور بھی کسی سے دریافت کرلے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ۔

اس لیے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

ف: اور اس باب میں جریر بن عبداللہ بجلی اور انس اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں استنجا کرنا پانی سے اگرچہ استنجا کرنا پتھروں سے بھی کافی ہے ان کے نزدیک اور منتخب اور افضل جانتے ہیں پانی سے استنجا کرنا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ

## باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو دور جاتے

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَأَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو اور بہت دور[1] گئے۔

ف: اور اس باب میں عبدالرحمن بن ابی قراد اور ابی قتادہ اور جابر اور یحییٰ بن عبید سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور بلال بن حارث سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے نبی صلی اللہ سے کہ وہ جگہ ڈھونڈتے تھے پیشاب کے لیے جیسے مسافر جگہ ڈھونڈتا ہے اترنے کو اور نام ابوسلمہ کا عبداللہ بن عبدالرحمن بن عوف زہری ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

## باب اس بیان میں کہ پیشاب کرنا غسل خانہ میں مکروہ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحَمِّهِ وَقَالَ إِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ ۔

روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پیشاب کرنے سے غسل خانہ میں اور کہا کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے۔

ف: اور اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر اشعث بن عبداللہ کی روایت سے اور کہتے ہیں ان کو اشعث اعمی، اور مکروہ کہا ہے بعض عالموں نے پیشاب کرنا غسل خانہ میں اور کہا اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے ان میں ہیں ابن سیرین اور کہا ان سے لوگوں نے اسی سے وسواس ہوتا ہے، جواب دیا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہی ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں یعنی اس کے سوا کوئی وسواس پیدا نہیں کر سکتا اور کہا ابن مبارک نے جائز ہے پیشاب کرنا غسل خانہ میں جب بہا دے اس پر پانی کہا ابوعیسیٰ نے بیان کی ہم سے یہ حدیث احمد بن عبدہ آملی نے اس نے حبان سے اس نے عبداللہ بن مبارک سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ

## باب مسواک کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ

[1] یعنی اتنی دور گئے کہ نظر سے غائب ہو گئے اور موجب حیا یہی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ خیال ہوتا مجھے مشقت کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں ان کو مسواک کرنے کا ہر نماز کے وقت۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث روایت کی محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیمؒ سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سلمہ کی ابو ہریرہؓ سے اور زید بن خالد کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں صحیح ہیں میرے نزدیک اس واسطے کہ مروی ہے بہت سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ولیکن محمد نے کہا ہے کہ حدیث ابی سلمہ کی زید بن خالد سے صحیح تر ہے، اور اس باب میں ابو بکر صدیقؓ اور علیؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور حذیفہؓ اور زیدؓ بن خالد اور انسؓ اور عبد اللہؓ بن عمر اور ام حبیبہؓ اور ابن عمرؓ اور ابی امامہؓ اور ایوب اور تمام بن عباس اور عبد اللہ بن حنظلہ اور ام سلمہ اور واثلہ اور ابو موسیٰ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِىِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوٰتِ فِى الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰى مَوْضِعِهٖ۔

روایت ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد جہنی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اگر خیال نہ ہوتا مشقت ڈالنے کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں ان کو مسواک کا نزدیک ہر نماز کے اور حکم کرتا تاخیر عشاء کا تہائی رات تک کہا ابو سلمہ نے زید آتے تھے نماز کو مسجد میں اور مسواک ہوتی ان کے کان کے اوپر جیسے قلم ہوتا ہے کاتب کے کان پر جب کھڑے ہوتے نماز کو مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اسی جگہ میں،

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

## باب، اس بیان میں کہ جب جاگے آدمی اپنی نیند سے تو نہ ڈالے ہاتھ اپنا برتن میں جب تک نہ دھولے اس کو۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِى الْاِنَآءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے کوئی تم میں کا رات کو[1] تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ برتن میں جب تک نہ ڈال لیوے اس پر پانی دو بار یا تین بار اس لیے کہ نہیں جانتا رات کو کہاں رہا ہاتھ اس کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، کہا شافعیؒ نے دوست رکھتا ہوں میں کہ اس سونے والا دوپہر ہو یا کوئی وقت نہ ڈالے اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں جب تک نہ دھولے اسے پھر اگر ڈال دیا اس نے دھونے سے پہلے تو مکروہ ہے مگر نہیں نجس ہوگا وہ پانی جب تک کہ نہ ہو اس کے ہاتھ پر نجاست اور کہا احمد بن حنبل نے جب جاگے کوئی رات کو اور ڈال دے ہاتھ پانی میں دھونے سے پہلے اور

---

[1] مصداق اس کا ہے بَيْتُوْتَہ یعنی شب کو رہنا ۱۲ سے یہ قید اتفاقی ہے کہ دن کے جاگنے کا بھی یہی حکم ہے اس لیے کہ غفلت کی حالت میں خواب میں برابر ہے رات ہو یا دن ۱۲ منہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ اور جابرؓ اور عائشہؓ سے ، تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ بہا دے پانی اور کہا اسحق نے جب جاگے کوئی رات کو یا دن کو تو نہ ڈالے ہاتھ اپنا پانی میں۔

## بَابُ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ
## باب بسم اللہ کہنا وضو کے شروع میں۔

عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنْ أَبِيْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

روایت ہے رباح بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے وہ اپنے باپ سے کہا سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اس کا وضو ہی نہیں ہوتا جو نام نہ لے اللہ کا وضو کے شروع میں۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور ابی سعید خدریؓ اور ابی ہریرہؓ اور سہل بن سعد اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہا احمد نے اس باب میں میں کوئی حدیث ایسی نہیں پاتا کہ جس کی اسناد عمدہ ہوں اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دیا بسم اللہ کو قصدًا تو پھر وضو کرے اور بھولے سے چھوڑا یا اس حدیث کی تاویل کرتا ہے تو مضائقہ نہیں۔ کہا محمد بن اسماعیل نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث رباح بن عبدالرحمٰن کی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور رباح بن عبدالرحمٰن جو روایت کرتے ہیں اپنے دادے سے وہ اپنے باپ سے تو باپ ان کے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں اور ابو ثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین اور رباح بن عبدالرحمٰن وہ ابوبکر بیٹے حویطب کے ہیں بعضے راویوں نے روایت کیا اس حدیث کو سو کہا روایت ہے ابوبکر حویطب سے پس منسوب کیا ان کو ان کے دادا کی طرف۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ
## باب کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے بیان میں۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَثِرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ۔

روایت ہے سلمہ بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو ناک صاف کر اور جب کلوخ لے تو طاق[1]، اس باب میں روایت ہے عثمانؓ اور لقیط اور ابن عباس اور مقدام بن معدیکرب اور وائل بن حجر اور ابوہریرہؓ سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا ایک جماعت نے اس شخص میں کہ چھوڑ دیوے مضمضہ[2] اور استنشاق[3]، تو کہا بعضوں نے اگر چھوڑ دے وضو میں اور پڑھ لے نماز تو پھر دوہرا دے نماز کو اور تجویز کیا یہ حکم وضو اور غسل جنابت میں برابر اور یہی کہتے ہیں ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا احمد نے استنشاق زیادہ موکد ہے کلی سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا ایک جماعت نے اہل علم سے کہ اعادہ کرے جنابت میں اور نہ اعادہ کرے وضو میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض[4] اہل کوفہ کا اور کہا ایک گروہ نے نہ وضو میں اعادہ کرے نہ غسل جنابت میں بلکہ وہ دونوں سنت ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی، سو واجب نہیں اعادہ جو چھوڑ دے اس کو وضو میں یا غسل میں اور یہی قول ہے مالک اور شافعیؒ کا۔

## بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ
## باب اس بیان میں کہ کلی اور ناک میں پانی دینا دونوں ایک چلو سے بھی درست ہے

[1] یعنی تین یا پانچ یا سات ۱۲ [2] یعنی مضمضہ و استنشاق [3] ناک میں پانی دینا ۱۲ [4] مراد ان سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہیں ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا۔

روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا آپ نے ایک ہی چلو سے ایسا ہی تین بار کیا یعنی ایک چلو لے کر آدھا منہ میں اور آدھا ناک میں ڈالا۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے غریب ہے، اور روایت کی ہے مالک اور ابن عیینہ اور اکثر لوگوں نے یہ حدیث عمرو بن یحییٰ سے اور نہیں ذکر کیا اس بات کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور اس کو ذکر کیا فقط خالد نے اور خالد ثقہ حافظ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور کہا بعض علماء نے مضمضہ اور استنشاق میں ایک چلو کافی ہے اور کہا بعضوں نے ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ الگ الگ پانی لے دونوں کے لیے اور کہا شافعی نے اگر دونوں ایک چلو سے کرے جائز ہے اور اگر الگ الگ کرے تو بہتر ہے ہمارے نزدیک۔

## بَابٌ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

## باب داڑھی کے خلال کے بیان میں۔

عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ۔

روایت ہے حسان بن بلال سے کہا کہ دیکھا میں نے عمار بن یاسر کو وضو کیا اور خلال کیا داڑھی میں پس کہا گیا ان سے یا کہا حسان نے کہ میں نے کہا ان سے کیا خلال کرتے ہو اپنی داڑھی کا، کہا عمار نے کون روکتا ہے مجھ کو خلال سے اور دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلال کرتے اپنی داڑھی کا۔

ف: روایت کی ہم سے ابن عمرو نے ان سے سفیان نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے ان سے حسان بن بلال نے ان سے عمار نے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور انس رضؓ اور ابن ابی اوفیٰ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابی عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہا احمد نے کہا ابن عیینہ نے نہیں سُنی عبدالکریم نے حدیث خلال کی حسان بن بلال سے، روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے ان سے عبدالرحمٰن نے ان سے اسرائیل نے ان سے عامر بن شقیق نے ان سے ابی وائل نے ان سے عثمان بن عفان نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلال کرتے تھے اپنی داڑھی میں، کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہا سب سے زیادہ صحیح اس باب میں حدیث عامر بن شقیق کی ہے، ابی وائل سے جو مروی ہے عثمان رضؓ سے اور قائل ہیں اس کے اکثر اہل علم صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے تجویز کرتے ہیں داڑھی کے خلال کو اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور کہا احمد نے اگر بھول سے چھوٹ جاوے تو وضو جائز ہے۔ اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دے بھول سے یا تاویل کی راہ سے تو کافی ہے اس کو اور جو چھوڑ دے قصداً تو پھر وضو کرے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ إِلٰى مُؤَخَّرِهِ

## باب بیان میں مسح سر کے کہ شروع کرے آگے سے اور تمام کرے پیچھے تک

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا

روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا ہاتھ سے سو آگے سے لے گئے پیچھے تک اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَاَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

پیچھے سے لائے آگے کو یعنی شروع کیا مقدم سر سے پھر پیچھے لے گئے اپنی گدی تک پھر پلٹایا ہاتھوں کو یہاں تک کہ لوٹا لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پیر دھوئے۔

ف: اور اس باب میں معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عبداللہ بن زید کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور بہت اچھی اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

## بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يُبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّاْسِ

## باب، بیان مسح کرنے کے سر کے پیچھے سے۔

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَاْسِهٖ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهٖ وَبِاُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُوْرِهِمَا وَبُطُوْنِهِمَا۔

روایت ہے رُبیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا دو مرتبہ شروع کیا پیچھے سے سر کی پہلی بار پھر آگے سے اور مسح کیا دونوں کانوں کا باہر اور اندر ان کے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور حدیث عبداللہ بن زید کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور بہت عمدہ اور اختیار کیا ہے بعض اہل کوفہ نے اس حدیث کو، انہیں میں سے ہیں وکیع بن جراح۔

## بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ مَسْحَ الرَّاْسِ مَرَّةً

## باب سر کا مسح ایک بار کرنے کے بیان میں

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ مَسَحَ رَاْسَهٗ وَمَسَحَ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

روایت ہے رُبیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے دیکھا وضو کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا مسح کیا حضرت نے سر کا آگے بھی اور پیچھے بھی اور دونوں کنپٹی کا اور کانوں کا ایک بار۔

ف: اور اس باب میں علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث رُبیع کی حسن ہے صحیح ہے بہت سندوں سے کہ مسح کیا آپ نے سر کا ایک بار اور اسی پر عمل تھا اکثر صحابیوں کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں جعفر بن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ ایک بار کرے مسح سر کا، روایت کیا ہم سے محمد بن منصور نے کہا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہتے تھے کہ پوچھا میں نے جعفر بن محمد سے کہا سر کا مسح کافی ہوتا ہے ایک بار تو کہا انہوں نے بیشک کافی ہوتا ہے قسم ہے اللہ کی۔

## بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يَاْخُذُ لِرَاْسِهٖ مَآءً جَدِيْدًا

## باب اس بیان میں کہ مسح سر کے لئے پانی تازہ لیوے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَآءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ دیکھا انہوں نے آنحضرت صلعم کو کہ وضو کیا آپ نے اور مسح کیا آپ نے سر کا سوائے اس پانی کے جو بچا تھا دونوں ہاتھوں سے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابن لہیعہ نے اس کو حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انہوں نے عبداللہ بن زید سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا سر کا اس پانی سے جو بچا ہاتھوں سے اور روایت عمرو بن حارث کی صحیح تر ہے حبان سے اس لیے کہ یہی مروی ہے بہت سندوں سے عبداللہ بن زید وغیرہ سے کہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی تازہ، اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے تازہ پانی سے۔

## بَابُ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا — باب، کانوں کے اُوپر اور اندر مسح کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا.

روایت ہے ابن عباس سے کہا مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا اور کانوں کے اُوپر کا اور اندر کا۔

ف: اور اس باب میں ربیع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے دونوں کانوں کے اُوپر اور اندر۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ — باب اس بیان میں کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں ؏

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَيَدَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

روایت ہے ابی امامہ سے کہا وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دھویا منہ اپنا تین بار اور دونوں ہاتھ تین بار اور مسح کیا اپنے سر کا اور فرمایا کان داخل ہیں سر میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نے نہیں جانتا میں یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابی امامہ کا، یعنی کان سر میں داخل ہیں اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی مضبوط نہیں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب اور تابعین سے کہ کان داخل ہیں سر میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا، کہا بعض اہل علم نے جو سامنے ہے کانوں سے منہ میں داخل ہے اور جو پیچھے ہے وہ سر میں، اور کہا اسحاق نے بہتر ہے کہ مسح کرے آگے کا منہ کے ساتھ اور پیچھے کا سر کے ساتھ۔

## بَابُ فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ — باب، انگلیوں کے خلال کے بیان میں

عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ

روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو خلال کر انگلیوں کا۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس اور مستورد اور ابو ہاشم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ خلال کیا پیروں کی انگلیوں کا وضو میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا اسحق نے خلال کرے ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا اور ابو ہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو خلال کر ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا

؏ یعنی اس کے مسح کو تازہ پانی لینا کچھ ضرور نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ۔

روایت ہے مستورد بن شداد فہری سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے ملتے اپنے پیر کی انگلیاں ہاتھ کے چھنگلیا سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

## باب، اس بیان میں کہ خرابی ہے ایڑیوں کی دوزخ سے یعنی وضو میں احتیاط کرنی چاہیئے کہ سوکھی نہ رہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے واسطے ایڑیوں کے دوزخ سے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ اور جابر بن عبداللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد بن ولید اور شرجیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص اور یزید بن ابی سفیان سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا انہوں نے خرابی ہے ایڑیوں کی اور تلووں کی دوزخ سے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مسح جائز نہیں پیروں پر جب تک نہ ہو موزہ یا جراب۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

## باب، ایک ایک بار اعضاء دھونے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عمر اور جابر اور بریدہ اور ابی رافع اور ابن الفاکہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی بہت اچھی ہے اس باب میں اور بہت صحیح ہے اور روایت کیا رشد بن سعد وغیرہ نے اس حدیث کو ضحاک بن شرجیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اور یہ روایت کچھ خوب نہیں، اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

## باب دو دو بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار دھویا اعضاء کو وضو میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن ثوبان کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مفضل سے اور اسناد حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا — باب تین تین بار وضو کرنے کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار۔

ف: اور اس باب میں عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابی امامہ اور ابی رافع اور عبداللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور عبداللہ بن زید اور ابی ذر سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی بہت اچھی ہے اور اصح ہے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ وضو کافی ہے ایک ایک بار اور دو دو بار بہتر ہے اور تین تین بار بہت افضل ہے اور اس سے بڑھ کر نہیں اور کہا (ابن مبارک نے مجھے خوف ہے کہ گناہ میں پڑے گا وہ جو تین بار سے زیادہ دھوئے) اور کہا (احمد اور اسحاق نے تین سے زیادہ وہی دھووے گا جو مبتلا ہے یعنی وسواس میں۔)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا — باب ایک ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار وضو کرنے کے بیان میں

عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی جعفر سے کہ کیا حدیث بیان کی ہے تم سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار کہا جابر نے ہاں!

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ سے کہا پوچھا میں نے ابی جعفر سے کیا تم سے بیان کیا ہے جابر نے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار کہا ہاں بیان کیا ہم سے اس کو ہناد اور قتیبہ نے دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے وکیع نے انہوں نے ثابت سے اور یہ زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے اس لیے کہ مروی ہے بہت سی سندوں سے ثابت سے مثل وکیع کی روایت کے اور شریک سے بہت غلطیاں ہوتی ہیں اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابو حمزہ ثمالی ہیں۔

## بَابُ مَنْ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهٗ ثَلٰثًا — باب اس بیان میں کہ وضو میں بعض اعضاء دو بار دھوئے اور بعض تین بار

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، سو دھویا اپنا منہ تین بار اور دھوئے دونوں ہاتھ دو بار اور مسح کیا سر کا اور دھوئے دونوں پیر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی حدیثوں میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئے بعض اعضاء وضو کے ایک بار اور بعض تین بار، اور اجازت دی ہے بعض اہل علم نے اس کی کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ دھوئے آدمی بعض اعضاء تین بار اور بعض دو بار اور بعض ایک بار۔

---

اَیْ اَحَدٌ ثَلٰثَ ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ فِي وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ

## باب، بیان میں وضو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیسا تھا؟

عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علیؓ کو کہ وضو کیا انہوں نے سو دھوئے دونوں ہاتھ انہوں نے خوب صاف کر کے پھر تین کلیاں کیں اور تین بار ناک میں پانی دیا اور تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے تین بار اور مسح کیا سر کا ایک بار پھر دھوئے دونوں پیر ٹخنوں تک پھر کھڑے ہوئے اور لیا بچا ہوا پانی وضو کا پھر پیا کھڑے ہو کر پھر فرمایا چاہا میں نے کہ دکھاؤں تم کو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کیسا تھا۔

ف: اور اس باب میں عثمان اور عبداللہ بن زید اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور عائشہؓ اور ربیع اور عبداللہ بن انیس سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ اور ہناد نے ان دونوں نے ابو الاحوص سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبد خیر سے ذکر کیا حضرت علیؓ کا مثل روایت ابی حیہ کے لیکن عبد خیر نے کہا جب فارغ ہوئے وضو سے لیا تھوڑا پانی بچا ہوا وضو کا چلو میں اور پی لیا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علیؓ کی روایت کی ہے ابو اسحٰق ہمدانی نے ابو حیہ اور عبد خیر اور حارث سے ان سب نے علیؓ سے اور روایت کی زائدہ بن قدامہ اور کئی لوگوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے انہوں نے علیؓ سے حدیث وضو کی بہت بڑی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے سو خطا کی ان کے اور ان کے باپ کے نام میں سو کہا مالک بن عرفطہ نے اور روایت کی گئی ہے ابو عوانہ سے انہوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے انہوں نے حضرت علیؓ سے اور روایت کی گئی ابو عوانہ سے، وہ روایت کرتے ہیں مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کی اور صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

## بَابٌ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

## باب اس بیان میں کہ بعد وضو کے میانی پر پانی چھڑکنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا یا محمدؐ جب وضو کرو تم تو پانی چھڑک لو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہیں اور اس باب میں ابی الحکم بن سفیان اور ابن عباسؓ اور زید بن حارثہ اور ابی سعید سے روایت ہے اور کہا بعضوں نے سفیان بن الحکم یا حکم بن سفیان اور اضطراب کیا ہے اس حدیث میں۔

## بَابٌ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

## باب وضو پورا کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اس کام کی جس سے مٹاتا ہے اللہ گناہوں کو اور بلند کرتا ہے درجوں کو، عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا تکلیفوں میں اور بار بار جانا مسجدوں کی طرف اور انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری کے سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے کہا روایت کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے ان سے علاء نے مانند اس حدیث کے اور کہا قتیبہ نے اپنی روایت میں لفظ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ تین بار، اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور عبیدہ سے بھی روایت ہے اور ان کو عبیدہ بن عمر کہتے ہیں اور عائشہؓ اور عبدالرحمٰن بن عائش اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور علاء بن عبدالرحمٰن بیٹے یعقوب جہنی کے ہیں اور ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

## بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ — باب رومال سے بدن پونچھنے کے بیان میں بعد وضو کے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا کہ پونچھتے تھے اس سے بدن اپنا بعد وضو کے۔

ف: اور اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے تو پونچھتے منہ اپنا کپڑے کے کنارے سے۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں ضعیف ہیں حدیث میں، کہا ابوعیسٰی نے حدیث عائشہ کی بھی کچھ ایسی قوی نہیں اور اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ صحیح نہیں ہوا، اور ابومعاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہیں وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اجازت دی ہے بعض علماء صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے رومال رکھنے میں بعد وضو کے یعنی پونچھنے میں رومال سے اور جس نے مکروہ رکھا پونچھنا تو اس لئے کہ کہا جاتا ہے کہ وضو تولا جاتا ہے اور مروی ہے یہ بات سعید بن مسیب اور زہری سے روایت کی ہے محمد بن حمید نے کہا روایت کی ہم سے جریر نے انہوں نے علی بن مجاہد سے اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے زہری سے کہا زہری نے مکروہ کہتا ہوں میں رومال سے پونچھنے کو وضو کے بعد اس لئے کہ وضو تولا جاتا ہے۔

## بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ — باب، ان دعاؤں کا جو پڑھی جاتی ہیں بعد وضو کے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے

ؔ یعنی وہ پانی جو اعضاء وضو پر رہ جاتا ہے ۱۲ منہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِّنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَآءَ۔

أَشْهَدُ سے متطھرین تک تو کھولے جاتے ہیں اس کے لئے آٹھوں دروازے جنت کے جس میں چاہے جاوے اور اس دعا کے معنی یہ ہیں گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ، کوئی شریک نہیں اس کا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ بندے اس کے اور رسولؐ اس کے ہیں، یا اللہ کر مجھ کو توبہ کرنے والوں میں اور کر مجھ کو طہارت کرنے والوں میں۔

ف: اور اس باب میں عقبہ بن عامر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اختلاف کیا گیا حدیث میں عمر کے جو زید بن حباب سے مروی ہے روایت کیا عبداللہ بن صالح وغیرہ نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابی ادریس سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے عمرؓ سے اور مروی ہے ابی عثمان سے روایت کی انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمرؓ سے اور اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے، اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت صحیح روایتیں مروی نہیں کہا محمد نے ابو ادریس کو سماع نہیں عمرؓ سے بالکل، مترجم کہتا ہے یعنی کسی روایت میں ابو ادریس کے بعد عقبہ بن عامر راوی ہیں اور کسی روایت میں ابی ادریس اور ابی عثمان کے بعد جبیر بن نفیر راوی ہیں کہ وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، اور کسی روایت میں ابو ادریس اور حضرت عمرؓ کے درمیان میں کوئی راوی نہیں ہے، ترمذی کے اس قول میں کہ اس باب میں حضرت سے بہت روایتیں صحیح نہیں ہیں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ بعض روایات اس باب میں صحیح ہیں اور وہ روایت صحیح مسلم کی ہے اس میں یہ لفظ نہیں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے تلخیص میں اس کی تصریح کی ہے اور قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں اس کو بیان کیا ہے اور باقی تحقیق اس کی مسک الختام شرح بلوغ المرام میں موجود ہے۔ من شاء فلیرجع الیہ۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ

## باب ایک مد پانی سے وضو کرنے کے بیان میں

عَنْ سَفِيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

روایت ہے سفینہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مُد سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع سے۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور جابرؓ اور انسؓ بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سفینہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو ریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے اور (شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ مراد حدیث کی یہ نہیں کہ اس سے کم و بیش جائز نہیں مراد یہ ہے کہ اس قدر کفایت کرتا ہے۔)

## بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ

## باب اس بیان میں کہ اسراف وضو میں مکروہ ہے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ۔

روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لیے ایک شیطان ہے کہتے ہیں اس کو ولہان سو بچو تم پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بسبب وسواس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی بن کعب کی غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک اس لیے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے مسند کیا ہو اس کے سوائے خارجہ کے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن بصری سے قول انہی کا اور نہیں صحیح اس باب میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خارجہ ہمارے لوگوں کے نزدیک کچھ قوی نہیں اور ضعیف کہا اس کو ابن مبارک نے۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ — باب ہر نماز کے لیے وضو کرنے کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءًا وَاحِدًا۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے واسطے باوضو ہوں یا بے وضو کہا حمید نے سو پوچھا میں نے انس سے اور تم کیا کرتے تھے کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے یعنی ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور مشہور اہل حدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن حارث کی حضرت انس سے ہے، اور بعض اہل علم وضو ہر نماز کے لیے مستحب جانتے تھے نہ واجب۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءًا وَاحِدًا۔

روایت ہے عمرو بن عامر سے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے لیے سو کہا میں نے اور تم کیا کرتے تھے، فرمایا ہم کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے ایک وضو سے جب تک ہم کو حدث نہ ہوتا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ایک حدیث میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں، روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابی غطیف سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے اس کو حسین بن حریث مروزی نے ان سے محمد بن یزید واسطی نے ان سے افریقی نے اور یہ اسناد ضعیف ہے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے ذکر کیا گیا ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا تو کہا یہ اسناد مشرقی ہے مترجم کہتا ہے یعنی اس کو مدینہ کے لوگوں نے نہیں بیان کیا۔ مشرقی لوگ یعنی اہل کوفہ نے بیان کیا ہے اور ان کا اعتبار نہیں، جیسا اہل مدینہ کا اعتبار ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوٰتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ — باب اس بیان میں کہ آنحضرتؐ ایک وضو سے کئی نمازیں بھی پڑھتے تھے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوٰتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ

روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے پھر جب ہوا سال فتح مکہ کا کئی نمازیں پڑھیں آپؐ نے ایک وضو سے اور مسح کیا آپؐ نے موزوں پر پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے آپؐ نے وہ کام کیا کہ کبھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ۔

نہیں کرتے تھے فرمایا حضرت نے قصداً کیا میں نے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو علی بن قادم نے انہوں نے سفیان ثوری سے اور زیادہ کیا اس میں یہ کہ وضو کیا آپؐ نے ایک ایک مرتبہ، اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے بھی محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے اور روایت کیا اس کو وکیع نے سفیان سے انہوں نے محارب سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے سفیان سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے، وکیع کی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کئی نمازیں پڑھیں ایک وضو سے جب تک حدث نہ ہو اور بعضے وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے مستحب جان کر بہ نیت فضیلت کے اور مروی ہے افریقی سے وہ روایت کرتے ہیں ابی غطیف سے اور وہ ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، کہا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ اس کے لیے دس نیکیاں اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ یعنی افریقی اہل حدیث میں ضعیف ہے، اور اس باب میں جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ظہر اور عصر ایک وضو سے۔

## بَابٌ فِيْ وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ

## باب، مرد اور عورت کے ایک برتن سے وضو کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بیان کیا مجھ سے میمونہؓ نے کہ نہاتی تھی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جنابت میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہا کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر مرد اور عورت ایک برتن سے نہاویں، اور اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور انسؓ اور ام ہانیؓ اور ام حبیبہؓ اور ام عمرؓ اور ابن عمرؓ اور ابوالشعثاء کہ نام ان کا جابر بن زید ہے۔ ان سب سے روایت ہے۔

## بَابُ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ

## باب کراہت میں اس پانی کے جو بچا ہو عورت کی طہارت سے

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ

روایت ہے ایک مرد سے قبیلہ بنی غفار سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی عورت کی طہارت سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے کہا ابو عیسیٰ نے اور مکروہ کہا بعض فقہاء نے وضو کرنا بچے ہوئے پانی سے عورت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہو اس سے وضو مکروہ ہے اور اس کے جوٹھے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

روایت ہے حکم بن عمرو غفاری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا۔

منع کیا اس سے کہ وضو کرے مرد اس پانی سے کہ بچا ہو عورت کی طہارت سے یا فرمایا اس کے جھوٹے سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے، اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ وضو کرے مرد بچے ہوئے پانی سے طہارت عورت کے اور نہیں شک کیا اس میں محمد بن بشار نے جیسے شک کیا تھا محمود بن غیلان نے اُوپر کی روایت میں۔

## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَٰلِكَ

## باب اس کے جائز ہونے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نہائی کوئی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑے برتن سے سو ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کا تو کہا انہوں نے یا رسول اللہ میں جنب تھی، فرمایا آپ نے پانی تو جنب نہیں ہوتا یعنی نجس نہیں ہوتا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالکؒ اور شافعیؒ کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

## باب اس بیان میں کہ پانی کو نجس نہیں کرتی کوئی چیز

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا وضو کریں ہم کنوئیں سے بضاعہ کے اور وہ ایسا کنواں تھا کہ پڑتے تھے اس میں لتے حیض کے اور گوشت کتے کے اور چیزیں بدبودار سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی تو پاک ہے نہیں نجس کرتی اس کو کوئی چیز۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بہت اچھی طرح روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اس حدیث کو نہیں روایت کیا کسی نے ابوسعید خدری سے جیسا اچھا روایت کیا ابو اسامہ نے اور روایت کی گئی ہے ابوسعید خدری سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور اس باب میں ابن عباس اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

## بَابٌ مِنْهُ آخَرُ

## باب دوسرا اسی بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان سے پوچھتے تھے حکم اس پانی کا جو ہوتا ہے جنگلوں میں آتے ہیں اس پہ درندے اور چارپائے تو فرمایا جب ہووے پانی دو مٹکے تو نہیں نجس ہوتا۔

ف: کہا محمد بن اسحاق نے یہ قلہ کہتے ہیں مٹکے کو اور قلہ وہ بھی ہے جس میں پانی بھرے جاتے ہیں، کہا ابو عیسیٰ نے یہی قول ہے شافعیؒ اور احمد کا اور اسحاق کا کہ جب ہووے پانی دو مٹکے تو نجس نہیں کرتی اس کو کوئی چیز جب تک کہ نہ بدل جاوے بو اور مزہ اس کا۔ اور کہا ہے کہ قلہ ہوتے ہیں پانچ مشکوں کے برابر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

## باب اس بیان میں کہ پیشاب کرنا رکے ہوئے پانی میں مکروہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں کا ٹھہرے ہوئے پانی میں۔ پھر وضو کرے اسی سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

## بَابٌ فِي الْمَآءِ الْبَحْرِ أَنَّهُ طَهُوْرٌ۔

## باب بیان میں دریا کے پانی کے کہ وہ پاک ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اٰلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

روایت ہے صفوان بن سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن سلمہ سے جو اولاد میں ہیں ابن ازرق کے، تحقیق مغیرہ بن ابی بردہ نے، کہ اولاد سے عبدالدار کی ہیں، خبر دی ان کو کہ سنا انہوں نے ابا ہریرہؓ سے فرماتے تھے پوچھا ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہیں دریائے شور میں اور اٹھاتے ہیں اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی سو اگر وضو کریں اس سے تو پیاسے رہیں کیا وضو کریں ہم دریا سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی تو ہے کہ اس کا پانی پاک ہے اور مردہ حلال۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے جابرؓ اور فراسی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں میں ہیں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور ابن عباسؓ کہ نہیں جانتے ہیں کچھ مضائقہ دریا کے پانی میں اور مکروہ کہا ہے بعض صحابہؓ نے وضو کرنا دریا کے پانی سے جیسے ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور کہا عبداللہ بن عمرؓ نے وہ تو آگ ہے یعنی ضرر پہنچانے والا ہے پیدا کرنے والا ہے برص کا۔

## بَابُ التَّشْدِيْدِ فِي الْبَوْلِ

## باب پیشاب سے بہت احتیاط کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے دو قبروں پر سو فرمایا ان دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور نہیں عذاب ہوتا کسی بڑے گناہ سے مگر یہ سو نہیں پردہ کرتا تھا پیشاب کے وقت اور دوسرا پھرتا تھا ساتھ چغلخوری کے۔

ف: اور اس باب میں زید بن ثابتؓ اور ابو بکرہؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابو موسیٰؓ اور عبدالرحمن بن حسنہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا منصور نے اس کو مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں طاؤس کا، اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور سنا میں نے ابا بکر محمد بن ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش خوب یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی اسناد منصور سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ

## باب اس بیان میں کہ لڑکا جب تک کھانا نہ کھاوے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ۔

روایت ہے امّ قیس سے جو بیٹی ہے محصن کی کہا گئی میں اپنے لڑکے کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ کھانا نہیں کھاتا تھا یعنی دودھ پیتا تھا پھر موت دیا اس نے آپ پر پھر منگوایا آپ نے پانی اور چھڑک دیا اس پر یعنی بہادیا۔

ف: اور اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور زینب اور لبابہ بنت حارث سے کہ وہ ماں ہے فضل بن عباس بن عبدالمطلب کی اور ابوالسمح اور عبداللہ بن عمر اور ابولیلی اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے، اور یہی قول ہے اکثر لوگوں کا اصحاب اور تابعین سے اور جو ان کے بعد تھے مثل احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں پانی بہادیوے لڑکے کے پیشاب پر اور خوب دھویا جاوے لڑکی کا پیشاب جب تک دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں اور جب کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جاوے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

## باب جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اسکے پیشاب کے بیانمیں

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَأُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرَى أَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدُمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا

روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ چند لوگ آئے قبیلہ عرینہ سے مدینہ میں سو پانی لگا ان کو مدینہ کا سو بھیج دیا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں اور فرمایا پیو ان کا دودھ اور پیشاب، سو مار ڈالا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو اور ہانک لے گئے اونٹوں کو اور مرتد ہو گئے اسلام سے پس پکڑے آئے وہ حضرت کے پاس پھر کاٹ ڈالے آپ نے ہاتھوں کے اور پیران کے خلاف سے یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ اور داہنا پیر اور سلائیاں پھیر دیں ان کی آنکھوں میں اور ڈال دیا ان کو جلتی زمین میں کہا انسؓ نے میں نے دیکھا ایک ایک کو کھودتے ہوئے زمین اپنے منہ سے یہاں تک کہ مر گئے اور کبھی کہا حماد نے اس روایت میں یکدم الارض بجائے یکد الارض کے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انسؓ سے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کچھ نجاست نہیں حلال جانور کے پیشاب میں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرُّعَاةِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ حضرت نے سلائیاں ان کی آنکھوں میں پھیریں کہ انہوں نے بھی حضرت کے چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف : کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو سوا اس شیخ کے یعنی یحییٰ بن غیلان کے کہ روایت کی ہو اس نے یزید بن زریع سے اور یہ فعل حضرت کا والجروح قصاص کے موافق تھا۔ اور مروی ہے محمد بن سیرین سے کہا انہوں نے یہ فعل حضرت کا حدود اترنے سے قبل تھا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ

## باب بیان میں وضو کے ریح نکلنے سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں فرض جب تک آواز نہ ہو یا ریح نہ نکلے۔

ف : کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ اَلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہووے کوئی تم میں کا مسجد میں اور پاوے کچھ ہوا کا شبہ اپنے سرین میں تو نہ نکلے جب تک نہ سنے آواز یا پاوے بُو جب تک یقین نہ ہو تو شبہ سے وضو نہیں جاتا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ قبول نہیں کرتا کسی کی نماز کو جب حدث کرے یہاں تک کہ وضو کرے۔

ف : کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن زید اور علی بن طلق اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور ابو سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء کا کہ وضو واجب نہیں ہوتا ہے شبہ حدث سے جب تک آواز نہ ہو یا بُو، اور کہا ابن مبارک نے جب شک کرے حدث میں تو واجب نہیں اس پر وضو جب تک یقین نہ ہو ایسا کہ قسم کھا سکے اس پر اور کہا ہے کہ جب نکلے عورت کے قبل سے ریح واجب ہوتا ہے اس پر وضو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

## باب وضو فرض ہونے کا نیند سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ اِنَّكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتے ہوئے سجدے میں یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے راوی کو شک ہے کہ غطّ کہا یا نفخ، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے سو کہا میں نے یا رسول اللہ آپؐ سو گئے تھے فرمایا آپؐ نے وضو واجب ہوتا ہے اسی پر جو سووے لیٹا ہوا اس لئے کہ لیٹ کر سونے میں ڈھیلے ہو جاتے ہیں جوڑ اس کے۔

ف : کہا ابو عیسٰی نے اور ابو خالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے اور اس باب میں عائشہؓ اور ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّؤُوْنَ۔

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سوجاتے بیٹھے بیٹھے پھر اُٹھ کر نماز پڑھنے لگتے اور وضو نہ کرتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، سُنا میں نے صالح بن عبداللہ سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابن مبارک سے جو سو جاوے بیٹھے بیٹھے تکیہ لگائے ہوئے تو کہا انہوں نے اس کا وضو نہیں جاتا۔ کہا اور روایت کی حدیث ابن عباس کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے ابن عباس سے قول انہیں کا اور نہیں ذکر کیا ابوالعالیہ کا اور نہ مرفوع کیا اس کو اور اختلاف ہے علماء کا وضو جانے میں نیند سے سو کہا اکثر نے وضو واجب نہیں ہوتا اگر سووے بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے، جب تک لیٹ کر نہ سووے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک کا اور احمد کا اور کہا بعض نے جب غالب ہو اس کی عقل پر نیند واجب ہے اس پر وضو اور یہی کہا اسحاق نے، اور کہا شافعیؒ نے جب سووے پھر دیکھے خواب یا ہٹ جاوے اپنی جگہ سے نیند کے غلبہ سے تو اس پر وضو واجب ہے۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

## باب وضو واجب ہونے میں اس چیز سے کہ پکی ہو آگ میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس چیز کے کھانے سے جو آگ میں پکی ہو اور اگرچہ ایک ٹکڑا اقط[1] کا ہو، سو کہا ان سے ابن عباسؓ نے کیا وضو کریں ہم گھی کھانے اور گرم پانی پینے کے بعد سو کہا ابو ہریرہؓ نے اے بھتیجے میرے جب سُنے تو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو باتیں نہ بنا۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہؓ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابی طلحہ اور ابو ایوب اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور تجویز کیا ہے بعض علماء نے وضو کرنا اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں یعنی اس کے استعمال سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء اور صحابہ اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اسی پر ہیں کہ وضو نہیں ٹوٹتا پکی ہوئی چیز سے آگ کے۔

## بَابٌ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

## باب بیان میں وضو نہ ٹوٹنے کا اس سے جو آگ میں پکی ہو۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَاَكَلَ وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ

روایت ہے جابرؓ سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ان کے ساتھ تھا سو آئے ایک عورت انصاری کے پاس، پس ذبح کی اس نے ایک بکری حضرت کے لیے سو کھایا آپ نے اور لائی

[1] اقط بالکسر و بکسر تین فارسی پینو خشک کیا ہوا دہی ہے کہ ترکی میں اسے کشف اور قرت کہتے ہیں اور اسے نان خورش کرتے ہیں۔ اور پنیر اس کے سوا ہے اور عربی میں اسے جبن کہتے ہیں ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

ایک طباق ترکھجوروں کا سو کھایا آپ نے پھر وضو کیا ظہر کا اور نماز پڑھی پھر پھرے سو لائی وہ کچھ بچا ہوا گوشت اسی بکری کا سو کھایا آپ نے پھر نماز پڑھی عصر کی اور وضو نہیں کیا۔

ف: اور اس باب میں ابوبکر صدیق سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں حدیث ابوبکرؓ کی بسبب اسناد کے، روایت کیا ہے اس کو حسام بن مصک نے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابوبکرؓ صدیق سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح یہی ہے کہ یہ روایت ہے ابن عباسؓ سے، وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے حافظانِ حدیث نے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابن سیرین سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور روایت کیا اس کو عطاء بن یسار اور عکرمہ اور محمد بن عمرو بن عطاء اور علی بن عبداللہ بن عباس اور اکثر لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابن عباس کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اور یہی صحیح ہے، اور اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابن مسعود اور ابورافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن النعمان اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد تھے مثل سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے، کہتے ہیں وضو نہیں جاتا آگ کی پکی ہوئی چیز سے اور یہی اخیر فعل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ حدیث ناسخ ہے پہلی حدیث کی، جس میں وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے آگ کی پکی ہوئی چیز سے۔

## بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ

## باب اس بیان میں کہ وضو جاتا رہتا ہے اونٹ کا گوشت کھانے سے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّئُوا مِنْهَا.

روایت ہے ابن عازب سے کہا پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اونٹ کے گوشت کا سو فرمایا آپ نے وضو کرو اس سے اور پوچھا گیا وضو کرنے کو بکری کے گوشت سے سو فرمایا نہ وضو کرو اس سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی حجاج بن ارطاۃ نے یہ حدیث عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اسید بن حضیر سے اور صحیح حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی ہے براء بن عازب سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا، اور روایت کی عبیدہ ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ذی الغرۃ سے، اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ سے سو خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ عن اسید بن حضیر اور صحیح یہ ہے کہ روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا اسحاق نے سب سے زیادہ صحیح اس باب میں دو حدیثیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث براء کی دوسری جابر بن سمرہ کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

## باب، اس بیان میں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے ذکر کے چھونے سے

عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ سْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو چھوئے اپنے ذکر کو تو نہ نماز پڑھے جب تک وضو نہ کرلے۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ابو ایوب اور ابو ہریرہؓ اور اروی انیس کی بیٹی اور عائشہؓ اور جابر اور زید بن خالد اور داللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے مانند کے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے بسرہ سے اور روایت کیا ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو شام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق ابن منصور نے انہوں نے ابو اسامہ سے، اور روایت کی یہ حدیث ابو الزناد نے عروہ سے انہوں نے بسرہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ ے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے اور یہی قول ہے کئی اصحاب اور تابعین کا، اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور کہا محمد بخاری نے بہت صحیح اس ب میں حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابو زرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی بہت صحیح ہے اور وہ روایت کی ہے علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے اور کہا محمد نے مکحول کو سماع نہیں عنبسہ بن ابی سفیان سے اور روایت کی ہے مکحول نے ایک مرد سے اس نے عنبسہ سے سوا اس حدیث کے اور گویا کہ محمد نے صحیح سمجھا اس روایت کو۔

## بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

## باب، ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ بِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَلْ وَ اِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ اَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ۔

روایت ہے قیس بن طلق بن علی حنفی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے وہ تو ایک ٹکڑا ہے اس کے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ مضغہ فرمایا یا بضعہ اور منی دونوں کے ایک ہیں، یعنی ذکر کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ تو بدن کا ٹکڑا ہے۔

ف: اور اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے روایت ہے کئی صحابیوں سے اور بعض تابعین سے، ہ وضو نہیں ٹوٹتا ہے ذکر کے چھونے سے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور ابن مبارک کا اور یہ حدیث بہت اچھی ہے اس باب ں روایت کیا اس کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ میں اور حدیث ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے بہت صحیح اور اچھی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

## باب بوسے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ اِلَّا اَنْتِ فَضَحِكَتْ۔

روایت ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں کہ بوسہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بیوی کا پھر نکلے نماز کو اور وضو نہ کیا، کہا عروہ نے میں نے کہا عائشہ رض سے کون وہ تھیں، مگر تم، تو ہنسیں۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے کہ مروی ہے اس کے مانند بہت صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہیں ٹوٹتا بوسہ لینے سے اور کہا مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہی قول ہے کئی صحابیوں اور تابعین کا اور عمل نہیں کیا ہم لوگوں نے حضرت عائشہ رض کی حدیث پر اس لیئے کہ صحیح نہیں ہوئی بسبب ضعف اسناد کے اور سنا میں نے ابا بکر عطا بصری سے ذکر کرتے تھے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ ضعیف کہا یحییٰ بن قطان نے اس حدیث کو اور کہا کہ ولاشیٔ کے مشابہ ہے یعنی ضعیف ہے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع نہیں عروہ سے۔ اور مروی ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا ان کا اور وضو نہ کیا اور یہ بھی صحیح نہیں ہے اور نہیں جانتے ہم ابراہیم تیمی کو کہ سنا ہو انہوں نے حضرت عائشہ رض سے اور بروایت صحیح ثابت نہیں اس باب میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

## باب بیان میں وضو ٹوٹنے کے قے اور نکسیر سے۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَهٗ۔

روایت ہے ابوالدرداء سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر ملاقات کی میں نے ثوبان سے مسجد دمشق میں سو ذکر کیا میں نے ان سے سو فرمایا انہوں نے سچ کہا ابوالدرداء نے میں نے ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے اکثر صحابہ اور تابعین سے وضو کرنا قے اور نکسیر سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا، اور کہا بعضوں نے قے اور رعاف سے وضو نہیں جاتا اور یہی قول ہے مالک رح اور شافعی رح کا اور بہت اچھا کہا حسین بن معلم نے اس حدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور روایت کی معمر نے یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے سو خطا کی ہے اس میں اور کہا عن یعیش بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اوزاعی کا اور کہا روایت ہے خالد بن معدان سے اور حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

## باب نبیذ سے وضو کرنے کے بیان میں

---

سلہ یہ قول ہے معدان کا جو ابی درداء سے روایت کرتے ہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا فِیْ إِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِیْذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَیِّبَةٌ وَمَآءٌ طَهُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا پوچھا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تمہاری چھاگل میں سو عرض کیا میں نے نبیذ ہے فرمایا آپؐ نے کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے کہا راوی نے پھر وضو کیا اس سے حضرت نے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مروی ہے ابوزید سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوزید مرد مجہول ہے اہل حدیث کے نزدیک ہم ان کی کوئی روایت نہیں جانتے سوا اس روایت کے اور جائز کہا بعض علماء نے وضو کرنا نبیذ سے جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علماء نے وضو نہ کرے نبیذ سے اور یہی قول ہے شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاق کا اور کہا اسحاق نے اور کوئی نہ پاوے تو نبیذ سے وضو کر کے تیمم بھی کر لے یہ بہتر ہے میرے نزدیک کہا ابو عیسیٰ نے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز نہیں ان کا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اس لیے کہ فرمایا ہے قرآن میں فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا۔ یعنی جب تم کو پانی نہ ملے تو تیمم کرو اور نبیذ تو پانی نہیں ہے پس جب نبیذ ہو تو تیمم جائز ہے اور وضو اس سے جائز نہیں۔

## بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

## باب دودھ پی کر کلی کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر منگوایا پانی اور کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد اور ام سلمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ دودھ پی کر کلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب نہیں۔

## بَابٌ فِیْ كَرَاهَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَیْرَ مُتَوَضِّئٍ

## باب اس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَبُوْلُ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپؐ پیشاب کرتے تھے سو جواب نہ دیا آپؐ نے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا جب ہی مکروہ ہے جب آدمی پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو۔ اور بعضے عالموں نے یہی معنی کہے ہیں اس حدیث کے اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں مہاجر بن قنفذ اور عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن الشفواء اور جابر اور براء سے بھی روایت ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سُؤْرِ الْكَلْبِ

## باب کتے کے جوٹھے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھویا جاوے برتن جب منہ ڈال دے اس میں کتا سات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أُوْلَاهُنَّ أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيْهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً۔

مرتبہ اوّل مرتبہ یا آخر مرتبہ مٹی سے مل کر اور جب بلی منہ ڈال دے تو ایک بار۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مروی ہے کئی سندوں سے یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس میں ذکر نہیں بلی کے منہ ڈالنے کا اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سُؤْرِ الْهِرَّةِ

## باب: بلّی کے جوٹھے کے بیان میں۔

عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ۔

روایت ہے کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے اور وہ تھیں نکاح میں ابن ابی قتادہ کے سو ابا قتادہ ان کے پاس آئے، پھر کہا کبشہ نے بھر اہیں تے ان کے واسطے پانی وضو کا پس آئی ایک بلی اور پینے لگی، پس جھکا دیا اس کے آگے برتن کر خوب پی لیا۔ کہا کبشہ نے دیکھا مجھے ابا قتادہ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے تو کہا کیا تعجب کرتی ہے تو اے بیٹی میرے بھائی کی کہا میں نے ہاں تو کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی تو نجس نہیں ہے وہ تو تمہارے گرد پھرنے والی ہے طوافین فرمایا یا طوافات، راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی قول اکثر علما کا ہے صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بلی کے جوٹھے میں اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور بہت اچھی روایت کیا مالکؒ نے اس حدیث کو کہ مروی ہے اسحٰق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے اور مالک سے اچھا کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

## بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

## باب موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهُ تَفْعَلُ هٰذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ۔

روایت ہے ہمام ابن حارث سے کہا پیشاب کیا جریر بن عبداللہ نے پھر وضو کیا اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا کیا کرتے ہو تم یہ جواب دیا انہوں نے کیا مانع ہے مجھے اس کام سے اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے۔ کہا راوی نے اور بہت اچھی معلوم ہوتی تھی صحابہ وغیرہ کو روایت جریر کی اس لیے کہ اسلام ان کا بعد نزول مائدہ کے تھا۔

ف: اور اس باب میں عمر اور علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور ابو ایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمرو بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلیٰ بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابو امامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جریر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے دیکھا جریر بن عبد اللہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا اپنے موزوں پر، سو کہا شہر بن حوشب نے ان سے کچھ اس باب میں، سو جواب دیا انہوں نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے اور مسح کرتے سو کہا کیا سورۂ مائدہ کے قبل یا بعد تو کہا انہوں نے میں اسلام لایا سورۂ مائدہ کے بعد، روایت کی ہم سے یہ بات قتیبہ نے ان سے خالد بن زیاد ترمذی نے ان سے مقاتل بن حبان نے ان سے شہر بن حوشب نے ان سے جریر نے اور روایت کیا بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے انہوں نے مقاتل بن حبان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے اور یہ حدیث مفسّر ہے قرآن کی، اس لیے کہ بعض لوگوں نے جو انکار کیا ہے موزوں کے مسح کا تو یہی کہا ہے اور تاویل کی ہے کہ مسح کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موزوں پر سورۂ مائدہ کے پیشتر تھا۔ اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت میں کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہوئے بعد نزول مائدہ کے مترجم کہتا ہے کہ آیت فرضیتِ وضو سورۂ مائدہ میں اتری ہے تو بعضوں نے سمجھا کہ شائد حضرتؐ نے قبل نزول مائدہ کے مسح کیا ہوگا تو حدیث جریر سے ان کا مفہوم اور مذہب باطل ہو گیا کہ اس سے تو ثابت ہوتا ہے مسح حضرت کے موزوں کا بعد نزول بھی تھا تو اب یہ حدیث گویا آیۃ وضو کی مفسّر ہے۔

## بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ

## باب، مسافر اور مقیم کی مدت مسح کے بیان میں

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ۔

روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پوچھی گئی آپؐ سے مدت مسح موزے کی، سو فرمایا آپؐ نے مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن۔

ف: اور عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی اور ابو بکرہ اور ابو ہریرہؓ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر سے بھی روایت ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔

روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے جب ہوتے ہم سفر میں کہ نہ اتاریں موزے اپنے تین دن اور تین رات تک مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اتاریں ہم پیشاب یا پائخانہ یا نیند کے سبب۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بنت ثابت سے اور صحیح نہیں ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے نہیں سنا ابراہیم نخعی نے ابو عبد اللہ جدلی سے حدیث مسح کی اور کہا زائدہ نے منصور سے ہم حجرہ میں تھے ابراہیم تیمی کے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے، سو روایت کی ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بنت ثابت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کے باب میں، کہا محمد نے سب سے اچھی اس باب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں حدیث صفوان بن عسال کی ہے کہا ابو عیسٰی نے اور یہی قول ہے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے، فقہائے تھے جیسے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں مسح کرتا رہے مقیم ایک دن اور ایک رات اور مسافر تین دن اور تین رات تک اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہوں نے کچھ میعاد مقرر نہیں کی مسح موزوں کی اور یہی قول ہے مالک کا اور مقرر کرنا وقت کا صحیح ہے۔

## بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَعْلاَهُ وَأَسْفَلَهُ

## باب، موزے کے نیچے اور اُوپر مسح کرنے کے بیان میں

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَا الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اُوپر موزے کے اور نیچے بھی۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالکؒ اور شافعیؒ اور اسحاق اور یہ حدیث معلول ہے، نہیں روایت کیا اس کو کسی نے ثور بن یزید سے سوا ولید کے اور وہ بیٹے مسلم کے ہیں اور پوچھا میں نے ابو زرعہ اور محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا دونوں نے یہ صحیح نہیں اس لیے کہ ابن مبارک نے روایت کیا اس کو ثور سے انہوں نے رجاء سے کہا انہوں نے پہنچی مجھے یہ حدیث کاتب مغیرہ سے مرسلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس میں مغیرہ کا۔

## بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

## باب بیان میں مسح کرنے کے موزوں کے اُوپر

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہوئے موزوں کے اُوپر۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے حدیث مغیرہ کی حسن ہے اور مروی ہے عبد الرحمٰن بن ابی الزناد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عروہ سے اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سے موزوں پر مسح کرنے کے باب میں سوا عبد الرحمٰن کے اور یہی قول ہے کئی اہل علم کا، اور سفیان ثوری اور احمد کا کہا محمد نے کہ تھے مالک اشارہ کرتے عبد الرحمٰن بن ابی الزناد کی طرف یعنی ان کو ضعیف کہتے ہیں۔

## بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

## باب، جوربین اور نعلین پر مسح کرنے کے بیان میں

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا جوربین اور نعلین پر۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بہت لوگوں کا اہل علم سے اور اسی کے قائل ہیں سفیان

---

لہ جورب ایک چیز ہے کہ موزہ پر اس لیے پہنا جاتا ہے کہ موزہ کیچڑ پانی سے محفوظ رہے اور اکثر ٹخنوں تک ہوتا ہے یا سردی سے بچنے کے لیے پہنا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کرے جوربین پر اور اگرچہ نعلین نہ ہوں، جب جوربین ایسے سخت ہوں کہ بے باندھے ٹھہرے رہیں اور اس باب میں ابو موسیٰ سے بھی روایت ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالْعِمَامَةِ

## باب جوربین اور عمامہ کے مسح کے بیان میں

عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ۔

روایت ہے ابن مغیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا موزوں اور عمامے پر۔

ف: کہا بکر نے سُنا میں نے ابن مغیرہ سے اور ذکر کیا محمد بن بشار نے اس حدیث میں دوسری جگہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی اور عمامے پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہیں ذکر کیا بعض نے ناصیہ کا، سُنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے، سُنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل یحییٰ بن سعید قطان کے اپنی آنکھوں سے اور اس باب میں عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابو امامہ سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ سے جیسے ابو بکر اور عمر اور انس ہیں، اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور اسحاق اور احمد کہ مسح کرے عمامہ پر اور کہا سُنا میں نے جارود بن معاذ سے کہتے تھے۔ سُنا میں نے وکیع بن جراح سے کہتے تھے مسح عمامے کا کافی ہے اس حدیث کی رُو سے، روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان سے بشر بن مفضل نے ان سے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ان سے ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ سے حکم موزے کا تو فرمایا وہ تو سنت ہے اے بھتیجے میرے اور پوچھا میں نے مسح عمامہ کا تو فرمایا چھوئے بالوں کو یعنی کچھ سر کے بالوں پر مسح کرے باقی عمامہ پر اور کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ مسح نہ کرے عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کرے سر کا بھی اس کے ساتھ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ اور ابن مبارک اور شافعی رحمہ اللہ کا۔

عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ۔

روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

## باب غسل جنابت کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِيْنِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ أَوِ الْأَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہا رکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے پانی غسل کا سو نہلائے آپ جنابت سے سو جھکایا آپ نے بائیں ہاتھ سے برتن داہنے ہاتھ پر پھر دھوئے دونوں ہاتھ پھر ہاتھ ڈالا برتن میں اور پانی بہایا اپنے ستر پر پھر ملا اپنا ہاتھ دیوار یا زمین سے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

کلائیاں دھوئیں اور بہایا سر پر پانی تین بار پھر بہایا سارے بدن پر، پھر جدا ہو کر اس جگہ سے پیر دھوئے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام سلمہ اور جابر اور ابو سعید اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے اس کا کہ غسل کریں جنابت سے شروع کرتے اپنے دونوں ہاتھوں سے قبل اس کے کہ ڈالیں برتن میں پھر دھوتے سترا پنا اور وضو کرتے مثل وضو اپنے کے نماز کے لیے، پھر پلاتے بالوں کو پانی پھر ڈالتے اپنے سر پر تین چلو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے غسل جنابت میں کہ وضو کرے پہلے نماز کا سا پھر پانی بہاوے اپنے سر پر تین بار پھر سارے بدن پر، پھر پیر دھوئے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور کہتے ہیں کہ اگر غوطہ مارے جنب پانی میں اور وضو نہ کرے تو بھی کافی ہوتا ہے اور یہی قول ہے شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

## باب اس بیان میں کہ عورت نہاتے چوٹی کھولے یا نہیں

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ أَوْ قَالَ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں چوٹی اپنے سر کی کیا کھولا کروں اسے غسل جنابت کے لیے فرمایا آپ نے نہیں کافی ہے تجھے تین چلو ڈالنا سر پر پانی کے پھر بہا دے تو سارے بدن پر پانی پس پاک ہو گئی تو، یا فرمایا فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ راوی کو شک ہے۔ مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت جب نہاوے جنابت سے تو نہ کھولے اپنی چوٹی، کافی ہے اس کو سر پر پانی بہانا۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً

## باب اس بیان میں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے نیچے جنابت ہے سو دھوؤ بالوں کو

www.KitaboSunnat.com



الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَةَ۔ اور صاف کرو بدن کو۔

ف: اور اس باب میں علی اور انس رضی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ان کی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہے اُن سے کئی ایک اماموں نے اور انہوں ہی نے یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے اور کہتے ہیں ان کو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجیہ فقط۔

## بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ — باب، بعد غسل وضو کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں کرتے تھے غسل کے بعد اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ قول ہے بہت لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے کہ وضو نہ کرے بعد غسل کے۔

## بَابُ مَا جَاءَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ — باب اس بیان میں جب مل جاویں عورت اور مرد کے ختنے کے مقام تو واجب ہوتا ہے غسل اور وہ جب ملتے ہیں کہ حشفہ قبل عورت میں داخل ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ جب بڑھ جاوے ختنے کا مقام ختنے کے مقام سے تو واجب ہو چکا غسل کیا میں نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر نہائے ہم دونوں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اور عبداللہ بن عمر اور رافع بن خدیج سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بڑھ جاوے ختنہ کی جگہ ختنہ سے تو واجب ہو چکا غسل۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ جب بڑھ جاوے اور مل جاوے مرد کی ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ سے تو واجب ہو جاتا ہے غسل اور یہی قول ہے اکثر علمائے صحابہ کا جیسے ابو بکر رضی اور عمر رضی اور عثمان رضی اور علی رضی اور عائشہ رضی اور یہی قول ہے فقہا کا تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہ جب مل جاوے ختنہ کا مقام ختنے کے مقام سے تو واجب ہوتا ہے غسل۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ — باب اس بیان میں کہ غسل جب فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا۔

روایت ہے ابی بن کعب سے کہ انہوں نے فرمایا غسل جب ہی فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند، کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور یہ حکم کہ نہانا جب ہی فرض ہوتا ہے کہ جب منی نکلے اور اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوتا۔ یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور ایسا ہی مروی ہے کئی ایک صحابیوں سے جیسے ابی بن کعب اور رافع بن خدیج اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ جب آدمی جماع کرے اپنی عورت سے فرج میں واجب ہو چکا ان پر غسل اگرچہ انزال نہ ہو روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابی الجحاف سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نہانا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے، یہ حکم احتلام کا ہے کہا ابو عیسٰی نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے نہیں ملی ہم کو یہ حدیث مگر شریک کے پاس سے اور اس باب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابو ایوب اور ابو سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الماء من الماء یعنی غسل کرنا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہا انہوں نے خبر دی ہم کو ابو الجحاف نے اور تھے وہ مرد پسندیدہ۔

## بَابٌ فِيمَنْ يَسْتَيْقِظُ وَيَرٰى بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

## باب اس بیان میں کہ جو نیند سے اٹھ کر اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص پاوے تری یعنی سونے کے بعد اور یاد نہ رکھتا ہو خواب فرمایا آپ نے وہ نہاوے اور پوچھا جو شخص گمان رکھتا ہے کہ مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی ہے اور پھر نہ پاوے اپنے کپڑوں میں تری یعنی نشان منی کا فرمایا اس کو نہانا کچھ ضرور نہیں اور کہا ام سلمہ نے یا رسول اللہ اگر عورت ایسا دیکھے کیا وہ بھی نہاوے آپ نے فرمایا ہاں عورتیں تو مانند مردوں کے ہیں یعنی شرع میں سب برابر ہیں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن عمر نے عبید اللہ بن عمر سے یعنی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ جب پاوے آدمی تری اور یاد نہ رکھتا ہو احتلام، اور عبد اللہ کو ضعیف کہا ہے یحیٰی بن سعید قطان نے ان کے حافظہ کے سبب سے اور یہ قول ہے کتنے ایک علماء کا صحابہ اور تابعین سے کہ جب جاگے اور دیکھے تری تو غسل کرے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور احمد اور کہا بعض علماء نے تابعین سے کہ غسل جب واجب ہوتا ہے کہ جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا کہ جب دیکھے خواب اور نہ دیکھے تری تو غسل نہیں ضرور اس کو تمامی علماء کے نزدیک مترجم کہتا ہے یعنی اگر بالکل تری نہ دیکھے اور خواب ہی دیکھا ہو تو کسی کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے اور جب تری دیکھے تو بعضوں نے کہا ضرور نہانا چاہیے خواہ وہ تری منی کی ہو یا نہ ہو، اور بعضوں نے کہا جب یقین ہو کہ تری منی کی نہیں تو نہانا ضرور نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذِيِّ

## باب بیان میں منی اور مذی کے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذِيِّ فَقَالَ مِنَ الْمَذِيِّ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حال تو آپ نے فرمایا مذی سے وضو واجب ہو جاتا ہے اور منی سے غسل۔

ف: اور اس باب میں مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وضو مروی ہے بواسطہ حضرت علیؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور یہی قول ہے تمامی اہلِ علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحاق۔

## بَابٌ فِي الْمَذِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

## باب، بیان میں مذی کے جب کپڑے میں لگ جاوے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذِيِّ شِدَّةً وَعَنَاءً فَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهِ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى أَنَّهُ أَصَابَ مِنْهُ۔

روایت ہے سعید بن ابی عبید سے کہ وہ بیٹے سباق کے ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سہل بن حنیف سے کہا کہ پہنچتی تھی مجھ کو سختی اور تکلیف مذی سے کہ میں نہاتا تھا اس سے بار بار سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھا سو فرمایا آپ نے کافی ہے تجھ کو وضو کرنا یعنی مذی سے وضو ٹوٹتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا، عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا کروں اگر لگ جاوے کپڑے میں کہا کافی ہے تجھ کو ایک چلو پانی لے کر اس پر چھڑک دے جہاں لگی دیکھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو روایت کیا ہو ایسا مضمون مذی میں سوائے محمد بن اسحاق کے اور اختلاف ہے علماء کا مذی میں جب لگے کپڑے پر، بعضے کہتے ہیں غسل[1] ضرور ہے اور یہی قول ہے شافعیؒ اور اسحاق کا اور بعضوں کے نزدیک کافی ہے پانی چھڑکنا اور کہا احمد نے امید ہے مجھ کو کافی ہو پانی چھڑکنا۔

## بَابٌ فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

## باب بیان میں منی کے جب کپڑے میں لگ جاوے

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَأَمَرَتْ لَهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِيْهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيٰى أَنْ يُرْسِلَ بِهَا وَبِهَا أَثَرُ الْاِحْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ

روایت ہے ہمام بن حارث سے کہ کہا ایک مہمان آیا حضرت عائشہؓ کے پاس سو حکم کیا آپ نے اس کو زرد چادر دینے کا پھر سو یا وہ اور احتلام ہوا اس کو سو شرمایا کہ بھیجے چادر کو حضرت عائشہؓ کے پاس اور اس میں منی بھری ہوئی ہو سو ڈبو دیا چادر کو پانی میں

[1] دھونا ۱۲ منہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ اَنْ يَفْرُكَهُ بِاَصَابِعِهِ وَرُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِي۔

پھر بھیج دیا تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کیوں خراب کر دی ہماری چادر کافی تھا اس کو کھرچنا انگلیوں سے اور میں نے اکثر کھرچی ہے منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنی انگلیوں سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے فقہا کا جیسے سفیان اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں منی جب لگے کپڑے میں تو کافی ہے کھرچ ڈالنا، دھونا ضرور نہیں اور ایسا ہی روایت کیا ہے منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے مثل روایت اعمش کی جو ابھی مذکور ہوئی اور مروی ہے ابو معشر سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور حدیث اعمش کی بہت صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے دھوئی منی کپڑے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حضرت عائشہؓ کی منی دھونے کی جامۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مخالف نہیں ہے اس حدیث کے جس میں کھرچنا ہے اگرچہ کھرچنا بھی کافی ہے اور اچھا لگتا ہے مرد کو کہ نہ دکھائی دے اثر منی کا اپنے کپڑے پر اور ابن عباسؓ نے کہا منی بمنزلہ مخاط[1] کے ہے پھینک دے اس کو اور دور کر دے اگرچہ لکڑی سے ہو سکے

## بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ

## باب جنب کے بیان میں کہ بے نہائے سو رہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَاءً۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو جایا کرتے تھے جنابت میں اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابو عیسیٰ نے یہی قول ہے ابن مسیب وغیرہ کا اور مروی ہے اکثر لوگوں سے وہ روایت کرتے ہیں اسود سے بواسطہ حضرت عائشہؓ کے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر لیا کرتے تھے سونے سے پہلے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابی اسحاق کی حدیث سے جو مروی ہے اسود سے اور روایت کی ابی اسحاق سے یہ حدیث شعبہ نے اور ثوری اور کتنے لوگوں نے اور گمان کیا ہے اس میں غلطی ہوئی ہے ابی اسحاق سے۔

## بَابٌ فِي الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ

## باب اس بیان میں کہ جنب جب سونے لگے تو وضو کر لے

عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ۔

روایت ہے حضرت عمرؓ سے پوچھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سو رہے کوئی ہم میں کا جنابت میں آپؐ نے فرمایا ہاں مگر جب وضو کر لے۔

ف: اور اس باب میں عمار اور عائشہؓ اور جابر اور ابی سعید اور امّ سلمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمرؓ کی اس باب میں

[1] مخاط بقول قاموس رینٹ کو کہتے ہیں اور بقول صاحب نہایہ تھوک کو ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بہت اچھی اور صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں اور تابعین اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے جنب سونے کا تو وضو کرلے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

## باب جنب سے مصافحہ کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ أَوْ أَيْنَ ذَهَبْتَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ ملاقات کی ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ جنب تھے کہا ابوہریرہؓ نے میں آنکھ بچا کر نکل گیا حضرتؐ کے پاس سے اور نہایا پھر آیا سو فرمایا آپؐ نے کہاں چل دیئے تھے تم یا کہاں تھے عرض کیا میں نے میں جنب تھا فرمایا آپؐ نے مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے حذیفہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اہل علم سے مصافحہ کرنے کی جنب سے اور کہا کچھ مضائقہ نہیں جنب اور حائض کے پسینے میں۔

## بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

## باب اس عورت کے بیان میں جو خواب میں دیکھے ایسی چیز کو جو دیکھتا ہے مرد یعنی صحبت کرنا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ ابْنَةُ مِلْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَعْنِي غُسْلًا إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحْتِ النِّسَاءَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ۔

روایت ہے ام سلمہ سے آئیں ام سلیم بیٹی ملحان کی حضرتؐ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ اللہ تو شرماتا نہیں حق سے سو کیا عورت پر بھی غسل ہے جب دیکھے خواب میں جیسا دیکھتا ہے مرد، تو فرمایا ہاں اس پر بھی غسل ہے، جب دیکھے وہ منی کو نہاوے کہا ام سلمہ نے کہا میں نے تو نے فضیحت کیا عورتوں کو اے ام سلیم!

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہا کا کہ عورت جب دیکھے خواب میں جو دیکھتا ہے مرد اور انزال بھی ہو تو بیشک اس پر نہانا فرض ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور اس باب میں روایت ہے ام سلیم اور خولہ اور عائشہؓ اور انسؓ سے۔

## بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

## باب اس بیان میں کہ مرد بعد نہانے کے اپنا بدن عورت کے بدن سے لگاوے گرمی لینے کو،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَدْفَأَ بِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَلَمْ أَغْتَسِلْ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اکثر نہاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے پھر آتے اور گرمی لیتے میرے بدن سے سو میں چمٹا لیتی ان کو اپنے ساتھ اور میں نہائی نہیں ہوتی تھی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ مرد جب نہا چکے تو گرمی لے اپنی بیوی کے بدن سے اور سو رہے اس کے ساتھ اس کے نہانے سے پیشتر اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ

## باب جنب کے تیمم میں جب نہ پاوے پانی۔

روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی پاک طہور[1] ہے مسلمان کی اگر پانی نہ پاوے دس برس تک پھر جب ملے پانی تو لگا دے اپنے بدن پر یہ بہتر ہے اس کو اور کہا محمود نے اپنی روایت میں إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ اور مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابوہریرہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ اور عمران بن حصین سے کہا ابو عیسیٰ نے ایسے ہی روایت کیا کتنے راویوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے عمرو بن بجدان سے انہوں نے ابی ذر سے اور روایت کی ہے یہ حدیث ایوب نے ابی قلابہ سے انہوں نے ایک مرد سے جو بنی عامر سے ہیں انہوں نے ابی ذر سے اور نام نہیں لیا اس مرد کا اور یہ حدیث حسن ہے اور یہی قول ہے تمامی فقہا کا کہ جنب اور حائض جب تک نہ پاویں پانی تیمم کرتے رہیں اور نماز پڑھتے رہیں اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ وہ تیمم جائز نہیں جانتے جنب کے لیے اگرچہ نہ پاویں پانی اور مروی ہے کہ انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو اور کہنے لگے جب پانی نہ پاوے تو تیمم کرے جنب اور حائض بھی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

## بَابٌ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي قَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ۔

## باب مستحاضہ کے بیان میں،

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئیں فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون موقوف نہیں ہوتا کیا چھوڑ دوں نماز فرمایا آپؐ نے نہیں وہ تو ایک رگ ہے اور کچھ حیض نہیں جب آویں حیض کے دن تو نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں حیض کے دن تو غسل کر اور نماز پڑھ اور کہا ابو معاویہ نے اپنی روایت میں وَقَالَ سے آخر تک اور مطلب اس کا یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے جب جا چکیں حیض کے دن تو وضو کر ہر نماز کے لیئے یہاں تک کہ پھر آوے وہی وقت یعنی دن حیض کے جب تک نہ آویں ہر نماز کے لیئے وضو تازہ کر لیا کر۔

---

[1] پاک کرنے والی ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اور اس باب میں امّ سلمہ سے روایت ہے، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے علماء صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا کہ مستحاضہ کے جب ایام حیض گزر جاویں تو غسل کرے اور وضو کر لیا کرے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي۔

## باب اس بیان میں کہ مستحاضہ وضو کیا کرے ہر نماز کے لیے

روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عدی کے دادا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے حق میں کہ چھوڑ دیوے نماز جن دنوں میں اسے حیض آتا تھا پھر غسل کرے یعنی بعد گزرنے ایام حیض کے اور وضو کرتی رہے ہر نماز کے لیئے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں، کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث فقط شریک نے بیان کی ہے ابی الیقظان سے اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا میں نے عدی بن ثابت روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے یعنی عدی کے دادا سے سو کیا نام ہے ان کے دادا کا تو نہ پہچانا محمد نے نام ان کا اور ذکر کیا میں نے قول یحییٰ بن معین کا ان سے کہ نام ان کے دادا کا دینار ہے تو اعتبار نہ کیا اس کا بخاری نے، اور احمد اور اسحاق نے کہا اگر مستحاضہ ہر نماز کے لیئے غسل کیا کرے تو بہت اچھا ہے اور احتیاط کی بات ہے اور اگر وضو کر لیوے ہر نماز کے لیئے تو بھی کافی ہے۔ اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیوے تو بھی کافی ہے یعنی ایک غسل میں ظہر اور عصر اور ایک میں مغرب اور عشاء اور ایک میں صبح۔

## بَابٌ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ قَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ

## باب اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل کر کے پڑھ لیا کرے

روایت ہے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی ماں حمنہ جحش کی بیٹی سے کہا حمنہ نے میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ آتا تھا بہت شدت اور زور سے سو آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتوے پوچھنے اور خبر دینے کو سو پایا میں نے ان کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں سو عرض کی میں نے یا رسول اللہ استحاضہ آتا ہے مجھ کو زور اور شدت سے سو کیا حکم ہے مجھ کو اور باز رہی ہوں میں روزہ اور نماز سے فرمایا آپ نے بیان کرتا ہوں تجھ سے روئی رکھنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ
هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ
هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ
سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ
فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّمَا
هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ
أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ
ثُمَّ اغْتَسِلِي فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ
طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي أَرْبَعَةً
وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ
لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي وَصَلِّي
فَإِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي
كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ
لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَإِنْ قَوِيتِ
عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ
تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهُرِينَ وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ
وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ
وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ
بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ
وَتُصَلِّينَ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَوِيتِ
عَلَى ذٰلِكِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ۔

کو کہ اس سے بند ہو جاتا ہے خون، عرض کیا انہوں نے وہ بہت ہے
آپ نے فرمایا لنگوٹ باندھ، عرض کیا انہوں نے وہ بہت زیادہ
ہے فرمایا آپ نے رکھ ایک کپڑا لنگوٹ کے اندر عرض کی وہ اس
سے بھی زیادہ ہے میں تو خون بہاتی ہوں زور سے سو فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بیان کرتا ہوں تجھ کو دو حکم جس پر چلے تو کافی
ہو تجھ کو پس اگر قابو پاوے تو دونوں پر تو خوب جانتی ہے، تو
پھر فرمایا آپ نے یہ ایک لات مارنا ہے شیطان کا یعنی شیطان
کی لات سے استحاضہ جاری ہوتا ہے، سو حیض کے دن مقرر کر تو
چھ دن یا سات دن جو اللہ کو معلوم ہو یعنی قبل استحاضہ کے جو مدت
حیض تیری مقرر ہو ان دنوں کو حیض قرار دے پھر جب گزر جاویں
وہ دن تو نہا پھر جب دیکھے تو کہ پاک ہو چکی اور صاف ہو چکی تو
نماز پڑھتی رہ چوبیس رات دن تک یعنی اگر چھ دن حیض کے ہوں
یا نماز پڑھتی رہ تیئس رات اور دن تک، یعنی اگر سات دن
حیض کے ہوں اور روزے بھی رکھ اور نماز بھی پڑھ تو یہ کافی ہے
تجھ کو اور ایسا ہی کرتی رہ جیسے حائضہ ہوتی ہیں عورتیں اور پاک
ہوتی ہیں مدتِ حیض اور طہر پر اور یہ ایک امر ہوا۔ اور اگر تجھ
سے ہو سکے کہ تاخیر کرے تو ظہر کی اور جلدی کرے عصر میں پھر نہاوے
جب پاک ہو تو حیض سے اور نماز پڑھے ظہر اور عصر کی پھر دیر کرے
مغرب میں اور جلدی کرے عشاء میں اور نہا کر اکٹھا پڑھ لے دونوں
نمازیں اور ایک غسل کرے تو صبح کو اور ایسا ہی کرتی رہ اور روزے
رکھتی رہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں باتوں میں
یہ بہت پسند ہے مجھ کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کیا اس کو عبید اللہ بن عمرو رقی اور ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے انہوں نے اپنی ماں حمنہ سے مگر ابن جریج کہتے ہیں عمر بن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے حال اس حدیث کا سو فرمایا حسن ہے اور ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ وہ حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے مستحاضہ اگر پہچانے اپنے حیض کا شروع ہونا اور تمام ہونا اور وہ اس طرح کہ خون حیض سیاہ ہوتا ہے اور بعد اس کے زرد تو حکم اس کا فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث کے موافق ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اگر مستحاضہ کے ایام حیض مقرر اور معلوم ہوں تو وہ نماز چھوڑ دے ان دنوں میں پھر غسل کرے اور وضو کرتی رہے ہر نماز پر اور نماز پڑھے اور جب استحاضہ ہمیشہ آنے لگے اور پہلے سے اس کے دن بھی مقرر نہ ہوں اور حیض کے شروع خون کی سیاہی سے اور تمام ہونا زردی سے بھی نہ پہچان سکے۔ تو اس کا حکم حمنہ بنت جحش کی حدیث کے موافق ہے اور کہا شافعیؒ نے مستحاضہ کو جب ہمیشہ خون آنے لگے تو قبل اس کے کہ حیض نہ آیا ہو تو نماز چھوڑ دے پندرہ دن تک۔ اگر پاک ہوگئی پندرہ دن میں یا اس سے پہلے تو وہی اس کے ایام حیض ہیں اور اگر خون آتا رہا پندرہ دن سے زیادہ تو قضاء کرے چودہ دن کی نماز اور چھوڑ دے ایک دن اور ایک رات کی نماز کہ کم سے کم مدت حیض کی ایک رات دن ہے اور اکثر دس رات دن، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور اس پر فتویٰ ہے ابن مبارک کا، اور مروی ہے ان سے اس کے خلاف بھی اور بعضوں نے کہا اقل مدت ایک دن اور رات ہے۔ اور اکثر پندرہ دن اور رات ہے اور یہی قول ہے عطا بن ابی رباح کا اور اوزاعی اور مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور ابی عبیدہ کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ

## باب اس بیان میں کہ مستحاضہ نہاتی رہے ہر نماز کے وقت

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھ کو حیض آتا ہے اور پاک نہیں ہوتی ہیں کیا چھوڑ دیا کروں میں نماز، آپ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم نہاؤ اور نماز پڑھو تو وہ نہایا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے۔

ف: کہا قتیبہ نے کہا لیث نے ابن شہاب نے یہ نہیں ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا غسل کرنے کا ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت مگر یہ کام انہوں نے اپنے اجتہاد سے کیا، کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ ام حبیبہ نے پوچھا آخر حدیث تک اور کہا ہے بعض علما نے مستحاضہ غسل کر لیا کرے ہر نماز کے وقت اور روایت کی اوزاعی نے زہری سے انہوں نے عمرہ اور عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الْحَائِضِ اَنَّهَا لَا تَقْضِی الصَّلٰوةَ

## باب اس بیان میں کہ حائضہ نماز کی قضا نہ پڑھے۔

عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَقْضِي اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا اَيَّامَ مَحِيضِهَا فَقَالَتْ اَحَرُورِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ۔

روایت ہے معاذہ سے کہ ایک عورت نے پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا قضا پڑھے حیض کے دنوں کی نماز تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کیا تو حروریہ ہے، ہم میں سے ایک کو حیض آتا تھا اور حکم نہ ہوتا تھا قضا کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے کہ حائضہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہ قضا کرے نماز کی اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا اس میں اختلاف نہیں کسی کا کہ حائض قضا نہ کرے نماز ایام حیض کی اور قضا کرے روزہ کی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ أَنَّهُمَا لَا يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ

## باب اس بیان میں کہ جنب اور حائضہ قرآن نہ پڑھے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھے حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا ابو عیسٰی نے ابن عمرؓ کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسماعیل بن عیاش کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے نہ پڑھے قرآن حائض اور جنب اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہ کہتے ہیں نہ پڑھیں حائض اور جنب قرآن سے مگر ٹکڑا ایک آیت کا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی ہے جنب اور حائض کو سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کی، کہا ترمذی نے اور سُنا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ اسماعیل بن عیاش روایت کرتے ہیں اہل حجاز و عراق سے احادیث منکر گویا کہ انہوں نے ضعیف جانا اسماعیل کی ایسی روایت کو کہ اہل عراق وغیرہ سے اکیلے انہوں نے ہی روایت کی ہو، اور کہا اسماعیل بن عیاش کی وہی حدیث معتبر ہے جو اہل شام سے روایت کریں اور کہا احمد بن حنبل نے اسماعیل بن عیاش اچھے ہیں بقیہ[۱] سے اور بقیہ بہت حدیثیں منکر ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہا ابو عیسٰی نے روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن حسن نے کہا سُنا میں نے احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے یہی بات۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

## باب بوس و کنار میں حائض کے ساتھ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حِضْتُ يَأْمُرُنِي أَنْ أَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِي۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو حکم کرتے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت باندھنے کا پھر بوس و کنار کرتے میرے ساتھ۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور میمونہؓ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُؤْرِهِمَا

## باب جنب اور حائض کے ساتھ کھانے اور جوٹھے کے بیان میں

[۱] نام ہے راوی کا ۱۲

www.KitaboSunnat.com



عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاكِلْهَا.

روایت ہے حرام بن معاویہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا کھانے کو حائض کے ساتھ فرمایا آپ نے کھانا کھایا کر اس کے ساتھ۔

ف: اور اس باب میں حضرت عائشہؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن سعد کی حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے تمامی علماء کا کہ حائض کے ساتھ کھانا کھانا کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اختلاف کیا ہے اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور بعضوں نے رخصت دی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

## باب اس بیان میں کہ حائض کوئی چیز مسجد میں سے لے لے

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ

روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا انہوں نے کہا عائشہؓ نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لے بوریا مسجد سے کہا عائشہؓ نے عرض کیا میں نے کہ حائضہ ہوں، فرمایا حیض تیرا نہیں کچھ تیرے ہاتھ میں۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر لے لے حائضہ کچھ مسجد میں سے باہر رہ کر۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ الْحَائِضِ

## باب، حائضہ سے صحبت حرام ہونے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ.

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صحبت کرے حائضہ سے یا کسی عورت سے اس کے پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس یعنی غیب کی خبر پوچھے تو بے شک منکر ہوا اس کا جو اترا محمدؐ پر یعنی قرآن کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے حکیم اثرم کی وہ روایت کرتے ہیں ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور یہ فرمانا حضرت کا علماء کے نزدیک بطور سختی اور ڈرانے کے ہے اور روایت ہے حضرت سے کہ جو فرمایا جو شخص صحبت کرے حائض سے تو ایک دینار صدقہ دے، پھر اگر جماع کرنا حائض سے کفر ہوتا تو حضرت یہ کفارہ کیوں فرماتے اور ضعیف کہا محمد نے اس حدیث کو ازروئے اسناد کے اور ابی تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجاہد ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِي ذٰلِكَ

## باب اس کے کفارہ کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

05500

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهُوَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ۔

سے کہ جو آدمی جماع کر لیوے اپنی عورت سے حیض کے دنوں میں تو فرمایا صدقہ دیوے آدھا دینار۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِينَارٌ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہووے خون اس عورت حائض کا جس سے جماع کر بیٹھا ہے سرخ رنگ تو صدقہ دیوے ایک دینار اور جب زرد ہو تو آدھا دینار۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس کی کفارہ کے باب میں مروی ہے، موقوف ہے یعنی انہیں کا کلام اور مرفوع بھی، یعنی حضرت کا کلام اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے کہا اللہ سے مغفرت مانگے اور کفارہ نہیں ہے اس پر اور مروی ہے بعض تابعین سے مثل قول ابن مبارک کے انہیں میں ہیں سعید بن جبیر اور ابراہیم۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ

## باب کپڑے سے خونِ حیض دھونے کے بیان میں

عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيهِ وَصَلِّي فِيهِ۔

روایت ہے اسماء ابی بکر صدیقؓ کی بیٹی سے کہ ایک عورت نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس کپڑے کا جس میں خون حیض لگ جاوے سو فرمایا حضرت نے کھرچ اس کو پھر مَل پانی ڈال کر انگلیوں سے، پھر پانی بہا دے اس پہ پھر نماز پڑھ اس کپڑے سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ام قیس بن محصن سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث اسماء کی خون حیض کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جس نے نماز پڑھ لی اس کپڑے سے سو کہا بعض علماء نے اگر مقدار درہم سے کم ہے دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر مقدار درہم ہے اور نماز پڑھے بغیر دھوئے تو اعادہ کرے اور بعضوں نے کہا جب قدر درہم سے زیادہ ہو اعادہ ضرور ہے یعنی قدر درہم میں اعادہ واجب نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض علماء تابعین وغیرہم نے کہا دوبارہ نماز پڑھنا واجب نہیں اگرچہ مقدار درہم سے زیادہ بھی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا، اور کہا شافعی نے واجب ہے دھونا اس کا اگرچہ درہم سے کم ہو اور تشدد کیا اس باب میں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تَمْكُثُ النُّفَسَاءُ

## باب، اس بیان میں کہ عورتیں نفاس میں کب تک رہیں

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِي وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ

روایت ہے ام سلمہ سے کہا عورتیں بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چالیس روز تک اور ہم ملتے تھے اپنے منہ پہ بٹنا چھائیوں کے سبب سے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے ابو سہل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مستہ الازدیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے وہ اُمِّ سلمہ سے اور ابی سہل کا نام کثیر بن زیاد ہے کہا محمد بن اسماعیل نے علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں اور ابو سہل بھی ثقہ ہیں اور نہیں پہچانا محمد نے اس حدیث کو مگر ابی سہل کی روایت سے اور اجماع ہے علماء اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نفساء نماز چھوڑ دے چالیس دن تک مگر یہ کہ خون بند ہو جاوے اس سے پیشتر تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون جاری رہے چالیس دن کے بعد تو اکثر اہلِ علم کہتے ہیں کہ نماز نہ چھوڑے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا حسن بصری نے پچاس دن تک نماز نہ پڑھے اگر خون بند نہ ہو اور مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے اور شعبی سے کہ ساٹھ دن تک اگر خون بند نہ ہو۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

## باب اس بیان میں کہ مرد کئی بیبیوں سے صحبت کرکے اخیر میں ایک غسل کرے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کرتے تھے اپنی سب عورتوں سے اور اخیر میں ایک غسل کرتے۔

ف: اور اس باب میں ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے علماء کا انہیں میں ہیں حسن بصری کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دوبارہ صحبت کرے قبل وضو کرنے کے اور مروی ہے یہ حدیث محمد بن یوسف سے بھی اور وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ ابی عروہ سے وہ ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابو عروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابو الخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ تَوَضَّاَ

## باب اس بیان میں کہ جب ارادہ کرے دوبارہ صحبت کرنے کا وضو کرلے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ اَهْلَهَا ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّاْ بَیْنَهُمَا وُضُوْءًا۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے اور پھر ارادہ کرے دوبارہ صحبت کا تو وضو کرلے ان دونوں کے بیچ میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے عمر بن خطاب کا اور بہت علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا تو وضو کرلے اس سے پہلے ابو المتوکل کا نام علی بن داؤد ہے اور ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَآءَ فَلْیَبْدَاْ بِالْخَلَآءِ

## باب اس بیان میں کہ جب اقامت ہو نماز کی اور حاجت ہو پائخانہ کی تو پہلے پائخانہ جالیوے

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ بِیَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهٗ وَکَانَ اِمَامَ الْقَوْمِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن ارقم سے کہا عروہ نے تکبیر ہوئی نماز کی سو پکڑ لیا عبداللہ بن ارقم نے ہاتھ ایک مرد کا اور آگے بڑھا دیا اس کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ۔

اور عبد اللہ امام تھے قوم کے اور کہا عبد اللہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جب تکبیر ہو نماز کی اور کسی کو حاجت ہو پائخانے کی تو پہلے پائخانے جائے۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ثوبان اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حافظانِ حدیث نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن ارقم سے اور روایت کیا وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے عبد اللہ بن ارقم سے اور یہی قول ہے کتنے صحابہ اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ کھڑا نہ ہو نماز میں جب حاجت ہو پاخانے، پیشاب کی اور کہتے ہیں احمد اور اسحاق اگر شروع کر چکا نماز اور پھر معلوم ہوئی حاجت تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حاجت شدید نہ ہو اور کہا بعض اہلِ علم نے کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں پیشاب اور پاخانے کی حاجت ہوتی ہو جب تک تقاضائے شدید نہ ہو۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَوْطِئِ — باب گردِ راہ دھونے کے بیان میں

عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ۔

روایت ہے عبد الرحمٰن بن عوف کی امِ ولد سے کہا انہوں نے کہا میں نے امِ سلمہ سے میں ایسی عورت ہوں کہ لٹکاتی ہوں دامن اور چلتی ہوں ناپاک راہوں میں سو فرمایا امِ سلمہ نے کہ ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کر دیتا ہے اسکو اس کے بعد کا رستہ۔

ف: اور روایت کیا عبد اللہ بن مبارک نے اس حدیث کو مالک بن انس سے انہوں نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ہود بن عبد الرحمٰن بن عوف کی امِ ولد سے انہوں نے امِ سلمہ سے اور وہ ایک وہم ہے، حقیقت میں روایت ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف کی امِ ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں امِ سلمہ سے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ دھوتے تھے راہ کی گرد کو، کہا ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہے کتنے عالموں کا کہ جب چلے آدمی ناپاک جگہ میں تو نہیں واجب اس پہ پیر دھونا مگر نجاست گیلی ہو تو دھو ڈالے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ — باب تیمم کے بیان میں

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ان کو تیمم کا منہ اور ہتھیلیوں پر۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہی قول ہے کتنے علماء و صحابہ کا مثل علی اور عمار اور ابن عباس کے اور کتنے لوگوں کا تابعین سے جیسے شعبی اور عطاء اور مکحول کہتے ہیں کہ تیمم ایک ہی دفعہ ہاتھ مارنا ہے منہ اور ہتھیلیوں کے لیئے اور یہی قول ہے احمد اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسحاق کا اور کہا بعض اہلِ علم نے انہیں میں ہیں ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن کہ تیمم ہیں دو بار ہاتھ مارنا ہے ایک بار منہ کے لیے اور دوسری بار دونوں ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی رحمہ کا اور مروی ہے یہی بات عمار سے تیمم میں کہ کہا انہوں نے تیمم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے عمار سے کہ کہا انہوں نے تیمم کیا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک اور ضعیف کہا ہے بعض علماء نے حدیث عمار کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے تیمم کے باب میں اس واسطے کہ روایت کی انہی نے حدیث شانوں اور بغلوں کی کہا اسحاق بن ابراہیم نے حدیث عمار کی تیمم کے باب میں جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے صحیح ہے اور حدیث عمار کی جس میں مذکور ہے کہ تیمم کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک کچھ مخالف نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے اس لیے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا بغلوں اور شانوں تک تیمم کرنے کا بلکہ یہ ان کا فعل تھا پھر جب پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے حکم کیا منہ اور ہتھیلیوں کا اور دلیل اس بات کی یہ ہے کہ فتویٰ دیا عمار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منہ اور ہتھیلیوں پر تیمم کرنے کا تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ پہلے انہوں نے شانوں تک تیمم کیا ہوگا۔ بعد اس کے جب حضرت نے ان کو حکم فرمایا تو ہتھیلیوں تک کرنے لگے۔ اور اپنے فعل کو چھوڑ دیا۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے سعید بن سلیمان سے اس نے ہشیم سے اس نے محمد بن خالد قرشی سے اس نے داؤد بن حصین سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے کہ سوال کیا گیا ابن عباس سے تیمم کا تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے وضو کے ذکر میں فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ یعنی دھوؤ تم اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیمم کے باب میں فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ یعنی مسح کرو منہ پر اور ہاتھوں پر اور یہاں مسح کی حد مذکور نہیں جیسے وضو میں کہنیاں مذکور ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چور کے باب میں وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا۔ یعنی چور مرد ہو یا عورت ہاتھ کاٹو اس کے اور ثابت ہوا سنت سے یعنی حدیث سے ہاتھ کاٹنا گٹوں تک تو معلوم ہوا کہ ید کا اطلاق گٹوں تک بھی آتا ہے تو تیمم بھی منہ اور گٹوں تک ہاتھ پر کرنا چاہیے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

## باب[1]

باب، مترجم کہتا ہے اصل کتاب میں اس باب کا ترجمہ مذکور نہیں مگر قرینہ حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ باب محدث کے قرآن پڑھنے کے باب میں ہوگا[1] واللہ اعلم۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا۔

روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو قرآن پڑھاتے رہتے ہر حال میں سوائے جنابت کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں اور تابعین کا کہتے ہیں بے وضو آدمی

---

[1] چنانچہ مطبوعہ مصر میں ترجمہ باب یہی ہے۔ ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قرآن پڑھے مگر مصحف نہ چھوئے بے طہارت کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور احمد اور شافعیؒ اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلَّى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَآءٍ أَوْ دَلْوًا مِنْ مَآءٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔

## باب بیان میں زمین کے جس پر پیشاب ہووے

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ ایک اعرابی آیا مسجد میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پھر جب نماز پڑھ چکا تو کہا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمدؐ پر اور نہ رحم کر ہمارے ساتھ کسی پر پس پھر کر دیکھا اس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تو نے تو تنگ کر دیا بڑی چوڑی چیز کو یعنی رحمت کو سو تھوڑی دیر بھی نہ ٹھہرا کہ پیشاب کر دیا اس نے مسجد میں اور دوڑے اس کی طرف لوگ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہا دو اس پر ایک ڈول پانی کا اور راوی کو شک ہے کہ سجلاً فرمایا یا دلواً اور معنی دونوں کے ایک ہیں پھر فرمایا آپؐ نے صحابیوں سے بھیجے گئے ہو تم آسانی کے لیے نہ سختی کے واسطے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے کہ سفیان نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے یحیٰی بن سعید نے بھی انس بن مالک سے اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقعؓ سے یہی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور روایت کی یہ حدیث یونس نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے۔

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے رحم والا

# أَبْوَابُ الصَّلٰوةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ مَا جَآءَ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّنِي جِبْرَئِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْأُولٰى مِنْهُمَا حِينَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ

# ابواب، نماز کے لیئے جو آئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

## باب بیان میں نماز کے وقتوں کے جو روایت کئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت کی ابن عباس نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے کعبہ کے نزدیک دو بار سو نماز پڑھی ظہر کی پہلی بار جب تھا سایہ ہر چیز کا مثل جوتی کے تسمہ کے پھر پڑھی عصر جب تھا سایہ ہر چیز کا مانند اس کے پھر پڑھی مغرب جب ڈوبا آفتاب اور افطار کیا روزہ دار نے پھر پڑھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

عشا جب غائب ہوگئی شفق پھر فجر پڑھی جب ظاہر ہوئی صبح صادق اور حرام ہوا کھانا روزہ دار پر اور دوسری بار ظہر پڑھی جب ہوا سایہ ہر چیز کا اس کے برابر جس وقت عصر پڑھی تھی کل کے روز پھر عصر پڑھی جب ہر چیز کا سایہ دونا ہوا پھر مغرب پڑھی پہلے دن کے وقت پھر عشاء پڑھی جب گزر گئی تہائی رات پھر صبح پڑھی جب روشن ہو گئی زمین، پھر پھرے میری طرف جبریل علیہ السلام اور کہا اے محمد یہی وقت ہے انبیاؤں کا جو تم سے پہلے تھے اور ان دونوں کے بیچ میں وقت ہے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی موسیٰ اور ابی مسعود اور ابی سعید اور جابر اور عمرو بن حزم اور براء اور انس سے بھی روایت ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ۔

یعنی روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبریل علیہ السلام نے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث ابن عباس کے اور نہیں ذکر کیا اس نے وقت عصر کا دوسرے دن۔

ف: اور حدیث جابر کی وقتوں کے باب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابو الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو مروی ہے جابر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور کہا محمد نے سب سے زیادہ صحیح وقتوں کے باب میں حدیث جابر کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابٌ مِنْهُ

## یہ باب بھی اسی بیان میں ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاِنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے وقت کا ایک اول ہے اور ایک آخر اور اول ظہر کے وقت کا جب ہے کہ ڈھلے آفتاب اور آخر اس کا جب کہ آجاوے عصر کا وقت اور وقت عصر کا شروع جب ہی ہے کہ اس کا وقت آوے اور آخر وقت اس کا

[1] یعنی چپل ۱۲ [2] یعنی باعتبار معنی کے ۱۲ منہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

کا وقت جب آفتاب زرد ہو اور شروع وقت مغرب کا جب ڈوبے آفتاب اور آخر اس کا جب ڈوبے شفق اور اول وقت عشاء کا جب ڈوبے شفق اور آخر اس کا جب آدھی رات ہو اور شروع صبح کے وقت کا جب کہ طلوع صبح صادق اور آخر اس کا جب سورج نکلے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہ فرماتے تھے حدیث اعمش کی مجاہد سے بہت صحیح ہے وقتوں کے باب میں محمد بن فضیل کی حدیث سے جو مروی ہے اعمش سے اور اس میں ایک خطا ہوئی ہے محمد بن فضیل سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابو اسامہ نے ان سے ابی اسحاق فزاری نے ان سے اعمش نے اُن سے مجاہد نے کہا جاتا ہے کہ نماز کے وقت کا ایک اوّل ہے اور ایک آخر ہے اور ذکر کیا مثل حدیث محمد بن فضیل کے جو مروی ہے اعمش سے ہم معنی اس کے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ وَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَاَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرُ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ اِلٰى قُبَيْلِ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا فَقَالَ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے کہا ان کے باپ نے کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھا اس نے آپ سے وقت نمازوں کا، سو فرمایا آپ نے رہو ہمارے ساتھ اگر اللہ چاہے، پھر حکم کیا بلالؓ کو سو تکبیر کہی جب پو پھٹے یعنی صبح کی پھر حکم کیا سو تکبیر کہی جب سورج ڈھلا سو پڑھی ظہر پھر حکم کیا سو تکبیر کہہ کر پڑھی عصر اور سورج چمکتا تھا بلندی پر، پھر حکم دیا مغرب کا جب ڈوبا کنارہ آفتاب کا پھر عشاء کا حکم کیا سو تکبیر کہی جب ڈوبا شفق پھر حکم کیا دوسرے دن سو خوب روشنی میں پڑھی صبح پھر حکم کیا ظہر کا سو بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈا کیا پھر حکم کیا عصر کا سو تکبیر کہی اور آخر وقت آفتاب کا زیادہ ہو گیا تھا پہلے دن سے یعنی دوسرے روز عصر میں تاخیر ہوئی پھر حکم کیا مغرب میں دیر کرنے کا یہاں تک کہ تھوڑی دیر رہی شفق ڈوبنے میں پھر حکم کیا عشاء کا سو تکبیر کہی جب تہائی رات گزری پھر آپ نے فرمایا کہاں ہے وہ پوچھنے والا نماز کے وقتوں کا سو کہا اس نے میں حاضر ہوں۔ فرمایا آپ نے وقت نمازوں کے ان دونوں کے درمیان میں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: مترجم کہتا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوّل روز میں سب نمازیں اوّل وقت پڑھیں اور دوسرے دن آخر وقت مستحب پر اور فرمایا کہ وقت ان دونوں کے بیچ میں ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيسِ بِالْفَجْرِ
## یہ باب ہے اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فَيَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٍ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی تو پھرتی ہوتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی کہ نہ پہچانی پڑتی تھیں اندھیرے میں اور کہا ہے انصاری نے فتمر النساء متلففات اور کہا قتیبہ نے متلفعات یعنی لپٹی ہوئی اور مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے صحابیوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے حضرت ابوبکر اور عمر نے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور اسی کے قائل ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کہ مستحب کہتے ہیں اندھیرے میں نماز پڑھنا صبح کو۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ
## باب روشنی میں صبح کی نماز کا۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ۔

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے روشنی میں پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔

ف: اور اس باب میں ابی برزہ اور جابر اور بلالؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کیا شعبہ نے اور ثوری نے اس حدیث کو محمد بن اسحاق سے اور روایت کیا محمد بن عجلان نے بھی عاصم ابن عمرو بن قتادہ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے صحیح ہے اور تجویز کیا ہے اکثر عالموں نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین سے روشنی میں پڑھنا نماز صبح کی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور کہا شافعیؒ اور احمد اور اسحاق نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ یقین ہو جاوے صبح صادق کا اور شک نہ رہے اس میں اور معنی اسفار کے یہ نہیں ہیں کہ اخیر وقت پڑھے نماز۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْجِيلِ بِالظُّهْرِ
## باب ظہر کے جلد شروع کرنے کا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی کرنے والا ظہر کی نماز شروع کرنے میں اور نہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے۔

ف: اور اس باب میں جابر بن عبد اللہ اور خباب اور ابی برزہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو بعد ان کے تھے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں بسبب روایت اس حدیث کے جو بیان کی ہے انہوں نے ابن مسعود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لفظ اس کے یہ ہیں مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ الحديث یعنی جو مانگے آدمیوں سے اور اس کے پاس اتنا ہو کہ کفایت کرتا ہو اس کو، آخر حدیث تک کہا یحییٰ نے اور روایت کی ہے ان سے سفیان اور زائدہ نے اور نہ دیکھا یحییٰ نے ان کی روایت میں کچھ مضائقہ، کہا محمد نے روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی شروع کرنا ظہر کا۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے کہا خبر دی ہم کو عبدالرزاق نے ان کو خبر دی معمر نے ان کو زہری نے کہا خبر دی ہم کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب ڈھلا آفتاب، یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

## باب اس کا کہ ظہر کی نماز دیر سے شروع کی جاوے جب گرمی زیادہ ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈی کر دو اس کو نماز سے کہ جلن گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے۔

ف: اور اس باب میں ابو سعید اور ابو ذر اور ابن عمر اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو موسیٰ اور ابن عباس اور انس سے بھی روایت ہے اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں اور وہ صحیح نہیں، مترجم کہتا ہے یعنی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے بلکہ موقوف ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختیار کی ہے ایک قوم نے اہل علم سے تاخیر ظہر کی نماز کی گرمی کے دنوں میں اور یہی قول ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا ہے اور کہا شافعیؒ نے دیر کرنا نماز ظہر میں جب ہے کہ لوگ دور سے آتے ہوں اور جو نماز پڑھتا ہی اکیلا ہو یا نماز پڑھتا ہے اپنی قوم کے ساتھ اور وہ قوم قریب ہے تو مستحب ہے اس کو تاخیر نہ کرے گرمی کے دنوں میں بھی، کہا ابو عیسیٰ نے اور مذہب ان لوگوں کا جو گئے ہیں تاخیر ظہر کے طرف شدت گرمی میں تابعداری کے لیئے بہتر ہے اور یہ فرمانا شافعیؒ کا کہ رخصت اس شخص کو ہے جو دور سے آتا ہو مسجد میں اس لیئے ہے کہ مشقت نہ ہو آدمیوں پر حدیث ابی ذر کی خلاف ہے کہا ابو ذر نے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو اذان دی ظہر کی بلال نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلالؓ ٹھنڈا ہونے دے اور ٹھنڈا ہونے دو پس اگر مطلب وہی ہوتا جو مذہب ہے شافعیؒ کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں فرماتے کہ سفر میں تو سب لوگ جمع تھے اور کہیں دور سے نہ آتے تھے، مترجم کہتا ہے یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو فرماتے ہیں کہ دور سے آنے والوں کو تاخیر ظہر کی رخصت ہے تو ابو ذر کی حدیث کے مخالف ہے اس لیے کہ ابو ذر نے تو روایت کیا کہ رسول اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کا حکم دیا سفر میں بھی حالانکہ وہاں کوئی دوسرے آنے والا نہ تھا سب ایک ہی جگہ جمع تھے۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَّمَعَهُ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ فِي الظُّهْرِ قَالَ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اور بلال بھی ان کے ساتھ تھے سو ارادہ کیا بلال نے تکبیر ظہر کا تو فرمایا آپ نے ٹھنڈا ہونے دو پھر ارادہ کیا تکبیر کا یعنی تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈا ہونے دو ظہر کی نماز کے لیے۔ کہا راوی نے یہاں تک کہ دیکھا ہم نے سایہ ٹیلوں کا پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدت گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے سو ٹھنڈے وقت پر پڑھو نماز ظہر کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْعَصْرِ

## باب عصر جلدی شروع کرنے کا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور آفتاب ان کے آنگن میں تھا نہیں چڑھا تھا سایہ ان کے آنگن کے اوپر۔

ف: اور اس باب میں انس اور ابی اروی اور جابر اور رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور مروی ہے رافع سے بھی تاخیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر میں اور وہ صحیح نہیں، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں میں ہیں عمرؓ اور عبداللہ بن مسعود اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس اور اکثر لوگ تابعین کے کہ اختیار کیا انہوں نے جلدی پڑھنا نماز عصر کا اور مکروہ رکھا اس کی تاخیر کو اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا

روایت ہے علاء بن عبد الرحمٰن سے کہ وہ گئے انس بن مالک کے گھر بصرہ میں جب پڑھ چکے نماز ظہر کی اور گھر ان کا مسجد کے بازو پر تھا سو فرمایا انس بن مالک نے کھڑے ہو اور عصر پڑھو کہا راوی نے کھڑے ہوئے ہم اور نماز پڑھی ہم نے جب پڑھ چکے تو فرمایا انسؓ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے یہ تو نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا دیکھتا رہے سورج کو جب ہو جاوے شیطان کے دو سینگوں میں کے بیچ میں تو اٹھے اور چار ٹھونگیں مارے نہ یاد کرے اللہ کو اس میں مگر تھوڑا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
## باب ۔ نماز عصر کی تاخیر میں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَ اَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ۔

روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ جلدی کرتے تھے ظہر میں اور تم ان سے زیادہ جلدی کرتے ہو عصر میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ ام سلمہ سے مانند اس کے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ
## باب مغرب کے وقت کا

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔

روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا مغرب پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ڈوبتا تھا آفتاب اور چھپ جاتا تھا پردہ میں۔

ف: اور اس باب میں جابر اور زید بن خالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابی ایوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے اور حدیث عباس کی موقوفاً بھی ان سے مروی ہے اور صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے کہ اختیار کیا ہے انہوں نے تعجیل کو نماز مغرب میں اور مکروہ کہا ہے اس کی تاخیر کو یہاں تک کہ کہا بعض اہل علم نے نماز مغرب کا تو ایک ہی وقت ہے یعنی تاخیر سے وقت جاتا رہتا ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس میں مذکور ہے امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعیؒ کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ
## باب عشاء کے وقت کا۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا میں سب سے اچھا جانتا ہوں وقت عشاء کا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عشاء اتنی رات گئے کہ غروب ہوجاتا ہے چاند تیسری شب کا جس وقت میں۔

ف: روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اس نے ابی عوانہ سے اسی اسناد سے مثل اس کے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور نہیں ذکر کیا اس روایت کو ہشیم نے نام بشیر بن ثابت کا اور حدیث ابی عوانہ کی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اس لئے کہ یزید بن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے بروایت ابی بشر مثل روایت ابی عوانہ کے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ
## باب بیان میں تاخیر عشاء کی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُہُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِہٖ۔

نے اگر نہ ہوتا مجھے یہ خیال کہ گراں گزرے گا میری امت پر، تو حکم کرتا میں تاخیر کرنے کا عشا میں تہائی یا آدھی رات تک

ف اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور زید بن خالد اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اکثر اہل علم نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین سے تجویز کیا ہے تاخیر کو نماز عشاء میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاہِیَۃِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَہَا

## باب اس بیان میں کہ نماز عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے اور باتیں کرنا بعد اس کے

عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَہُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَآءِ وَالْحَدِیْثَ بَعْدَہَا۔

روایت ہے ابی برزہ سے کہا کہ بُرا جانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے قبل سونا اور باتیں کرنا بعد اس کے۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور عبداللہ بن مسعود اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو برزہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ جانا ہے اکثر اہل علم نے سونا عشاء کے پہلے اور جائز رکھا بعضوں نے اور کہا عبداللہ بن مبارک نے کراہت بہت حدیثوں سے ثابت ہے اور رخصت دی بعضوں نے سونے کی قبل عشاء کے رمضان میں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَۃِ فِی السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

## باب رخصت میں باتیں کرنے کی عشاء کے بعد

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْمُرُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فِی الْاَمْرِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنَا مَعَہُمَا۔

روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے تھے ابو بکر کے ساتھ کسی کام میں کاموں سے مسلمانوں کے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عمرؓ کی حسن ہے اور روایت کیا اس حدیث کو حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ایک مرد جعفی سے یعنی وہ شخص قبیلہ بنی جعف سے تھا کہ نام اس کا قیس ہے یا ابن قیس انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قصہ دراز میں، اختلاف کیا ہے اہل علم نے اصحاب و تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے باتیں کرنے میں عشاء کے بعد سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے علم کی باتوں میں یا ضروری حاجتوں میں اور اکثر احادیث میں رخصت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے باتیں نہ کرنا چاہیے مگر جو منتظر ہو[1] نماز کا یا مسافر ہو۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

## باب اوّل وقت کی فضیلت میں

---

[1] یعنی جس نے ابھی عشاء نہ پڑھی ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْغَنَّامِ عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ فَرْوَۃَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا۔

روایت ہے قاسم بن غنام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی ام فروہ سے اور انہوں نے بیعت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ام فروہ نے پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، کون سا عمل افضل ہے کہا نماز اول وقت پڑھنا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز پڑھنے میں خوشی ہے اللہ کی اور آخر وقت بخشش ہے اللہ کی۔

ف: اور اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوۃُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا۔

روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے علیؓ! تین چیزوں میں تاخیر نہیں جائز ہے نماز میں جب وقت آ جاوے اور جنازہ میں جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب اس کی ذات والا ملے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام فروہ کی نہیں مروی ہے مگر روایت سے عبداللہ بن عمر عمری کے اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اضطراب کیا انہوں نے اس حدیث میں۔

عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

روایت ہے ابی عمرو شیبانی سے کہ ایک مرد نے کہا ابن مسعود سے کون سا عمل افضل ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپؐ نے نماز پڑھنا مستحب وقتوں میں پھر کہا میں نے اور کیا یا رسول اللہ! کہا خدمت کرنا والدین کی کہا میں نے اور کیا فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اور اکثر لوگوں نے ولید ابن عیزار سے اس حدیث کو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ کبھی نہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت میں مگر دو بار یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں اور کہا شافعیؒ نے اول وقت افضل ہے نماز کا اور ان چیزوں میں سے کہ دلالت کرتی ہیں اس کی فضیلت پر عادت کرنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کا اول وقت پڑھنے پر اور نہیں اختیار کرتے تھے وہ لوگ مگر افضل چیز کو اور کبھی نہ چھوڑتے تھے اور ہمیشہ نماز پڑھتے تھے اول وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں بیان کی ہم سے یہ حدیث ابوالولید مکی نے اس نے شافعیؒ سے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
## باب بیان میں بھول جانے کے نماز عصر کو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی قضا ہو جاوے نماز عصر کی تو گویا لٹ گیا گھر اس کا اور مال اس کا۔

ف: اس باب میں بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو زہری نے بھی سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ
## باب بیان میں جلد نماز پڑھ لینے کے جب تاخیر کرتا ہو امام

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صَلَّيْتَ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ

روایت ہے ابی ذر سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امیر ہوں گے بعد میرے کہ مار ڈالیں گے نماز کو یعنی اخیر وقت میں پڑھیں گے تو پڑھ لے تو اپنی نماز وقت مستحب پر پس اگر پڑھ لی تو نے اپنے وقت پر تو امام کے ساتھ کی نماز ہو جاوے گی نفل اگر دوبارہ پڑھی تو نے امام کے ساتھ اور نہیں تو حفاظت کر چکا تو اپنی نماز کی۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ مستحب جانتے ہیں کہ نماز پڑھ لے آدمی وقت مستحب پر جب تاخیر کرے امام پھر نماز پڑھے امام کے ساتھ اور پہلے فرض ہو جائے گی اکثر اہل علم کے نزدیک ابو عمران جونی نام ان کا عبدالملک بن حبیب ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ
## باب سو جانے میں نماز کو چھوڑ کر۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا

روایت ہے ابی قتادہ سے کہ شکایت کی صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے سو جانے کی نماز سے سو فرمایا آپ نے سونے والے پر قصور نہیں ہے قصور تو جاگنے میں ہے سو جب بھول جاوے کوئی تم میں کا اپنی نماز کو یا سو جاوے اس سے تو پڑھ لے اس کو جب یاد کرے۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی مریم اور عمران بن حصین اور جبیر بن مطعم اور جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذی مخبر سے بھی روایت کیا ہے کہ وہ بھتیجے ہیں نجاشی کے، کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے اہل علم کا جو سو جاوے نماز سے یا بھول جاوے اور جاگے یا یاد کرے ایسے وقت میں کہ نماز اس وقت مکروہ ہے مثلاً نزدیک طلوع ہونے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آفتاب کے یا نزدیک غروب کے تو کہا بعضوں نے پڑھ لیوے جب جاگے یا یاد کرے اگرچہ ہو وقت مکروہ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور شافعیؒ و مالک کا اور بعضوں نے کہا نہ پڑھے جب تک آفتاب بلند نہ ہو یا ڈوب نہ جائے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ
## باب اس کے بیان میں جو بھول جاوے نماز

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے۔

ف: اور اس باب میں سمرہ اور قتادہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا جو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابی بکرہ سے کہ وہ سو گئے عصر کے وقت پھر جاگے آفتاب ڈوبتے وقت سو نہ نماز پڑھی یہاں تک کہ ڈوب چکا آفتاب اور یہی مذہب ہے بعض اہل کوفہ کا لیکن اصحاب ہمارے نے اختیار کیا ہے حضرت علیؓ کے قول کو کہ پڑھ لیوے وقت ہو یا نہ ہو یعنی وقت مکروہ میں بھی پڑھ لے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوْتُهُ الصَّلَوَاتُ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ
## باب اس بیان میں کہ جس کی بہت نمازیں فوت ہو گئی ہوں تو کس نماز سے شروع کرے

عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ۔

روایت ہے ابی عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے کہا، کہا عبداللہ نے مشرکین نے روک دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے خندق کے دن یہاں تک گزر گئی رات جتنی چاہی اللہ نے سو حکم کیا آپ نے بلالؓ کو تو اذان دی پھر تکبیر کہی اور پھر پڑھی ظہر پھر تکبیر کہی پھر پڑھی عصر پھر تکبیر کہی اور پڑھی مغرب پھر تکبیر کہی اور پڑھی عشاء۔

ف: اور اس باب میں ابی سعید اور جابر سے بھی روایت ہے فرمایا ابو عیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں مگر ابو عبیدہ نے نہیں سنا کچھ عبداللہ سے اور یہی مختار ہے بعض اہل علم کا قضا نمازوں کا کہ تکبیر کہتا جاوے ہر نماز کے لیے جب قضا پڑھے اور اگر نہ کہے تو کافی ہے یہی قول ہے شافعیؒ کا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا عمر بن خطاب نے خندق کے دن گالیاں دیتے ہوئے قریش کو یا رسول اللہ نہ پڑھ سکا میں عصر یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی کہا راوی نے پھر اترے ہم بطحان میں کہ وہ ایک میدان ہے مدینہ میں پھر وضو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی وضو کیا پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر بعد ڈوبنے آفتاب کے پھر پڑھی بعد اس کے مغرب۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى أَنَّهَا الْعَصْرُ

## باب بیان میں نماز وسطی کے کہ وہ عصر ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطی عصر کی نماز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ

روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطی عصر کی نماز ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور حفصہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی ہاشم بن عتبہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہا محمد نے کہا علی بن عبد اللہ نے حدیث حسن کی سمرہ سے حدیث حسن ہے اور سنا انہوں نے سمرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی صلوۃ وسطی کے باب میں حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابیوں وغیرہ سے اور کہا زید بن ثابت اور عائشہؓ نے نماز وسطی ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس اور ابن عمر نے نماز وسطی صبح کی نماز ہے۔ روایت کیا ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے اس نے قریش بن انس سے اس نے حبیب بن شہید سے کہا حبیب نے کہا مجھ سے محمد ابن سیرین نے پوچھو حسن سے کہ کس نے سُنی حدیث عقیقہ کی تو پوچھا میں نے کہا حسن نے سُنی ہیں نے سمرہ بن جندب سے، کہا ابو عیسیٰ نے اور خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل بخاری نے انہوں نے روایت کی علی بن عبد اللہ سے انہوں نے قریش بن انس سے یہ بات کہا محمد نے کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور حجت پکڑی ساتھ اس حدیث کے۔ مترجم کہتا ہے ان سب اقوال سے غرض مصنف کی ثابت کرنا ہے سماع حسن کا سمرہ بن جندب سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

## اس باب میں بیان ہے کہ نماز پڑھنا بعد عصر کے غروب آفتاب تک اور بعد فجر کے طلوع آفتاب تک مکروہ ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا سُنا میں نے کئی اصحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں سے عمر بن خطاب بھی ہیں اور وہ بڑے دوست میرے ہیں ان سب نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد فجر کے جب تک آفتاب نہ نکلے اور نماز سے بعد عصر جب تک آفتاب نہ ڈوبے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر اور معاذ بن عفراء اور صنابحی سے بھی روایت ہے اور صنابحی نے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت عائشہؓ اور کعب بن مرہ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلی بن امیہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس کی عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا صحابیوں سے اور جو بعد ان کے تھے مکروہ کہا ہے نماز کو بعد نماز صبح کے آفتاب نکلنے تک اور عصر کے بعد آفتاب ڈوبنے تک مگر قضا نماز میں کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھے بعد عصر اور صبح کے اور کہا علی ابن مدینی نے کہا یحیٰی ابن سعید نے کہا شعبہ نے قتادہ نے ابوالعالیہ سے کچھ نہیں سنا مگر تین حدیثیں حضرت عمرؓ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک اور بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور حدیث ابن عباسؓ کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو لائق نہیں کہ کہے میں بہتر ہوں یونس بن متّٰی سے اور حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم ہیں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْعَصْرِ

## باب بیان میں نماز پڑھنے کے عصر کے بعد

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا صَلَّی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِاَنَّهٗ اَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهٗ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں بعد عصر کے اس لیے کہ آگیا ان کے پاس کچھ مال تو فرصت نہ ملی بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھنے کی سو قضا پڑھی اس کی بعد عصر کے اور پھر دوبارہ نہ کیا ایسا۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابی موسٰی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور روایت کیا کئی لوگوں نے کہ پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے دو رکعتیں اور یہ خلاف اس روایت کے ہے کہ منع کیا آپؐ نے نماز سے عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور حدیث ابن عباسؓ کی بہت صحیح ہے کہ کہا انہوں نے لَم یَعُد لَہُما یعنی پھر دوبارہ نہ پڑھیں، اور مروی ہے زید بن ثابت سے بھی مثل روایت ابن عباس کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس باب میں کئی روائتیں ہیں، ایک میں ہے کہ کبھی داخل نہ ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس عصر کے بعد مگر پڑھیں دو رکعتیں اور مروی ہے ان سے بواسطہ ام سلمہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور صبح کے بعد جب تک نہ نکلے اور اسی پر اجماع ہے اکثر علماء کا کہ مکروہ ہے نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع تک مگر جو مستثنیٰ ہے اس سے مثل مکہ کی نماز کے غروب آفتاب تک عصر کے بعد اور طلوع آفتاب تک صبح کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے بعد طواف کے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت اس کی اور قائل ہیں اس کے علماء و صحابہ اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے۔ مکہ کی نماز کو بھی عصر اور صبح کے بعد اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

## باب بیان میں نماز پڑھنے کے قبل مغرب کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علیہ وسلم قال بین کل اذانین صلوٰۃ لمن شاء۔

وسلم نے ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں ایک نماز ہے جو چاہے پڑھے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی قبل کی نمازیں سو نہیں تجویز کیا بعضے لوگوں نے اس روایت کو اور روایت بھی ہے اکثر صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ پڑھتے تھے نماز مغرب سے پہلے دو رکعت اذان اور تکبیر کے درمیان میں اور کہا احمد اور اسحاق نے اگر پڑھے تو بہتر ہے اور یہ ان کے نزدیک مستحب ہے۔

## باب ما جاء فیمن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس

## باب بیان میں اس کے جو پا وے ایک رکعت عصر کی پہلے آفتاب ڈوبنے سے

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصبح رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھ لی ایک رکعت صبح کی آفتاب نکلنے سے پہلے سو پالی اس نے نماز صبح کی اور جس نے پڑھ لی عصر کی ایک رکعت آفتاب ڈوبنے سے پہلے سو ادا ہو گئی نماز عصر کی۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے مذہب ہم لوگوں کا یعنی شافعیؒ کا اور احمد اور اسحاق کا اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ مراد اس سے صاحب عذر ہے مثلاً جو سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور جاگے یا یاد کرے آفتاب نکلنے کے وقت یا ڈوبتے تو پڑھ لے اسی وقت۔

## باب ما جاء فی الجمع بین الصلوٰتین

## باب بیان میں دو نماز ایک وقت پڑھنے کے۔

عن ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظہر والعصر وبین المغرب والعشاء بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر قال فقیل لابن عباس ما اراد بذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے ملا کر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء مدینہ میں بے خوف کے اور مینہ کے سو کہا گیا ابن عباسؓ سے کیوں ایسا کیا آپ نے فرمایا چاہا حضرتؐ نے کہ تکلیف نہ ہو امت پر۔

ف: اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی مروی ہے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو جابر بن زید نے اور سعید بن جبیر نے اور عبداللہ بن شقیق عقیلی نے اور مروی ہے ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی۔

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جمع بین الصلوٰتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک وقت میں بے عذر سو داخل ہوا دروازہ میں دروازوں سے کبائر کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور اور حنش یہ وہی ابوعلی رحبی ہیں اور وہ بیٹے قیس کے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو احمد وغیرہ نے اور اسی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا کہ ملا کر نہ پڑھے دو نمازیں ایک وقت مگر سفر میں یا عرفات میں اور جائز رکھا بعضے اہل علم نے تابعین سے ملا کر پڑھنا دو نمازیں بیمار کے لیے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے ملا کر پڑھے دو نمازیں بارش کے وقت اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور نہیں جائز رکھا شافعیؒ نے بیمار کو ملا کر پڑھنا دو نمازیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ

## باب بیان میں اذان شروع ہونے کے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا حَقٍّ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَإِنَّهُ أَنْدَى وَأَمَدُّ صَوْتًا مِنْكَ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلٰوةِ خَرَجَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي قَالَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذٰلِكَ أَثْبَتُ۔

روایت ہے محمد بن عبداللہ بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا صبح کو آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر خبر دی ان کو اس خواب کی سو فرمایا آپؐ نے یہ خواب تو سچ ہے تم ساتھ کھڑے ہو بلالؓ کے کہ وہ بڑے بلند آواز کے ہیں تم سے سو سکھا دو ان کو جو کہا گیا تم سے اور پکار کر بولیں وہ، کہا راوی نے جب سنی عمر بن خطاب نے آواز بلالؓ کی نماز کے لیے نکل آئے رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی چادر کھینچتے ہوئے اور کہتے تھے اے رسول اللہ کے، قسم ہے اس کی جس نے بھیجا تم کو سچا دین دے کر میں نے بھی ایسا خواب دیکھا ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب تعریف ہے اللہ کو یہی بات پکی ہے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے اور وہ پوری ہے اس روایت سے اور بڑی اور بیان کیا قصہ اذان کا دو دو بار اور تکبیر کا ایک ایک بار بولنے کا اور عبداللہ بن زید بیٹے ہیں عبد ربہ کے اور کہا جاتا ہے ان کو بیٹے عبد رب کے اور نہیں پہچانتے ہم کوئی روایت صحیح ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر یہ ایک حدیث اذان کی اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ان کی بہت حدیثیں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور چچا ہیں عباد بن تمیم کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ

روایت ہے ابن عمر سے کہ مسلمان جب آئے مدینہ میں تو جمع ہوتے تھے اور اندازہ کرتے تھے نماز کے وقتوں کا اور کوئی پکارتا نہ تھا نماز کے لیے سو تجویز کی ایک دن اس باب میں تو کہا بعضوں نے بناؤ ایک ناقوس مثل ناقوس نصاریٰ کے اور کہا بعضوں نے بناؤ ایک قرن یہود کے مانند سو فرمایا حضرت عمرؓ نے کیوں نہیں بھیجتے تم کسی آدمی کو کہ پکارے نماز کے لیے، سو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال رض کھڑے ہو اور پکار نماز کے لیے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے ابن عمر کی روایت سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْأَذَانِ

## باب بیان میں ترجیع کے اذان میں اور ترجیع کہتے ہیں شہادتین کے دو بار کہنے کو ایک بار بلند آواز سے اور دوسری بار آہستہ سے

عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْعَدَهُ وَأَلْقٰى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ إِبْرَاهِيْمُ مِثْلَ أَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْأَذَانَ بِالتَّرْجِيْعِ۔

روایت ہے ابی محذورہ سے کہ بٹھلایا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سکھلائی ان کو اذان ایک ایک حرف، کہا ابراہیم نے جیسے ہم اذان دیتے ہیں کہا بشر نے کہا میں نے ابراہیم سے دوبارہ سکھاؤ تو بیان کی انہوں نے اذان ترجیع کے ساتھ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی محذورہ کی اذان میں صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے مکہ میں اور یہی قول ہے شافعیؒ کا۔

عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً۔

روایت ہے ابی محذورہ سے کہ سکھائے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں انیس کلمے اور تکبیر میں سترہ کلمے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابی محذورہ کا نام سمرہ بن مغیرہ ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا اذان میں اور مروی ہے کہ ایک ایک بار بولتے تھے تکبیر۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ

## باب تکبیر کے ایک ایک بار کہنے کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ حکم ہوا بلالؓ کو کہ دو بار کہے اذان کو اور ایک ایک بار کہے تکبیر کو۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حسن کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض صحابہ اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى

## باب اس بیان میں کہ اقامت دو دو بار کہنا چاہیئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔

روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زید کہ حکم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ دو دو بار کہی جاوے اذان بھی اور اقامت بھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی مروی ہے وکیع سے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبداللہ بن زید نے دیکھا اذان کو خواب میں اور کہا شعبہ نے روایت ہے عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا بیان کیا ہم سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا اذان کو اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع نہیں کہا بعض علماء نے اذان اور تکبیر دونوں دو دو بار ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّرَسُّلِ فِي الْأَذَانِ

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي اَذَانِكَ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَآءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِي

## باب اس بیان میں کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کے کہے

روایت کرتے ہیں جابر کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو اے بلال جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو کلمے اذان کے اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ فارغ ہو جاوے کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور پاخانہ پھرنے والا جب داخل ہو قضائے حاجت سے اور نہ کھڑے ہو جب تک مجھے نہ دیکھو۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے یونس بن موسیٰ نے ان سے عبدالمنعم نے مانند روایت مذکور کے کہا ابوعیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم جابر کی حدیث کو مگر اسی سند سے یعنی روایت سے عبدالمنعم کی اور یہ اسناد مجہول ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي اِدْخَالِ الْاِصْبَعِ الْاُذُنَ عِنْدَ الْاَذَانِ

عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِي اُذُنَيْهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ لَهٗ حَمْرَاءَ اُرَاهُ قَالَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَآءِ فَصَلّٰى اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ وَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً۔

## باب اس بیان میں کہ کان میں انگلی ڈالنا چاہیے اذان کے وقت

روایت ہے عون بن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے بلال کو اذان دیتے تھے اور پھیرتے تھے منہ اپنا ادھر اور ادھر اور دو انگلیاں ان کی دونوں کانوں میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ خیمہ میں تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ کہا راوی نے وہ خیمہ چمڑے کا تھا سو نکلے بلال رضی اللہ عنہ آگے نیزہ لے کر اور گاڑ دیا اس کو میدان میں پھر نماز پڑھی اس طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلتے پھرتے تھے آگے اس نیزے کے کتے اور گدھے اور آپ کے جسم مبارک پر حلہ سرخ تھا گویا میں دیکھ رہا ہوں چمک ان کی پنڈلیوں کی کہا سفیان نے میں گمان کرتا ہوں کہ ہوگا وہ چادر یمنی کا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوجحیفہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا، مستحب کہتے ہیں انگلیاں رکھنا کانوں میں اذان میں، اور کہا بعض علماء نے تکبیر میں بھی انگلیاں رکھیں کانوں میں اور اوزاعی کا یہی قول ہے اور ابوجحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّثْوِيْبِ فِي الْفَجْرِ

## باب تثویب کا فجر کی اذان میں اور تثویب کا بیان آگے آتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْئٍ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں بلالؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کرو کسی نماز میں مگر صبح کی نماز میں۔

ف: اور اس باب میں ابی محذورہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے بلالؓ کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابی اسرائیل ملائی کی اور ابواسرائیل نے نہیں سنی یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے اور کہتے ہیں روایت کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو حسن بن عمارہ سے وہ روایت کرتے ہیں حکم بن عتیبہ سے اور نام ابواسرائیل کا اسماعیل بن ابی اسحاق ہے اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں ہے اہلحدیث کے نزدیک اور اختلاف کیا ہے علماء نے تفسیر میں تثویب کے سو کہا بعضوں نے وہ الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور احمد کا اور کہا اسحاق نے تثویب کے معنی اور ہیں کہ نیا نکالا ہے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے اور وہ یہ ہے کہ جب اذان دے مؤذن اور دیر لگائیں لوگ آنے میں تو کہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں قد قامت الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اور یہی ہے کہ کہا اسحاق نے تثویب مکروہ ہے اور نکالا ہے اس کو بعد نبیؐ کے اور ابن مبارک اور احمد نے کہا ہے کہ تثویب وہی الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول صحیح ہے اور اسی کو تثویب بھی کہتے ہیں اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے اور مروی ہے عبداللہ بن عمر سے بھی کہ کہتے تھے نماز فجر میں الصلوٰۃ خیر من النوم اور مروی ہے مجاہد سے کہا، گیا میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک مسجد میں اور اذان ہو چکی تھی اس میں اور ہم نماز پڑھنا چاہتے تھے اس میں سو تثویب کی مؤذن نے سو نکلے عبداللہ بن عمر مسجد سے اور کہا مجھ سے نکلو اس بدعتی کے پاس سے اور مکروہ کہا عبداللہ بن عمر نے اس تثویب کو جو نکالی ہے لوگوں نے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی غیر صبح میں۔

## بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

## باب اس بیان میں کہ جو اذان کہے وہی تکبیر بولے۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

روایت ہے زیاد بن الحارث صدائی سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذان دوں میں صبح کی نماز کی پھر اذان دی میں نے سو ارادہ کیا بلالؓ نے تکبیر کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث زیاد کی نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے افریقی کے اور افریقی ضعیف ہے اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا اس کو یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی میں تو نہیں لکھتا، کہا اور دیکھا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ ان کو قوی کرتے ہیں اور کہتے تھے وہ مقارب الحدیث ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ الْاَذَانِ بِغَیْرِ وُضُوْءٍ
## باب اس بیان میں کہ اذان دینا بے وضو مکروہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اذان دے مگر جس کا وضو ہو۔

ف: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے عبد اللہ بن وہب سے اس نے یونس سے اس نے ابن شہاب سے کہا کہ کہا ابو ہریرہؓ نے نہ اذان دیوے مگر جس کا وضو ہو، کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے اور نہیں مرفوع کیا ابن وہب نے حدیث ابو ہریرہؓ کو اور یہی صحیح تر ہے روایت سے ولید بن مسلم کی اور زہری کو سماع نہیں ابی ہریرہؓ سے اور اختلاف کیا اہلِ علم نے بے وضو اذان دینے میں سو مکروہ کہا بعض نے اور یہی قول ہے شافعیؒ کا اور اسحاق کا اور جائز کہا سفیان اور ابن مبارک اور احمد نے۔

## بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْاِمَامَ اَحَقُّ بِالْاِقَامَةِ
## باب اس بیان میں کہ تکبیر امام کے اختیار میں ہے یعنی جب وہ حاضر ہو تب کہی جاوے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ یَقُوْلُ کَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُمْهِلُ فَلَا یُقِیْمُ حَتّٰی اِذَا رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِیْنَ یَرَاهُ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیر کرتا اور تکبیر نہ کہتا جب دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلے، تکبیر کہتا نماز کی جب آپ کو دیکھ لیتا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے اور حدیث سماک کی نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور ایسا ہی کہا بعض اہلِ علم نے کہ مؤذن کو اختیار ہے اذان کا اور امام کو اختیار ہے تکبیر کا۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَذَانِ بِاللَّیْلِ
## باب رات سے اذان دینے کے بیان میں

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی تَسْمَعُوْا تَاْذِیْنَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال تو رات سے اذان دیتے ہیں سو تم کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سنو اذان ام مکتوم کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہؓ اور انیسہ اور انس اور ابی ذر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہلِ علم نے رات سے اذان دینے میں سو کہا بعضوں نے اگر رات سے دیدے تو کافی ہے اور دوبارہ دینا ضرور نہیں اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے جب اذان دے رات سے تو دوبارہ کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ بلالؓ نے اذان دی رات سے تو حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکار دیویں کہ بندہ سو گیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے کہ بلالؓ تو اذان دیتے ہیں رات سے سو کھاتے پیتے رہو جب تک اذان دیویں ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبدالعزیز بن ابی رواد نے نافع سے کہ اذان دی حضرت عمرؓ کے مؤذن نے رات سے تو حکم کیا حضرت عمرؓ نے دوبارہ اذان دینے کا اور یہ صحیح نہیں اس لیے کہ نافع کو عمر سے ملاقات اور سماع نہیں اور نافع کی روایت ان سے منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا اسی حدیث کا اور صحیح روایت عبیداللہ بن عمر کی ہے اور اکثر راویوں نے ذکر کیا ہے نافع سے بواسطہ ابن عمر کے اور زہری نے بواسطہ سالم کے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلالؓ اذان دیتے ہیں رات سے آخر حدیث تک کہا ابو عیسیٰ نے اور اگر ہووے حدیث حماد کی صحیح تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ ہوں گے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلالؓ اذان دیتے ہیں رات سے گویا آنحضرتؐ اس حدیث میں حکم دیتے ہیں زمانہ آئندہ کے لیے کہ فرمایا بلالؓ اذان دیتے ہیں رات سے اور اگر حکم دیتے دوبارہ اذان کہنے کا جب اذان دی تھی انہوں نے رات سے تو یہ کیوں فرماتے کہ بلالؓ اذان دیا کرتے ہیں رات سے کہا علی ابن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی ایوب سے بواسطہ نافع کے ابن عمر سے جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر محفوظ ہے اور خطا کی اس میں حماد بن سلمہ نے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ

## باب اس بیان میں کہ بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

عَنْ اَبِی الشَّعْثَآءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِیْهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابی الشعثاء سے کہا نکلا ایک مرد مسجد سے عصر کی اذان کے بعد سو کہا ابو ہریرہؓ نے اس شخص نے تو بے شک نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں عثمان سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نہ نکلے کوئی مسجد سے بعد اذان کے بغیر عذر کے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی امر ضروری ہو اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہا انہوں نے کہ نکلنا جائز ہے جب تک تکبیر شروع نہ ہو کہا ابو عیسیٰ نے نکلنا ہمارے نزدیک اسی کو ہے جسے عذر ہو اور نام ابو الشعثاء کا سلیم بن اسود ہے اور وہ باپ ہیں اشعث ابن ابی الشعثاء کے اور روایت کی ہے اشعث نے یہ حدیث اپنے باپ سے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاَذَانِ فِی السَّفَرِ

## باب سفر کی اذان کے بیان میں۔

عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِیْ فَقَالَ لَنَا اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّکُمَا اَکْبَرُکُمَا

روایت ہے مالک بن حویرث سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ سو فرمایا مجھ سے جب سفر کرو تم دونوں تو اذان کہو اور تکبیر کہو اور امامت کرے تم میں کا بڑا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مختار ہے اذان سفر میں اور کہا بعضوں نے کافی ہے تکبیر بھی اذان کو اس کے لیے ہے جو جمع کرے آدمیوں کو اور قول اول زیادہ صحیح ہے یعنی بہر حال سفر میں اذان دینی چاہیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْاَذَانِ

## باب اذان کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَتْ لَہٗ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اذان دے سات برس ثواب کی نیت سے یعنی دنیا میں اُجرت نہ لے لکھی جائے گی اس کے لیے نجات دوزخ سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود سے اور ثوبان اور معاویہ اور انس اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعید سے اور حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابوتمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح ہے اور ابوحمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے اور جابر بن یزید جعفی کو ضعیف کہا ہے چھوڑ دی ان سے روایت لینا، یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سُنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے اگر نہ ہوتے جابر جعفی تو بغیر حدیث کے رہ جاتے اہل کوفہ اور اگر نہ ہوتے حماد تو بغیر فقہ کے رہ جاتے اہل کوفہ۔

## بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ

## باب اس بیان میں کہ امام ضامن اور متکفل ہے مقتدیوں کی نماز کا کہ اٹھاتا ہے قرأت وغیرہ کو اور مؤذن امانت دار ہے کہ محافظت کرتا ہے اوقات صلوٰۃ اور صیام کی۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰھُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّۃَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت رکھنے والا ہے یا اللہ ہدایت پر رکھ اماموں کو اور بخش دے مؤذنوں کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور سہل بن سعد اور عقبہ بن عامر سے اور حدیث ابی ہریرہؓ کی روایت کی ہے سفیان ثوری اور حفص بن غیاث اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے صالح سے انہوں نے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا حدیث پہنچی مجھے ابی صالح سے ان کو ابی ہریرہؓ سے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا نافع بن سلیمان نے محمد بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کو، کہا ابوعیسیٰ نے اور سُنا میں نے ابازرعہ سے کہ فرماتے تھے حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہؓ سے زیادہ صحیح ہے حدیث سے ابی صالح کی جو مروی ہے عائشہؓ سے، کہا ابوعیسیٰ نے کہ سُنا میں نے محمد سے حدیث ابی صالح کی عائشہؓ سے زیادہ صحیح ہے اور مذکور ہے علی بن مدینی سے کہ ان کے نزدیک ثابت نہیں حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہؓ سے اور نہ حدیث ابی صالح کی عائشہؓ سے اس باب میں۔

## بَابُ مَا یَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

## باب بیان میں اس چیز کے کہ کیا کہے جب اذان دیوے مؤذن

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان تو کہو مانند اس کے جیسا کہتا ہے مؤذن۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی رافع اور ابی ہریرہؓ سے اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور عبیداللہ بن ربیعہ اور عائشہؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور معاذ بن انس اور معاویہ سے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا معمر نے اور کئی لوگوں نے مثل حدیث مالک کے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّاْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْاَذَانِ اَجْرًا

## اس باب میں یہ بیان ہے کہ اذان پر مؤذن کو مزدوری لینا حرام ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ قَالَ اِنَّ اٰخِرَ مَا عَهِدَ اِلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا۔

روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہا انہوں نے اخیر وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ کو یہی تھی کہ مقرر کروں ایک مؤذن کو جو مزدوری نہ لیتا ہو اپنی اذان پر۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے حدیث عثمان کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ بُرا جانتے ہیں مزدوری لینا اذان پر اور مستحب ہے مؤذن کو کہ ثواب آخرت کے لیے اذان دیوے۔

## بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَآءِ

## باب ان دعاؤں کا جو پڑھی جاتی ہیں جب اذان دیوے مؤذن

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ حِيْنَ يُؤَذِّنُ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ۔

روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جو کہے جب سنے اذان کو مؤذن سے جب اذان دیتا ہو وانا اشھد سے آخر تک یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے ہیں اور بھیجے ہوئے اس کے راضی ہوا میں اللہ کی ربوبیت سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے تو بخش دیتا ہے خدائے تعالیٰ گناہ اس کے۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث بن سعد کی حکیم بن عبداللہ بن قیس سے۔

## بَابٌ مِّنْهُ اَيْضًا

## دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے جب سنے اذان اللھم سے وعدتہ تک تو واجب ہو جاتی ہے اس کے لیے شفاعت قیامت کے دن اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ پروردگار اس پوری پکار کے اور مضبوط نماز کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَہٗ اِلَّا حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

دے محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا کھڑا کر اس کو مقام محمود میں جس کا وعدہ کیا تو نے ان سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے روایت سے محمد بن منکدر کے نہیں جانتے ہم کہ روایت کیا ہو کسی نے اس کو منکدر سے مگر شعیب بن ابی حمزہ نے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَنَّ الدُّعَآءَ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ

## باب اس بیان میں کہ دعا کبھی نہیں پھیری جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کبھی پھیری نہیں جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان یعنی ضرور قبول ہو جاتی ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے اور روایت کیا اس کو ابو اسحٰق ہمدانی نے یزید بن ابی مریم سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت مذکور کے۔

## بَابُ مَا جَآءَ کَمْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلٰی عِبَادِہٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ

## باب اس بیان میں کہ کتنی نمازیں فرض کی ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہِ الصَّلَوٰۃُ خَمْسِیْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِیَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّہٗ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَاِنَّ لَکَ بِھٰذِہِ الْخَمْسِ خَمْسِیْنَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرض ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں پھر گھٹتی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی کہ اے محمدؐ نہیں بدلتی میرے نزدیک بات اور تم کو ان پانچ کا ثواب پچاس کے برابر ہے۔

ف: اور اس باب میں عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی قتادہ اور ابی ذر اور مالک بن صعصعہ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

## بَابُ فِیْ فَضْلِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ

## باب فضیلت میں نماز پنجگانہ کے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ کَفَّارَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ مَا لَمْ یُغْشَ الْکَبَائِرُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ کفارہ ہیں بیچ کے گناہوں کا جب تک نہ مرتکب ہو کبیرہ گناہوں کا، یعنی ایک نماز سے دوسری نماز کفارہ ہے صغیر گناہوں کا اور جمعہ بھی جمعہ تک۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے جابرؓ اور انسؓ اور حنظلہ اسیدی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْجَمَاعَۃِ

## باب فضیلت میں جماعت کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ عَلٰی صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَحْدَہٗ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلے مرد کی نماز سے ستائیس درجے۔

ف: اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا نافع نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے فضیلت رکھتی ہے نماز جماعت کی مرد کے اکیلی نماز پر ستائیس درجے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہی کہا ہے کہ پچیس درجے مگر ابن عمر نے کہ انہوں نے روایت کیا ستائیس درجے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ صَلٰوۃَ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی جماعت سے زیادہ ہوتی ہے یعنی فضیلت میں اُوپر اکیلے نماز اس کے پچیس درجے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْمَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَا یُجِیْبُ

## باب اس برائی میں جو اذان سنے اور حاضر نہ ہو جماعت میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْیَتِیْ اَنْ یَّجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی اَقْوَامٍ لَا یَشْھَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں اپنے جوانوں کو کہ جمع کریں بوجھے لکڑیوں کے پھر حکم کروں میں نماز کی تکبیر کہی جاوے پھر جلا دوں گھر ان کے جو حاضر نہیں ہوئے نماز میں۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ابی الدرداء سے اور ابن عباس اور معاذ بن انس اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ جو اذان سنے اور جماعت میں نہ آوے اس کی نماز ہی درست نہیں اور کہا ہے بعضوں نے یہ برسبیل تغلیظ اور ڈرانے کے ہے اور کسی کو رخصت نہیں ترکِ جماعت کی مگر جب عذر ہو کہا مجاہد نے سوال کیا گیا ابن عباس سے کہ جو شخص دن کو روزے رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہے تو جواب دیا کہ وہ دوزخی ہے۔ روایت کی ہم سے یہ بات ابن عباس کی ہناد نے ان سے محاربی نے ان سے لیث نے ان سے مجاہد نے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نہ حاضر ہو جماعت اور جمعہ میں براہِ انکار اور تکبر یا جماعت کو حقیر سمجھ کر اور سستی کر کے، اس کے لئے یہ وعید ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَحْدَہٗ ثُمَّ یُدْرِکُ الْجَمَاعَۃَ

## باب اس شخص کے بیان میں جو اکیلا نماز پڑھ چکا اور پھر پاوے جماعت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ انْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ.

روایت ہے جابر بن یزید بن اسود سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں سو پڑھی میں آپؐ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پھر جب ہو گئی نماز پھرے ہماری طرف آنحضرتؐ سو وہیں دیکھا دو آدمیوں کو قوم کے پیچھے کہ نماز نہ پڑھی تھی انہوں نے آپؐ کے ساتھ سو فرمایا آپؐ نے ان کو میرے پاس لاؤ سو لائے انہیں حضرتؐ کے پاس اور پھڑکتی تھیں ان کی گردن کی رگیں خوف سے سو فرمایا آپؐ نے کس نے روکا تم کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ ہم نماز پڑھ چکے تھے اپنی منزلوں میں آپؐ نے فرمایا ایسا مت کرو جب پڑھ بھی چکے ہو تم اپنی منزلوں میں اور پھر آؤ مسجد جماعت میں سو پڑھ لیا کرو جماعت کے ساتھ کہ وہ نفل ہو جاوے گی تمہارے لئے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے محجنؓ[۱] اور یزید بن عامر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث یزید بن اسود کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء میں اور سفیان ثوری اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق سب کہتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھ چکا ہو اکیلا اور پھر پاوے جماعت دوبارہ پڑھ لیوے اور کہتے ہیں مغرب کی نماز اگر پڑھ چکا ہے اور پھر ملا جماعت سے تو لاوے اس میں ایک رکعت کہ جفت ہو جاوے اور جو نماز اس نے اکیلے پڑھی وہی فرض ہے ان کے نزدیک۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِيْ مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ مَرَّةً

## باب دوسری جماعت کا جس مسجد میں ایک جماعت ہو چکی ہو

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰى مَعَهُ.

روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ آیا ایک شخص اور نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کون تجارت کرتا ہے اس شخص کے ساتھ یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جاوے تو جماعت کا ثواب دونوں پاویں سو کھڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑھ لی اس کے ساتھ۔

ف: اور اس باب میں ابی امامہ اور ابی موسیٰ اور حکم بن عمیر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دوبارہ جماعت کرنے میں اس مسجد میں جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء کہتے ہیں جب ایک جماعت ہو چکی تو پھر جدا جدا پڑھ لیں اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی کا کہ مختار ہے ان کے نزدیک کہ پھر جماعت نہ کریں اور الگ الگ پڑھ لیں۔

---

[۱] محجن بکسر میم اور بعد اس کے جیم منبر کے وزن پر نام ہے راوی کا ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

## باب بیان میں فضیلت عشاء اور فجر کی جماعت کے ساتھ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ

روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا عشاء کی جماعت میں اس کو ثواب ہے آدھی رات جاگنے کا اور جس نے نماز پڑھی عشاء اور فجر کی جماعت میں اس کو ثواب ہے مانند ساری رات جاگنے کے، اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہؓ اور انس اور عمارہ بن ابی رویبہ اور جندب اور ابی بن کعب اور ابی موسیٰ اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ۔

روایت ہے جندب بن سفیان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی صبح کی نماز پس وہ اللہ کی پناہ[1] میں ہے تو نہ توڑو پناہ اللہ کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے، روایت کیا اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عثمان سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ عثمان مرفوعاً بھی۔

عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دو چلنے والوں کو اندھیروں میں مسجدوں کی طرف پورے نور کی قیامت کے دن میں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

## باب پہلی صف کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بہتر مردوں کی صفوں میں پہلی صف ہے اور سب سے بدتر آخر صف اور سب سے بہتر عورتوں کی صفوں میں اخیر صف ہے اور سب سے بدتر پہلی صف ہے۔

ف: اور اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی اور عائشہؓ اور عرباض بن ساریہ اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ مغفرت مانگتے تھے صف اول کے لیے تین بار اور دوسری صف کے لیے ایک بار اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر آدمی جانتے جو ثواب ہے اذان میں اور صف اول میں پھر نہ پا سکتے اس کو بغیر اس کے کہ قرعہ ڈالیں، تو بیشک قرعہ ڈالتے، روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق بن موسیٰ الانصاری نے ان سے معن نے ان سے مالک نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے

[1] یعنی ایذاء نہ دو اس کو ۱۲

www.KitaboSunnat.com



سمی سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُوپر کی حدیث کے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ إِقَامَةِ الصُّفُوْفِ

## باب صفوں کے سیدھا کرنے کے بیان میں۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَاٰى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهٗ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

روایت ہے نعمان بن بشیر سے فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے ہماری صفوں کو سو نکلے ایک دن تو دیکھا ایک مرد کو آگے بڑھا ہوا ہے سینہ اس کا قوم سے سو فرمایا آپؐ نے برابر کرو تم صفوں اپنی کو اور نہیں تو پھوٹ ڈال دے گا اللہ تمہارے دلوں میں۔

ف: اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبداللہ اور انس اور ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے نماز کے پورا کرنے میں داخل ہے سیدھا کرنا صفوں کا اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ مقرر کرتے تھے ایک آدمی صفوں کے سیدھا کرنے کے لیے اور تکبیر اولیٰ نہ کہتے جب تک خبر نہ ہوتی کہ صفیں سیدھی ہو گئیں اور روایت ہے علی اور عثمان سے کہ وہ دونوں بھی یہی کام کرتے اور کہتے برابر ہو جاؤ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے آگے بڑھ اے فلانے پیچھے ہٹ اے فلانے۔

## بَابُ مَاجَآءَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

## باب اس بیان میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کریں مجھ سے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کریں مجھ سے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے پھر جو ان کے قریب ہوں سمجھ میں پھر جو ان کے قریب ہوں سمجھ میں اور نہ آگے پیچھے ہو کہ پھوٹ پڑ جائے گی تمہارے دلوں میں اور بچو تم بک بک سے بازاروں کی۔

ف: مترجم کہتا ہے یعنی عقلمند لوگ صف اول میں رہا کریں کہ حضرت کے حالات کو یاد رکھیں اور وقت ضرورت کے نماز میں خلیفہ ہو سکیں اور آگے پیچھے ہو یعنی صفوں کو برابر رکھو نہیں تو بدن کا اختلاف دلوں کو مختلف کر دیتا ہے، اور بازار کی بک بک یہ کہ زائد باتیں مسجد میں نہ کرو اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابی مسعود اور ابی سعید اور براء اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دوست رکھتے تھے آپؐ قریب رہنا مہاجرین اور انصار کا تاکہ مسائل یاد رکھیں آپؐ سے، خالد خذاء وہ خالد بن مہران ہیں کنیت ان کی ابو المنازل ہے، سنا میں نے بخاری سے فرماتے تھے کہ خالد خذاء نے کبھی نہیں بنائی کوئی جوتی مگر وہ بیٹھا کرتے تھے ایک جوتی بنانے والے کے پاس سو منسوب ہو گئے ان کی طرف، اور خذاء کہتے ہیں جوتی بنانے والے کو، اور ابو معشر کا نام زیاد ابن کلیب ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِيْ

## باب اس بیان میں کہ صف باندھنا دروں میں مکروہ ہے

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ

روایت ہے عبدالحمید بن محمود سے کہا نماز پڑھی ہم نے پیچھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أُمِيرٍ مِّنَ الْأُمَرَاءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ایک حاکم کے حاکموں سے سو مجبور کیا ہم کو لوگوں نے تو نماز پڑھی ہم نے دو ستونوں کے بیچ میں پھر جب پڑھ چکے فرمایا انس بن مالک نے ہم پرہیز کیا کرتے تھے دروں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے قرہ بن ایاس مزنی سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث انس کی صحیح ہے اور مکروہ رکھا ہے ایک قوم علماء نے صف باندھنا دروں میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور جائز رکھا ہے ایک قوم علماء نے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ

## باب صف کے پیچھے اکیلا کھڑے ہونے کے بیان میں

عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدِي وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِي عَلَى الشَّيْخِ يُقَالُ لَهٗ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِي هٰذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَأَمَرَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّعِيدَ الصَّلٰوةَ۔

روایت ہے ہلال بن یساف سے کہا پکڑا زیاد بن ابی الجعد نے ہاتھ میرا اور ہم رقہ میں تھے کہ نام ایک مقام کا ہے لے گئے مجھ کو ایک شیخ کے پاس کہ کہتے تھے ان کو وابصہ بن معبد اور رہتے قبیلہ بنی اسد سے پس کہا زیاد نے روایت کی مجھ سے اس شیخ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے اور شیخ سنتے تھے، سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر پڑھے نماز۔

ف: اور اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث وابصہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اکیلے نماز پڑھنا پیچھے صف سے اور بولے دوبارہ پڑھے جس نے پڑھی ہو صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا ایک قوم نے اہل علم سے کافی ہے اس کو اگر پڑھ لی اس نے اکیلے صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مذہب ہے ایک قوم کا اہل کوفہ سے اوپر حدیث وابصہ بن معبد کے کہتے ہیں جس نے اکیلے نماز پڑھی صف کے پیچھے تو اعادہ کرے انہیں میں سے ہے حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلیٰ اور وکیع اور روایت کی ہے حدیث حصین کی ہلال بن یساف سے کئی لوگوں نے مثل روایت ابی الاحوص کے زیاد بن ابی الجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حدیث حصین سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے پایا ہے وابصہ کو پس اختلاف کیا ہے اہل حدیث نے سو بعضوں نے کہا حدیث عمرو بن مرہ کی ہلال بن یساف سے جو مروی ہے، عمرو بن راشد سے وہ روایت کرتے ہیں وابصہ سے صحیح تر ہے اور کہا بعضوں نے حدیث حصین کی ہلال بن یساف سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد بن ابی الجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے صحیح تر ہے کہا ابو عیسٰی نے اور یہ نزدیک میرے زیادہ صحیح ہے روایت ہے عمرو بن مرہ کی اس واسطے کہ مروی ہیں بہت حدیثیں ہلال بن یساف سے وہ زیاد بن ابی الجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے زیاد بن الجعد نے ان سے وابصہ نے کہا وابصہ نے بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہلال بن یساف نے ان سے عمرو بن راشد نے ان سے وابصہ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے سو حکم کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آنحضرتؐ نے اس کو دوبارہ پڑھنے کا، کہا عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جب کوئی نماز پڑھے صف کے پیچھے اکیلا تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَمَعَهٗ رَجُلٌ

## باب اس بیان میں جو نماز پڑھے اور ایک آدمی اس کے ساتھ ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِیْ مِنْ وَّرَآئِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات سو کھڑا ہوا میں ان کی بائیں طرف سو پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میرا اور کھینچ لیا مجھ کو داہنی طرف۔

ف: اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہلِ علم کا صحابہ سے اور جوان کے بعد تھے کہتے ہیں جب مقتدی اکیلا ہو تو داہنی طرف امام کے کھڑا ہو۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ مَعَ الرَّجُلَیْنِ

## باب اس شخص کے بیان میں جو دو شخصوں کی امامت کرے

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ یَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوویں ہم تین شخص تو آگے بڑھ جاوے ایک ہم میں کا۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب ہوویں تین آدمی تو دو پیچھے کھڑے ہوں امام کے، روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ انہوں نے امامت کی علقمہ اور اسود کی سو کھڑا کیا ایک کو داہنے اور دوسرے کو بائیں اور روایت کیا اس بات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم میں کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَمَعَهٗ رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ

## باب بیان میں اس کے کہ جو امامت کرے بہت مردوں اور عورتوں کی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَیْکَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَکَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِکُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰی حَصِیْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِالْمَآءِ فَقَامَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَیْهِ اَنَا وَالْیَتِیْمُ وَرَآءَهٗ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ ان کی دادی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کھانے کی کہ پکایا تھا سو کھایا آپؐ نے پھر فرمایا کھڑے ہو نماز پڑھیں ہم تمہارے ساتھ کہا انسؓ نے سو کھڑا ہوا میں ایک بوریا اپنا کہ کالا ہو گیا تھا بہت رہنے سے دھویا میں نے اس کو پانی سے سو کھڑے ہوئے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صف باندھی اس پر میں نے اور یتیم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

حضرت کے پیچھے اور بڑی بی نے ہمارے پیچھے تو نماز پڑھی دو رکعت پھر پھرے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے حدیث انس کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا، کہتے ہیں جب ہو امام کے ساتھ ایک مرد ایک عورت کھڑا ہووے مرد امام کی داہنی طرف اور عورت دونوں کے پیچھے اور حجت پکڑی ہے بعضے لوگوں نے اس حدیث سے کہ جب ہووے اکیلا صف کے پیچھے تو نماز اس کی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکا جو انسؓ کے ساتھ تھا اس کی نماز کچھ حساب میں نہیں تو انسؓ گویا اکیلے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور یہ بات نہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا کیا یتیم کو انسؓ کے ساتھ تو معتبر سمجھا یتیم کی نماز کو اور اگر معتبر نہ جانتے تو انسؓ کو اپنی داہنی طرف کھڑا کرتے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسؓ کے گھر میں پڑھی نفل تھے کہ برکت کے لیے پڑھی آپؐ نے، مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جماعت نفل میں بھی جائز ہے اور خصوصیت رمضان کی بھی نہیں کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہے اور حلبی نے شرح وقایہ کے حاشیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

## بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

## باب اس بیان میں کہ امامت کا مستحق کون شخص ہے اور امامت کس کی بہتر ہے

عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ۔

روایت ہے اوس بن ضمعج سے کہا سنا میں نے ابا مسعود انصاری سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کرے قوم کی جو سب سے زیادہ پڑھتا ہو کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور اگر قرات میں برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ جانتا ہو سنت یعنی حدیث پھر اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو پھر اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جس کا سن بڑا ہو اور مقتدی نہ بنایا جاوے مرد اپنی حکومت کی جگہ میں یعنی جو شخص کہیں حکومت رکھتا ہو یا اپنے گھر میں ہو تو دوسرا شخص اس کی امامت نہ کرے اور نہ بیٹھے کوئی کسی کی مسند اور عزت کی جگہ میں اس کے گھر میں مگر اس کے حکم سے۔

ف: اور محمود نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابن نمیر نے اکبرہم کے عوض اقدمہم سنًّا کہا اور مطلب دونوں کا ایک ہے اور اس باب میں ابی سعید اور انس بن مالک اور مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں مستحق امامت کا وہی ہے جو قرآن خوب جانتا ہو اور حدیث سے خوب واقف ہو اور کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا اور کہا بعضوں نے جب اجازت دے صاحب خانہ امامت کرے اور فرمایا احمد بن حنبل نے کہ یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقتدی نہ بنایا جاوے کوئی آدمی اپنے گھر میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص اس کی مسند پر مگر اس کی اجازت سے تو یقین رکھتا ہوں میں کہ جب اجازت دی اس نے تو جائز ہو گئی دونوں باتیں یعنی امامت اور بیٹھنا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کسی میں مضائقہ نہیں۔

## بَابُ مَاجَآءَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ

## باب اس بیان میں کہ جب امامت کرے کوئی تم میں کا تو تخفیف کرے قرأت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ يَشَآءُ

روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امامت کرے کوئی تم میں کا آدمیوں کی تو تخفیف کرے قرأت میں کہ اس میں چھوٹا بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور ضعیف اور بیمار بھی اور جب پڑھے اکیلا تو جیسے چاہے پڑھے۔

ف: اور اس باب میں عدی بن حاتم اور انسؓ اور جابر بن سمرہ اور مالک بن عبداللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ دراز نہ کرے امام نماز کو خوفِ مشقت سے بنظرِ ضعیف اور بوڑھے اور مریض کے اور ابو الزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے اور اعرج عبدالرحمٰن بن ہرمز مدنی ہیں کنیت ان کی ابو داؤد ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِي تَمَامٍ

روایت ہے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھنے والے تھے اور بہت پوری یعنی حالتِ امامت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرأت تھوڑی کرتے مگر رکوع و سجدہ بخوبی تمام ہوتا۔

ف: اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي تَحْرِيمِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِيلِهَا

## باب، بیان میں تحریم نماز اور تحلیل اس کی کے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُورَةٍ فِي فَرِيضَةٍ أَوْ غَيْرِهَا۔

روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر اور تحلیل اس کی سلام پھیرنا ہے اور اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے الحمد اور سورۃ فرض نماز ہو یا سوا اس کے۔

ف: اور اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث علی بن ابی طالب کی بہت عمدہ ہے اسناد کی رو سے اور زیادہ صحیح ہے۔ ابی سعید کی حدیث سے اور لکھ چکے ہم اس حدیث کو کتاب الوضو میں اور اسی پر عمل ہے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ تحریم نماز کی تکبیر ہے اور آدمی داخل نہیں ہوتا نماز میں مگر تکبیر سے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابو بکر محمد بن ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے فرماتے تھے اگر شروع کرے آدمی ننانوے ناموں سے اللہ کے نماز کو اور تکبیر نہ کہے تو جائز نہ ہوگی۔ اور اگر حدث کرے سلام سے پہلے تو حکم کرتا ہوں میں کہ وضو کرے پھر پھرے اپنے مکان کی طرف اور سلام پھیرے اور نماز اس کی اپنے حال پر ہے یعنی اس میں کچھ خلل نہیں آیا اور نام ابو نضرہ کا منذر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بن مالک بن قطعہ ہے، مترجم کہتا ہے تکبیر اولیٰ کو نماز کی تحریم فرمایا یعنی اس سے کھانا پینا اور سب مفسدات نماز حرام ہو جاتے ہیں اور تحریم کے معنی ہیں حرام کرنا کسی چیز کا، سلام کو تحلیل فرمایا کہ اس سے وہ سب کام حلال ہو جاتے ہیں اور تحلیل کے معنی حلال کرنا ہے۔

## بَابُ فِي نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ　　باب بیان میں انگلیاں کھلی رکھنے کے تکبیر اولیٰ کے وقت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا رسول اللہ علیہ وسلم جب تکبیر اولیٰ کہتے نماز کی خوب کھلے رکھتے انگلیاں اپنی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی روایت کی ہے کتنے لوگوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمعان سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے لگتے بلند کرتے دونوں ہاتھ خوب کھینچ کر اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی روایت سے اور خطا کی ابن یمان نے اس روایت میں۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

روایت ہے سعید بن سمعان سے کہا سنا میں نے ابا ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو اٹھاتے دونوں ہاتھ خوب کھول کر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے کہا عبد اللہ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اور یحییٰ بن یمان کی حدیث میں خطا ہے۔

## بَابُ فِي فَضْلِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى۔　　باب تکبیر اولیٰ کی فضیلت میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نماز پڑھی چالیس دن جماعت سے خالص اللہ کے واسطے کہ پاتا رہا تکبیر اولیٰ لکھی جاویں اس کے لیے دو نجاتیں ایک نجات دوزخ سے دوسری نفاق سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے مروی ہے یہ حدیث انسؓ سے موقوفاً بھی اور ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر جو کہ روایت کیا سلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے اور مروی ہے یہ حبیب بن ابی حبیب بجلی سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک سے انہیں کا قول روایت کیا ہم سے ہناد نے وکیع سے انہوں نے خالد طہمان سے انہوں نے حبیب بن ابی حبیب بجلی سے انہوں نے انس بن مالک سے قول انس بن مالک کا اور نہیں مرفوع کیا اس کو اور روایت کیا اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے عمر بن خطاب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور مرسل ہے یعنی بیچ میں ایک راوی چھوٹ گیا ہے کہ عمارہ بن غزیہ نے نہیں پایا انس بن مالک کو۔

## بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ　　باب افتتاح نماز کی دعاؤں کا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ بِاللَّیْلِ کَبَّرَ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ۔

جب کھڑے ہوتے نماز کو تکبیر کہتے پھر کہتے سبحانک سے غیرک تک اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے تو اللہ سب تعریف تجھی کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے پھر کہتے اللہ اکبر کبیرًا یعنی اللہ بہت بڑا ہے نہایت بڑائی والا، پھر کہتے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والے جاننے والے کے ساتھ شیطان راندہ ہوئے سے اس کے وسواس اور تکبر اور سحر سے۔

ف: اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور عائشہؓ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی زیادہ مشہور ہے اس باب میں اور تمسک کیا ہے ایک قوم نے اہلِ علم سے اس حدیث سے اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑھے، سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اور معنی ان کلمات کے بھی اُوپر گزرے اور ایسا ہی مروی ہے عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہلِ علم کا تابعین وغیرہ سے اور کلام کیا ہے اسناد میں حدیث ابی سعید کے اور یحییٰ بن سعید کلام کرتے تھے علی بن علی میں اور احمد کہتے تھے یہ حدیث صحیح نہیں۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتے نماز تو پڑھتے سبحانک سے آخر تک یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھ کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور کلام کیا گیا ہے حارثہ کے حافظہ میں اور ابوالرجال کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَرْکِ الْجَھْرِ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## باب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ترکِ جہر میں

عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ اَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَقَالَ لِیْ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ اِیَّاکَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْغَضَ اِلَیْہِ الْحَدَثُ فِی الْاِسْلَامِ یَعْنِیْ مِنْہُ وَقَالَ قَدْ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عبداللہ بن مغفل کے بیٹے سے کہا سُنا میرے باپ نے مجھ کو نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتے سو فرمایا اے بیٹے یہ تو نئی بات نکلی ہے اور بہت بچ تو نئی بات سے اور کہا ابن عبداللہ نے میں نے کسی کو نہیں دیکھا دشمن نئی بات نکالنے کا اسلام میں ان سے زیادہ اصحابِ رسولؐ میں اور کہا ان کے باپ نے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُهَا فَلَا تَقُلْهَا إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

عثمانؓ کے ساتھ سو نہیں سُنا میں نے ان میں سے کسی کو کر پڑھتے ہوں بسم اللہ آواز سے سو تو بھی نہ پڑھ بلکہ جب نماز پڑھے تو شروع کر قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا انہیں میں ہیں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہ اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ تجویز نہیں کرتے زور سے پڑھنا بسم اللہ کا اور کہتے ہیں چپکے سے پڑھ لیوے اپنے دل میں۔

## بَابُ مَنْ رَأَى الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## باب بسم اللہ کے جہر میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو یعنی قرأت کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے نہیں اسناد اس کی خوب قوی اور قائل ہوئے ہیں اس کے کئی علماء صحابہ سے ان میں ہیں ابی ہریرہؓ اور ابن عمر اور ابن عباسؓ اور ابن زبیر اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے تجویز کرتے ہیں پکار کر بسم اللہ پڑھنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور اسماعیل بن حماد اور وہ سلیمان کے بیٹے ہیں اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے اور وہ کوفی ہیں۔

## بَابٌ فِي افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

## باب قرأت شروع کرنے کا الحمد للہ رب العالمین سے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

روایت ہے انس سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سب شروع کرتے قرأت الحمد للہ رب العالمین سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے اور اسی پر عمل تھا علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد تھے سب شروع کرتے تھے قرأت الحمد للہ رب العالمین سے اس طرح پر ہے کہ قرأت سورۂ فاتحہ اور سورتوں سے پہلے ہوتی ہے نہ یہ کہ وہ لوگ زور سے نہ پڑھتے ہوں اور شافعی ہمیشہ شروع کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ پکار کر پڑھے بسم اللہ جب پکار کر کرے قرأت۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

## باب اس بیان میں کہ نماز نہیں ہوتی بغیر فاتحۃ الکتاب کے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور انسؓ اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا جیسے عمر بن خطاب اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حصین وغیرہ ہیں کہتے ہیں کہ نہیں درست ہوتی نماز بغیر فاتحۃ الکتاب کے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّاْمِیْنِ

## باب آمین کے بیان میں

عَنْ وَّائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ وَقَالَ آمِیْنَ وَمَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ۔

روایت ہے وائل بن حجر سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا انہوں نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہی آمین خوب لمبی کر کے آواز اپنی۔

ف: اور اس باب میں علی اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء صحابہ اور تابعین سے اور جو ان کے بعد تھے تجویز کرتے ہیں کہ بلند کرے آدمی اپنی آواز کو آمین کے ساتھ اور چپکے سے نہ کہے اسے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر ابی العنبس سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنے باپ وائل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہا آمین اور چپکے سے کہا آمین کو، کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے اس باب میں اور خطا کی شعبہ نے کئی مقام میں اس حدیث کے، ایک تو کہا حجر ابی العنبس اور وہ حجر بن العنبس ہے اور کنیت ان کی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اس میں عن علقمہ بن وائل اور نہیں ہے اس میں عن علقمہ، اور وہ تو حجر بن العنبس عن وائل بن حجر ہے اور کہا وَخَفَضَ بِھَا صَوْتَہٗ اور وہاں مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور پوچھا میں نے ابا زرعہ سے حال اس حدیث کا سو کہا حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے اور روایت کیا علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مانند روایت سفیان کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی حدیث سفیان کی ہے سلمہ بن کہیل سے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّاْمِیْنِ

## باب آمین کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کہ جس کی آمین برابر ہو جاوے ملائکہ کی آمین سے بخشے جاویں گے اگلے گناہ اس کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی السَّکْتَتَیْنِ

## باب بیان میں دو سکتوں کے یعنی دو بار چپ رہنے کے

عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ سَکْتَتَانِ حَفِظْتُھُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

روایت ہے سعید سے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ سے کہا سمرہ نے دو سکتے یاد کیے ہیں میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَتَبَ اُبَيٌّ اَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ اَنْ يَسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ اِلَيْهِ نَفَسُهٗ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اعتراض کیا اس پر عمران بن حصین نے اور کہا ہم نے تو یاد کیا ہے ایک ہی سکتہ سو لکھا ہم نے ابی بن کعب کو مدینہ میں سو جواب لکھا ابی نے کہ یاد رکھا ہے سمرہ نے کہا سعید نے کہا ہم نے قتادہ سے کب ہوتے تھے وہ سکتے؟ کہا جب داخل ہوتے نماز میں یعنی تکبیر اولی کے بعد اور جب فارغ ہوتے قرأت سے پھر کہا بعد اس کے اور جب کہتے ولا الضالین یعنی جب بھی ایک سکتہ ہوتا کہا راوی نے اور پسند آتا تھا ان کو جب فارغ ہوتے قرأت سے چپ رہنا یہاں تک کہ ٹھہر جاوے سانس۔

ف: اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا اہل علم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کے لیے سکتہ کرنا بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فراغ قرأت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ہمارے اصحاب کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

## باب نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔

روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے اپنا بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر سے اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سہل سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے کہتے تھے کہ رکھے ہاتھ داہنا اپنا بائیں پر نماز میں اور کہا بعضوں نے کہ رکھے ان دونوں کو ناف کے اوپر اور کہا بعضوں نے رکھے ناف کے نیچے اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

## باب اللہ اکبر کہنے کے بیان میں رکوع اور سجدے کے وقت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے ہر جھکنے کے وقت یعنی رکوع یا سجدے میں جاتے وقت یا اٹھنے کے وقت اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے، اور ابوبکر اور عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور انس اور ابن عمر اور ابی مالک اشعری اور ابی موسیٰ اور عمران بن حصین اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وائل بن حجر اور ابن عباس سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مسعود کی حسن ہے اور صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی وغیرہ ہیں اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور عامۂ فقہا اور علماء سے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُکَبِّرُ وَهُوَ یَهْوِیْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے جھکتے وقت یعنی رکوع و سجدے کی طرف۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے، کہتے ہیں تکبیر کہے آدمی جھکتے وقت رکوع اور سجدے میں۔

## بَابُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ

## باب دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْکِبَیْهِ وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِیْثِهٖ وَکَانَ لَا یَرْفَعُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شروع کرتے نماز اٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ برابر ہو جاتے دونوں شانوں کے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور زیادہ کیا ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں کہ نہیں اٹھاتے تھے درمیان دونوں سجدوں کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی ہم سے فضل بن صباح بغدادی نے ان سے سفیان بن عیینہ نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے مانند حدیث ابن عمرؓ کے اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل ابن حجر اور مالک بن حویرث اور انس اور ابی ہریرہؓ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی موسیٰ اور جابر اور عمیر لیثی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں بعض علماء صحابہ جیسے ابن عمر اور جابر بن عبداللہ اور ابوہریرہؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن زبیر وغیرہ اور تابعین سے حسن بصری اور عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبداللہ اور سعید بن جبیر وغیرہم اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور کہا عبداللہ بن مبارک نے ثابت ہوئی ہے حدیث اس شخص کی جو رفع یدین کرتا ہے اور ذکر کیا حدیث زہری کو سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابن مسعود کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے مگر پہلی بار یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت، روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن عبدہ آملی نے ان سے وہب بن زمعہ نے ان سے سفیان بن عبدالملک نے ان سے عبداللہ بن مبارک نے۔

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّةٍ۔

روایت ہے علقمہ سے کہا علقمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود نے کیا نہ پڑھوں میں تمہارے واسطے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ مگر پہلی بار میں یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اور اس باب میں روایت ہے براء بن عازب سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

## باب دو ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے بیان میں وقت رکوع کے

عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الرُّكَبَ سُنَّةٌ لَكُمْ فَخُذُوا بِالرُّكَبِ۔

روایت ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے کہا انہوں نے کہا ہم کو عمر بن خطاب نے کہ زانو پکڑنا سنت ہے واسطے تمہارے پس پکڑو زانو یعنی رکوع میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے سعد اور انس اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی مسعود سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے۔ نہیں اس میں اختلاف مگر جو مروی ہے ابن مسعود سے اور بعض ان کے اصحاب سے کہ وہ تطبیق کرتے تھے اور وہ منسوخ ہے، اہل علم کے نزدیک کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم ایسا کرتے تھے پھر منع ہوا ہم کو اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر، روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابویعفور سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سعد سے اس بات کو۔ **مترجم** کہتا ہے تطبیق کہتے ہیں دونوں ہاتھ جوڑ کر زانوؤں کے اندر دبا لینے کو اور یہ اول اسلام میں تھی اس کے بعد منسوخ ہوئی، اب رکوع میں حکم ہے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔

## بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهُ يُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ

## باب دونوں ہاتھ پسلیوں سے دور رکھنے کے بیان میں رکوع کے وقت

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْحُمَيْدٍ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ۔

روایت ہے عباس بن سہل سے کہا جمع ہوئے ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ سو ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پس کہا ابوحمید نے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سو رکھا دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر گویا وہ پکڑے ہوئے تھے ان کو اور کمان کی زہ بنایا دونوں ہاتھوں کو اپنے اور دور رکھا ان کو پسلیوں سے۔

ف: اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے کہ دور رکھے آدمی دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے رکوع اور سجود میں۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

## باب بیان میں رکوع و سجود کی تسبیح کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُکُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ۔

روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رکوع کرے کوئی تم میں کا تو کہے رکوع میں سبحان ربی العظیم تین بار سو تمام ہوگیا رکوع اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور کہا سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ تو تمام ہوگیا سجدہ اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔

ف: اور اس باب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لیے کہ عوف بن عبداللہ بن عتبہ نے نہیں ملاقات کی ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا دوست رکھتے ہیں کہ کم نہ کرے کوئی آدمی رکوع اور سجدے میں تین تسبیح سے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ مستحب ہے امام کو پانچ تسبیحیں کہنا کہ پاویں مقتدی لوگ تین تسبیحیں اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے۔

عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ۔

روایت ہے حذیفہ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو کہتے تھے حضرت اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ اور جب آتے آیت رحمت پر تو ٹھہرتے اور سوال کرتے اور جب آتے آیتِ عذاب پر تو ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے شعبہ نے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

## باب بیان میں قرأت منع ہونے کے رکوع اور سجدے میں

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّکُوْعِ۔

روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے مکروہ کہا ہے قرآن پڑھنا رکوع اور سجدے میں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْمَنْ لَّا یُقِیْمُ صُلْبَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

## باب بیان میں اس شخص کے جو پیٹھ سیدھی نہ کرے رکوع اور سجدے میں یعنی بخوبی نہ ٹھہرے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ اَبِی مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃٌ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ فِیْھَا یَعْنِیْ صُلْبَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَفِی السُّجُوْدِ۔

روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کام نہیں آتی نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے اس میں یعنی پیٹھ کو سجدے اور رکوع میں۔

ف: اس باب میں علی بن شیبان اور انسؓ اور ابو ہریرہؓ اور رفاعہ زرقی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے، ضرور جانتے ہیں کہ سیدھا کرے آدمی پشت کو رکوع و سجود میں اور کہا شافعی، احمد اور اسحاق نے جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں تو نماز اس کی فاسد ہے اس حدیث کی رو سے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہیں درست ہے نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور ابو مسعود انصاری بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

## بَابُ مَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ

## باب اس بیان میں کہ جب سر اٹھاوے رکوع سے تو کیا پڑھے؟

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا بَیْنَھُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔

روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سر اٹھاتے رکوع سے تو سَمِعَ اللّٰہُ سے بَعْدُ تک پڑھتے اور معنی اس کے یہ ہیں سنی اللہ نے اس کی بات جس نے تعریف کی اسکی اے رب ہمارے تجھی کو تعریف ہے آسمان زمین بھر کی اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے اور جتنی چاہے تو بعد اس کے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابن ابی اوفیٰ اور جحیفہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی کہ اسی دعا کو پڑھے فرض اور نفل میں اور کہا بعض اہل کوفہ نے یہ نفل میں پڑھے فرض میں نہیں۔

## بَابُ مِنْہُ اٰخَرُ

## دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو کہو ربنا ولک الحمد سو جس کا کہنا برابر ہو گیا فرشتوں کے کہنے سے بخشے جاویں گے اس کے اگلے گناہ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے کہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ اور کہے جو پیچھے اس کے ہے ربنا ولک الحمد اور یہی کہتے ہیں احمد کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہے جو امام کے پیچھے ہے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد جیسا کہتا ہے امام اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ فِي وَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

## باب بیان میں زانو رکھنے کے ہاتھوں سے پہلے سجدہ میں

عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

روایت ہے وائل بن حجر سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سجدہ کرنے تو رکھتے دونوں زانو اپنے ہاتھوں سے پہلے یعنی زمین پر اور جب اٹھتے تو اٹھاتے ہاتھ زانو سے پہلے۔

ف: اور زیادہ کیا حسن بن علی نے اپنی روایت میں کہا یزید بن ہارون نے اور نہیں روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث کہا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی یہ حدیث اس نے سوا شریک کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ رکھے آدمی زانو اپنے پہلے ہاتھ رکھنے سے اور جب اٹھے تو اٹھاوے ہاتھ اپنے پیشتر زانوؤں سے اور روایت کیا ہمام نے عاصم سے اس حدیث کو مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں وائل بن حجر کا۔

## بَابٌ اٰخَرُ مِنْهُ

## دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَبْرُكُ فِي صَلَاتِهِ بَرْكَ الْجَمَلِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا قصد کرتا ہے ایک تم میں کا سو بیٹھ جاتا ہے اپنی نماز میں جیسے بیٹھتا ہے اونٹ یعنی ہاتھ زمین پر پہلے رکھ دینا سجدے کے وقت میں اس کو بہت مشابہت دی اونٹ کے بیٹھنے سے کہ وہ بھی پہلے آگے کے پیروں کو بیٹھنے کے لیے جھکاتا ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو روایت سے ابی الزناد کی مگر اسی سند سے اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

## باب پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے خوب جماتے اپنی ناک اور پیشانی کو زمین میں اور دور رکھتے ہاتھوں کو پسلیوں سے اور رکھتے ہتھیلیاں زمین پر دونوں شانوں کے مقابل۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس اور وائل بن حجر اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی حمید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سجدہ کرے آدمی پیشانی اور ناک پر سو اگر سجدہ کیا فقط پیشانی پر اور ناک نہ لگائے تو کہا ایک قوم نے علماء سے کافی ہے اس کو اور کہا اور لوگوں نے کہ کافی نہیں ہوتا جب تک سجدہ نہ کرے پیشانی اور ناک دونوں پر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ اَیْنَ یَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِذَا سَجَدَ

## باب اس بیان میں جب سجدہ کرے آدمی تو منہ کہاں رکھے؟

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَیْنَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضَعُ وَجْهَهٗ اِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَیْنَ کَفَّیْهِ۔

روایت ہے ابی اسحاق سے کہا پوچھا میں نے براء بن عازب سے کہاں رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ جب سجدہ کرتے تو جواب دیا انہوں نے کہ دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر اور ابی حمید سے اور روایت براء کی حسن ہے غریب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے ہاتھ کانوں کے پاس رہیں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی السُّجُوْدِ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَآءٍ

## باب اس بیان میں کہ سجدہ سات عضو پر ہوتا ہے

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهٗ وَکَفَّاهُ وَرُکْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

روایت ہے عباس بن عبدالمطلب سے کہ سُنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب سجدہ کرتا ہے بندہ، سجدہ کرتے ہیں اس کے ساتھ سات جوڑ یعنی سات عضو منہ اس کا اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدم اس کے۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہؓ اور جابر اور ابوسعید سے روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ان کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَآءٍ وَّلَا یَکُفَّ شَعْرَهٗ وَلَا ثِیَابَهٗ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا حکم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا سات عضو پر اور حکم ہوا کہ بال اور کپڑے نہ اٹھاویں یعنی سجدے کے وقت۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّجَافِیْ فِی السُّجُوْدِ

## باب سجدے میں اعضاء الگ الگ رکھنے کے بیان میں

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ الْخُزَاعِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ مَعَ اَبِیْ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَکَبَةٌ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ قَالَ فَکُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عُفْرَتَیْ اِبْطَیْهِ اِذَا سَجَدَ اَرٰی بَیَاضَهٗ۔

روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم الخزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا میں تھا اپنے باپ کے ساتھ قاع میں کہ چٹیل زمین کو بولتے ہیں بمقام نمرہ میں پس گزرے کچھ سوار یکایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھتے تھے اور میں نظر کرتا تھا ان کی بغلوں کی سفیدی کو جب سجدہ کرتے تھے اور دیکھتا تھا چمک اس کی۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس اور ابن بحینہ اور جابر اور احمر بن جزء اور میمونہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور ابی مسعودؓ اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور براء بن عازب اور عدی بن عمیرہ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث عبداللہ بن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بن اقرم کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر داؤد بن قیس کی روایت سے اور نہیں جانتے عبداللہ بن اقرم سے کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس حدیث کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور احمد بن جزء ایک مرد ہیں صحابہ سے کہ ان کی ایک ہی حدیث ہے عبداللہ بن ارقم زہری کاتب ہیں حضرت ابو بکر صدیق کے اور عبداللہ بن اقرم خزاعی کی نہیں معلوم ہوتی مگر یہی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِعْتِدَالِ فِی السُّجُوْدِ

## باب سجدے میں اعتدال کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَعْتَدِلْ وَلَا یَفْتَرِشْ ذِرَاعَیْہِ افْتِرَاشَ الْکَلْبِ

روایت ہے جابر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کرے تم میں کا کوئی تو اعتدال کرے اور نہ بچھاوے اپنی بانہیں کتے کی طرح۔

ف: اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل اور براء اور انس اور ابی حمید اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اختیار کرتے ہیں اعتدال سجدے میں اور مکروہ کہتے ہیں بدن بچھا دینے کو کتے یا درندے کی مانند۔

عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطَنَّ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ فِی الصَّلٰوۃِ بَسْطَ الْکَلْبِ

روایت ہے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس کو کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتدال کرو سجدے میں اور نہ بچھاوے کوئی تم میں کا اپنی بانہیں نماز میں کتے کی طرح۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَیْنِ فِی السُّجُوْدِ

## باب اس بیان میں کہ سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور قدم کھڑے رہنا چاہیئے

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْیَدَیْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَیْنِ۔

روایت ہے عامر بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور دونوں پیر کھڑے رکھنے کا۔

ف: کہا عبداللہ نے کہا معلی نے روایت کی ہم سے حماد بن مسعدہ نے ان سے محمد بن عجلان نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا مانند اوپر کی حدیث کے اور نہیں ذکر کیا اس میں عامر بن سعد کے باپ کا کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور یہ روایت مرسل ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے وہیب کی حدیث سے اور ان پر اجماع ہے اہل علم کا اور مختار ہے سب کے نزدیک۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِقَامَۃِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَالرُّکُوْعِ

## باب بیان میں پیٹھ سیدھا کرنے کے جب سر اٹھاوے سجدے اور رکوع سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی کہ جب رکوع کرتے اور جب اٹھاتے سر کو رکوع سے اور جب سجدہ کرتے اور جب اٹھاتے سر سجدے سے تو ان سب میں دیر برابر ہوتی یعنی رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسے سب میں حضرتؐ برابر ٹھہرتے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے انس سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ اَنْ يُّبَادِرَ الْاِمَامَ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

## باب اس بیان میں کہ رکوع و سجود امام سے پہلے کرنا حرام ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْجُدُ۔

روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہا روایت کی ہم سے براء نے اور وہ کچھ جھوٹے نہیں کہا براء نے جب نماز پڑھتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور اٹھاتے حضرتؐ اپنا سر رکوع سے تو نہ جھکاتا کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ جب تک سجدے میں نہ جا چکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سجدہ کرتے ہم۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب جیوش اور ابو ہریرہؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ مقتدی امام کی تابعداری کرے ہر کام میں اور نہ رکوع کرے مگر جب امام رکوع میں جا چکے۔ اور نہ اٹھاوے سر مگر جب امام اٹھا چکے اور ہم کو معلوم نہیں کہ اس میں کسی کا اختلاف ہو۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِيَةِ الْاِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

## باب کراہیت اقعاء کی دونوں سجدوں کے بیچ میں اور اقعاء کے معنی آگے آتے ہیں۔

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِیُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِیْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ میں دوست رکھتا ہوں تمہارے لیے جو دوست رکھتا ہوں اپنے لیے اور برا جانتا ہوں تمہارے لیے جو برا جانتا ہوں اپنے لیے اقعاء نہ کر دونوں سجدوں کے بیچ میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اس کو کہ روایت کی ہو علیؓ سے مگر ابی اسحاق نے انہوں نے حارث سے انہوں نے علیؓ سے اور ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے حارث اعور کو اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں اقعاء کو اور اس باب میں روایت ہے انس اور عائشہ اور ابی ہریرہؓ سے مترجم کہتا ہے کہ اقعاء اسے کہتے ہیں کہ دونوں سرین زمین پر رکھے اور دونوں پیر کھڑے کرے اور ہاتھ زمین پر رکھے۔

## بَابُ فِی الرُّخْصَةِ فِی الْاِقْعَاءِ

## باب رخصت اقعاء کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ اِبْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ۔

روایت ہے ابن جریج سے کہا خبر دی مجھ کو ابوالزبیر نے کہ سُنا انہوں نے طاؤس سے کہتے تھے کہ ہم نے ابن عباس سے کہا فرماتے ہیں آپ اقعاء کرنے میں دونوں قدموں پر کہا یہ سنت ہے کہا ہم نے ہم اسے ظلم جانتے ہیں ساتھ آدمی کے فرمایا ابن عباسؓ نے بلکہ وہ سنت ہے تمہارے نبیؐ کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور گئے ہیں بعض علماء اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی طرف کہ نہیں جانتے ہیں اقعاء میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے بعض علماء اور فقہائے اہل مکہ کا اور اکثر اہل علم مکروہ جانتے ہیں اقعاء کو درمیان دونوں سجدوں کے مترجم کہتا ہے یہاں اقعاء سے مراد یہ ہے کہ دونوں پنجوں کو کھڑے رکھ کر اس پر بیٹھنا ہے جیسے ہیں۔

## بَابُ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
## باب دونوں سجدوں کی بیچ کی دعا کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے دونوں سجدوں کے بیچ میں اللّٰھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور پورا کر میرے نقصان کو اور ہدایت کر مجھ کو اور رزق دے مجھ کو۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے ان سے یزید بن ہارون نے ان سے زید بن حباب نے ان سے کامل ابوالعلاء نے اوپر کی حدیث کی مانند کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ایسے ہی مروی ہے علی سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور یہ جائز ہے فرض اور نفل میں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث کامل ابی العلاء سے مرسلاً۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِمَادِ فِي السُّجُوْدِ
## باب ٹیکا کرنے کا سجدہ میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا بیان کی صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف سجدہ کی جب جدا رکھے اعضاء یعنی کہنیاں گھٹنوں سے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد لو گھٹنوں سے یعنی کہنیاں گھٹنوں پر رکھ لو کہ تکلیف کم ہو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس کو ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے کہ لیث نے روایت کی ابو العجلان سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان بن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے سمی سے انہوں نے نعمان سے جو بیٹے ہیں ابی عیاش کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت ان کی زیادہ صحیح ہے لیث کی روایت سے۔

## بَابُ كَيْفَ النُّهُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ
## یہ باب ہے اس بیان میں کہ سجدہ سے کیونکر اٹھنا چاہیئے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ

روایت ہے مالک بن حویرث سے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَکَانَ اِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یَنْھَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے تو جب ہوتے طاق رکعت میں یعنی پہلی یا تیسری میں تو نہ اُٹھتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ لیتے یہ جلسہ استراحت ہے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں اصحاب ہمارے۔

## بَابٌ مِّنْہُ اَیْضًا — دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَضُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے نماز میں دونوں قدموں کے سروں پر یعنی پیروں کی انگلیوں پر زور دے کر اُٹھ کھڑے ہوتے اور بعد سجدہ کے بیٹھتے نہ تھے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے ابوہریرہؓ کی حدیث پر عمل ہے اہلِ علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی اُٹھ کھڑا ہو انگلیوں پر زور دے کر یعنی بغیر بیٹھنے کے اور خالد بن عباس ضعیف ہیں اہلِ حدیث کے نزدیک اور ان کو خالد بن الیاس بھی کہتے ہیں۔ اور صالح مولی التوءمہ وہ صالح بیٹے ابو صالح کے ہیں اور ابو صالح کا نام نبہان[1] مدنی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی التَّشَھُّدِ — باب تشہد کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ اَنْ نَّقُوْلَ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا سکھلایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیٹھیں ہم دو رکعت کے بعد کہیں التحیات سے آخر دعا تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب عبادتیں زبان کی اللہ کے واسطے اور عبادتیں بدن کی اور مال کی بھی، سلام ہے تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی اور سلام ہے ہم پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور ابو موسیٰ اور عائشہؓ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن مسعود کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے جو مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے باب میں اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔

## بَابٌ مِّنْہُ اَیْضًا — دوسرا باب اسی بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ

روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم

---

[1] پہلے ن پھر ب ہے ۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُولُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

کو سکھاتے تھے تشہد جیسا سکھاتے ہم کو قرآن اور فرماتے تھے یہ دعا آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں سب عبادتیں زبان کی برکت والیاں سب عبادتیں بدن کی پاکیزہ اللہ کے لیے ہیں، سلام ہے تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی سلام ہے ہم پر اور سب نیک بندوں پر اللہ کے، گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں خدا کے سوا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے مانند لیث کے اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہے اور شافعی گئے ہیں ابن عباس کی حدیث کی طرف۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّهٗ يُخْفِي التَّشَهُّدَ — باب چپکے سے تشہد پڑھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفِيَ التَّشَهُّدَ۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن مسعود سے کہا سنت ہے چپکے سے تشہد پڑھنا۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

## بَابُ كَيْفَ الْجُلُوْسُ فِي التَّشَهُّدِ — باب تشہد کے بیٹھنے کی ترغیب میں

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِي عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى

روایت ہے وائل بن حجر سے کہا آیا میں مدینے میں کہ دیکھوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جب بیٹھے آپ یعنی تشہد میں بچھایا بایاں پیر اور رکھا بایاں ہاتھ یعنی بائیں ران پر اور کھڑا رکھا داہنا پیر۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

## بَابٌ مِّنْهُ اَيْضًا — دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّاَبُوْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا، سو ابو حمید بولے میں خوب جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب بیٹھے یعنی تشہد میں بچھاتے بایاں پیر اور رکھتے سیدھے پیر کی انگلیاں قبلے کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ۔

اور سیدھی ہتھیلی سیدھے زانو پر اور بائیں ہتھیلی بائیں زانو پر اور اشارہ کرتے اپنی سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمدؒ اور اسحاق کا کہتے ہیں بیٹھے اخیر تشہد میں سرین پر اور سند لائے ابی حمید کی حدیث کو اور کہتے ہیں بیٹھے پہلے تشہد میں بائیں پیر پر اور کھڑا رکھے داہنا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ
## باب تشہد میں اشارہ کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ أُصْبُعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے نماز میں رکھتے سیدھا ہاتھ سیدھے زانو پر اور اٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہے، دعا کرتے اس سے اور بایاں ہاتھ بائیں زانو پر کھولے ہوئے انگلیاں اس کی زانو پر۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابو ہریرہؓ اور ابی حمید اور وائل بن حجر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ مروی ہو عبید اللہ بن عمرؓ سے مگر اسی سند سے اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا۔ صحابہ اور تابعین سے کہ اختیار کرتے ہیں اشارہ کرنا تشہد میں اور یہی قول ہے ہمارے اصحاب کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلٰوةِ
## باب نماز میں سلام پھیرنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے سیدھے طرف اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے اور ابن عمرؓ اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ سے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔

## بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا
## دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے نماز میں منہ کے سامنے پھر پھیرتے داہنی طرف تھوڑا سا۔

ف: اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے اہل شام زہیر بن محمد سے مناکیر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان سے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہے جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں۔ شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ ان کا نام بدل دیا ہے اور قائل ہوئے اس کے بعض اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کے اور زیادہ صحیح روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اور بعضے لوگوں نے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض ہیں اور شافعی نے کہا چاہے ایک سلام پھیرے چاہے دو۔

## بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ　　باب اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا تَمُدُّ مَدًّا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا حذفِ سلام سنت ہے کہا علی بن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی مد نہ کر تو اس میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علماء، اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا کہ تکبیر جزم ہے یعنی دونوں کے اخیر میں مد نہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور ہقل کاتب تھے اوزاعی کے۔

## بَابُ مَاجَاءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ　　باب اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَا یَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہ کہتے اللّٰھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اس میں کہا تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ف اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباسؓ اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا ملک اسی کا ہے تعریف اسی کی ہے۔ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنے والے کی اور یہ بھی پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے رب تیرا عزت والا اس شرک سے جو وہ بتاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کی جو پروردگار ہے عالموں کا۔

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

روایت ہے ثوبان سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنے کا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے اَنْتَ السَّلَامُ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ثُمَّ قَالَ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

آخر تک اور معنی اس کے اسی باب میں گزرے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

## باب نماز سے پھرنے کے بیان میں داہنی طرف خواہ بائیں طرف

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهِ وَعَلٰى شِمَالِهِ۔

روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھتے دونوں طرف کبھی دائیں طرف کبھی بائیں طرف۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انسؓ اور عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داہنی طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے حضرت علیؓ سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی داہنی طرف تو داہنی طرف پھر بیٹھتے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ

## باب پوری نماز کی ترکیب میں

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهُ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَعَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَكُوْنَ مَنْ اَخَفَّ صَلٰوتَهُ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِي اٰخِرِ ذٰلِكَ فَاَرِنِيْ وَعَلِّمْنِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُصِيْبُ وَ

روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں ایک دن کہا رفاعہ نے اور ہم بھی ان کے پاس تھے اتنے میں آیا ایک مرد دیہاتی سا سو نماز پڑھی بہت ہلکی نماز پھر پھرا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجھ پر بھی یعنی تجھ پر بھی سلام ہے پھر جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو پھرا وہ مرد اور پھر نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا پھر جواب دیا آپ نے ویسا ہی اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی دو بار ایسا ہوا یا تین بار کہ ہر بار وہ آتا تھا اور سلام کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ جواب دے کر فرماتے تھے پھر اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو گھبرا گئے لوگ اور بہت مشکل معلوم ہوئی ان کو یہ بات کہ جس نے ہلکی پڑھی نماز اس نے پڑھی ہی نہیں سو عرض کیا اس مرد نے آخر میں بتائیے اور سکھائیے مجھ کو میں تو آدمی ہوں بات سمجھتا بھی ہوں اور چوک بھی جاتا ہوں سو فرمایا آپ نے اچھا جب کھڑا ہو تو نماز کو تو وضو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَاُخْطِئُ فَقَالَ اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ اَيْضًا فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ قَالَ وَكَانَ هٰذَا اَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاُوْلٰى اِنَّهٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا۔

کر جیسا بتلایا اللہ نے پھر شہادتین پڑھ یعنی اذان دے پھر تکبیر کہہ سو اگر تجھے کچھ قرآن یاد ہو تو پڑھ اور نہیں تو اللہ کی تعریف کر اور بزرگی بیان کر اور لا الٰہ الا اللہ کہہ پھر رکوع کر اور خوب ٹھہر رکوع میں پھر خوب سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور خوب برابر سجدہ کر پھر بیٹھ اور خوب ٹھہر بیٹھنے میں پھر کھڑا ہو جا تو جب ایسا کر چکا تو پوری ہو گئی تیری نماز اور اگر کچھ گھٹایا اس میں سے تو اتنا ہی گھٹایا تو نے اپنی نماز میں سے اور اس بات میں بڑی آسانی ہوئی ان پر یعنی صحابہ پر بہ نسبت پہلی بات کے کہ جس نے کچھ گھٹایا نماز میں سے تو اتنا ہی نقصان ہوا جتنا گھٹایا یہ نہیں کہ ساری نماز جاتی رہی یعنی پہلی بات سے صحابہ بہت گھبرائے دوسری بات سے تسکین ہو گئی۔

ف: اور اس باب میں ابوہریرہؓ اور عمار بن یاسر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ کئی سندوں سے انہیں سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے اور ایک مرد بھی آیا سو اس نے نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو جواب دیا آپ نے اس کو سلام کا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی پھر گیا وہ مرد اور پڑھی نماز جیسے پہلے پڑھی تھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپ نے جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار کیا سو عرض کیا اس مرد نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ کو حق کے ساتھ اس سے اچھی نہیں پڑھ سکتا میں سو مجھے سکھلایئے تو فرمایا آپ نے جب کھڑا ہو تو نماز کو تکبیر کہہ پھر پڑھ قرآن جو ہو سکے پھر رکوع کر اور ٹھہر رکوع میں پھر اٹھ کھڑا ہو، یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کر کہ خوب ٹھہرے سجدے میں پھر اٹھ یہاں تک کہ خوب بیٹھے اطمینان سے اور ایسا ہی کر اپنی ساری نماز میں یعنی یہ ایک رکعت کی ترکیب ہوئی اب سب رکعتیں اسی طرح ادا کر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن نمیر نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید مقبری کے باپ کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے اور روایت یحییٰ بن سعید

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی عبید اللہ بن عمر سے زیادہ صحیح ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابوہریرہؓ سے اور روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے ابوہریرہؓ سے اور نام سعید مقبری کا کیسان ہے اور کنیت ان کی ابوسعید ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَنَا لَهُ إِتْيَانًا قَالَ بَلَى قَالُوا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يُصَوِّبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي تَنْقَضِي فِيهَا صَلَاتُهُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ۔

روایت ہے محمد بن عمرو بن عطا سے وہ روایت کرتے ہیں ابی حمید ساعدی سے کہا محمد بن عمرو نے سنا میں نے ابی حمید کو اور وہ دس صحابیوں میں بیٹھے تھے کہ ان میں ابی قتادہ ربعی بھی تھے کہتے تھے ابوحمید میں تم سب سے بہتر جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بولے تم کچھ ہم سے پہلے نہیں آئے تھے حضرتؐ کی صحبت میں اور نہ ہم سے زیادہ آمد و رفت رکھتے تھے بولے ابوحمید یہ تو سچ ہے سو کہا سب صحابہ نے بیان کرو، تو کہا ابوحمید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے نماز کو تو سیدھے کھڑے ہوجاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک برابر پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع میں چلے جاتے پھر خوب برابر رہتے اور نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی سر اور پیٹھ برابر رکھتے دونوں ہاتھ زانوؤں پر رکھتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سنا اللہ نے اس کی بات کو جس نے اس کی تعریف کی اور بلند کرتے دونوں ہاتھ یعنی جیسا رکوع میں جاتے وقت کیا تھا پھر سیدھے کھڑے ہوجاتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی پھر جھکتے زمین کی طرف سجدہ کو پھر کہتے اللہ اکبر اور جدا رکھتے اپنی باہیں بغلوں سے اور کھلے رکھتے انگلیاں اپنے پیروں کی پھر بایاں پیر موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے پھر برابر بیٹھ جاتے کہ ہو جاتی ہر ہڈی اپنی جگہ میں پھر جھکتے سجدے کو اور کہتے اللہ اکبر پھر موڑتے پیر اور سیدھے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں پہنچ جاتی پھر اٹھتے اور ایسا ہی دوسری رکعت میں بھی کرتے یہاں تک کہ دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک یعنی تیسری رکعت کو جب اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے جیسا کیا تھا نماز شروع کے وقت پھر ایسا ہی کرتے رہتے یہاں تک کہ جب وہ رکعت ہوتی کہ جس میں پوری ہوتی نماز ان کی یعنی آخری رکعت میں پیچھے کر دیتے بایاں پیر یعنی داہنی طرف نکال دیتے اور بیٹھ جاتے سرین پر اور سلام پھیر دیتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اذا قام من السجدتین سے مراد یہ ہے کہ جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر تو رفع یدین کرتے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار اور حسن بن علی حلوانی اور کئی لوگوں نے ابو عاصم سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے کہا محمد نے سنا میں نے ابا حمید ساعدی سے کہ بیٹھے تھے دس صحابیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس میں ابو قتادہ ربعی بھی تھے سو ذکر کیا یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند معنی میں اور زیادہ کیا ابو عاصم نے اس روایت میں بواسطہ عبدالحمید بن جعفر کے کہ کہا سب صحابیوں نے ابو حمید کو سچ کہا تم نے اسی طرح نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ
## باب نماز صبح کی قرأت کے بیان میں

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى۔

روایت ہے زیاد بن علاقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا قطبہ بن مالک سے کہا قطبہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے تھے صبح کی نماز میں والنخل باسقات یعنی سورۃ قاف پہلی رکعت میں۔

ف: اور اس باب میں عمرو بن حریث اور جابر بن سمرہ اور عبداللہ بن سائب اور ابی برزہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہ ابو عیسیٰ نے حدیث قطبہ بن مالک کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپ نے صبح کی نماز میں سورۂ واقعہ اور مروی ہے کہ پڑھتے تھے صبح میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اور مروی ہے اذا الشمس کورت بھی پڑھی اور مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ صبح میں طوال مفصل پڑھو، کہا ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی، مترجم کہتا ہے سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل ہے۔ اور حجرات سے بروج تک طوال اور بروج سے لم یکن تک اوساط اور وہاں سے اخیر تک قصار مفصل ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
## باب ظہر اور عصر کی قرأت کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور مانند اس کے۔

ف: اور اس باب میں خباب اور ابی سعید اور ابی قتادہ اور زید بن ثابت اور براء سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپ نے ظہر میں الم تنزیل سجدہ اور مروی ہے ظہر میں پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور مروی ہے حضرت عمر سے انہوں نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ پڑھو ظہر میں اوساط مفصل اور مروی ہے بعض اہل علم سے قرأت نماز عصر کی برابر ہے نماز مغرب کی قرأت کے اور پڑھے عصر میں قصار مفصل، اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ نماز مغرب اور عصر میں قرأت برابر پڑھتے اور کہا ابراہیم نے ظہر کی قرأت عصر کی قرأت سے چوگنی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقِرَاءَةِ فِی الْمَغْرِبِ

## باب مغرب کی قرأت کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَاْسَهٗ فِیْ مَرَضِهٖ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلَّاهَا بَعْدُ حَتّٰى لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں ام فضل اپنی ماں سے کہا ماں ان کی نے نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے بیماری میں سو پڑھی مغرب کی نماز اور پڑھی والمرسلات پھر نہ پڑھا اسکو یہاں تک کہ ملاقات کی پروردگار تعالیٰ سے۔

ف اور اس باب میں جبیر بن مطعم اور ابن عمر اور ابی ایوب اور زید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا حدیث ام فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپؐ نے سورۂ اعراف مغرب کی دونوں رکعتوں میں اور سورۂ طور بھی حضرت سے مغرب میں مروی ہے اور مروی ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ پڑھو مغرب میں قصار مفصل اور مروی ہے ابی بکر سے کہ انہوں نے پڑھی مغرب میں قصار مفصل کہا ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا شافعی نے اور مذکور ہے امام مالک سے کہ وہ مکروہ کہتے ہیں لمبی سورتیں پڑھنا مغرب میں جیسے والطور والمرسلات ہے اور کہا شافعی نے میں اسے مکروہ نہیں جانتا ہوں بلکہ ان کا پڑھنا مغرب میں مستحب کہتا ہوں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ

## باب عشاء کی قرأت کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِی الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ۔

روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں والشمس وضحٰہا اور مانند اس کی اور سورتیں پڑھتے تھے۔

ف: اور اس باب میں براء بن عازب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عشاء میں آپؐ نے سورۂ والتین پڑھی اور مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز عشاء میں اوساط مفصل پڑھی تھی مثل سورۂ منافقین وغیرہ کے اور مروی ہے صحابہ اور تابعین سے اس سے کم بھی پڑھنا اور زیادہ بھی گویا ان کے نزدیک اس میں اختیار ہے پڑھنے والے کا اور سب سے اچھی باب میں یہ روایت ہے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس وضحٰہا والتین والزیتون نماز عشاء میں۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِی الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں والتین والزیتون پڑھی۔

ف: اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

## باب امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ اَرَاكُمْ تَقْرَءُوْنَ وَرَآءَ اِمَامِكُمْ

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز تو مشکل ہوا ان کو قرآن پڑھنا پھر جب پڑھ چکے تو فرمایا شاید تم قرأت کرتے ہو امام کے پیچھے، کہا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِيْ وَاللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا۔

راوی نے ہاں یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ نے ایسا نہ کرو مگر پڑھو سورۂ فاتحہ جو نہ پڑھے اس کی تو نماز ہی نہ ہوئی۔

ف: اور اس باب میں ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ اور انس اور ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ اور یہ روایت بہت صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے باب میں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں پڑھ لے امام کے پیچھے

www.KitaboSunnat.com

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَهَرَ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ۔

## باب قرأت نہ کرنے کے بیان میں جب امام جہر کرتا ہو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَا لِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ بِالْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے ایسی نماز کے بعد کہ جس میں قرأت زور سے پڑھی جاتی تھی اور فرمایا کیا کسی نے تم میں سے میرے ساتھ قرأت کی ابھی تو عرض کیا ایک مرد نے ہاں! یا رسول اللہ فرمایا آپ نے میں بھی کہتا تھا کیا ہوا مجھ کو چھینا جاتا ہے مجھ سے قرآن کہا راوی نے پھر باز آ گئے لوگ قرأت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان نمازوں میں جن نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور سے پڑھتے تھے جب یہ بات سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور عمرو بن اکیمہ کہتے ہیں اور روایت کیا بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اور روایت کیا اس میں قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یعنی کہا زہری نے پھر باز رہے لوگ قرأت سے جب سُنی حضرت سے یہ بات اور اس حدیث سے کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا اس پر جو کہتا ہے کہ قرأت درست ہے امام کے پیچھے اس لیے کہ ابوہریرہؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہی روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو پڑھے کوئی سی نماز اور نہ پڑھے اس میں سورۂ فاتحہ تو وہ نماز ناقص ہے کامل نہیں سو کہا اس نے جو حدیث لیتا تھا ابوہریرہؓ سے میں کبھی ہوتا ہوں امام کے پیچھے تو کہا ابوہریرہؓ نے امام کے پیچھے دل میں پڑھ لے سورۂ فاتحہ، اور روایت کی ابو عثمان نہدی نے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے کہ حکم دیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب پکاروں میں کہ نماز نہیں ہوتی بے سورۂ فاتحہ کے اور اصحاب حدیث نے اختیار کیا ہے کہ نہ پڑھے امام کے ساتھ جب امام زور سے پڑھتا ہو مگر پیچھے لگا رہے سکتوں کے یعنی امام جب ایک کلمہ پڑھ کے سکتہ کرے جب تک مقتدی بھی وہ کلمہ پڑھ لیوے اور اختلاف ہے علماء کا امام کے پیچھے پڑھنے میں سو دیکھا ہے اور تجویز کیا ہے اکثر علمائے صحابہ اور تابعین نے جو ان کے بعد تھے امام کے پیچھے پڑھنے کو اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ کہا انہوں نے میں پڑھتا ہوں امام کے پیچھے اور آدمی بھی پڑھتے ہیں مگر ایک گروہ اہل کوفہ سے اور جانتا ہوں میں کہ جو نہ پڑھے اس کی بھی نماز جائز ہو جاتی ہے اور تشدد کیا ہے بعض لوگوں نے فاتحہ کے نہ پڑھنے پر اور کہا ہے کہ کبھی نماز جائز ہی نہیں ہوتی جو فاتحہ نہ پڑھے امام کے پیچھے ہو یا اکیلا ہو اور ان کا مذہب حدیث عبادہ بن صامت کے موافق ہے کہ جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ اس باب کے آگے کے باب میں گزری اور عبادہ بن صامت ہمیشہ پڑھتے رہے سورۂ فاتحہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امام کے پیچھے بھی اور عمل کیا قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نماز ہوتی ہی نہیں بغیر سورۂ فاتحہ کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا اور جو ان کے سوا ہیں اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ جو حضرت نے فرمایا لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اس سے مراد یہ ہے کہ جب اکیلا پڑھتا ہو اور حجت لائے جابر بن عبداللہ کی حدیث کو کہ کہا جس نے نہ پڑھی اس میں فاتحہ تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر جب ہو امام کے پیچھے کہا احمد بن حنبل نے جابر صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ تاویل کرتے ہیں حضرتؐ کی اس حدیث کو لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب یعنی جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور کہتے ہیں جابر مراد اس سے وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو اور اختیار کیا احمد بن حنبل نے باوجود اس کے بھی فاتحہ پیچھے امام کے پڑھنے کو روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی نعیم وہب بن کیسان سے کہ سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ کو کہ کہتے تھے کہ جس نے پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھے اس میں سورۂ فاتحہ تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر یہ کہ ہو پیچھے امام کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ مَایَقُوْلُ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

## باب دخول مسجد کی دعا کا

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّہٖ فَاطِمَۃَ بِنْتِ الْحُسَیْنِ عَنْ جَدَّتِہِمَا فَاطِمَۃَ الْکُبْرٰی قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ۔

روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے جو فاطمہ بنت حسین ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو فاطمہ کبریٰ ہیں کہا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں جاتے تو درود بھیجتے اوپر محمدؐ کے اور سلام یعنی اپنے اوپر اور کہتے یا رب بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لیے دروازے رحمت کے اور جب باہر نکلتے تو رحمت مانگتے اپنے لیے اور سلامتی اور کہتے اے رب بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لیے دروازے اپنے فضل کے۔

ف: کہا علی بن حجر نے کہا اسماعیل بن ابراہیم نے پھر ملاقات کی میں نے عبداللہ بن حسن سے مکہ میں اور پوچھا میں نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتے حضرتؐ مسجد میں تو کہتے رَبِّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اور جب نکلتے تو کہتے رَبِّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ اور اس باب میں ابی حمید اور ابی اسید اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث فاطمہ کی حسن ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں اور فاطمہ بنت حسین نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہ کو کہ وہ تو بعد حضرتؐ کے تھوڑے جینے زندہ رہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

## باب اس بیان میں کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعت نماز پڑھے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

روایت ہے ابو قتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی آدمی تم میں کا مسجد میں تو دو رکعت پڑھے بیٹھنے سے پہلے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی امامہ اور ابو ہریرہؓ اور ابی ذر اور کعب بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث محمد بن عجلان اور کئی لوگوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے مالک بن انس کی روایت کی مانند اور روایت کی سہیل ابن صالح نے یہ حدیث عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث محفوظ ہے اور صحیح ابو قتادہ کی حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا، مستحب کہتے ہیں کہ جب داخل ہو مسجد میں تو نہ بیٹھے جب تک پڑھ نہ لے دو رکعت مگر یہ کہ اسے عذر ہو۔ کہا علی بن مدینی نے حدیث سہیل بن ابی صالح کی خطا ہے، خبر دی ہم کو اس بات کی اسحاق بن ابراہیم نے ان کو علی بن مدینی نے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

## باب اس بیان میں کہ زمین ساری مسجد ہے۔ مگر قبرستان اور حمام

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبُرَةَ وَالْحَمَّامَ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام

ف: اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہؓ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابی امامہ اور ابی ذرؓ سے روایت ہے کہا سب نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی گئی میرے لیئے زمین ساری مسجد اور پاک کرنے والی یعنی ہر جگہ نماز درست ہے اور تیمم ہو سکتا ہے اگر نجاست نہ ہو کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی مروی ہے عبدالعزیز بن محمد سے دو طرح پر بعضوں نے ذکر کیا ابی سعید کا اور بعضوں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس حدیث میں اضطراب ہے، روایت کی سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی محمد بن اسحاق نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کہا اکثر روائتیں یحییٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی سعید کے ہیں اور نہیں مذکور ہے اس روایت میں نام ابی سعید کا اور روایت ثوری کی عمرو بن یحییٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تر اور صحیح تر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## باب ما جاء في فضل بنيان المسجد

## باب مسجد بنانے کی فضیلت میں

عن عثمان بن عفان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من بنى لله مسجدا بنى الله له مثله في الجنة

روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جس نے بنائی اللہ کے واسطے ایک مسجد بنا دیگا اللہ اس کے لیے برابر اس کے مکان جنت میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی بکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور عبداللہؓ بن عمرو اور انسؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور ام حبیبہؓ اور ابی ذرؓ اور عمرو بن عبسہ اور واثلہ بن الاسقع اور ابی ہریرہؓ اور جابرؓ بن عبداللہ سے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے بنائی اللہ کے واسطے کوئی مسجد چھوٹی ہو یا بڑی بنائے گا اللہ اس کے لیے ایک گھر جنت میں روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ بن سعید نے اس سے نوح ابن قیس نے ان سے عبدالرحمٰن بن قیس کے مولی نے ان سے زیاد نمیری نے ان سے انس نے ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور محمود بن ربیع نے دیکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دراں حالیکہ وہ دونوں چھوٹے تھے اور دونوں مدنی ہیں۔

## باب ما جاء في كراهية أن يتخذ على القبر مسجدا

## باب اس بیان میں کہ مسجد بنانا قبروں کے پاس حرام ہے

عن ابن عباس قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم زائرات القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج.

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو اور اس پر چراغ جلانے والوں کو اور اس پر مسجد بنانے والوں کو۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے۔

## باب ما جاء في النوم في المسجد

## باب مسجد میں سونے کے بیان میں

عن ابن عمر قال كنا ننام على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ونحن شباب.

روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ ہم سوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کے اندر اور ہم جوان تھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے ایک قوم علماء نے سونے کی مسجد میں کہا ابن عباس نے نہ بناویں مسجد کو سونے کی اور قیلولے کی جگہ اور ایک قوم کا مذہب یہی ہے۔

## باب ما جاء في كراهية البيع والشراء وإنشاد الضالة والشعر في المسجد

## باب اس بیان میں کہ مکروہ ہے خرید و فروخت اور ڈھونڈنا کھوئی چیز کا اور شعر پڑھنا مسجد میں

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه نهى عن تناشد الأشعار في المسجد وعن البيع والشراء فيه وأن يتحلق الناس فيه يوم الجمعة قبل الصلوة

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا آپ نے شعریں پڑھنے سے اور خرید و فروخت کرنے سے اور حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور جابر اور انس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے اور کہا محمد بن اسماعیل نے دیکھا میں نے احمد اور اسحاق وغیرہ کو سند پکڑتے تھے حدیث عمرو بن شعیب سے کہا میں نے اور سنا ہے شعیب بن محمد نے عبد اللہ بن عمر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور جس نے کلام کیا ہے عمرو بن شعیب کی حدیث میں تو اس لیے ضعیف کہا ہے ان کو کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے دادا سے کتاب سے گویا انہوں نے سنا نہ تھا ان حدیثوں کو اپنے دادا سے کہا علی بن عبد اللہ نے اور ذکر کیا یحییٰ بن سعید سے کہ کہا یحییٰ نے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے اور مکروہ رکھا ایک قوم نے علما سے خرید و فروخت مسجد میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مروی ہے بعض علما تابعین سے اجازت بیع و شرا کی مسجد میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثوں میں اجازت شعر پڑھنے کی مسجد میں مترجم کہتا ہے کہ مراد اس سے اشعار دینیہ ہیں نہ ابیات عشقیہ کہ جس میں خال و خد کی تعریف ہو۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى
## باب اس مسجد کے بیان میں جو تقویٰ پر بنائی گئی

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ امْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِي خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا يَعْنِي مَسْجِدَهُ وَفِي ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تکرار کی ایک مرد نے بنی خدرہ سے دوسرے مرد سے جو بنی عمرو بن عوف کا تھا اس میں کہ وہ مسجد کونسی ہے جو بنی ہے تقویٰ پر سو کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہے پس دونوں آئے آنحضرت ؐ کے پاس سو فرمایا آپ نے وہ یہی مسجد ہے یعنی مسجد حضرت ؐ کی اور اس میں بڑی خیر ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے علی ابن عبد اللہ نے کہا عبد اللہ نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کا سو کہا ان میں کچھ مضائقہ نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ۔
## باب مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي الْأَبْرَدِ مَوْلٰى بَنِي خَطْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ ابْنَ ظُهَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ

روایت ہے ابو الابرد سے جو مولیٰ ہیں بنی خطمہ کے سنا انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری کو اور وہ ہیں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتے تھے اسید کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنا مسجد قبا میں ایسا ثواب رکھتا ہے جیسا عمرہ بجا لانا۔

ف: اور اس باب میں سہیل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث اسید کی حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم کہ اسید بن ظہیر سے کچھ صحیح ہوا ہو سوائے اس حدیث کے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے ابو اسامہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبد الحمید بن جعفر سے اور ابو الابرد کا نام زیاد مدینی ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي أَيِّ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ
## باب اس بیان میں کہ کون سی مسجد افضل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے اور مسجدوں میں سوا مسجد حرام کے یعنی بیت اللہ کے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے اور نہیں ذکر کیا قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبید اللہ کا اور ذکر کیا کہ روایت ہے زید بن رباح سے وہ روایت کرتے ہیں ابو عبد اللہ الاغر سے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبد اللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور اس باب میں علی اور میمونہ اور ابو سعید اور جبیر بن مطعم اور عبد اللہ بن زبیر اور ابن عمر اور ابی ذر سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے اور زین باندھے نہ جاویں یعنی سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدوں کے واسطے ایک مسجد حرام اور ایک میری مسجد اور ایک مسجد بیت المقدس۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ

## باب مسجد کی طرف جانے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰکِنِ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو جاوے نماز کی تو نہ آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اور تم پر تسکین ہو سو جو ملے پڑھ لو اور جو فوت ہو جاوے پوری کر لو۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی بن کعب اور ابی سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس سے، کہا ابو عیسٰی نے اختلاف ہے علماء کا مسجد کی طرف جانے میں بعضے کہتے ہیں دوڑے جب خوف ہو تکبیر اولیٰ کے جانے کا یہاں تک کہ بعضوں سے مذکور ہے کہ وہ دوڑتے جاتے تھے نماز کو اور بعضوں نے اختیار کیا کہ مکروہ ہے دوڑنا اور چاہیے کہ آہستہ جاوے آرام اور وقار سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ عمل ہے حدیث ابو ہریرہؓ پر اور اسحاق نے کہا اگر ڈرے تکبیر اولیٰ کے فوت ہونے سے تو مضائقہ نہیں دوڑنے میں، روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابو ہریرہؓ کے جو روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے یعنی ہم معنی اس کے اور ایسا ہی کہا عبد الرزاق نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور یہ قول زیادہ صحیح ہے یزید بن زریع کی حدیث سے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقُعُوْدِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ مِنَ الْفَضْلِ

## باب مسجد میں بیٹھنے اور انتظار نماز کی فضیلت میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَادَامَ يَنْتَظِرُهَا وَلَا تَزَالُ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي الْمَسْجِدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک تم میں کا نماز میں ہے جب تک انتظار کرتا ہے اس کا اور ہمیشہ فرشتے رحمت مانگتے ہیں اس کے لیے جب تک بیٹھا رہے مسجد میں اور کہتے ہیں یا اللہ بخش اس کو یا اللہ رحم کر اس پر جب تک وہ حدث نہ کرے پھر کہا ایک مرد حضرموتی نے حدث کیا ہے اے ابا ہریرہؓ کہا پھسکی ہے یا زور سے پادنا۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابوسعید اور انس اور عبداللہ بن مسعود اور سہیل بن سعد سے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

## باب چھوٹے بوریئے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے بوریئے پر۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ابن عمر اور ام سلمہ اور عائشہ اور میمونہ اور ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبدالاسد سے روایت ہے اور بنت ابی سلمہ کا حضرت سے سماع نہیں، کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا بوریئے پر، کہا ابوعیسٰی نے اور خمرہ چھوٹے بوریئے کو کہتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ۔

## باب بڑے بوریئے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى حَصِيْرٍ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بوریئے پر۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے انس اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا مگر بعض علماء نے اختیار کیا ہے زمین پر نماز پڑھنا مستحب جان کر۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَلٰوةٍ عَلَى الْبُسُطِ۔

## باب بچھونوں پر نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى كَانَ يَقُوْلُ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی کرتے ہم سے یہاں تک کہ فرماتے میرے بھائی سے اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے کہا اور دھویا گیا بچھونا ہمارا پھر نماز پڑھی اس پر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں بچھونے اور قالین پر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور نام ابو التیاح کا یزید بن حمید ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی الْحِیْطَانِ

## باب باغوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْتَحِبُّ الصَّلٰوۃَ فِی الْحِیْطَانِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ یَعْنِی الْبَسَاتِیْنَ

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے نماز پڑھنے کو حیطان میں، کہا ابو داؤد نے یعنی باغوں میں

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حسن بن ابی جعفر کے اور حسن بن ابی جعفر کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابو الطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ سُتْرَۃِ الْمُصَلِّیْ

## باب سترہ مصلی کے بیان میں

عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلَ مُؤْخِرَۃِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِیْ مَنْ مَرَّ مِنْ وَّرَآءِ ذٰلِکَ۔

روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکھ لیوے ایک تم میں کا اپنے آگے کوئی چیز کجاوے کے پیچھے کی لکڑی کے برابر تو نماز پڑھتا رہے اور پرواہ نہیں جو گزر جاوے اس کے آگے سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابن عمر اور سبرہ بن معبد اور ابی جحیفہ اور عائشہ رضی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث طلحہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں کہ سترہ امام کا کفایت کرتا ہے مقتدیوں کو بھی۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ

## باب مصلی کے سامنے سے گزرنے کی کراہت میں

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُھَنِیَّ اَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ جُھَیْمٍ یَسْاَلُہٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ فَقَالَ اَبُوْ جُھَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْہِ لَکَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ شَھْرًا اَوْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً

روایت ہے بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد جہنی نے پوچھا ابو جہیم سے کہ کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے حق میں جو چلا جاوے نماز کے آگے سے سو کہا ابو جہیم نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے چلا جانے والا نمازی کے آگے سے کہ کیا ہے اس پر یعنی گناہ یا عذاب تو کھڑا رہنا اس کو چالیس سال تک بہتر ہو جاتے سے کہا ابو النضر نے نہیں جانتا ہیں کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اور اس باب میں ابوسعید خدری اور ابوہریرہؓ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی جہیم کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر کھڑا رہے سو برس تک تو بہتر ہے آگے چلے جانے سے اپنے بھائی سے کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں نمازی کے آگے سے چلے جانے کو اور نہیں کہتے کہ اس کی نماز جاتی رہتی ہے۔

## بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

## باب اس بیان میں کہ کسی چیز کے آگے جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ الْفَضْلِ عَلٰى اَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاَصْحَابِهِ بِمِنًى قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلٰوتَهُمْ.

روایت ہے ابن عباس سے کہ میں ایک گدھے پر فضل کے پیچھے بیٹھا تھا پھر آئے ہم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اپنے اصحاب کے ساتھ منیٰ میں سو اترے ہم اور مل گئے صف میں۔ سو پھرنے لگی گدھی ان کے آگے اور نہ توڑی اس نے نماز ان کی۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور فضل بن عباس اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تابعین تھے کہتے ہیں نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور یہی کہتے ہیں سفیان اور شافعی بھی۔

## بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ

## باب اس بیان میں کہ نماز نہیں ٹوٹتی مگر کتے اور گدھے کے آگے چلے جانے سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِي ذَرٍّ فَمَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ مِنَ الْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي سَاَلْتَنِي كَمَا سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

روایت ہے عبداللہ بن صامت سے کہا سنا میں نے ابوذر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھے آدمی اور نہ ہو اس کے آگے کجاوے کے پیچھے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز یا فرمایا کواسطۃ الرحل، تو توڑ دیتا ہے اس کی نماز کالا کتا اور عورت اور گدھا کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے ابی ذرؓ سے کالے اور سفید کی کیا قید ہے سو کہا ابوذرؓ نے پوچھا تم نے مجھ سے جو پوچھا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے کالا کتا شیطان ہے۔

ف: اور اس باب میں ابی سعید اور حکم غفاری اور ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذرؓ کی حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے گدھے اور عورت اور کالے کتے سے کہا احمد نے اس میں شک نہیں کہ کالا کتا توڑ دیتا ہے نماز کو۔ اور گدھے اور عورتوں میں مجھے کچھ کلام ہے کہا اسحاق نے نہیں ٹوٹتی نماز مگر کالے کتے سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَّعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ۔

## باب ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں

روایت ہے براء بن عازب سے کہا جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے منہ کرنا کعبہ کی طرف سو اتارا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیکھتے ہیں ہم تیرا منہ پھیرنا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلے کی طرف جسے تو چاہتا ہے سو پھیر اپنا منہ مسجد حرام کی طرف اور یہی چاہتے تھے حضرت سو نماز پڑھی ایک شخص نے حضرت کے ساتھ عصر کی پھر گزرا انصار کی ایک قوم پر کہ رکوع میں تھے عصر کی نماز کے وقت بیت المقدس کی طرف سو کہا اس نے شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ نے منہ کیا کعبہ کی طرف کہا راوی نے تبھی پھرے وہ رکوع ہی میں۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف مزنی اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں اسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے کہا تھے لوگ رکوع میں نماز صبح میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔

## باب اس بیان میں کہ مشرق اور مغرب کے بیچ میں سب قبلہ ہے اور یہ ان ملکوں میں ہے جو واقع ہیں قبلے کی تریا دکن کی جانب۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں سب قبلہ ہے۔

ف: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابی معشر سے مثل اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رض کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابی معشر میں ان کے حافظہ کی طرف سے اور نام ان کا نجیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے کہا محمد نے نہیں روایت کرتا میں ان سے کچھ اور روایت کرتے ہیں ان سے اور لوگ کہا محمد نے اور روایت عبداللہ بن جعفر مخرمی کی عثمان بن محمد اخنسی سے جو روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ ابوہریرہؓ سے قوی تر ہے اور زیادہ صحیح ہے ابی معشر کی حدیث سے روایت کی ہم سے حسن بن بکر المروزی نے انہوں نے معلی بن منصور سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر المخرمی سے انہوں نے عثمان بن محمد اخنسی سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں قبلہ ہے اور کہا گیا ہے عبداللہ بن جعفر المخرمی اس لیے کہ وہ اولاد میں ہیں مسور بن مخرمہ کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ ما بین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطابؓ اور علی بن ابی طالبؓ اور ابن عباسؓ اور کہا ابن عمرؓ نے جب تو کرے مغرب کو داہنے طرف اور مشرق کو بائیں طرف تو اس کے بیچ میں سب قبلہ ہے، جب قبلہ کی طرف منہ کرنا چاہے اور کہا ابن مبارک نے کہ ما بین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہونا اہل مشرق کے لیے ہے اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نے بائیں طرف جھکنا اہل مرو کے لیے کہ وہ ایک شہر ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

## باب اس بیان میں کہ جو اندھیرے میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ لے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِيَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک اندھیری رات میں اور نہیں جانتے تھے ہم کدھر ہے قبلہ سو پڑھی ہر ایک نے نماز اپنے منہ کے سامنے پھر جب صبح ہوئی تو ذکر کیا ہم نے اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اتری یہ آیت جدھر منہ کرو تم ادھر منہ ہے اللہ کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ خوب نہیں اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے اشعث السمان کی اور اشعث بن سعید ابو ربیع السمان ضعیف ہیں حدیث میں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا کہ جب پڑھی کسی نے نماز غیر قبلہ کی طرف اندھیرے میں اور بعد میں معلوم ہوا کہ منہ قبلہ کی طرف نہ تھا تو نماز اس کی جائز ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُصَلَّى إِلَيْهِ وَفِيهِ

## باب بیان میں اس چیز کے کہ جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُصَلَّى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے سات مقاموں میں پیخانے میں اور جہاں اونٹ ذبح ہوتے ہوں اور قبرستان میں اور راستے کے بیچ میں اور غسلخانے میں اور اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور چھت پر بیت اللہ کی۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کے ہم معنی اور مانند اس کے اور اس باب میں ابی مرثد اور جابرؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی از روئے اسناد کے قوی نہیں اور کلام کیا گیا ہے زید بن جبیرہ میں ان کے حافظے کے سبب سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو لیث بن سعد نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبداللہ بن عمر العمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے اور یہ حدیث ابن عمر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اشبہ اور صحیح تر ہے لیث بن سعید کی حدیث سے اور عبداللہ بن عمر العمری کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے از روئے حافظہ کے ان میں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَعْطَانِ الْإِبِلِ

## باب بیان میں نماز پڑھنے کے بکریوں اور اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں اور نہ پڑھو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابی بکر بن عیاش سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے اور مانند اس کے اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور سبرہ بن معبد جہنی اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور حدیث ابی حصین کی ابی صالح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غریب ہے اور روایت کیا اس کو اسرائیل نے ابی حصین سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نام ابن حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہے روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح ضبعی سے انہوں نے انسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں، کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

## باب چوپایہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں جدھر پھرتا رہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کام کو تو لوٹ کر آیا میں اور حضرت نماز پڑھ رہے تھے اپنی سواری پر مشرق کی طرف اور سجدہ میں زیادہ جھکنا تھا رکوع سے۔

ف: اس باب میں روایت ہے انسؓ اور ابی عمرؓ اور ابی سعیدؓ اور عامر بن ابی ربیعہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابرؓ سے اور اسی پر عمل ہے سب اہل علم کا نہیں جانتے ہم ان میں اختلاف ان کے درمیان میں کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی نماز پڑھے نفل، جانور پر اور وہ پھرتا رہے قبلے یا غیر قبلے کی طرف۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَی الرَّاحِلَۃِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی اِلٰی بَعِیْرِہٖ اَوْ رَاحِلَتِہٖ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ مَا تَوَجَّھَتْ۔

## باب سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنے اونٹ کی طرف یا کہا راحلہ اور معنی اس کے اپنی سواری کی طرف اور نماز پڑھتے تھے اپنی سواری کے اوپر بھی جدھر منہ پھیرتی وہ آپ کو لے کر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اونٹ کی طرف نماز پڑھنے میں اس کو سترہ بنا کر۔

## بَابُ مَا جَاءَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ

عَنْ اَنَسٍ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ۔

## باب اس بیان میں کہ جب حاضر ہو کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانے سے فارغ ہولے

روایت ہے حضرت انسؓ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو حضرتؐ تک کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آگے آجاوے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور سلمہ بن اکوع اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے ابو بکرؓ اور عمرؓ اور ابن عمر ہیں۔ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق بھی، دونوں کہتے ہیں کہ پہلے کھانا کھالے اگرچہ فوت ہوجاوے جماعت، سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ جب ڈرتا ہو اس کے سڑنے سے تو پہلے کھالے اور جس طرف گئے ہیں بعض صحابہ وغیرہ اسی کی پیروی خوب ہے اور مقصود ان کا یہی ہے کہ نماز میں قلب مصلی کا کسی طرف مشغول نہ ہو اور مروی ہے ابن عباس سے کہ کہتے تھے ہم کھڑے نہ ہوتے تھے نماز کو جب تک دل ہمارا لگا ہوتا تھا کسی چیز میں اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آگے آوے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو کہا راوی نے کہ کھانا کھایا ابن عمرؓ نے شام کا اور وہ سنتے تھے آواز امام کی قرآن پڑھنے کی روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عِنْدَ النُّعَاسِ

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی وَھُوَ یَنْعَسُ فَلَعَلَّہٗ یَذْھَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَہٗ۔

## باب اونگھتے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں کا اور وہ نماز پڑھتا ہو تو سو رہے یہاں تک کہ جاتی رہے نیند اس لیے کہ ایک تم میں کا نماز پڑھنے لگے، درانحالیکہ وہ اونگھتا ہے پس گمان ہے کہ وہ قصد کرے استغفار کا اور گالیاں دینے لگے اپنی جان کو۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے انسؓ اور ابوہریرہؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ

عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فِي مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتَّى أُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ۔

## باب اس بیان میں کہ جو ملاقات کو جاوے کسی قوم کی تو ان کی امامت نہ کرے

روایت ہے بدیل بن میسرہ عقیلی سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ عقیلی سے کہا انہوں نے کہ تھے مالک بن حویرث آتے ہماری نماز کی جگہ میں حدیث بولنے کو پس آگیا وقت نماز کا ایک دن سو کہا ہم نے ان کو امامت کرو کہا چاہیئے کہ امامت کرے کوئی تم میں کا تاکہ بیان کروں میں کیوں نہیں امامت کرتا، سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو ملاقات کو جاوے کسی قوم کی تو امامت نہ کرے ان کی بلکہ امامت کرے اس قوم کا کوئی آدمی۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا بہ نسبت ملاقاتیوں کے اور کہا بعض علماء نے جب اجازت دے صاحب خانہ تو مضائقہ نہیں امامت میں اور کہا اسحاق نے میرا عمل مالک بن حویرث کی حدیث پر ہے اور تشدد کیا کہ ہرگز امامت نہ کرے صاحب خانہ کی کوئی دوسرا اگرچہ اجازت بھی دے اور ایسا ہی حکم ہے مسجد کا کہ نہ امامت کرے مسجد میں کسی قوم کی جب ان سے ملنے جاوے بلکہ مسجد والوں میں سے کوئی امامت کرے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخُصَّ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمَّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ حَقِنٌ۔

## باب اس بیان میں کہ مکروہ ہے امام کو نری اپنے ہی لیئے دعا کرنا

روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی کو کہ جھانکے کسی گھر میں جب تک اذن نہ لے پس اگر نظر کی اس نے تو داخل ہو چکا یعنی داخل ہونا بے اذن حرام ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی قوم کی پھر خاص کرے اپنے ہی لیئے دعا کو انہیں چھوڑ کر جس نے ایسا کیا اس نے خیانت کی ان لوگوں کی اور نہ کھڑا ہو نماز میں پاخانے پیشاب کو روک کر۔

ف: اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابوامامہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے وہ روایت کرتے ہیں سفر بن نسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابی امامہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث یزید بن شریح سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث یزید بن شریح کی جو مروی ہے ثوبان کے واسطہ سے ابی حی موذن سے اس کی اسناد بہت اچھی ہے اور بہت مشہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ

## باب اس امام کے بیان میں جس سے مقتدی بیزار ہوں۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ وَامْرَاَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ یُجِبْ۔

روایت ہے حسن سے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں پر ایک اس مرد پر کہ امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اس سے بیزار ہوں دوسری اس عورت پر کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصہ ہو۔ تیسرے اس مرد پر جو سنے حی الفلاح اور جماعت میں حاضر نہ ہو۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس اور طلحہ اور عبداللہ بن عمر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح نہیں اس واسطے کہ مروی ہے یہ حسن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا ابو عیسیٰ نے محمد بن قاسم میں کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے اور ضعیف کہا ان کو اور نہیں ہیں وہ حافظ اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ امامت کرے کوئی آدمی اور مقتدی اس سے بیزار ہوں سو اگر امام ظالم نہیں تو گناہ اس پر ہے جو بیزار ہو اور کہا احمد اور اسحاق نے اس باب میں کہ جب بُرا مانے ایک یا دو یا تین تو مضائقہ نہیں امامت میں جب تک بیزار نہ ہو اکثر قوم روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے زیاد بن ابی الجعد سے انہوں نے عمرو بن حارث بن المصطلق سے کہا عمرو نے کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں پر ہے ایک وہ عورت کہ نافرمانی کرے اپنے زوج کی دوسرا امام کہ لوگ اس سے بیزار ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے سو پوچھا ہم نے امام کا حال تو کہا گیا ہمارے یہ ہے کہ مراد اس سے ظالم امام ہے اور جو قائم کرے سنت کو تو گناہ اسی پر ہے جو اس سے بیزار ہو۔

عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُھُمْ اٰذَانَھُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ وَامْرَاَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ۔

روایت ہے ابو غالب سے کہا سنا میں نے ابا امامہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں کے اوپر نہیں جاتی۔ یعنی مقبول نہیں ہوتی ایک غلام بھاگا ہوا جب تک نہ لوٹے اور دوسری عورت کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصے ہو تیسرے امام کہ مقتدی اس سے بیزار ہوں۔

ف:

## بَابُ مَاجَآءَ اِذَا صَلَّی الْاِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا

## باب اس بیان میں کہ جب امام بیٹھ کر پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰی بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّیْنَا مَعَہٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ

روایت ہے انس بن مالک سے کہا گر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سے پس چوٹ آئی سو نماز پڑھائی ہم کو بیٹھ کر سو پڑھی ہم نے ساتھ ان کے بیٹھ کر پھر جب فراغت ہوئی تو فرمایا امام اسی لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَوْ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ۔

ہے یا فرمایا انما جعل الامام یعنی امام اسی لیے مقرر کیا گیا ہے کہ پیروی کریں اس کی سو جب اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب اٹھے تم بھی اٹھو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ تم کہو ربنا ولک الحمد اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

ف: اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور جابرؓ اور ابن عمرؓ اور معاویہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انسؓ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم گرے گھوڑے سے اور چوٹ آئی، حسن ہے صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا، انہیں میں ہیں جابر بن عبداللہ اور اسید بن حضیر اور ابو ہریرہؓ وغیرہم، اور اسی حدیث کے قائل ہیں احمد اور اسحاق کہا بعض علماء نے جب نماز پڑھے امام بیٹھ کر نہ پڑھیں اس کے پیچھے لوگ مگر کھڑے ہو کر اور اگر بیٹھ کر پڑھیں گے تو درست نہ ہوگی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا۔

## بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

## دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَاعِدًا۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے ابو بکرؓ کے بیٹھ کر اس مرض میں کہ وفات ہوئی اس میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے بھی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے امام بیٹھ کر تو تم بھی پڑھو بیٹھ کر اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنی مرض میں اور ابو بکر امامت کرتے تھے آدمیوں کی پس نماز پڑھی آپ نے ابو بکر کے پہلو میں اور آدمی اقتدار کرتے تھے ابو بکرؓ کی اور ابو بکرؓ اقتدار کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے انہیں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پیچھے ابی بکرؓ کے بیٹھ کر اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ابی بکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر، روایت کی ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن ابی زیاد نے ان سے شبابہ بن سوار نے ان سے محمد بن طلحہ نے ان سے حمید نے ان سے ثابت نے ان سے انسؓ نے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں ابی بکر کے پیچھے بیٹھ کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ثابت کا اور جس نے ذکر کیا سند میں ثابت کا وہ زیادہ صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ يَنْهَضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا

## باب دو رکعت کے بعد امام کے سہواً کھڑا ہو جانے کے بیان میں

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ

روایت ہے شعبی سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے سو وہ کھڑے ہوئے دو رکعت کے بعد یعنی قبل تشہد کے تو تسبیح کی لوگوں نے ان سے اور انہوں نے تسبیح کی ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِيْ فَعَلَ

...... پھر جب پوری کر چکے نماز سلام پھیرا اور دو سجدے کیے سہو کے بیٹھے ہوئے پھر بیان کیا ان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا جیسا انہوں نے کیا۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے، عقبہ بن عامر اور سعد اور عبداللہ بن بحینہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی مروی ہے کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابن ابی لیلیٰ میں ان کے حافظہ کی طرف سے کہا احمد نے حجت کے قابل نہیں حدیث ابن ابی لیلیٰ کی اور کہا محمد بن اسماعیل نے ابن ابی لیلیٰ تو صدوق یعنی سچے ہیں اور میں روایت نہیں کرتا ہوں ان سے اس لیے کہ ان کی صحیح حدیث سقیم سے پہچان نہیں پڑتی اور جو ایسا ہو اس سے میں روایت نہیں لیتا اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور روایت کی سفیان نے جابر سے، انہوں نے مغیرہ بن شبل سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے اور جابر جعفی کو ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے اور چھوڑ دیا اس سے روایت لینا یحییٰ بن سعید نے اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب بھول سے اٹھ کھڑا ہوا کوئی دو رکعت میں تو اپنی نماز پوری کرے اور بعد نماز دو سجدہ سہو کرے سو بعضوں نے کہا ہے کہ بعد سلام کے کرے اور بعضوں نے کہا قبل سلام کے اور جس نے کہا ہے قبل سلام کے اس کی حدیث زیادہ صحیح ہے کہ روایت کی ہے زہری نے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے پھر جب پڑھ چکے دو رکعت کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے سو سبحان اللہ کہا مقتدیوں نے سو اشارہ کیا ان کی طرف کہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب فارغ ہوئے نماز سے سلام پھیرا اور دو سجدے کیے سہو کے اور کہا اسی طرح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ

## باب مقدار میں قعدہ اولیٰ کی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَاَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے دو رکعتوں کے بعد تو گویا وہ بیٹھے ہوں گرم پتھروں پر یعنی بہت جلد اٹھتے کہا شعبہ نے پھر ہلائے سعد نے اپنے ہونٹ کچھ کہہ کر یعنی حضرت کچھ پڑھتے تھے کہا شعبہ نے میں کہتا جب تک کہ اٹھتے تو سعد کہتے جب تک کہ اٹھتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے لیکن ابا عبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی دیر تک نہ بیٹھے قعدہ اولیٰ میں اور قعدہ اولیٰ میں تشہد سے زیادہ کچھ نہ پڑھے اور کہتے ہیں اگر زیادہ کیا اس نے تشہد سے کچھ بھی تو اس پر سجدہ سہو ہے ایسا ہی مروی ہے شعبی وغیرہ سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلٰوةِ

## باب نماز میں اشارہ کرنے کے بیان میں

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً وَقَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِشَارَةً بِإِصْبَعِهٖ۔

روایت ہے صہیب سے کہا گزرا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ نماز پڑھتے تھے سو سلام کیا میں نے ان کو اور جواب دیا مجھ کو اشارے سے کہا راوی نے نہیں جانتا میں مگر شاید صہیب نے یہ بھی کہا کہ جواب دیا انگلی سے اشارہ کرکے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ پوچھا میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کیونکر جواب دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تھے اصحاب ان کو اور وہ نماز میں ہوتے تھے کہا بلال رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرتے تھے اپنے ہاتھ سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث کی کہ وہ روایت کرتے ہیں بکیر سے اور روایت کی زید بن اسلم نے انہوں نے ابن عمر سے کہ کہا میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے کیونکر جواب دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تھے ان پر مسجد بنی عمرو بن عوف میں کہا بلال رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے۔ اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اس لیے کہ قصہ حدیث صہیب کا اور ہے اور قصہ حدیث بلال رضی اللہ عنہ کا اور، اور اگر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے روایت کیا تو احتمال ہے کہ دونوں سے سُنا ہو۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ التَّسْبِيْحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقَ لِلنِّسَاءِ

## باب اس بیان میں کہ جب امام بھولے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کو تصفیق چاہیے اور تصفیق سیدھے ہاتھ کی پشت بائیں ہتھیلی پر مارنا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح مردوں کو ہے اور تصفیق عورتوں کو۔

ف: اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سہیل بن سعد اور جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ جب میں اذن مانگتا حضرت سے اندر آنے کا اور آپ نماز پڑھتے ہوتے تو سبحان اللہ کہتے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلٰوةِ

## باب اس بیان میں کہ جمائی لینا نماز میں مکروہ ہے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے سو جب کسی کو جمائی آوے تو روکے منہ بند کرے جہاں تک ہو سکے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف : اور اس باب میں ابی سعید خدریؓ اور جد عدی بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے جمائی لینا نماز میں ابراہیم نے کہا میں تو جمائی کو پھیر دیتا ہوں کھنگار سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوۃَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوۃِ الْقَائِمِ

## باب اس بیان میں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ہے کھڑے ہو کر پڑھنے سے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّاهَا نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرد کی نماز کا حال تو فرمایا آپؐ نے جو کھڑے ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اس کو بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔

ف : اور اس باب میں عبداللہ بن عمر اور انس اور سائب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی اسناد سے مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مریض کی نماز کو سو فرمایا کھڑے ہو کر پھر اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پھر اگر نہ ہو سکے تو لیٹ کر، روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حسین معلم سے اسی اسناد سے کہا ابو موسیٰ نے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے حسین معلم سے مثل روایت عیسیٰ بن یونس کے اور مراد اس حدیث سے بعض علماء کے نزدیک نفل نماز ہے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے اشعث بن عبدالملک سے انہوں نے حسن سے کہا حسن نے کہ آدمی نماز نفل چاہے کھڑے ہو کر پڑھے چاہے بیٹھ کر چاہے لیٹ کر اور اختلاف ہے علماء کا اس بیمار کی نماز میں جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے سو کہا بعض نے پڑھے داہنے کروٹ پر اور بعض نے کہا چت لیٹ کر اور پیر قبلہ کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو بیٹھ کر پڑھے اس کو آدھا اجر ہے یہ ہے تندرست کیلئے اور جس کو کچھ عذر نہ ہو، اور جسے کچھ عذر ہو اور وہ بیٹھ کر پڑھے تو اس کو پورا ثواب ہے مثل کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے اور بعض حدیث میں یہ مضمون آیا ہے مثل قول سفیان ثوری کے۔

## بَابٌ فِيْمَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

## باب اس کے بیان میں جو بیٹھ کر نماز نفل پڑھے۔

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَۃِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا۔

روایت ہے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نفل پڑھتے بیٹھ کر یہاں تک کہ جب رہ گیا آپؐ کی وفات میں ایک سال پڑھنے لگے آپؐ نفل بیٹھ کر اور پڑھتے تھے کوئی سورت تو اس قدر ترتیل کرتے یعنی ٹھہر ٹھہر کر مزا لے کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اس باب میں ام سلمہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حفصہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ رات کو بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتے پھر جب باقی رہتی قرأت تیس یا چالیس آیتوں کے موافق تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے اور مروی ہے آپ سے کہ نماز پڑھتے بیٹھ کر پھر جب قرأت کرتے کھڑے کھڑے رکوع و سجدہ بھی کرتے کھڑے کھڑے اور جب قرأت کرتے بیٹھے بیٹھے تو رکوع و سجدہ بھی کرتے بیٹھے بیٹھے کہا احمد اور اسحاق نے عمل دونوں حدیثوں پر ہے گویا ان کے نزدیک دونوں حدیثیں معمول بہا اور صحیح ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو قرأت بھی بیٹھ کر پڑھتے، پھر جب باقی رہتیں تیس یا چالیس آیتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے (کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ۔

روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے نفل نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے نماز پڑھتے تھے آنحضرتؐ بڑی رات تک کھڑے کھڑے اور بڑی رات تک بیٹھے بیٹھے پھر جب قرأت کرتے کھڑے ہو کر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتے اسی حالت میں اور جب قرأت کرتے بیٹھ کر تو رکوع اور سجدہ کرتے بیٹھ کر۔

ف کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ

## باب اس بیان میں کہ فرمایا حضرتؐ نے جب سنتا ہوں لڑکے کے رونے کی آواز تو ہلکی کرتا ہوں نماز

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَتَنَ أُمُّهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں جب سنتا ہوں رونا لڑکے کا نماز میں تو ہلکی کرتا ہوں نماز اس خیال سے کہ گھبرا نہ جاوے اس کی ماں۔

ف: اس باب میں ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ

## باب اس بیان میں کہ جوان عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی بغیر چادر کے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں ہوتی نماز جوان عورت کی مگر اوڑھنی اوڑھ کر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے بھی کہا ابوعیسٰی نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہلِ علم کا کہ عورت بالغہ کی نماز بغیر ڈھانپے بالوں کے درست نہیں اور یہی قول ہے شافعیؒ کا کہ نماز عورت کی درست نہیں اگر ذرا بھی بدن اس کا کھلا ہو اور کہا شافعیؒ نے کہ کہا گیا ہے اگر پشت پاکی ہو عورت کی تو نماز درست ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ — باب اس بیان میں کہ سدل مکروہ ہے نماز میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدل سے نماز میں۔

ف: اس باب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابی ہریرہؓ کو نہیں پہچانتے ہم روایت سے عطاء کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مگر اسناد سے عسل بن سفیان کے اور اختلاف ہے اہلِ علم کا سدل میں نماز کے اندر سو کہا بعضوں نے مکروہ ہے اور کہا یہ فعل ہے یہود کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے سدل نماز میں جب ایک ہی کپڑا ہو لیکن جب سدل کیا کرتے پر تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد کا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے سدل کو نماز میں۔ مترجم کہتا ہے سدل کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ کرتہ یا جبہ کندھے پر ڈال لینا اور بانہیں اس کی نہ پہننا اور ایسا لپیٹ لینا کہ دونوں ہاتھ رک جاویں اور اسی طرح رکوع و سجدہ کرنا اور یہ عادت یہود کی تھی اور دوسرے یہ کہ چادر سر پر ڈال کر دونوں کنارے اس کے داہنے بائیں لٹکا دینا اور ان کو کندھوں پر نہ ڈالنا یہ بھی مکروہ ہے اور اسی کو بعض نے کہا ہے کہ کرتے پر کرے تو مضائقہ نہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ — باب اس بیان میں کہ کنکریاں ہٹانا نماز میں مکروہ ہے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ۔

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہو کوئی تم میں کا نماز کو تو نہ چھوئے کنکریاں نماز میں اس لیے کہ رحمت اس کے سامنے ہے۔

عَنْ مُعَيْقِيبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَاحِدَةً۔

روایت ہے معیقیب سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنکریاں ہٹانے کو تو فرمایا اگر ضرورت ہو تجھ کو تو ایک بار ہٹا لو۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبداللہ اور معیقیب سے روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکروہ کہا آپ نے کنکریاں ہٹانے کو نماز میں اور کہا اگر ضرورت ہو تو ایک بار ہٹا لے گویا ایک مرتبہ کی اجازت دی حضرت نے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ

## باب اس بیان میں کہ نماز میں زمین کا پھونکنا مکروہ ہے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ إِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا أَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو کہ ہم اس کو افلح کہتے تھے جب سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا سو فرمایا آپ نے خاک آلودہ ہونے دے اپنے چہرے کو۔

ف: کہا احمد بن منیع نے مکروہ کہا ہے عباد نے پھونکنا نماز میں اور کہا پھونکنے سے نماز نہیں جاتی کہا احمد بن منیع نے اور یہی ہمارا بھی مختار ہے کہا ابوعیسٰی نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث ابی حمزہ سے اور کہا کہ وہ لڑکا مولی تھا ہمارا رباح اس کا نام تھا۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدۃ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون ابی حمزہ سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس میں کہا ایک لڑکا ہمارا جس کو رباح کہتے تھے کہا ابوعیسٰی نے اسناد حدیث ام سلمہ کی کچھ ایسی قوی نہیں اور میمون ابوحمزہ کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں پھونکنے میں سو بعضوں نے کہا اگر پھونکا کسی نے نماز میں تو پھر پڑھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے پھونکنا نماز میں اگر پھونکا کسی نے تو ٹوٹی نہیں نماز اس کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ

## باب اس بیان میں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کے کھڑا ہونا منع ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نماز پڑھے آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے بھی کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اختصار کرنا نماز میں اور اختصار یہ کہ آدمی اپنے ہاتھ کو کوکھ پر رکھے اور مکروہ کہا ہے بعضوں نے چلنا بھی کوکھ پر ہاتھ رکھ کے اور مروی ہے کہ شیطان جب چلتا ہے تو کوکھ پر ہاتھ رکھ کے چلتا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلٰوةِ

## باب اس بیان میں کہ بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّهُ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ أَقْبِلْ عَلَى صَلٰوتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ۔

روایت ہے سعید بن ابی سعید المقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی رافع سے کہ وہ گزرے حسن بن علی پر اور وہ نماز پڑھتے تھے اور باندھا انہوں نے جوڑا اپنا گدی پر سو کھول دیا اس کو ابی رافع نے تو دیکھا حضرت حسن نے ان کی طرف غصے سے سو کہا انہوں نے اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ وہ حصہ ہے شیطان کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہؓ اور عبداللہ بن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو رافع کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا اور عمران بن موسیٰ وہ قریشی مکی ہیں اور وہ بھائی ہیں ایوب بن موسیٰ کے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّخَشُّعِ فِی الصَّلٰوۃِ

## باب نماز میں عاجزی کرنے کے بیان میں

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشَّعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمَسْكَنُ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا۔

روایت ہے فضل بن عباس سے کہا انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز دو دو رکعت ہے اور التحیات ہے ہر دوگانہ کے بعد اور ڈرنا ہے اور عاجزی کرنا اور مسکینی یعنی درگاہِ الٰہی میں اور اٹھاوے تو اپنے دونوں ہاتھ کہتا ہے راوی کہ بلند کرے تو دونوں ہاتھوں کو پروردگار کے سامنے کہ ہتھیلیاں ہوں تیرے منہ کی طرف اور کہے یارب یارب اور جو ایسا نہ کرے وہ ایسا ایسا ہے یعنی ناقص ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور ابن مبارک کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں یہ کہا ہے مَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ یعنی جو ایسا نہ کرے وہ بُرا ہے کہا ابو عیسیٰ نے سُنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ بن سعید سے اور خطا کی کئی مقام میں ایک تو کہا روایت ہے انس بن انیس سے اور وہ عمران بن ابی انس ہیں۔ دوسرے کہا روایت ہے عبداللہ بن حارث سے اور وہ حقیقت میں عبداللہ بن نافع بن العمیا ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے۔ تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حقیقت میں روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بخاری نے کہ حدیث لیث بن سعد کی بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيْكِ بَيْنَ الْاَصَابِعِ فِی الصَّلٰوةِ

## باب اس بیان میں کہ پنجہ میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے نماز میں

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِيْ صَلٰوةٍ

روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کیا کسی نے اچھی طرح سے پھر نکلا مسجد کی طرف تو تشبیک نہ کرے اپنی انگلیوں میں اس لیے کہ وہ تو نماز میں ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے کعب بن عجرہ کی حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ابن عجلان سے لیث کی روایت کی مانند اور روایت کی شریک نے محمد بن عجلان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کے اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ طُوْلِ الْقِيَامِ فِی الصَّلٰوةِ

## باب نماز میں دیر تک قیام کرنے کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

روایت ہے جابر سے کہا پوچھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سی نماز افضل ہے فرمایا جس میں قیام دراز ہو

ف: اس باب میں عبداللہ حبشی اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر بن عبداللہ سے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

## باب رکوع اور سجدے زیادہ کرنے کے بیان میں

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهٖ وَيُدْخِلُنِيَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّيْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَآءِ فَسَأَلْتُهٗ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔

روایت ہے اوزاعی سے کہا روایت کی مجھ سے ولید بن ہشام معیطی نے کہا روایت کی مجھ سے معدان بن طلحہ یعمری نے کہا ملاقات کی میں نے ثوبان سے جو مولیٰ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھا میں نے ان سے خبر دو مجھے ایسے کام کی کہ نفع دے اللہ مجھ کو اس سے اور داخل کرے جنت میں پس چپ رہے وہ دیر تک پھر التفات کیا میری طرف اور کہا تو اختیار کر سجدے کو یعنی سجدے بہت کیا کر یا نماز بہت پڑھا کر اس لیے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے ایک گناہ کہا معدان نے پھر ملا میں ابوالدرداء سے سو پوچھا میں نے ان سے جو پوچھا تھا ثوبان سے تو انہوں نے بھی کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے ایک گناہ۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی فاطمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی اور ابوالدرداء کی کثرت رکوع اور سجود کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ بعضے کہتے ہیں طول قیام نماز میں افضل ہے بہت رکوع اور سجدے کرنے سے اور بعضوں نے کہا کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہے قیام کے دراز کرنے سے اور کہا احمد بن حنبل نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں دو حدیثیں اور نہ ترجیح دی اس میں کسی کو اور کہا اسحاق نے دن کو کثرت رکوع اور سجود کی بہت بہتر ہے کہ قرآن تو اپنے وظیفے کے موافق خواہ مخواہ پڑھے گا اور رکوع اور سجدے کا نفع الگ ملے گا کہا ابو عیسیٰ نے کہ اسحاق اس لیئے قائل ہوئے اس بات کے کہ ایسا ہی مروی ہے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طول قیام مروی ہے رات میں اور دن میں مروی نہیں کہ آپؐ نے قیام دراز کیا ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

## باب اس بیان میں کہ سانپ اور بچھو کا مارنا نماز میں درست ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالی چیزوں کے مارنے کا نماز میں ایک سانپ دوسرے بچھو کا۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابو رافع سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے سانپ بچھو کا مارنا نماز میں کہا ابراہیم نے نماز تو عین مشغولی ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ۔

روایت ہے عبداللہ بن بحینہ اسدی سے جو ہم قسم ہیں بنی عبدالمطلب کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے نماز ظہر میں اور ان کو بیٹھنا تھا یعنی قعدہ اولیٰ میں پھر جب پوری کر چکے نماز دو سجدے کیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہتے ہر سجدے میں قبل سلام کے لوگوں نے بھی سجدے کیے آپؐ کے ساتھ بدلے میں قعدہ اولیٰ کے جو بھول گئے تھے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے بھی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبدالاعلیٰ اور ابو داؤد نے کہا دونوں نے خبر دی ہم کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن ابراہیم سے کہ ابا ہریرہؓ اور سائب قاری دونوں سجدے کرتے تھے سہو کے قبل سلام کے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعیؒ کا کہ سجدہ سہو کرے بہر صورت قبل سلام کے اور کہتے ہیں یہ ناسخ ہے اور حدیثوں کی اور مذکور ہے کہ اخیر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تھا اور کہا احمد اور اسحاق نے جب کھڑا ہو جائے آدمی دو رکعت کے بعد تو سجدہ سہو کا کرے قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور عبداللہ بن بحینہ وہ بیٹے مالک کے ہیں اور بحینہ ان کی ماں ہیں۔ ایسا ہی خبر دی مجھ کو اسحاق بن منصور نے علی بن مدینی سے اور کہتے ہیں ان کو عبداللہ بن مالک بن بحینہ کہا ابو عیسیٰ نے اختلاف ہے علماء کا سجدہ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد، تو بعضوں کے نزدیک بعد سلام کے ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعضوں نے کہا قبل سلام کے اور یہی قول ہے اکثر فقہائے مدینہ کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہما اور یہی قول ہے شافعیؒ کا اور کہا بعضوں نے جب بھولے سے کچھ زیادتی ہو جائے نماز میں تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے اور جب نقصان ہو تو قبل سلام کے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور کہا احمد نے جس صورت میں جس طرح پر سجدہ سہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس صورت میں اسی طرح سجدہ کرنا چاہیے، یعنی جہاں قبل سلام مروی ہے وہاں قبل کرنا چاہیے اور جہاں بعد سلام مروی ہے وہاں سلام کے بعد اور کہتے ہیں جب کھڑا ہو جاوے دو رکعتوں کے بعد تو سجدہ کرے قبل سلام کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور اگر پڑھی ظہر میں پانچ رکعت تو سجدہ کرے سلام کے بعد اور اگر سلام پھیر دیا ہو دو رکعتوں میں ظہر اور عصر کی تو سجدہ کرے بعد سلام کے اسی طرح جس جس صورت میں جو جو فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مروی ہے اسی طرح عمل کرے اور جس میں کوئی فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں تو اس میں سجدہ کرے قبل سلام کے اور اسحاق بھی احمد کے موافق کہتے ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ وہ کہتے ہیں جس صورت میں کوئی فعل مذکور نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اس میں اگر زیادتی ہو نماز میں تو سجدہ کرے بعد سلام کے اور اگر نقصان ہو تو قبل سلام کے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

## باب سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ اَمْ نَسِيْتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی پانچ رکعتیں سو عرض کیا گیا کیا بڑھائی گئی نماز یا آپ بھول گئے۔ پس دو سجدے کیے آپ نے بعد سلام کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کیے بعد کلام کے۔

ف: اس باب میں روایت ہے معاویہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابو ہریرہؓ سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ۔

روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے کیے سہو کے سلام کے بعد۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو ایوب نے اور کئی لوگوں نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جب کوئی شخص پڑھ لیوے ظہر کی نماز پانچ رکعت تو نماز اس کی جائز ہے اور دو سجدے کر لیوے سہو کے اگرچہ بیٹھا نہ ہو قعدہ اخیرہ میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور بعض لوگوں نے کہا جب ظہر میں پانچ رکعت پڑھے اور قعدہ اخیرہ میں بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز اس کی درست نہیں، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض کوفیوں کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشَهُّدِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

## باب، سجدہ سہو میں تشہد پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سہو کیا اور دو سجدے کیے اور پھر تشہد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ پڑھا پھر سلام پھیرا۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن سیرین نے ابی المہلب سے اور وہ چچا ہیں ابی قلابہ کے سوا اس حدیث کے اور روایت کی یہ حدیث محمد نے خالد حذاء سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی المہلب سے اور ابوالمہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور ہشیم اور کئی لوگوں نے یہ حدیث خالد حذاء سے انہوں نے ابی قلابہ سے بہت لمبی حدیث اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تیسری رکعت میں عصر کے پھر کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اس کو خرباق کہتے تھے اور ذوالیدین بھی انہی کو کہتے ہیں الخ (اور یہ روایت پوری آگے آتی ہے) اور اختلاف ہے علماء کو سجدہ سہو کے تشہد میں سو کہا بعضوں نے تشہد پڑھے اس میں اور سلام پھیرے اور کہا بعضوں نے نہ سجدہ سہو میں تشہد ہے نہ سلام اور جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے۔

## بَابُ فِيمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

## باب زیادت و نقصان نماز میں شبہ کرنے کے بیان میں

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں عیاض بن ہلال سے کہا عیاض نے کہا میں نے ابی سعید سے کہ ہم میں کوئی نماز پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کتنی پڑھی تو کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا نماز اور نہ جانے کہ کتنی پڑھی تو دو سجدے کرے بیٹھ کر۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ سے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سعید سے کئی سندوں سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ جب شبہ پڑے کسی کو ایک رکعت میں اور دو میں تو ٹھہراوے اس کو ایک رکعت اور جب شبہ پڑے دو اور تین میں تو ٹھہراوے اس کو دو اور سجدے کرے قبل سلام پھیرنے کے یعنی سہو کے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض علماء نے جب شک کرے نماز میں تو پھر دوبارہ پڑھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک شیطان آتا ہے تم میں سے ایک کے پاس نماز میں اور شبہ ڈالتا ہے اس پر یہاں تک کہ وہ جانتا نہیں کہ کتنی پڑھی سو جب پاوے تم میں سے تو چاہیئے دو سجدے کرے بیٹھے ہوئے۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَهَى اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى اَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى اَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ

علیہ وسلم فرماتے تھے جب بھول جاوے کوئی شخص نماز میں اور نہ جانے کہ دو پڑھیں یا ایک یعنی رکعتیں، تو ایک قرار دے اور اگر نہ جانے کہ دو پڑھیں یا تین تو دو قرار دے اور اگر نہ جانے کہ تین پڑھیں یا چار تو تین قرار دے اور جو باقی ہو سو پڑھ کر آخر میں دو سجدے کرے قبل سلام کے۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عوف سے سوا اس سند کے بھی روایت کیا اس کو زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِى الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِى الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

## باب اس بیان میں جو سلام پھیر دیوے دو رکعت پر ظہر یا عصر میں

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھے دو رکعت پڑھ کر سو کہا ان سے ذوالیدین نے کیا کم کی گئی نماز یعنی بحکم خدا یا آپ بھول گئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ کہا ہے ذوالیدین نے سو عرض کیا لوگوں نے ہاں یعنی نماز کم ہوئی سو کھڑے ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھیں دو رکعتیں پچھلی اور پھر سلام پھیرا تکبیر کہی اور پھر سجدہ کیا مانند پہلے سجدوں کے یا اس سے لمبا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر سجدہ کیا پہلے سجدوں کے برابر یا اس سے لمبا۔

ف: اس باب میں عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذوالیدین سے روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں بعضے کوفی کہتے ہیں کہ جب کلام کرے نماز میں بھول کر یا انجان ہو کر کسی طرح ہو نماز دوبارہ پڑھے اور تاویل کرتے ہیں کہ یہ واقعہ قبل اس کے تھا کہ نماز میں کلام حرام ہو اور شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا اور اس کے قائل ہوئے اور کہا یہ زیادہ صحیح ہے اس سے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے حق میں قصدا نہ کرے اگر بھول کے کھا لیوے اور وہ تو رزق ہے اللہ کا کہ رزق دیا اس کو کہا شافعی نے کہ فرق کیا ہے فقہا نے قصداً کھانے میں اور بھول جانے میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی رو سے روزہ دار کے حق میں اور کہا احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اگر کلام کیا امام نے نماز میں اور اس کو گمان تھا کہ میں نماز پوری کر چکا ہوں اور بعد اس کے معلوم ہوا کہ کچھ باقی ہے تو پوری کرے اور نماز اس کی فاسد نہیں اور جس نے کلام کیا مقتدیوں سے اور اس کو معلوم ہے کہ نماز کچھ باقی ہے تو وہ پھر سے پڑھے اور دلیل ان کی یہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ فرائض گھٹتے بڑھتے رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو کلام کیا ذوالیدین نے اس خیال سے کہ نماز کامل ہوگئی اور آج کے دن یہ بات کسی کے لیے جائز نہیں ہو سکتی جیسے ذوالیدین کو ہوگئی کہ آج کل فرض کم و بیش نہیں ہوتے، احمد کا قول کچھ اسی کے مشابہ ہے اور اسحاق اس باب میں موافق ہیں احمد کے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلوٰةِ فِي النِّعَالِ — باب جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے سعید بن یزید سے کہ کنیت ان کی ابی سلمہ ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک سے کیا نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہن کر تو کہا انس نے ہاں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن ابی حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور عمرو بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابو ہریرہؓ اور عطا سے کہ ایک مرد ہیں بنی شیبہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلوٰةِ الْفَجْرِ — باب نماز صبح میں قنوت پڑھنے کے بیان میں۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلوٰةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ

روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے صبح میں اور مغرب میں۔

ف: اس باب میں روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضۃ الغفاری سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا نماز فجر کی قنوت میں سو بعضوں نے صحابہ وغیرہم سے تجویز کیا ہے قنوت پڑھنا فجر کی نماز میں اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد اور اسحاق نے قنوت نہ پڑھے مگر جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت اترے پھر جب مصیبت آوے تو امام کو لازم ہے کہ لشکر اسلام کے واسطے دعا کرے۔

## بَابٌ فِي تَرْكِ الْقُنُوتِ — باب ترک قنوت کے بیان میں

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَنِيعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هٰهُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ أَكَانُوا يَقْنُتُونَ قَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ۔

روایت ہے احمد بن منیع سے کہا خبر دی ہم کو یزید بن ہارون نے کہا مالک اشجعی نے کہا اپنے باپ سے اے میرے باپ تم نے تو نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیچھے اور حضرت علیؓ کے ساتھ تو یہیں کوفے میں قریب پانچ برس کے کیا یہ لوگ قنوت پڑھتے تھے کہا ان کے باپ نے اے میرے بیٹے یہ نئی بات نکلی ہوئی ہے۔

ف: روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابی مالک اشجعی سے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور کہا سفیان ثوری نے اگر قنوت پڑھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فجر میں تو بھی اچھا ہے اور نہ پڑھا تو بھی اچھا ہے اور اختیار کیا ہے نہ پڑھنا اور ابن مبارک بھی نہیں تجویز کرتے قنوت فجر میں کہا ابو عیسیٰ نے ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلوٰةِ

## باب اس کے بیان میں جو چھینکے نماز میں

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلوٰةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلوٰةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلوٰةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَآءَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا۔

روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو چھینک آئی مجھ کو سو کہا میں نے الحمد للہ یرضیٰ تک اور معنی اس کے یہ ہیں سب تعریف اللہ کے لیے ہے بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اس کے اندر اور اوپر جیسے دوست رکھتا ہے ہمارا رب اور پسند کرتا ہے پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور پوچھا کون بات کرنے والا تھا نماز میں پھر بھی کوئی نہ بولا پھر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنے والا تھا نماز میں پھر بھی کوئی نہ بولا پھر فرمایا سہ بار کون بات کرنے والا تھا نماز میں تو کہا رفاعہ بن رافع بن عفراء نے میں تھا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیونکر کہا تھا تم نے میں نے کہا الحمد للہ سے آخر تک سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کہ دوڑے اس پر تیس اور کئی فرشتے کہ کون چڑھا جاتا ہے اس کلمہ کو لے کر یعنی آسمان کی طرف۔

ف: اس باب میں روایت ہے انس اور وائل بن حجر سے اور عامر بن ربیعہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک یہ واقعہ نماز نفل میں تھا اس لیے کہ کتنے تابعین کہتے ہیں کہ جب چھینکے آدمی نفل نماز میں تو حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اپنے دل میں اس سے زیادہ اجازت نہ دی۔

## بَابٌ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلوٰةِ

## باب نماز میں کلام منسوخ ہونے کے بیان میں

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلوٰةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ۔

روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے باتیں کرتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں بولتا تھا آدمی اپنے ساتھی سے جو بازو پر ہوتا تھا یہاں تک کہ اتری یہ آیت وقوموا للہ قانتین سو حکم ہوا ہم کو چپ رہنے کا اور منع ہوا بات کرنا۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ ابن الحکم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جب آدمی کلام کرے نماز میں عمداً یا سہواً تو دوبارہ پڑھے نماز اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے کہا ہے اگر کلام کرے قصداً تو دوبارہ پڑھے نماز اور اگر کلام کرے بھولے سے یہ مسئلہ نہ جانتا ہو کافی ہے اس کو وہی نماز اور یہی قول ہے شافعیؒ کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ

## باب توبہ کی نماز کے بیان میں

عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهِ وَإِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ۔

روایت ہے اسماء بن الحکم فزاری سے کہا سنا میں نے حضرت علیؓ سے کہ فرماتے تھے جب سنتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع دیتی تھی اللہ کے حکم سے مجھ کو جتنا وہ چاہتا تھا اور جب سنتا تھا میں کوئی حدیث کسی مرد صحابی سے تو قسم لیتا تھا میں اس سے پھر جب قسم کھاتا تھا وہ سچا جانتا تھا میں اس کو اور بیان کیا مجھ سے ابوبکرؓ نے اور سچ کہا ابوبکرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کوئی آدمی نہیں کہ کچھ گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت کرے پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ سے مگر بخش دیتا ہے اللہ اس کے گناہ کو پھر پڑھی حضرتؐ نے اپنے قول کی تائید کے لیے یہ آیت والذین الآیۃ یعنی متقی وہ لوگ ہیں کہ جب ہو جاتی ہے ان سے کچھ بے حیائی یا ظلم کرتے ہیں اپنی جان پر تو یاد کرتے ہیں اللہ کو آخر آیت تک۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی الیسر سے اور نام ابی الیسر کا کعب بن عمرو ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سند سے عثمان بن مغیرہ کے اور روایت کی ان سے شعبہ اور کئی لوگوں نے سو مرفوع کیا انہوں نے مثل ابی عوانہ کی حدیث کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نے یہ حدیث موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مروی ہے مسعر سے مرفوعاً بھی۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَتٰى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلٰوةِ

## باب اس بیان میں کہ لڑکے کو کب سے حکم کریں نماز کا

عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ۔

روایت ہے سبرہ جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھلاؤ لڑکوں کو جب سات برس کے ہوں اور مارو ان کو نماز کے لیے جب دس برس کے ہوں۔

ف: اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں جو نماز چھوڑ دیوے لڑکا بعد دس برس کے اس کی قضا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پڑھے کہا ابوعیسیٰ نے سبرہ بیٹے ہیں معبد جہنی کے اور ان کو ابن عوسجہ بھی کہتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

## باب اس کے بیان میں جو حدث کرے بعد تشہد کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ يَعْنِي الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِي اٰخِرِ صَلٰوتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدث کیا کسی نے قبل سلام کے اور بیٹھ چکا اپنی نماز کے آخر میں یعنی قعدہ اخیرہ میں تو جائز ہوگئی نماز اس کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث از روئے اسناد کے قوی نہیں اور اضطراب ہے اس کی اسناد میں اور بعضے لوگ قائل ہیں اس کے کہ جب بیٹھ چکا مقدار تشہد کی یعنی آخر نماز میں اور حدث کیا قبل سلام کے تو نماز اس کی پوری ہوگئی اور بعضوں نے کہا جب حدث کرے قبل تشہد کے یا قبل سلام کے تو اعادہ کرے نماز کا اور یہی قول ہے شافعیؒ کا اور کہا احمد نے جب تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے تو نماز اس کی جائز ہے کہ فرمایا حضرت نے وتحلیلہا التسلیم یعنی تمام ہونا نماز کا سلام ہے اور تشہد کچھ ایسا فرض نہیں کہ اس کے ترک سے نماز درست نہ ہو۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت کے بعد کھڑے ہوگئے اور تشہد نہ پڑھا اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے جب کہ تشہد پڑھ لیا اگر سلام نہ پھیرے تو بھی نماز جائز ہے اور سند پکڑی اس حدیث سے کہ سکھایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد ابن مسعود کو اور اس کے اخیر میں فرمایا فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ یعنی جب فارغ ہوچکا تو تشہد سے تو ادا کر دیا جو تجھ پر لازم تھا کہا ابوعیسیٰ نے عبدالرحمٰن بن زیادؒ وہ افریقی ہیں بعض اہل حدیث نے ان کو ضعیف کہا ہے انہی میں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان اور احمد بن حنبل۔

## بَابُ مَا جَاءَ إِذَا كَانَ مَطَرٌ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ

## باب اس بیان میں کہ جب مینہ برستا ہو تو نماز اپنی اپنی منزلوں میں پڑھ لینا درست ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهِ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہا تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں اور برسا مینہ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے نماز پڑھ لے اپنے فرودگاہ میں۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سمرہ اور ابی الملیح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے اہل علم نے جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہونے کی جب کیچڑ پانی ہو اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہا سنا میں نے ابا زرعہ سے کہتے تھے روایت کی عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے ایک حدیث اور کہا ابازرعہ نے نہیں دیکھا میں نے بصرہ میں کوئی حافظ تین شخصوں سے بڑھ کر علی بن مدینی اور ابن الشاذکونی اور عمرو بن علی اور ابوالملیح کا نام عامر ہے اور وہ ابن اسامہ ہیں اور کہتے ہیں انہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ فِي أَدْبَارِ الصَّلٰوةِ

## باب نماز کے بعد تسبیحوں کے بیان میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَغْنِیَاءَ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَ یَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَ لَهُمْ اَمْوَالٌ یُعْتِقُوْنَ وَ یَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَ ثَلٰثِیْنَ مَرَّةً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ مَرَّةً وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اَرْبَعًا وَ ثَلَاثِیْنَ مَرَّةً وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَاِنَّکُمْ تُدْرِکُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَکُمْ وَلَا یَسْبِقُکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا حاضر ہوئے فقراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ امیر لوگ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور سوا اس کے ان کے پاس مال ہے کہ اس سے غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں تو فرمایا حضرت نے جب تم نماز پڑھ چکا کرو تو کہو سبحان اللہ تینتیس۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس۳۴ بار اور لا الہ الا اللہ دس بار سو تم پا لوگے اس کی برکت سے درجے ان کے جو تم سے آگے بڑھ گئے ہوں گے اور نہ آگے بڑھ سکے گا کوئی تم میں سے جو پیچھے تمہارے ہے۔

ف: اس باب میں روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور زید بن ثابت اور ابی الدرداء اور ابن عمرؓ اور ابی ذر سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو خصلتیں ہیں کہ نہیں بجالاتا کوئی مرد مسلمان مگر داخل ہوتا ہے جنت میں، اول یہ کہ تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس۳۳ بار اور اللہ اکبر کہے چونتیس۳۴ بار دوسرے یہ کہ سبحان اللہ کہے سوتے وقت دس بار الحمد للہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الدَّابَّةِ فِی الطِّیْنِ وَالْمَطَرِ

## باب سواری پر نماز پڑھنے کے بیان میں کیچڑ اور پانی کے وقت

عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ یَعْلَی بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُمْ کَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَانْتَهَوْا اِلٰی مَضِیْقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوْا السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَاَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ فَصَلّٰی بِهِمْ یُوْمِیْ اِیْمَاءً یَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّکُوْعِ۔

روایت ہے عمرو بن عثمان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ وہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو پہنچے ایک تنگ جگہ میں اور وقت آیا نماز کا اور اوپر سے مینہ برسا اور نیچے کیچڑ ہوئی بس اذان دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اور تکبیر کہی پھر آگے بڑھے اپنی سواری سے اور امامت کی ان کی اشارہ کرتے تھے اور جھکتے تھے سجدہ میں رکوع سے زیادہ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے، فقط عمرو بن رماح بلخی نے اس کو روایت کیا ہے اور کسی کی روایت سے معلوم نہیں ہوتی اور روایت کی ہے ان سے کئی عالموں نے اور ایسا ہی مروی ہے انس بن مالک سے کہ انہوں نے نماز پڑھی کیچڑ پانی میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سواری پر اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الصَّلٰوةِ

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

## باب نماز میں بہت کوشش اور محنت اٹھانے میں

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ پائے مبارک آپؐ کے پھول گئے سو عرض کیا گیا کہ آپؐ یہ تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ بخش دیئے گئے آپؐ کے اگلے اور پچھلے گناہ سو فرمایا آپؐ نے کیا نہ ہوں میں بندہ شکر گزار۔

ف: اور اس باب میں حضرت ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الصَّلٰوةُ

عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلَاتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْئًا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلَ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ۔

## باب اس بیان میں کہ قیامت کے دن بندہ سے پہلے جس کی پرسش ہوگی وہ نماز ہے۔

روایت ہے حریث بن قبیصہ سے کہا آیا میں مدینے میں تو دعا کی میں نے یا اللہ نصیب ہو مجھ کو ہمنشین نیک کہا پھر بیٹھا میں ابی ہریرہؓ کے پاس اور کہا دعا کی تھی میں نے کہ نصیب ہو مجھ کو نیک ہمنشین سو بیان کرو مجھ سے کوئی حدیث کہ سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شاید اللہ فائدہ دے مجھ کو اس سے سو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پہلے جس کا حساب ہوگا بندے سے قیامت کے دن اس کے عملوں سے نماز ہے پس اگر درست ہوئی تو نجات پائی اور مراد کو پہنچا اور اگر خراب ہوئی خراب ہوا نقصان پایا پس اگر گھٹے کچھ فرض تو فرماوے گا پروردگار تعالیٰ نظر کرو کچھ نفل ہیں میرے بندے کے تو پورے ہوں گے اس سے نقصان فرضوں کے پھر تمام عملوں کا یہی طریقہ ہوگا۔ یعنی نفلوں سے فرض پورے کیے جائیں گے۔

ف: اس باب میں روایت ہے تمیم داری سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے دوسری سند سے بھی ابی ہریرہؓ سے اور روایت کیا ہے بعض اصحاب حسن نے حسن سے انہوں نے قبیصہ بن حریث سے سوائے اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حریث ہیں اور مروی ہے انس بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ مَا لَهٗ مِنَ الْفَضْلِ

## باب اس بیان میں کہ جو پڑھے بارہ رکعت سنت رات دن میں اس کو کیا ثواب ملے گا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھے بارہ رکعت سنت بناوے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مکان جنت میں چار رکعت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشاء کے اور دو رکعت قبل فجر کے۔

ف: اس باب میں روایت ہے ام حبیبہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی موسیٰ اور ابن عمرؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی غریب ہے اس سند سے اور بعض علماء نے کلام کیا ہے حافظے میں مغیرہ بن زیاد کے۔

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔

روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی رات دن میں بارہ رکعت بنایا گیا اس کے لیے ایک گھر جنت میں، چار قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے اور دو قبل فجر کے جو نماز ہے اول روز کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ
## باب صبح کی سنتوں کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت صبح کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو اس میں ہے۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی احمد بن حنبل نے صالح بن عبداللہ ترمذی سے یہی ایک حدیث۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا
## باب تخفیف سنت فجر اور قرات میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا دیکھتا رہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہینے بھر تک پڑھتے تھے دو رکعت سنت میں فجر کی قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ اور انسؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور حفصہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم روایت سے ثوری کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحاق سے مگر سند سے ابی احمد کی اور مشہور لوگوں کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے ابی اسحاق سے اور یہی حدیث مروی ہے اسرائیل سے بواسطہ ابی احمد کے بھی اور ابو احمد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



زبیری ثقہ ہیں حافظ ہیں، کہا سنا میں نے بندار سے کہتے تھے کسی کا حافظہ میں نے ایسا نہیں دیکھا جیسا ابی احمد زبیری کا تھا اور نام ان کا محمد بن عبداللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ — باب باتیں کرنے کے بیان میں صبح کے سنت کے بعد

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتیں پڑھ چکتے فجر کی تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا آپؐ کو تو باتیں کرتے اور نہیں تو تشریف لے جاتے نماز کو۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کلام بعد طلوع فجر کے جب تک نماز نہ پڑھے مگر جو ذکر الٰہی یا ضروری بات ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ — باب اس بیان میں کہ بعد طلوع فجر کے سوا دو سنتوں کے اور نماز نہ پڑھنا چاہیئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں ہے بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنتوں کے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر اور حفصہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر قدامہ بن موسٰی کی روایت سے اور روایت کی ہے ان سے کئی لوگوں نے اور اس پر اجماع ہے علماء کا کہ مکروہ ہے نماز پڑھنا بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنت کے اور معنی اس حدیث کے یہی ہیں کہ نماز نہ پڑھنا چاہیئے بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعت فجر کی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ — باب صبح کی سنت کے بعد لیٹنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِيْنِهِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھ چکے ایک تم میں کا سنت فجر کی تو لیٹ جاوے سیدھے کروٹ پر۔

ف: اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتے سنت فجر کی اپنے گھر میں لیٹ جاتے سیدھے کروٹ پر اور کہا ہے بعض علماء نے کہ ایسا کرنا ہے مستحب جان کر۔

## بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ — باب اس بیان میں کہ جب تکبیر ہو جاوے فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا چاہیئے سوائے فرض کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو جاوے نماز فرض کی تو اور نماز نہ پڑھے سوائے اسی فرض کے۔

ف: اس باب میں ابن بحینہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن سرجس اور ابن عباسؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ایوب اور ورقاء بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسماعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا حماد بن زید نے اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی ہریرہ رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ رضؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا کہ جب تکبیر ہو جاوے نماز کی تو سوائے فرض کے اور کچھ نہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ تَفُوْتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

## باب اس بیان میں کہ جب فوت ہو جاوے سنت صبح کی تو بعد فرض پڑھ لے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَدِّهٖ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِيْ اُصَلِّيْ فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ اَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا اِذًا۔

روایت ہے محمد بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تکبیر ہوئی نماز کی اور پڑھی میں نے صبح کی نماز ان کے ساتھ پھر پھرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پایا مجھ کو نماز پڑھتے سو فرمایا ٹھہر جا اے قیس کیا دو نمازیں ایک ساتھ پڑھتا ہے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھی تھیں میں نے دو سنتیں فجر کی فرمایا آپؐ نے اس صورت میں کچھ مضائقہ نہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے محمد بن ابراہیم کی حدیث نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر روایت سے سعد بن سعید کے اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ سنا ہے عطا بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث مرسلاً اور کہا ہے ایک قوم نے اہل مکہ سے موافق اس حدیث کے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھ لیوے دو سنتیں بعد فرض کے قبل طلوع آفتاب کے کہا ابوعیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور قیس دادا ہیں یحییٰ بن سعید کے اور کہتے ہیں ان کو قیس بن عمرو اور قیس بن فہد بھی اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں کہ محمد بن ابراہیم تیمی کو سماع نہیں قیس سے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سعد بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور دیکھا قیس کو یعنی نماز پڑھتے آخر حدیث تک۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِعَادَتِهَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

## باب اس بیان میں کہ سنت فجر اگر فوت ہو جائے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو پڑھ لے بعد طلوع آفتاب کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے یہی فعل ان کا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث ہمام سے اس اسناد سے مانند اس حدیث کے مگر عمرو بن عاصم کلابی نے اور مشہور حدیث قتادہ کی ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے بشیر بن نہیک سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے پالی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے تو پالی اس نے نماز صبح کی۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

## باب ظہر کے قبل چار رکعت سنت کے بیان میں

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَکْعَتَیْنِ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے قبل چار رکعت اور بعد دو رکعتیں۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابو بکر عطار نے کہا انہوں نے کہا علی بن عبداللہ نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان سے کہا سفیان نے ہم پہچانتے ہیں عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے اختیار کرتے ہیں کہ پڑھے قبل ظہر کے چار رکعت اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ نماز نفل رات اور دن میں دو دو رکعت ہے کہتے ہیں جدا جدا پڑھے ایک ایک دوگانہ یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

## باب ظہر کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَهَا۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعت سنت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ اٰخَرُ

## دوسرا باب

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا لَمْ یُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نہ پڑھتے چار رکعت قبل ظہر کے تو پڑھ لیتے ان کو بعد ظہر کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن مبارک کی اسی سند سے اور روایت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کیا اس کو قیس بن ربیع نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے مانند اس کے اور نہیں جانتے ہم اس کو روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ سے سوائے قیس بن ربیع کے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ۔

روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اس کے چار رکعت حرام کرے گا اس کو اللہ دوزخ پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی۔

عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُخْتِيْ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

روایت ہے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہؓ سے جو بیوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو حفاظت کرے چار رکعت پر قبل ظہر کے اور چار پر بعد ظہر کے حرام کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر دوزخ کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور قاسم جو بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ ثقہ ہیں شامی ہیں صاحب ہیں ابی امامہ کے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ
## باب عصر کے قبل چار سنتوں کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عصر سے پہلے چار رکعت فرق کر دیتے تھے یعنی دو دوگانوں میں سلام سے مقرب فرشتوں پر اور جو تابع دار ان کے تھے مسلمانوں اور مومنوں سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے اور اختیار کیا ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہ فصل نہ کرے چار رکعت سنت میں عصر میں یعنی ایک سلام سے پڑھے اور سند پکڑی اس حدیث سے اور کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تشہد پڑھتے تھے دو رکعت کے بعد اور کہتے ہیں شافعی اور احمد صلوٰۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ یعنی نماز رات دن کی دو دو رکعت ہے۔ اور کہتے ہیں کہ فصل کرے ان میں یعنی دو سلام میں پڑھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اس آدمی پر جو پڑھے عصر کے قبل چار رکعت۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا
## باب مغرب کے بعد دو رکعتوں اور اس کی قرأت کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ میں شمار نہیں کر سکتا کتنی بار سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے ہوئے دو سنتوں میں بعد مغرب کے اور قبل صبح کے۔

ف: اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو ان سے مگر عبد الملک بن معدان نے کہ وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے۔

## بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا فِي الْبَيْتِ　باب مغرب کی دو سنتیں گھر پڑھنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے دو رکعت بعد مغرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت کے گھر میں۔

ف: اس باب میں رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے یاد کی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں کہ پڑھتے تھے آپ رات دن میں دو قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے، کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اور روایت کی مجھ سے حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہ پڑھتے تھے حضرت دو رکعت قبل فجر کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ　باب مغرب کے بعد چھ رکعت کے ثواب کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت بری بات نہ کرے ان کے بیچ میں برابر ہوگا اس کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے مغرب کے بعد بیس رکعتیں بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر روایت سے زید بن حباب کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ابی خثعم سے کہا اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے عمر و بن عبد اللہ بن ابی خثعم منکر حدیثیں روایت کرنے والے تھے اور بہت ضعیف کہا ان کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَآءَ فِي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ
## باب عشا کے بعد دو رکعت سنت کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلوٰةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ۔

روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے قبل ظہر کے دو رکعت اور بعد اس کے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشاء کے دو اور قبل فجر کے دو۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن شقیق کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ صَلوٰةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔
## باب اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ صَلوٰةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلوٰتِكَ وِتْرًا۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیئے پھر جب خوف ہو تجھے صبح کا تو اس کو ایک رکعت وتر پڑھ اور کر آخر نماز اپنی وتر۔

ف: اس باب میں عمرو بن عنبسہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیئے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ صَلوٰةِ اللَّيْلِ۔
## باب نمازِ شب کے ثواب کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلوٰةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلوٰةُ اللَّيْلِ۔

روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزے بعد رمضان کے روزے محرم کے ہیں جو مہینہ ہے اللہ کا اور سب سے افضل نماز بعد فرض کے نماز رات کی ہے۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور بلالؓ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے اور ابو بشیر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور کنیت ایاس کی ابی وحشیہ ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي وَصْفِ صَلوٰةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ
## باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی کیفیت میں

عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلوٰةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ

روایت ہے ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی سعید بن ابی سعید مقبری کو کہ پوچھا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیسی تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں سو فرمایا حضرت عائشہؓ نے نہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے ہوں رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ، پڑھتے تھے چار رکعت ایسی کہ نہ پوچھ تو ان کے حسن اور طول کو پھر پڑھتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

تھے چار رکعت کہ نہ پوچھو ان کے حسن اور طول سے پھر پڑھتے تھے تین رکعت وتر کی سو کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا میں نے یارسول اللہ آپ سوجاتے ہیں قبل وتر کے سو فرمایا آپ نے اے عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے گیارہ رکعت رات کو وتر کرتے ایک رکعت کے ساتھ پھر جب فارغ ہوجاتے اس سے لیٹ رہتے سیدھے کروٹ پر۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند پہلی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابٌ مِنْهُ

## دوسرا باب اسی بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابٌ مِنْهُ

## دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نو رکعت رات کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اعمش سے اُوپر کی حدیث کے مانند روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہا ابو عیسیٰ نے اکثر روایتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ رکعت مروی ہیں مع وتر کے اور کم سے کم جو مروی ہے وہ نو رکعت ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور روکتا ان کو اس سے خواب یا لگ جاتی آپ کی آنکھ تو دن کو پڑھتے بارہ رکعتیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے ہیں عبدالعظیم عنبری کے کہا بیان کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہم سے عتاب بن مثنٰی نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زرارہ بن اوفی قاضی تھے بصرہ کے اور امامت کرتے تھے قبیلہ بنی قشیر کی سو ایک دن نماز صبح میں پڑھی یہ آیت فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ یَوْمَئِذٍ یَوْمٌ عَسِیْرٌ۔ یعنی جب پھونکا جائے صور تو وہ دن سخت ہے پس گر پڑے بیہوش ہو کر اور وفات پائی سو کہا بہز بن حکیم نے میں بھی تھا ان کے اٹھانے والوں میں ان کے گھر تک کہا ابو عیسٰی نے اور سعد بن ہشام بیٹے ہیں عامر انصاری کے، اور ہشام بن عامر صحابیوں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

## بَابٌ فِیْ نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا كُلَّ لَیْلَةٍ

## باب اس بیان میں کہ پروردگار و تعالے ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا كُلَّ لَیْلَةٍ حِیْنَ یَمْضِیْ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فَلَا یَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰی یُضِیْءَ الْفَجْرُ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اترتا ہے اللہ برتر اور بڑی عظمت اور شان والا آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب گزر جاتی ہے تہائی رات پہلی اور فرماتا ہے میں ہوں بادشاہ کون ہے ایسا کہ پکارے مجھ کو کہ میں جواب دوں اور قبول کروں اس کے پکارنے کو کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے کہ میں دوں اس کو جو مانگے۔ کون ہے کہ جو مغفرت مانگے مجھ سے کہ بخش دوں گناہ اس کے پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ روشن ہو جاتی ہے فجر۔

ف: اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور ابی سعید اور ابی رفاعۃ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی بہت سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ اترتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ بڑی عظمت اور شان والا جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور یہ صحیح تر ہے سب روایتوں سے یعنی جس میں آخر شب مذکور ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقِرَاءَةِ بِاللَّیْلِ

## باب رات کو قرآن پڑھنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ اِنِّیْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِیْلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ اِنِّیْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ قَالَ اخْفِضْ قَلِیْلًا۔

روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بکرؓ سے میں گزرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت چپکے سے سو عرض کیا ابو بکرؓ نے میں سناتا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا یعنی خدا کو، فرمایا آپؐ نے بلند کرو تھوڑی آواز اور فرمایا حضرت عمرؓ سے میں گزرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت بلند آواز سے سو عرض کیا انہوں نے میں جگاتا ہوں سوتوں کو اور بھگاتا ہوں شیطان کو، آپؐ نے فرمایا ذرا چپکے سے پڑھو۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ام ہانیؓ اور انسؓ اور ام سلمہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَیْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ یَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً۔

روایت ہے عبداللہ بن ابی قیس سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیسی تھی قرارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو تو فرمایا ہر طرح سے قرارت کرتے تھے کبھی چپکے سے پڑھتے تھے اور کبھی زور سے، کہا میں نے سب تعریف ہے اس اللہ کو جس نے دین کے کام میں وسعت رکھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی غریب ہے اور اسناد کیا ہے اس کا یحییٰ بن اسحاق نے حماد بن سلمہ سے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے اس کو ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن رباح سے مرسلاً۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِآیَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَیْلَةً۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ساری رات پڑھتے رہے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت قرآن کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِی الْبَیْتِ

## باب نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ صَلٰوتِكُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل تمہاری نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھی جاوے مگر فرض یعنی اس کا جماعت سے اور مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے۔

ف: اس باب میں عمرؓ بن خطاب اور جابرؓ بن عبداللہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے اور اختلاف کیے ہیں روایت میں اس حدیث کے سو روایت کیا اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابو النضر سے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابی النضر سے اور مرفوع نہیں کیا اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا[1]

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اپنے گھروں میں اور نہ بناؤ ان کو قبریں یعنی قبرستان کی طرح گھروں کو نماز سے خالی نہ رکھو۔)

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] یعنی ان کو نماز اور دعا اور تلاوت سے خالی نہ رکھو کہ قبروں کی طرح ہو جاویں تو نفل کے ادا کا گھروں میں حکم فرمایا اور قبروں کے پاس بجا آوری عبادت سے منع فرمایا اور ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین ساری مسجد ہے سوا مقبرہ اور حمام کے اس کو امام احمد اور سنن والوں نے روایت کیا ہے اور ابو حاتم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اَبْوَابُ الْوِتْرِ

# یہ سب باب وتر کے بیان میں ہیں

## بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْوِتْرِ

## باب بیان میں فضیلت وتر کے۔

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ۔

روایت ہے خارجہ بن حذافہ سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اللہ نے تمہاری مدد کی ہے ایک نماز سے کہ بہتر ہے تمہارے لیے سُرخ اونٹوں سے وہ وتر ہے مقرر کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نماز عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک یعنی یہ اس کا وقت ہے۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اور عبداللہ بن عمروؓ اور بریدہ اور ابی بصرہ صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے، کہا ابوعیسٰی نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یزید بن ابی حبیب کے اور وہم کیا ہے بعض محدثین نے اس حدیث میں اور کہا عبداللہ بن راشد زرقی اور وہ وہم ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ

## باب اس بیان میں کہ وتر فرض نہیں ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلٰوتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَآ اَهْلَ الْقُرْاٰنِ۔

روایت ہے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے وتر کچھ فرض نہیں جیسے نماز پنجگانہ فرض ہے لیکن سنت ٹھہرایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، فرمایا اللہ وتر ہے یعنی طاق ہے دوست رکھتا ہے وتر کو سو پڑھا کرو وتر اے قرآن والو!

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن مسعود اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث علیؓ کی حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے فرمایا حضرت علیؓ نے وتر ایسا ضروری نہیں جیسا نماز فرض ہو لیکن سنت ہے، کہ مقرر کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) نے اپنی اس مرض میں فرمایا جس سے نہ اُٹھے کہ لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ کو کہ انہوں نے اپنے انبیاءؑ کی قبروں کو مسجد بنایا اور اگر یہ بات آپؐ ارشاد فرماتے تو آپؐ کی قبر شریف بھی کھلی رہتی مگر اس کا ڈر ہوا کہ کہیں مسجد نہ ہو جاوے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اکثر لوگ قبر کے پاس کی تکلنا تو دعائیں ایسی برکت کی توقع کرتے ہیں جو مسجدوں میں نہیں کرتے تو اسی خرابی کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سرے سے جڑ ہی کاٹ دی ہے کہ قبرستان میں نماز پڑھنے کو مطلق منع فرما دیا گو نمازی کا قصد اپنی نماز میں اس جگہ کی برکت حاصل کرنے کا نہ ہو جیسے کہ نماز پڑھنی آفتاب کے نکلنے اور ڈوبنے کے وقت منع فرمائی اس لیے کہ یہ ایسے اوقات ہیں کہ مشرکین آفتاب کے واسطے نماز کا قصد کیا کرتے ہیں اسی نظر سے اس وقت نماز سے منع فرمایا گو نمازی کا قصد وہ نہ ہو جو مشرکوں کا ہوتا ہے مگر یہ واسطہ دُور کرنے کو منع فرمایا اور اگر نماز سے قصد اس جگہ کی برکت لینے کا ہو تو یہ صریح دھوکا دینا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو اور مخالفت ہے اس کے دین کی اور ایجاد کرنا ایسے دین کا جس کی اجازت اس نے نہیں دی غرضکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متین سے یہ بات یقیناً جانی گئی کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنے کی ممانعت ہے اور کہ آپؐ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو قبروں کو مسجدیں کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے انہوں نے سفیان سے یہ حدیث اور یہ صحیح ہے ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اور روایت کی منصور بن معتمر نے ابی اسحاق سے مانند روایت ابی بکر بن عیاش کے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ
## باب اس بیان میں کہ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ

روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر پڑھ لیا کروں میں سونے سے پہلے۔

ف: کہا عیسیٰ بن ابی عزہ نے کہ تھے شعبی وتر پڑھ لیا کرتے تھے اول شب میں پھر سوتے تھے اور اس باب میں ابوذرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو ثور ازدی کا نام حبیب بن ابی ملیکہ ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے یہ کہ نہ سووے آدمی جب تک وتر پڑھ لے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو ڈرے تم میں سے کہ نہ اٹھ سکے گا آخر شب میں تو وتر پڑھے اول شب میں اور جو طمع کرے رات کے اٹھنے کا تو وتر پڑھے آخر شب میں اس لیے کہ اخیر رات میں جو قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے کہا روایت کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الْوِتْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاٰخِرِهٖ
## باب اس بیان میں کہ وتر اول شب اور آخر شب دونوں میں پڑھنا درست ہے

عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ اَوَّلَهٗ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَانْتَهٰی وِتْرُهٗ حِیْنَ مَاتَ فِی وَجْهِ السَّحَرِ۔

روایت ہے مسروق سے انہوں نے پوچھا حضرت عائشہؓ سے حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا سو فرمایا حضرت عائشہؓ نے ساری رات میں جب چاہتے وتر پڑھ لیتے اول شب بھی اور اوسط شب اور آخر شب میں بھی یہاں تک کہ مقرر ہو گیا حضرت کے وتر کا وقت جب وفات ہوئی پچھلے حصے میں آخر شب کے۔

ف: ابو عیسیٰ نے کہا ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اور اس باب میں علی اور جابر اور ابی مسعود انصاری اور ابی قتادہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے وتر پڑھنا آخر شب میں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الْوِتْرِ بِسَبْعٍ
## باب وتر کی سات رکعتوں کے بیان میں

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلٰثَ عَشَرَةَ فَلَمَّا کَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے تیرہ رکعت پھر جب بوڑھے ہوئے اور ضعف آیا تو پڑھنے لگے وتر سات رکعت۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علیہ وسلم سے وتر کی تیرہ اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک رکعت بھی کہا اسحاق بن ابراہیم نے معنی اس حدیث کے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر کی یہ ہیں کہ پڑھتے تھے شب کو تیرہ رکعتیں وتر سمیت سو منسوب کی گئی نماز شب یعنی تہجد وتر کی طرف اور روتر کو راوی نے وتر کہا ہے۔ اور روایت کی اس باب میں ایک حدیث بھی حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے اور سند لائے اس کو جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اوتروا یا اھل القران یعنی تہجد پڑھو اے اہل قرآن تو معلوم ہوا اس سے کہ تہجد کو بھی وتر کہتے ہیں اس لیے آپ نے اہل قرآن کو حکم فرمایا تہجد کا۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ — باب پانچ وتر کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ اِلَّا فِي آخِرِهِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ رکعت رات میں وتر پڑھتے اس میں سے پانچ رکعت کہ نہ بیٹھتے اس میں مگر اخیر میں پھر جب اذان دیتا موذن کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھتے بہت ہلکی یعنی قرارت اس میں کم ہوتی۔

ف: اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے کہ وتر پانچ ہی رکعت ہے اور کہتے ہیں نہ بیٹھے اس میں مگر اخیر میں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ بِثَلٰثٍ — باب وتر کی تین رکعتوں کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَاُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَاُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ آخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر کی تین رکعت اور پڑھتے تھے اس میں نو سورتیں مفصّل سے پڑھتے ہر رکعت میں تین سورتیں کہ اخیر ان کی قل ھو اللہ احد ہوتی۔

ف: اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور ابو ایوب اور عبدالرحمن بن ابزی سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے اور مروی ہے عبدالرحمن بن ابزی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نہیں ذکر کیا بعضوں نے ابی بن کعب کا اور بعضوں نے کہا عبدالرحمن بن ابزی روایت کرتے ہیں ابی سے کہا ابو عیسیٰ نے گئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس طرف کہ وتر پڑھے آدمی تین رکعت کہا سفیان نے تیرا جی چاہے وتر پڑھ پانچ رکعت چاہے تین رکعت چاہے ایک رکعت اور کہا سفیان نے میرے نزدیک بہتر ہے تین رکعت اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اہل کوفہ کا روایت کی ہم سے سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا محمد بن سیرین نے وتر پڑھتے ہیں پانچ رکعت بھی اور تین رکعت اور ایک رکعت بھی اور جانتے ہیں ان سب کو بہتر۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ — باب وتر کی ایک رکعت کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ

روایت ہے انس بن سیرین سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر سے کیا دراز

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَقُلْتُ أُطِيلُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْأَذَانُ فِي أُذُنِهِ۔

کروں میں قراءت کو فجر کی سنتوں میں سو فرمایا انہوں نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے رات کو دو دو رکعت اور وتر پڑھتے ایک رکعت اور دو رکعت پڑھتے اس وقت کہ آذان کی آواز ان کے کان میں آتی یعنی قراءت نہایت کم ہوتی۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور جابرؓ اور فضل بن عباس اور ابی ایوب اور ابن عباس سے بھی روایت کرتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے کہ کہتے ہیں کہ جدا کردے آدمی تیسری رکعت کو پہلی دو رکعتوں سے اور وتر پڑھے ایک رکعت کے ساتھ اور یہی قول ہے مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ　　باب قراءت کا وتر میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فِي رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد ایک ایک سورت ایک ایک رکعت میں۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوعیسیٰ نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت میں معوذتین اور قل ھو اللہ احد اور اختیار کیا ہے اکثر علمائے صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے پڑھنا سبح اسم ربک الاعلیٰ کا پہلی رکعت میں اور قل یا ایھا الکافرون دوسری میں اور قل ھو اللہ احد تیسری میں۔

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

روایت ہے عبدالعزیز بن جریج سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایھا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالعزیز یہ بیٹے ہیں ابن جریج کے اور دوست ہیں عطاء کے اور ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ　　باب وتر میں قنوت پڑھنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ

روایت ہے ابی الحوراء سے کہا انہوں نے کہا حسن بن علیؓ نے سکھائے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلمات کہ کہا کروں میں انکو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فِي الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

وتر میں اللّٰھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ ہدایت کر مجھ کو ان میں جن کو ہدایت کی تو نے اور عافیت دے مجھے ان میں جن کو عافیت دی تو نے اور ضامن ہو جا میرا ان میں جن کی ضمانت کی تو نے اور برکت دے مجھ کو اس میں جو دیا ہے تو نے مجھ کو اور بچا اس کے شر سے جو تقدیر میں لکھا ہے تو نے اس لیے کہ تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر کوئی حکم نہیں کر سکتا اور نہیں ذلیل ہوتا جس کا تو متکفل ہو بڑی برکت والا ہے تو رب ہمارا اور بلندی والا۔

ف: اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر روایت سے ابی الحوراء کی اور نام ان کا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے باب میں اس سے اچھی اور اختلاف ہے علماء کا قنوت وتر میں سو عبد اللہ بن مسعود نے تو کہا ہے قنوت وتر میں پڑھے تمامی سال اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق اور اہل کوفہ اور مروی ہے حضرت علیؓ سے کہ وہ نہ پڑھتے تھے قنوت مگر نصف آخر میں رمضان کے بعد رکوع کے اور بعضے اہل علم بھی اسی طرف گئے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ يَنْسٰى

## باب اس بیان میں جو سو جاوے بے وتر پڑھے یا بھول جاوے

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ۔

روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو جاوے اور وتر نہ پڑھے ہوں یا بھول جاوے تو پڑھ لے جب یاد آوے یا نیند سے بیدار ہو۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ۔

روایت ہے زید بن اسلم سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو جاوے بے وتر پڑھے اور وقت جاتا رہے تو پڑھ لے جب صبح کو اٹھے۔

ف: اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے سنا ہے میں نے ابو داؤد سنجری سے یعنی سلیمان بن اشعث سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے حال عبد الرحمٰن بن زید کا جو بیٹے ہیں اسلم کے سو کہا احمد نے بھائی ان کے عبد اللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور سنا میں نے محمد کو ذکر کرتے تھے علی بن عبد اللہ کا کہ وہ ضعیف کہتے تھے عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم کو اور کہا عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور بعض لوگ گئے ہیں اہل کوفہ سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں وتر پڑھ لے آدمی جب یاد کرے اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَادَرَةِ الْوِتْرِ بِالصُّبْحِ

## باب اس بیان میں کہ صبح سے پہلے وتر پڑھ لینا چاہیئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَوْتِرُوْا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوْا۔

صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو وتر۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَھَبَ کُلُّ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ وَالْوِتْرُ فَأَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طلوع ہو چکی فجر تو جاتا رہا سب رات کی نمازوں کا وقت اور وتر کا بھی سو وتر پڑھ لیا کرو طلوع فجر سے پہلے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے اور سلیمان بن موسٰی اکیلے ہیں اس لفظ کے بیان کرنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ یعنی وتر نہیں ہیں نماز صبح کے بعد اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اہل علم سے اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کہ وتر پڑھنا ضرور نہیں صبح کی نماز کے بعد۔

## بَابُ مَا جَآءَ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ

## باب اس بیان میں کہ دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں

عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ أَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ۔

روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جو شخص پڑھ چکا ہو وتر اول شب میں اور پھر اٹھے آخر شب میں تو کہا بعض علماء نے اور جو ان کے بعد تھے کہ توڑ ڈالے اور ایک رکعت اس میں ملا دے پھر پڑھتا رہے جو چاہے پھر وتر پڑھ لیوے آخر میں نماز کے اس لیے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے اور اسی طرف گئے ہیں اسحاق اور کہا بعض علماء صحابہ وغیرہ نے جو وتر پڑھ چکا ہو اول شب میں پھر سو گیا اور اٹھا آخر شب میں تو نماز پڑھے جتنی چاہے اور چھوڑ دے وتر کو اپنے حال پر یعنی پھر دوبارہ وتر کی اور ایک رکعت ملانے کی حاجت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انسؒ اور احمد اور ابن مبارک کا اور یہی صحیح ہے کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثوں میں کہ آپ نے نماز پڑھی ہے بعد وتر کے بھی تو پھر اعادہ وتر کیا ضروری ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَۃَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے بعد وتر کے دو رکعت۔

ف: اور مروی ہے اس کی مانند ابی امامہ اور عائشہؓ اور کتنے لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْوِتْرِ عَلَی الرَّاحِلَۃِ۔

## باب سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْہُ فَقَالَ أَیْنَ کُنْتَ فَقُلْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ أَلَیْسَ لَکَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ أُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ۔

روایت ہے سعید بن یسار سے کہا تھا میں سفر میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ جو پیچھے رہ گیا میں ان سے پوچھا کہاں تھا تو کہا میں نے وتر پڑھتا تھا تو کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کیا نہیں ہے تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ریس اچھی میں نے دیکھا ہے آپ کو وتر پڑھتے ہوئے اپنی سواری پر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


www.KitaboSunnat.com

ف: اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اس طرف اور کہتے ہیں کہ وتر پڑھ لیوے سواری پر اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاق اور بعضے کہتے ہیں وتر نہ پڑھے سواری پر اور جب وتر کا ارادہ ہو تو سواری سے اترے اور زمین پر پڑھے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي صَلٰوةِ الضُّحٰى — باب نماز چاشت کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے دن چڑھے بارہ رکعت بنا دے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک محل جنت میں سونے سے۔

ف: اس باب میں ام ہانی اور ابو ہریرہؓ اور نعیم بن ہمار اور ابی ذر اور عائشہؓ اور ابی امامہ اور عتبہ بن عبد اسلمی اور ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے۔

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمُّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔

روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا کسی نے خبر نہیں دی مجھ کو کہ اس نے دیکھا ہو رسول اللہ صلعم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے مگر ام ہانی نے کہ بیان کیا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن اور غسل کیا اور پڑھیں آٹھ رکعتیں میں نے نہیں دیکھا کبھی پڑھی ہو نماز اس سے ہلکی فقط اتنا تھا کہ پورا کرتے تھے آپ رکوع اور سجدہ یعنی ہلکا پن فقط قرات کی کمی سے تھا نہ یہ کہ رکوع و سجدہ پر اطمینان نہ ہو۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے گو یا احمد نے یقین کہا ہے اس باب میں کہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ام ہانی کی ہے اور اختلاف کیا ہے نعیم میں سو بعضوں نے کہا نعیم بن خمار ہیں اور بعضوں نے کہا ابن ہمار اور ابن ہبار بھی کہا جاتا ہے اور ابن ہمام بھی اور صحیح ابن ہمار ہے اور ابو نعیم کو وہم ہو گیا اس میں سو کہا ابن خمار اور خطا کی اس میں پھر چھوڑ دیا یہ کہنا اور کہا نعیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے ابی نعیم سے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ ابْنَ آدَمَ ارْكَعْ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ۔

روایت ہے ابی ذر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اللہ تعالیٰ سے کہ ارشاد کیا پروردگار تعالیٰ نے اے بیٹے آدم کے پڑھ میرے لیے چار رکعت دن کے شروع میں کفایت کروں گا تیرے کاموں کو۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع اور نضر بن شمیل اور کتنے لوگوں نے حدیث کے اماموں نے نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم نہاس کو مگر اسی روایت سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

روایت ہے نہاس بن قہم سے وہ روایت کرتے ہیں شداد بن ابی عمار سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھا کرے دو رکعت ضحی کی بخشے جائیں گے گناہ اس کے اگرچہ ہوں دریا کی جھاگ اور پھیں برابر۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى نَقُولَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتَّى نَقُولَ لَا يُصَلِّي۔

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ضحی کی یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ چھوڑیں گے اور چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ پڑھیں گے۔

ف: کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

www.KitaboSunnat.com

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

## باب زوال کے وقت کی نماز کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ۔

روایت ہے عبد اللہ بن سائب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے چار رکعت آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ظہر سے پہلے اور فرماتے یہ ایسی گھڑی ہے کہ کھلتے ہیں اس وقت دروازے آسمان کے سو چاہتا ہوں میں کہ چڑھیں میرے لیے نیک عمل۔

ف: اس باب میں علی اور ابو ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن سائب کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت بعد زوال کے سلام نہ پھیرتے اس میں مگر اخیر میں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ

## باب نماز حاجت کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ

روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو حاجت ہو طرف اللہ کی یا کام ہو کسی بنی آدم سے تو چاہیے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ تعالی کی اور درود پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر کہے لا الہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے بردبار ہے بزرگی والا پاک ہے اللہ پروردگار بڑے عرش کا سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا مانگتا ہوں میں سبب تیری رحمتوں کے اور جس سے ضرور ہو تیری بخشش اور لوٹ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر بخش دے اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کھول دے اس کو یعنی دور کردے اسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو پسند ہو تجھ کو مگر پورا کردے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رحمتک لا قضیتها یا ارحم الراحمین۔

اس کو اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعیف ہے، فائد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں حدیث میں اور فائد ابوالورقا ہیں۔

## باب ما جاء فی صلوٰۃ الاستخارۃ

## باب نماز استخارہ کے بیان میں

عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلها کما یعلمنا السورۃ من القراٰن یقول اذا ھم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسالک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واٰجله فیسره لی ثم بارک لی فیه وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واٰجله فاصرفه عنی واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی به قال ویسمی حاجته۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ سکھاتے تھے ہم کو ہر کام میں جیسے سکھاتے تھے سورت قرآن کی فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم میں سے کسی کام کو تو چاہیئے پڑھے دو رکعت سوائے فرض کے پھر کہے اللھم سے ارضنی بہ تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ میں خیر طلب کرتا ہوں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور طلب کرتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بڑے فضل سے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو خوب جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے غیبوں کا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا عاجل امری وآجلہ اور معنی اس کے بھی یہی ہیں پس آسان کر مجھ پر یہ کام پھر برکت دے مجھ کو اس میں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے دین میں اور دنیا میں یا انجام کار میں یا فرمایا فی عاجل امری وآجلہ اور معنی اس کے بھی وہی ہیں تو دور کر دے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھ کو اس سے اور قدرت دے مجھ کو خیر پر جہاں ہو پھر راضی کر مجھ کو اس کے ساتھ اور کہا نام لیوے اپنی حاجت کا یعنی ہذا الامر کی جگہ پر جیسے نکاح، سفر وغیرہ جو کام ہو۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابو ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی کے اور وہ ایک شیخ مدنی اور ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان نے بھی ایک حدیث اور عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے بہت اماموں نے حدیث کے۔

## باب ما جاء فی صلوٰۃ التسبیح

## باب صلوٰۃ التسبیح کے بیان میں

عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم للعباس یا عم الا اصلک الا احبوک الا انفعک قال بلیٰ یا رسول اللہ قال یا عم صل

روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اے چچا میرے کیا نہ کروں سلوک میں تمہارے ساتھ کیا نہ دوں میں تم کو کیا نفع نہ پہنچاؤں میں تم کو کہا حضرت عباسؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ غَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقُولَهَا فِي يَوْمٍ قَالَ إِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُولَهَا فِي يَوْمٍ فَقُلْهَا فِي جُمُعَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُولَهَا فِي جُمُعَةٍ فَقُلْهَا فِي شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ لَهُ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِي سَنَةٍ۔

نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اے چچا میرے پڑھو چار رکعت اور پڑھو ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت پھر جب پوری ہو جاوے قرات تو کہو اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ پندرہ بار قبل رکوع کے پھر رکوع کر اور کہہ دو وہی کلمے دس بار پھر اٹھا سر اپنا پھر کہہ دس بار پھر سجدہ کر اور کہہ دس بار پھر سر اٹھا اپنا اور کہہ دس بار پھر سجدہ کر دوسرا اور کہہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہہ دس بار قبل کھڑے ہونے کے یعنی جلسہ استراحت میں سو یہ پچھتر بار ہوئی ہر رکعت میں اور تین سو ہوئے چار رکعت میں، اگر ہوں گے گناہ تیرے مثل ریگ درہم برہم کے تو بھی بخشے گا اس کو اللہ تعالیٰ کہا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہ کون کہہ سکتا ہے اس کو ہر روز فرمایا اگر نہیں کہہ سکتے تم ہر روز تو کہو ہر جمعہ میں اور اگر نہیں ہو سکتا کہ کہو تم ہر جمعہ میں تو کہو ہر مہینے میں پھر یوں ہی فرماتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ فرمایا ہر سال میں ایک بار۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابی رافع کی روایت سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي صَلَاتِي فَقَالَ كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِي مَا شِئْتِ يَقُولُ نَعَمْ نَعَمْ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا ام سلیم حاضر ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح کو اور عرض کیا سکھلایئے مجھ کو ایسے کلمات کہ کہوں میں ان کو نماز میں سو فرمایا آپ نے اللہ اکبر کہہ دس بار اور سبحان اللہ کہہ دس بار اور الحمد للہ کہہ دس بار پھر مانگ جو مانگنا ہو کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہاں ہاں یعنی قبول کرتا ہے تیری دعا کو۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور فضل بن عباس اور ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے اور حسن ہے اور مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں صلوٰۃ التسبیح کے باب میں ولیکن کچھ زیادہ صحیح نہیں، اور روایت کیا ہے ابن مبارک اور کئی عالموں نے صلوٰۃ التسبیح کو اور ذکر کیا فضیلت کو اس کی روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا بیان کیا ہم سے ابو وہب نے کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کو کہ تسبیح کی جاتی ہے اس میں تو کہا انہوں نے تکبیر اولیٰ کہے پھر پڑھے سبحانک اللّٰھم سے غیرک تک پھر کہے پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور کوئی سورت پھر پڑھے دس بار سبحان اللہ سے آخر تک پھر رکوع کرے اور پڑھے وہی کلمہ دس بار پھر سر اٹھاوے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے اور کہے دس بار پھر سر اٹھاوے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے دوسرا اور کہے دس بار پھر پڑھے اسی طرح چار رکعت سو یہ پچھتر تسبیحیں ہیں ہر رکعت میں، شروع میں پڑھی جاویں پندرہ بار

www.KitaboSunnat.com



پھر قرات کرے پھر تسبیح پڑھے دس بار، سو اگر پڑھے یہ نماز رات کو تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ سلام پھیر دیوے دو دو رکعت پر اور اگر ان کو پڑھے تو اختیار ہے کہ دو سلام میں پڑھے یا ایک سلام میں کہا ابو وہب نے اور خبر دی مجھ کو عبدالعزیز ابن ابی زرقہ نے کہ کہا عبداللہ نے رکوع میں پہلے سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں پہلے سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار کہہ لے بعد اس کے یہ تسبیحات پڑھے کہا احمد بن عبدہ نے بیان کیا مجھ سے وہب بن زمعہ نے کہا خبر دی مجھ کو عبدالعزیز نے اور وہ بیٹے ابی زرقہ کے ہیں، کہا انہوں نے پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اگر سہو کرے کوئی اس نماز میں کیا تسبیحیں پڑھے سجدہ سہو میں بھی دس دس بار کہا نہیں وہ تو فقط تین سو ہیں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي صِفَةِ الصَّلوٰةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلوٰةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَزَادَنِي زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ وَنَحْنُ نَقُولُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

## باب درود بھیجنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

روایت ہے کعب بن عجرہؓ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یارسول اللہ سلام بھیجنا آپ پر تو ہم جان چکے اب درود کیونکر بھیجنا ہے آپ پر فرمایا آپ نے کہو تم اللھم سے دوسری حمید مجید تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ رحمت بھیج محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا تعریف والا اور بزرگی والا ہے اور برکت بھیج اوپر محمدؐ کے اور آل محمدؐ کے جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے کہا محمود نے کہا ابو اسامہ نے اور زیادہ بتایا مجھ کو زائدہ نے ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا عبدالرحمٰن نے اور کہتے تھے ہم درود میں وعلینا معھم یعنی رحمت اور برکت بھیج ہمارے اوپر بھی ان سب کے ساتھ۔

ف: اس باب میں علی اور ابی حمید اور ابی مسعود اور طلحہ اور ابی سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے اور زید بن خارجہ کو ابن حارثہ بھی کہتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور ابولیلیٰ کا نام یسار ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الصَّلوٰةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلوٰةً۔

## باب درود کی فضیلت میں

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ دوست آدمیوں سے میرے نزدیک قیامت کے دن وہ ہے جس نے بہت درود بھیجا مجھ پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جس نے پڑھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک بار درود مجھ پر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود اور لکھی جاتی ہیں اس کے لیے دس نیکیاں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درود بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار۔

ف اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابی طلحہ اور انس اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے اور کئی عالموں سے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور صلوٰۃ ملائکہ کی استغفار۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰى تُصَلِّیَ عَلٰى نَبِیِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا دعا لٹکی ہوئی ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں ذرا نہیں چڑھتی جب تک درود نہ بھیجے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے علاء بن عبدالرحمٰن وہ بیٹے ہیں یعقوب کے وہ مولیٰ ہیں حرقہ کے اور علاء تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں انس بن مالک وغیرہ سے اور عبدالرحمٰن بن یعقوب والد ہیں علاء کے وہ تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں ابوہریرہؓ اور ابی سعید خدری سے اور یعقوب کبار تابعین سے ہیں کہ ملاقات کی ہے انہوں نے عمر بن خطاب سے اور روایت بھی کی ان سے۔

حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْقُوْبَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ لَا یَبِعْ فِیْ سُوْقِنَا اِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِی الدِّیْنِ

روایت کی ہم سے عباس بن عبدالعظیم عنبری نے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب سے انہوں نے اپنے باپ عبدالرحمٰن سے انہوں نے علاء کے دادا یعقوب سے کہا یعقوب نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب نے نہ خرید و فروخت کرے کوئی ہمارے بازار میں جب تک خوب سمجھ نہ پیدا کرے دین میں یعنی مسائل معاملات سے خوب آگاہ نہ ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے مترجم کہتا ہے اس حدیث کو کچھ اس باب سے تعلق نہیں فقط یہ حدیث ہمارے شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی واسطے لکھی کہ اس سے یعقوب کی سماعت حضرت عمر بن خطاب سے اور ملاقات ان کی ثابت ہو جیسا اوپر مذکور ہوا تھا۔

# اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ
# یہ سب باب جمعہ کے بیان میں ہیں

## بَابُ فَضْلِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ
## باب روز جمعہ کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب دنوں سے بہتر کہ جس میں آفتاب نکلتا ہے دن جمعہ کا ہے اسی میں پیدا ہوئے آدمؑ اسی میں داخل ہوئے جنت میں اسی دن نکلے جنت سے اور قائم نہ ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اس باب میں ابی لبابہ اور سلمان اور ابی ذر اور سعید بن عبادہ اور اوس بن اوس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابٌ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

## باب اس گھڑی کے بیان میں جو ہر جمعہ میں ہوتی ہے اور اس میں امید ہے اجابت دعا کی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھونڈو وہ گھڑی جس کی امید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے انس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس سند کے اور محمد بن ابی حمید ضعیف ہیں ضعیف کہا ہے ان کو بعض اہل علم نے ان کی کمی حافظہ کے سبب سے اور ان کو حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ وہی ابو ابراہیم انصاری ہیں جو منکر الحدیث ہیں اور تجویز کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ وہ گھڑی جس کی امید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے ہے غروب آفتاب تک اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا احمد بن حنبل نے اکثر حدیثوں میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں امید ہے دعا قبول ہونے کی وہ بعد نماز عصر کے ہے اور امید ہے بعد زوال آفتاب کے بھی۔

حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِينَ تُقَامُ الصَّلَاةُ إِلَى الْانْصِرَافِ مِنْهَا۔

روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب بغدادی نے انہوں نے ابو عامر عقدی سے انہوں نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بیشک جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ نہیں مانگتا ہے اللہ سے کوئی بندہ کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ وہ چیز پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ کونسی گھڑی ہے فرمایا جس وقت سے تکبیر ہوتی ہے نماز کی یعنی نماز جمعہ وغیرہ کی اس وقت سے لوگوں کے پھرنے تک۔

ف: اس باب میں ابو موسیٰ اور ابی ذر اور سلمان اور عبداللہ بن سلام اور ابی لبابہ اور سعد بن عبادہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمرو بن عوف کی حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي فَيَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر سب دنوں میں کہ نکلتا ہے اس میں آفتاب جمعہ کا دن ہے کہ اس میں پیدا ہوئے آدمؑ اور اسی میں گئے جنت میں اور اسی دن اتارے گئے جنت سے اور اس دن میں ایک گھڑی ہے کہ نہیں پاتا اس کو کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہو پھر مانگے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کہا ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لَہٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَكَيْفَ تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّيْ فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

نے پھر ملا میں عبداللہ بن سلام سے اور بیان کی یہ حدیث سو کہا انہوں نے میں خوب جانتا ہوں اس گھڑی کو سو کہا میں نے خبر دو مجھ کو اور بخیلی نہ کرو فرمایا انہوں نے وہ بعد عصر کے ہے غروب آفتاب تک کہا میں نے کیونکر ہو سکتی ہے بعد عصر کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہیں پاتا کوئی بندہ مسلم حالت نماز میں اور بعد عصر کے تو کوئی نماز نہیں پڑھتا، کہا عبداللہ بن سلام نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو بیٹھے کہیں انتظار میں نماز کے تو وہ گویا نماز ہی میں ہے کہا میں نے ہاں یہ تو فرمایا ہے کہا عبداللہ نے یہی مراد ہے حضرت کی یعنی بعد عصر کے جو منتظر بیٹھا رہے مغرب کا وہ بھی نماز میں ہے اور وہ گھڑی بھی اسی وقت میں ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ دراز ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے کہا معنی اخبرنی بها ولا تضنن بها علی کے یہ ہیں کہ بخیلی نہ کرو اور ضنین بخیل کو کہتے ہیں اور ظنین جس سے بدظن ہوں اور لوگ تہمت کریں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

## باب جمعہ کے روز غسل کرنے کے بیان میں

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

روایت کی سالم نے اپنے باپ سے کہ سنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ جو آوے جمعہ کی نماز کو تو چاہیے کہ نہالے۔

ف: اس باب میں ابی سعیدؓ اور عمرؓ اور جابرؓ اور براءؓ اور عائشہؓ اور ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے اور کہا محمد نے حدیث زہری کی سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور حدیث عبداللہ بن عبداللہ کی اپنے باپ سے دونوں صحیح ہیں اور کہا بعض اصحاب زہری نے روایت کی مجھ سے آل نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ پڑھتے تھے روز جمعہ میں کہ اتنے میں داخل ہوئے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو پوچھا حضرت عمرؓ نے کون سی گھڑی ہے یہ یعنی اتنی دیر کیوں لگائی تو کہا انہوں نے کچھ دیر نہ کی میں نے مگر اتنی کہ سنی میں نے اذان اور وضو کیا اور حاضر ہوا فرمایا حضرت عمرؓ نے کفایت نہ کی تم نے وقت کی تاخیر پر اور اوّل وقت کے فوت ہونے پر یہاں تک کہ وضو کیا بجائے غسل کے اور معلوم ہے تم کو کہ حضرت نے حکم فرمایا ہے غسل کا روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے ہے اور روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بھی انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور روایت کی مالک نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سالم سے کہا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن آخر حدیث تک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے حال ان روایتوں کا تو کہا صحیح حدیث زہری کی ہے سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور کہا محمد نے مروی ہوئی یہ حدیث مالک سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے یہی حدیث۔

## بَابُ فِي فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ — باب غسل جمعہ کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا قَالَ مَحْمُودٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَكِيعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَّلَ امْرَأَتَهُ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَنْ غَسَّلَ رَأْسَهُ وَاغْتَسَلَ۔

روایت ہے اوس بن اوس سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے غسل کیا جمعہ کے دن اور غسل کروایا اور سویرے چلا مسجد کو اور پایا ابتدائی خطبہ اور نزدیک ہوا امام سے اور سنا خطبہ کو اور چپ رہا ہوگا اس کو ہر ہر قدم پر کہ رکھے اس نے راہ میں ثواب ایک برس کی عبادت کا کہ دن کو روزہ رکھا ہو اس میں اور رات بھر نماز پڑھی ہو کہا محمود نے اس حدیث کے معنی میں وکیع نے کہا کہ اغتسل یعنی خود نہایا اور غسل یعنی اپنی بیوی کو نہلایا اور مروی ہے کہ ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں واغتسل یعنی آپ نہایا اور غسل یعنی سر دھویا۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمران بن حصین اور ابوذر اور سلمان اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابوایوب سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث اوس بن اوس کی حسن ہے اور ابوالاشعث صنعانی کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

## بَابُ فِي الْوُضُوءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ — باب وضو میں دن جمعہ کے

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا جمعے کے دن تو خیر اور خیر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ اور انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور روایت کی بعض اصحاب قتادہ نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے اور روایت کیا بعضوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے افضل جانتے ہیں غسل کو اگرچہ وضو بھی ان کے نزدیک کفایت کرتا ہے جمعہ کے دن اور کہا شافعیؒ نے جو روایتیں آئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے فضیلت غسل ثابت ہوتی ہے نہ واجب ہونا غسل کا اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہے حضرت عمرؓ کے قول سے بھی کہ عثمانؓ سے فرمایا وضو بھی کفایت کرتا ہے اور تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے غسل کا جمعہ کے دن میں اور اگر یہ دونوں جانتے ہوتے کہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بطریق وجوب کے ہے تو نہ چھوڑتے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عثمانؓ کو بے نہلائے اور نہ چھپی رہتی اس کے واجب ہونے کی حقیقت حضرت عثمانؓ پر باوصف ان کے علم کے، ولیکن صاف دلالت ہے اس حدیث میں کہ غسل جمعہ کا افضل ہے واجب نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا۔

وسلم نے جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر آیا جمعہ کی نماز کے واسطے اور نزدیک ہوا امام سے اور خوب سنا خطبہ اور چپ رہا خطبہ ہوتے وقت بخشے جاویں گے اس کے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ اور جو کھیلتا ہٹاتا رہا کنکریوں کو تو اس نے بے فائدہ کام کیا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبْكِيْرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

## باب اول وقت جانے کی فضیلت میں جمعہ کی نماز کو

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غسل کرے جمعہ کے دن جیسا نہاتے ہیں جنابت سے یعنی بخوبی با احتیاط سے نہاوے اور اول گھڑی مسجد کو جاوے گویا قربانی کی اونٹ کی یعنی ایسا ثواب پاوے اور جو جاوے دوسری گھڑی تو گویا قربانی کی ایک گائے کی اور جو جاوے تیسری گھڑی میں تو گویا قربانی کی ایک سینگ دار مینڈھے کی اور جو آیا چوتھی گھڑی میں تو گویا ذبح کی ایک مرغی اور جو آیا پانچویں گھڑی میں تو گویا خدا کی راہ میں دیا ایک بیضہ پھر جب نکلے امام خطبہ پڑھنے کو تو آ جاتے ہیں فرشتے خطبہ سننے کو یعنی پھر فرشتے اس آنے والے کا نام نہیں لکھتے اور خود خطبہ سننے میں مشغول رہتے ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے ۱۲

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

## باب بغیر عذر نماز جمعہ ترک کرنے کے بیان میں

عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيْمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ۔

روایت ہے عبیدہ بن سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الجعد سے کہ مراد لیتے ہیں ان سے ضمری کو اور محمد بن عمرو کے قول میں ان کو صحبت بھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابی الجعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے چھوڑ دیا جمعہ کی نماز کو تین بار سستی سے یا اس کو حقیر جان کر تو مہر کر دیتا ہے اللہ اس کے دل پر۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور سمرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی الجعد کی حسن ہے اور کہا پوچھا میں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے نام ابی الجعد ضمری کا سو نہ پہچانا اور نہ بتایا انہوں نے نام ان کا اور کہا میں نہیں جانتا ان کی کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا اس حدیث کے، کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے محمد بن عمرو کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ مِنْ كَمْ يُؤْتَى إِلَى الْجُمُعَةِ

## باب اس بیان میں کہ کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو

عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ قُبَآءَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَآءٍ

روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل قباء کی وہ اپنے باپ سے کہ تھے صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ان کے باپ نے حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوا کریں ہم جمعے کے واسطے قباء سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور نہیں ثابت ہوا اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں حاضر ہونا اس کو ضرور ہے جو رات کو پہنچ جاوے اپنے گھر میں یعنی بعد نماز جمعہ کے اپنے مکان تک لوٹ سکے اور اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں کہ مروی ہیں معارک بن عباد سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سعید مقبری سے اور ضعیف کہا یحییٰ بن سعید قطان نے عبداللہ بن سعید مقبری کو حدیث میں اور اختلاف ہے علماء کا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ سو بعضوں نے کہا جو رات کو پہنچ سکے اپنے مکان کو اس پر واجب ہے حاضر ہونا اور بعضوں نے کہا جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اس پر جو سنتے اذان کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ فرماتے تھے تھا میں احمد بن حنبل کے پاس سو ذکر آیا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ، سو احمد بن حنبل نے اس باب میں کوئی روایت نہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا احمد بن حسن نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا احمد بن حنبل نے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہا میں نے ہاں۔

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ نَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ۔

روایت کی ہم سے حجاج بن نصیر نے کہا روایت کی ہم سے معارک بن عباد نے انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جمعہ واجب ہوتا ہے اس پر جو رات کو پہنچ سکے اپنے گھر تک کہا احمد بن حسن نے جب سنا احمد بن حنبل نے غصہ ہو گئے مجھ پر اور کہا مغفرت مانگ تو اپنے رب سے اور وہ اس لئے غصہ ہوئے کہا انہوں نے اس حدیث کو حدیث نہ سمجھا بلکہ ضعیف جانا اس کو بسبب ضعف اسناد کے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

## باب وقت جمعہ کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز جمعہ کی جب ڈھلتا تھا آفتاب۔

ف: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے ابو داؤد طیالسی سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی سے انہوں نے انس سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں سلمہ بن اکوع اور جابر اور زبیر بن عوام سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر اجماع ہے اکثر اہل علم کا کہ وقت جمعے کا جب ہے کہ آفتاب ڈھل جاوے مانند وقت ظہر کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تجویز کیا بعضوں نے کہ اگر نماز جمعہ قبل زوال کے پڑھے تو جائز ہے اور کہا احمد بن حنبل نے جس نے پڑھی قبل زوال کے اس پر اعادہ کچھ ضرور نہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْخُطْبَةِ عَلَی الْمِنْبَرِ — باب منبر پر خطبہ پڑھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ اِلٰی جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰی اَتَاہُ فَالْتَزَمَہٗ فَسَکَنَ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کے ڈنڈا کے پاس پھر جب بنایا منبر رونے لگا وہ ڈنڈا کھجور کا یہاں تک کہ آئے حضرت اس کے پاس اور لپٹ گئے اس سے پس چپ ہو رہا۔

ف: اس باب میں روایت ہے انس اور جابر اور سہل بن سعد اور ابی بن کعب اور ابن عباس اور ام سلمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور غریب ہے اور معاذ بن علاء وہ بصری ہیں بھائی ہیں ابن عمرو بن علاء کے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْجُلُوْسِ بَیْنَ الْخُطْبَتَیْنِ — باب دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ یَجْلِسُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَا یَفْعَلُوْنَ الْیَوْمَ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن پھر بیٹھ جاتے تھے یعنی ایک خطبے کے بعد پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے یعنی دوسرا، کہا راوی نے جیسا آج کے دن لوگ کرتے ہیں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے علماء کے نزدیک کہ فرق کردے دونوں خطبوں میں ایک جلسہ کے ساتھ۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی قَصْرِ الْخُطْبَةِ — باب خطبہ چھوٹا پڑھنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَتْ صَلٰوتُہٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُہٗ قَصْدًا۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے، فرمایا، تھا میں نماز پڑھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو ہوتی تھی نماز آپ کی متوسط اور خطبہ آپ کا متوسط یعنی نہ بہت دراز اور نہ بہت کم۔

ف: اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقِرَاءَةِ عَلَی الْمِنْبَرِ — باب منبر پر قرآن پڑھنے کے بیان میں

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّةَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ عَلَی الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا یٰمٰلِکُ الْاٰیَةَ

روایت ہے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے وَنَادَوْا یٰمٰلِکُ

ف: اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث یعلیٰ بن امیہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور یہ حدیث ہے ابن عیینہ کی اور اختیار کیا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ امام پڑھے خطبے میں کچھ آیتیں قرآن کی کہا امام شافعی نے جب خطبہ پڑھے امام اور نہ پڑھے خطبہ میں کچھ تو دوبارہ پڑھے خطبہ کو، مترجم کہتا ہے کہ پوری آیت جو حدیث میں مذکور ہوئی یہ ہے وَنَادَوْا یٰمٰلِکُ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مَّاكِثُونَ. یعنی اور پکارا اہل دوزخ نے اے مالک حکم کر دے ہمارے اوپر رب تیرا کہا مالک نے تم ہمیشہ رہنے والے ہو اور یہ حال اہل دوزخ کا ہے کہ ہزار برس تک مالک کو کہ نام ہے خازن دوزخ کا پکاریں گے اور فریاد کریں گے اور مالک ان کو ہزار برس کے بعد جواب دے گا اور یہ کہے گا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو کبھی دوزخ سے تم کو نکلنا اور عذاب سے نجات نہیں۔

## بَابٌ فِي اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ إِذَا خَطَبَ

## باب امام کی طرف منہ کر لینے میں جب خطبہ پڑھے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا۔

روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چڑھتے منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو تو ہم سامنے کر لیتے آپ کے، اپنے منہ۔

ف: اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور منصور کی حدیث ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے محمد بن فضل بن عطیہ کے اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث ہیں ہمارے اصحاب کے نزدیک یعنی حدیثوں کو یاد نہیں رکھتے بھلا دیتے ہیں ایسے شخص کو ذاہب الحدیث کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کی طرف منہ کر لینے کو جب خطبہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا، کہا ابو عیسےٰ نے اور صحیح روایت اس باب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی ثابت نہیں ہے۔

## بَابٌ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

## باب اس بیان میں جب آدمی مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بھی دو رکعت پڑھ لے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَقُمْ فَارْكَعْ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کہ آیا ایک آدمی سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نماز پڑھی تو نے تحیۃ المسجد یا سنتِ جمعہ، عرض کیا اس نے نہیں، فرمایا آپ نے کھڑا ہو اور پڑھ لے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي فَجَاءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَأَبٰى حَتّٰى صَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كَادُوْا لَيَقَعُوْا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

روایت ہے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سے کہ ابو سعید خدری آئے جمعہ میں اور مروان خطبہ پڑھتا تھا سو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، پس آئے چوکیدار کہ بٹھا دیویں ان کو پس نہ مانا انہوں نے یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر جب فارغ ہوئے نماز جمعہ سے آئے ہم ان کے پاس اور کہا ہم نے اللہ رحم کرے تم پر یہ تو گر سے پڑتے تھے تمہارے اوپر سو فرمایا انہوں نے میں کبھی نہ چھوڑوں گا اس چیز کو جس کو دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا کہ ایک مرد آیا جمعے کے دن میلی کچیلی صورت میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ۔ تھے جمعہ کا پھر حکم کیا آپ نے سو پڑھی اس نے دو رکعتیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے۔

ف: کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ پڑھ لیتے تھے دو رکعت جب آتے تھے اور امام خطبہ پڑھتا ہوتا تھا اور حکم بھی کرتے تھے اس کا اور تھے ابو عبد الرحمن مقری جائز سمجھتے اسے کہا ابو عیسٰے نے اور سنا میں ابن ابی عمر سے کہتے تھے کہا ابن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ ہیں مامون ہیں حدیث میں اور اس باب میں جابر اور ابو ہریرہؓ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث ابی سعید خدری کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعضوں نے جب آوے مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بیٹھ جاوے اور نماز نہ پڑھے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور قول اول صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے علاء بن خالد قرشی سے کہا دیکھا میں نے حسن بصری کو کہ آئے مسجد میں جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا تھا سو پڑھی دو رکعتیں پھر بیٹھ گئے بنظر تابعداری حدیث کے اور انہوں نے روایت جابر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

## باب اس بیان میں کہ کلام مکروہ ہے۔ جب امام خطبہ پڑھتا ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو چپ رہ تو اس نے بھی لغو بات کی یعنی کسی کو چپ کرانا بھی کرے تو اشارہ سے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ بہت مکروہ ہے آدمی کو کلام کرنا خطبے کے وقت اور کہتے ہیں جب دوسرا شخص کلام کرے تو اس کو اشارہ سے چپ کرائے اور اختلاف کیا ہے سلام اور چھینک کے جواب دینے میں۔ سو بعض علماء نے دونوں کی رخصت دی ہے خطبے کے وقت میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء تابعین سے وغیرہم نے ان دونوں کو اور یہی قول ہے شافعیؒ کا۔

## بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ

## باب اس بیان میں کہ جمعہ کے دن لوگوں کے اوپر سے پھاند کر صفیں چیر کر جانا مکروہ ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ۔

روایت ہے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھاندے گردنیں لوگوں کی جمعے کے دن، بنایا جاوے گا پل جہنم کا یعنی اس پر سے چڑھ کر لوگ جہنم کو عبور کریں گے۔

ف: اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رشدین بن سعد کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں گردنیں پھاند کر جانے کو جمعے کے دن اور بہت برا کہا ہے اسے کو لوگوں نے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں اور ضعیف کہا ہے ان کو بسبب کمی حافظہ کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ۔

## باب کراہیت احتباء میں خطبے کے وقت

روایت ہے سہل بن معاذ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے حبوہ سے جمعے کے دن جب امام خطبہ پڑھتا ہو۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے حبوہ کو جمعے کے دن میں جب امام خطبہ پڑھتا ہو اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان میں سے ہیں عبداللہ بن عمرو غیرہ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ خطبے کے وقت اگر کسی نے احتباء کیا تو مضائقہ نہیں مترجم کہتا ہے حبوہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر دو زانو کھڑے کر کر ہاتھوں سے اوپر حلقہ کرے یا کسی کپڑے کو پیچھے ڈال کر زانو اور کمر ملا کر حلقہ کرے اور اس میں اکثر نیند آجاتی ہے اس لیے مکروہ ہے اسی کو احتباء بھی کہتے ہیں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ۔

## باب اس بیان میں کہ منبر پر دعا میں ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے حصین سے کہا سنا میں نے عمارہ بن رویبہ کو اس وقت میں کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھتا تھا اور اٹھائے تھا اپنے ہاتھوں کو دعا میں تو کہا عمارہ نے خراب کرے اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں نکموں چھوٹوں کو بیشک دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں زیادہ کرتے تھے اتنے پر اور اشارہ کیا ہشیم نے کلمے کی انگلی سے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي اَذَانِ الْجُمُعَةِ

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ[1]

## باب جمعہ کی اذان کے بیان میں

روایت ہے سائب بن یزید سے کہا اذان تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے وقت میں جب نکلتا امام اور تکبیر ہوتی نماز کی پھر جب ہوا زمانہ حضرت عثمانؓ کی خلافت کا تو زیادہ ہوئی تیسری اذان منارہ پر یعنی معہ تکبیر۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ۔

## باب کلام کرنے کے بیان میں بعد اترنے امام کے منبر پر سے

روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ باتیں کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت کی جب اترتے منبر پر سے

[1] زوراء ایک جگہ کا نام ہے مدینہ کے بازار میں ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر جریر بن حازم کی روایت سے سُنا میں نے محمد سے کہتے تھے وہم کیا جریر بن حازم نے اس حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ سے کہا تکبیر کہی گئی نماز کی پھر پکڑ لیا ایک مرد نے ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پھر باتیں کرتے رہے آپ اس سے یہاں تک کہ بعضے لوگ اونگھنے لگے کہا محمد نے حدیث تو یہ ہے اور جریر بن حازم وہم کر جاتے ہیں کتنی چیزوں میں اور وہ سچے ہیں کہا محمد نے اور وہم کیا جریر نے ثابت کی حدیث میں اور کہا روایت ہے انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جبتک مجھے نہ دیکھ لو یعنی نکلتے ہوئے کہا محمد نے مروی ہے حماد بن زید سے کہا تھے ہم ثابت بنانی کے پاس سو روایت کی حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو، سو وہم کیا جریر نے اور گمان کیا کہ یہ حدیث بیان کی ثابت نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے حضرت انسؓ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد تکبیر نماز کے باتیں کرتے ہوئے ایک آدمی سے کہ کھڑا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلے کے بیچ میں پھر باتیں کرتا رہا وہ حضرت سے یہاں تک کہ دیکھا میں نے بعضوں کو اونگھتے ہوئے بہت دیر تک کھڑے رہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

## باب نماز جمعہ کی قرأت کے بیان میں

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ تَقْرَاُ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَاُ هُمَا بِالْكُوْفَةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِمَا۔

روایت ہے عبیداللہ بن ابی رافع سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے خلیفہ کیا مروان نے ابو ہریرہؓ کو مدینے میں اور آپ گیا مکے کو سو نماز پڑھائی ہم کو ابو ہریرہؓ نے جمعہ کی سو پڑھی سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون کہا عبیداللہ نے پھر ملا میں ابو ہریرہؓ سے اور کہا میں نے پڑھی تم نے دو سورتیں کہ حضرت علیؓ پڑھتے تھے کوفہ میں سو فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ نے میں نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عباسؓ اور نعمان بن بشیر اور ابی عنبہ خولانی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ پڑھتے تھے جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

## بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

## باب اس بیان میں کہ جمعہ کے دن نماز صبح میں کیا پڑھنا چاہیے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلوٰةِ الْفَجْرِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعے کے دن نماز صبح میں تنزیل السجدۃ اور ھل اتی علی الانسان۔

ف: اور اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو سفیان ثوری اور کتنے لوگوں نے مخول سے۔

## بَابٌ فِي الصَّلوٰةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا — باب جمعے کے قبل اور بعد کی نماز کے بیان میں

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعے کے بعد دو رکعتیں۔

ف: اس باب میں روایت ہے حضرت جابرؓ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر سے بواسطہ نافع کے بھی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

روایت ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے کہ تھے ابن عمر جب پڑھ چکتے جمعہ اور پھرتے تو دو رکعت پڑھتے اپنے گھر میں پھر کہتے کہ اسی طرح کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا

روایت ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے تم میں سے نماز پڑھنا بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علیؓ نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان ابن عیینہ سے کہا جانتے تھے ہم سہیل بن ابی صالح کو ثابت تر حدیث میں کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت قبل جمعے کے اور چار بعد جمعے کے اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے حکم کیا بعد جمعے کے دو رکعت کا پھر اس کے بعد چار رکعت کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعودؓ کے قول کی طرف گئے ہیں کہا اسحاق نے اگر پڑھے مسجد میں جمعے کے دن تو پڑھے چار رکعت اور اگر پڑھے گھر میں تو پڑھے دو رکعت اور دلیل لائے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھنے والا ہو تم میں سے بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت کہا ابو عیسٰی نے اور ابن عمرؓ ہی نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور پھر انہی نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھیں مسجد میں بعد جمعے کے دو رکعت اور دو رکعت کے بعد چار رکعت روایت کی ہم سے یہ بات ابن عمر نے ان سے سفیان نے ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے کہا دیکھا میں نے ابن عمرؓ کو پڑھتے ہوئے بعد جمعے کے دو رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعت روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے سفیان بن عیینہؓ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے میں نے نہ دیکھا کسی کو اچھا بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے اور نہ دیکھا کسی کو روپے پیسے ذلیل ہوں اس کے سامنے جیسا دیکھا زہری کو بے شک اس کے سامنے روپیہ ایسا ذلیل تھا جیسے اونٹ کی مینگنی کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابن ابی عمر کو کہتے تھے سنا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے تھے عمرو بن دینار بڑے تھے زہری سے۔

## بَابٌ فِيْ مَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ

## باب اس بیان میں جو جمعے کی ایک رکعت پاوے۔

روایت ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے پائی ایک رکعت نماز سے اس نے پائی وہ نماز۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جس نے پائی ایک رکعت جمعہ کی پڑھے دوسری اور جو ملے امام سے قعدہ میں وہ چار رکعت ظہر کی پڑھ لے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

## بَابٌ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَتَغَدّٰى فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيْلُ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

## باب قیلولہ کے بیان میں جمعے کے دن۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہا نہ ہم صبح کا کھانا کھاتے تھے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ قیلولہ کرتے تھے مگر بعد جمعے کے۔

ف: اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## باب اس بیان میں کہ جو اونگھے جمعہ میں وہ اپنی جگہ سے ہٹ بیٹھے

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے دن جمعہ کے تو ہٹ بیٹھے اپنی جگہ سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهٗ فَقَالَ اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ۔

## باب جمعہ کے دن سفر کرنے کے بیان میں

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو ایک لشکر کے ساتھ اور اتفاق سے وہ دن جمعے کا تھا۔ پس صبح کو روانہ ہو گئے رفیق عبد اللہ کے اور کہا عبد اللہ نے پیچھے رہتا ہوں میں اور نماز پڑھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر مل جاتا ہوں رفیقوں سے پھر جب پڑھ چکے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا آپ نے ان کو اور فرمایا کس نے باز رکھا تجھ کو صبح جانے کے رفیقوں کے ساتھ عرض کیا انہوں نے چاہا میں نے کہ نماز پڑھ لوں آپکے ساتھ پھر مل جاؤں گا ان سے سو فرمایا آپ نے اگر خرچ کرے تو ساری چیزیں زمین

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی نہ پاوے گا تو ان کے سویرے چلنے کے ثواب کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے نہیں سُنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گن ان کو شعبہ نے اور نہیں ہے یہ حدیث ان پانچوں سے اور ہے یہ حدیث ایسی کہ نہیں سُنی حکم نے مقسم سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے جمعے کے دن سفر کرنے میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں ہے روانگی میں جمعے کے دن جب تک وقت نہ آیا ہو نماز کا اور کہا بعضوں نے کہ جب صبح ہو جاوے جمعے کی تو بے نماز پڑھے نہ نکلے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَآءُ لَهٗ طِيْبٌ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے مسلمانوں کو کہ نہاویں جمعے کے دن اور لگاوے ہر ایک تم میں سے خوشبو اپنے گھر کی پھر اگر نہ پاوے تو پانی اس کے لیے خوشبو ہے۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور ایک شیخ انصاری سے روایت ہے کہا روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے یزید بن ابی زیاد نے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے اور روایت ہشیم کی اچھی ہے اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے اور اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی ضعیف ہیں حدیث میں۔

# اَبْوَابُ الْعِيْدَيْنِ

# یہ سب باب عیدین کے بیان میں ہیں

## بَابٌ فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ

## باب عیدوں میں جانے کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَّاَنْ تَاْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ۔

روایت ہے علی سے انہوں نے فرمایا سنت ہے پیدل نکلنا عید کو اور کچھ کھا لینا قبل نکلنے کے یعنی عید فطر میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ مستحب ہے پیدل نکلنا عید کو اور سوار نہ ہو بے عذر کے۔

## بَابٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

## باب اس بیان میں کہ نماز عیدین قبل خطبے کے پڑھنا چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُوْنَ

روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نماز پڑھتے عیدوں کی قبل خطبے کے پھر خطبہ پڑھتے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہ نماز عیدوں کی قبل خطبے کے پڑھنا چاہیے اور کہتے ہیں پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر وہ مروان بن حکم ہے۔

## بَابٌ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

## باب اس بیان میں کہ نماز عیدین بغیر اذان اور تکبیر کے ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا پڑھی ہیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

ساتھ نمازیں عیدوں کی نہ ایک مرتبہ نہ دو مرتبہ یعنی بہت بار بغیر اذان اور اقامت کے۔

ف اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا اذان نہ دی جاوے نماز عیدین کے لیے اور نہ کسی نفل نماز کے واسطے۔

## بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

## باب نماز عیدین کی قرات کے بیان میں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا.

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عیدوں اور جمعے میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور هل اتاک حدیث الغاشیہ اور کبھی ایک ہی دن ہوتے جمعہ اور عید تو پڑھتے آپ یہی سورتیں دونوں میں۔

ف: اس باب میں ابی واقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل حدیث ابوعوانہ کی اور اختلاف کیا ہے ابن عیینہ کے شاگردوں نے کہ کسی نے روایت کی ابن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حبیب ابن سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور حبیب بن سالم کی کوئی روایت اپنے باپ سے معلوم نہیں ہوتی اور حبیب ابن سالم مولیٰ ہیں نعمان بن بشیر کے اور روایت کی ہیں انہوں نے نعمان سے بہت حدیثیں اور مروی ہے ابن عیینہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مانند روایت ان لوگوں کے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے نماز عیدین میں سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ اور یہی کہتے ہیں شافعی۔

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافْ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ابوواقد لیثی سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور عید الاضحیٰ میں تو کہا ابوواقد نے پڑھتے تھے قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابن عیینہ نے ان سے ضمرہ بن سعید نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

## بَابُ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

## باب تکبیرات عیدین کے بیان میں

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔

روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کثیر کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیریں کہیں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں سات قرات سے پہلی اور دوسری رکعت میں پانچ قرات سے پہلے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کثیر کے دادا کی حسن ہے اور اس باب میں سب روایتوں سے اچھی ہے اور نام کثیر کے دادا کا عمرو بن عوف مزنی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور ایسا ہی مروی ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے امامت کی مدینے میں اسی طرح اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا، اور یہی کہتے ہیں مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے عیدین میں نو۹ تکبیریں کہیں پہلی رکعت میں پانچ قبل قرأت کے اور دوسری چار بعد قرأت کے مع تکبیر رکوع کے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا ہی اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری۔

## بَابُ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَلَا بَعْدَهَا

## باب اس بیان میں کہ عیدین کے قبل اور بعد کوئی نماز نہیں ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عید فطر میں اور پڑھیں دو رکعتیں یعنی عید کی اور پہلے اس کے اور بعد اس کے کوئی نماز نہ پڑھی۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے، اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور رکھا ہے ایک گروہ نے صحابہ وغیرہم سے نماز پڑھنے کو بعد صلوۃ العیدین کے اور قبل اس کے اور قول اوّل زیادہ صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ

روایت ہے ابن عمر سے کہ وہ نکلے عید میں اور نماز نہ پڑھی عید کے قبل اور نہ بعد اور ذکر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ فِيْ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ

## باب عیدین میں عورتوں کے نکلنے کے بیان میں

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيْدَيْنِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيْبِهَا۔

روایت ہے ام عطیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کرتے تھے کنواری لڑکیوں کو اور جوانوں کو اور پردہ نشینوں کو اور حیض والیوں کو عیدین کی نماز میں اگرچہ حیض والی عورتیں کنارے رہتی تھیں نماز سے اور حاضر رہتی تھیں دعا میں مسلمانوں کے عرض کیا ایک نے ان میں سے یا رسول اللہ اگر نہ ہو کسی کے پاس چادر فرمایا آپؐ نے مانگ دیوے اس کو بہن اس کی اپنی چادر۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے مانند اس کے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام عطیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور رخصت دی ہے عورتوں کو عیدین میں نکلنے کی اور مکروہ کہا ہے اس کو بعضوں نے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے مکروہ جانتا ہوں میں آج کے دن نکلنا عورتوں کا عیدین میں پھر اگر نہ مانے عورت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تو اذن دیوے خاوند اس کا میلے کپڑوں میں نکلنے کا اور زینت نہ کرے اور اگر زینت کرے تو شوہر کو جائز ہے کہ منع کرے اس کو نکلنے سے اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے اگر دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کو جو نئی نکالی ہیں عورتوں نے تو منع کرتے ان کو مسجد میں آنے سے جیسے منع کی گئیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے بھی بُرا کہا آج کے دن عورتوں کے نکلنے کو عید میں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ فِي طَرِيْقٍ وَرُجُوْعِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ

## باب اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک رستے سے جاتے اور دوسرے سے آتے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ۔

روایت ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے عید کو تو جاتے ایک راستہ سے اور لوٹتے دوسرے سے

ف: اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابو تمیلہ اور یونس بن محمد نے یہ حدیث فلیح بن سلیمان سے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے امام کو کہ جب نکلے ایک راہ سے تو لوٹے دوسرے راہ سے بنظر اس حدیث کے اور یہی قول ہے شافعی کا اور حدیث جابر کی گویا زیادہ صحیح ہے۔

## بَابٌ فِي الْاَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ

## باب اس بیان میں کہ عید فطر میں کچھ کھا کر جانا چاہیئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ۔

روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے تھے عید فطر میں جب تک کچھ کھا نہ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے عید اضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔

ف: اس باب میں علی اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے اور کہا محمد نے نہیں پہچانتا میں ثواب بن عتبہ کی کوئی حدیث سوا اس کے اور مستحب کہا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ نہ نکلے عید فطر میں بے کچھ کھائے اور مستحب کہا ہے کہ افطار کرے کھجور پر اور عید الاضحیٰ میں کچھ نہ کھاوے جب تک نہ پڑھے نماز۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلٰى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الْمُصَلّٰى

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے تھے دن فطر کے کئی کھجوروں سے قبل عیدگاہ جانے کے۔

# اَبْوَابُ السَّفَرِ

# یہ سب باب ہیں سفر کے بیان میں

## بَابُ التَّقْصِيْرِ فِي السَّفَرِ

## باب نماز کی قصر میں سفر کے درمیان۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا

روایت ہے کہ کہا ابن عمر نے سفر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ سو یہ سب ظہر اور عصر کی دو دو رکعت پڑھتے تھے اور کچھ نہیں پڑھتے تھے قبل اس کے اور نہ بعد اس کے یعنی نوافل اور سنن وغیرہ اور کہا عبد اللہ بن عمر نے اگر مجھے پڑھنا ہوتی کچھ نماز قبل فرض کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَوْ بَعْدَهَا لَا تَمْنَعُهَا ـ اور بعد اس کے تو فرض ہی کو تمام کرتا۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور علیؓ اور ابن عباسؓ اور انسؓ اور عمران بن حصین اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے سوا روایت یحییٰ بن سلیم کے مانند اس مضمون کے اور کہا محمد بن اسماعیل نے اور مروی ہے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے جو اولاد میں سراقہ کی وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے عطیہ عوفی سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتے تھے سفر میں نماز سے قبل اور بعد اور صحیح طرح پر ثابت ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قصر کرتے تھے نماز میں سفر کے اندر اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ بھی اپنے شروع خلافت میں اور عمل اسی پر ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ وہ تمام اور پوری نماز پڑھتی تھیں سفر میں اور عمل اسی پر ہے جو مروی ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا مگر شافعی کہتے ہیں قصر کی رخصت ہے اور اگر پوری پڑھے تو بھی کافی ہے۔

عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ عَنْ صَلٰوۃِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِیْنَ مِنْ خِلَافَتِہٖ اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ـ

روایت ہے ابی نضرہ سے کہ سوال کیا گیا عمران بن حصین سے مسافر کی نماز کا تو کہا انہوں نے حج کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو پڑھی حضرت نے دو رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور حج کیا میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور عثمانؓ کے ساتھ چھ برس تک ان کی خلافت میں یا آٹھ برس تک تو پڑھیں دو رکعتیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَبِذِی الْحُلَیْفَۃِ الْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ ـ

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار رکعت ظہر کی مدینہ میں اور عصر کی دو رکعت ذوالحلیفہ میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ لَا یَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ـ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مدینہ سے مکہ کی طرف یعنی حجۃ الوداع میں کسی سے ڈرتے نہ تھے مگر پروردگار سے عالموں کے سو پڑھیں دو رکعتیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوۃُ
## باب اس بیان میں کہ کتنی مدت تک قصر کی جاوے نماز میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے سے مکے کو تو پڑھیں دو رکعتیں کہا راوی نے پوچھ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا۔

میں نے انس سے کتنے دن ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں کہا دس دن۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے بعضے سفروں میں انیس دن تک پڑھتے رہے دو رکعتیں کہا ابن عباسؓ نے سو ہم جب ٹھہرتے ہیں انیس دن تک یا اس کے اندر پڑھتے ہیں دو رکعتیں اور اگر اس سے زیادہ رہیں تو پوری کرتے ہیں نماز کو اور مروی ہے حضرت علیؓ سے کہ انہوں نے کہا جو اقامت کرے دس دن تو پوری نماز پڑھے اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ جو ٹھہرے پندرہ دن وہ پوری کرے نماز اور مروی ہے ان سے بارہ دن بھی اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ انہوں نے کہا جب چار دن ٹھہرے تو چار پڑھے، اور روایت کیا اس بات کو اس سے قتادہ اور عطاء خراسانی نے اور روایت کیا ان سے داؤد بن ابی ہند نے اس کے خلاف اور اختلاف کیا علماء نے بعد اس کے اس امر میں تو سفیان ثوری اور اہل کوفہ نے وقت مقرر کیا پندرہ دن کا اور کہا جب نیت کر چکے پندرہ دن کی اقامت کی تو پوری نماز پڑھے اور کہا اوزاعی نے جب نیت کرے بارہ دن کی اقامت کی تو پوری پڑھے اور کہا شافعی اور مالک اور احمد نے جب نیت کرے چار دن کی تو پوری پڑھے اور کہا اسحٰق نے اس باب میں سب سے زیادہ قوی حدیث ابن عباسؓ کی ہے کہ ایک تو انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسرے عمل کیا اس پر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب اقامت کرے انیس۱۹ دن تو پوری نماز پڑھے اور اس پر اجماع ہے تمام علماء کا کہ پوری پڑھنا جب ہے کہ نیت اقامت ہو اور اگر نیت اقامت نہ ہو تو پوری نہ پڑھے اگرچہ برسوں گزر جاویں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشَرَةَ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا۔

روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہا سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پڑھی انیس دن تک دو دو رکعت کہا ابن عباسؓ نے ہم بھی پڑھتے ہیں انیس دن تک دو رکعت پھر جب اس سے زیادہ ٹھہریں گے تو چار پڑھیں گے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

## باب سفر میں نفل پڑھنے کے بیان میں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہا ساتھ رہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھارہ سفروں میں سو کبھی نہ دیکھا میں نے کہ چھوڑی ہوں آپؐ نے دو رکعتیں جب ڈھلتا ہے آفتاب قبل ظہر کے۔

ف: اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث براء کی غریب ہے اور کہا پوچھا میں نے اس حدیث کو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سو نہ جانا اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کے اور نہ جانا نام ابو بصرہ غفاری کا اور گمان کیا ان کو اچھا اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل نہ پڑھتے تھے سفر میں قبل فرض کے بھی اور بعد فرض کے بھی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نفل پڑھتے تھے سفر میں سو مختلف ہوئے علماء بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو کہا بعض اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نفل پڑھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آدمی سفر میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور بعضوں نے کہا نفل نہ پڑھے نہ بعد فرض کے اور نہ قبل اس کے اور جس نے نہیں پڑھے اس نے قبول کیا رخصت کو اور عمل کیا اس پر اور جس نے پڑھے اس کو بڑی فضیلت ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ مختار اور موجب فضیلت ہے ان کے نزدیک پڑھنا نفلوں کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض ظہر کے سفر میں دو رکعت اور بعد اسکے دو رکعت یعنی سنت۔

عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے ابن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ اور نافع سے وہ ابن عمر سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ حضر میں اور سفر میں تو پڑھی حضر میں ظہر کی چار رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور پڑھیں سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے کچھ نہ پڑھی نماز اور مغرب حضر میں اور سفر میں برابر تین رکعت ہے کچھ کم نہیں ہوتی نہ سفر میں نہ حضر میں اور یہ وتر ہیں دن کے اور بعد اس کے پڑھیں دو رکعتیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے سنا میں نے محمد بخاری کو کہتے تھے نہیں روایت کی ابن ابی لیلیٰ نے کوئی حدیث پسندیدہ تر اس حدیث سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

## باب دو نمازوں کے جمع کرنے کے بیان میں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جب کوچ کرتے قبل ڈھلنے کے تو تاخیر کرتے ظہر میں یہاں تک کہ ملا کر پڑھتے عصر کے ساتھ اور جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے کے بعد تو جلدی کرتے عصر میں ظہر کی طرف اور ملا کر پڑھتے ظہر اور عصر دونوں پھر چلتے اور جب کوچ کرتے مغرب کے قبل تو تاخیر کرتے مغرب میں یہاں تک کہ پڑھتے عشاء کے ساتھ اور جب کوچ کرتے بعد مغرب کے تو جلدی کرتے عشاء میں اور پڑھتے مغرب کے ساتھ۔

ف: اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور اسامہ بن زیدؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث علی بن مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں احمد بن حنبل سے وہ قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے فقط قتیبہ نے بیان کی ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو لیث سے سوا ان کے اور حدیث لیث کی یزید بن ابی حبیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے حدیث غریب ہے اور معروف اہل علم کے نزدیک حدیث معاذ کی ہے کہ مروی ہے ابی الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کیا غزوۂ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو روایت کیا اس کو قرہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر مکی سے اور اسی حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت جمع کرنے میں سفر میں۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتُغِيْثَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ فَجَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

روایت ہے نافع سے کہ خبر دی گئی ابن عمر کو بعض اہل کے سکرات کی سو منظور ہوا ان کو جلدی چلنا اور تاخیر کی مغرب میں یہاں تک کہ ڈوب گئی شفق پھر اترے اور اکٹھا پڑھا مغرب اور عشاء کو پھر خبر دی ان کو یعنی رفیقوں کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے جب منظور ہوتا تھا ان کو جلدی چلنا۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

## باب نماز استسقاء کے بیان میں

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

روایت ہے عباد بن تمیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آدمیوں کے ساتھ پانی مانگنے تو پڑھیں ان کے ساتھ دو رکعتیں اور پکار کر پڑھی اس میں قرارت اور پھیر کر اوڑھا اپنی چادر کو اور بلند کیا دونوں ہاتھوں کو اور پانی مانگا اور منہ کیا قبلے کی طرف۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ اور انسؓ اور ابی اللحم سے کہا ابو عیسٰے نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحق اور نام عباد بن تمیم کے چچا کا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

عَنْ اَبِي اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِيْ وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ۔

روایت ہے ابی اللحم سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت کے نزدیک کہ پانی مانگتے تھے اور وہ اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کرتے تھے۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے ایسا ہی کہا ہے قتیبہ نے اس حدیث میں ابی اللحم کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم ابی اللحم کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر یہی ایک حدیث اور عمیر جو مولیٰ ابی اللحم کے ہیں انہوں نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کو صحبت بھی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

عَنْ قُتَيْبَةَ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهٗ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا

روایت ہے قتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں حاتم بن اسماعیل سے وہ ہشام بن اسحق سے وہ عبداللہ بن کنانہ سے وہ اپنے باپ سے کہا بھیجا مجھ کو ولید بن عقبہ نے کہ امیر تھے مدینہ کے ابن عباسؓ کے پاس کہ پوچھوں میں کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استسقا کی ان سے پھر آیا میں ان کے پاس اور فرمایا انہوں نے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے زینت کے عاجزی سے اور گڑگڑاتے ہوئے یہاں تک کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مُتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا حَتّٰی اَتَی الْمُصَلّٰی فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ۔

آئے نماز کی جگہ میں سو نہیں خطبہ پڑھا تمہارے خطبوں میں سے و لیکن دعا اور عاجزی ہی کرتے رہے اور تکبیر بولتے اور پڑھی دو رکعت جیسے پڑھتے عید میں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحاق بن عبد اللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے سو ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور زیادہ کیا اس میں لفظ مُتَخَشِّعًا کا یعنی ڈرتے ہوئے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی کا کہتے ہیں پڑھے نماز استسقاء کی عید کے نماز کے مانند اور تکبیر کہے پہلی رکعت میں سات بار اور دوسری میں پانچ بار اور سند پکڑا ابن عباسؓ کی حدیث کو کہا ابو عیسٰی نے اور مروی ہے مالک بن انسؓ سے کہ کہا انہوں نے تکبیر نہ کہے صلوۃ استسقاء میں جیسے تکبیر کہتے ہیں عید میں۔

## بَابٌ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ۔ باب سورج گہن کی نماز کے بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰی فِيْ كُسُوْفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْاُخْرٰی مِثْلُهَا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی سو قرارت کی پھر رکوع کیا پھر قرارت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کیے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھی۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور عبد اللہ بن عمر اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابی مسعود اور ابی بکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمرؓ اور قبیصۃ الہلالی اور جابر بن عبد اللہ اور ابی موسٰی اور عبد الرحمٰن بن سمرہ اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت ابن عباسؓ کے نماز کسوف میں چار رکوع دو رکعتوں میں اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے قرارت میں نماز کسوف کے سو بعضوں نے کہا کہ چپکے سے پڑھے قرارت دن کو اور کہا بعضوں نے جہر کرے جیسا جہر کرتے ہیں عیدین میں یا جمعہ میں اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحٰق کہ جہر کرے اس میں اور کہا شافعی نے جہر نہ کرے اور صحیح ہوئی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں حدیثیں ایک یہ کہ کیے آپؐ نے چار رکوع اور چار سجدے دوسرے یہ کہ کیے آپؐ نے چھ رکوع اور چار سجدے اور یہ جائز ہے علماء کے نزدیک کہ بقدر کسوف کے پڑھے اگر کسوف دیر تک رہا تو کرے چھ رکوع اور چار سجدہ یا کرے چار رکوع چار سجدہ اور طول کرے قرأت میں یہ بھی جائز ہے، اور ہمارے لوگوں کے نزدیک چاند گہن اور سورج گہن دونوں میں نماز جماعت سے پڑھے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ الْاُوْلٰی ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ۔

روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے خسوف ہوا آفتاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ اور لمبا کیا رکوع کو پھر اٹھایا سر اپنا پھر دراز کیا قرأت کو اور یہ قرأت کم تھی پہلی قراءت سے پھر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھایا آپؐ نے سر اپنا اور سجدہ کیا پھر کیا دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق کہتے ہیں چار رکوع اور چار سجدہ یعنی دو رکعت میں چار رکوع کرے اور دو رکعت کے چار ہی سجدہ ہوتے ہیں کہتے ہیں شافعی کہ پڑھے پہلی بار سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کے برابر قرأت کرے چپکے چپکے اگر دن کو پڑھتا ہے یعنی سورج گہن میں پھر رکوع کرے بہت دراز قرأت کے برابر پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھاوے اور سیدھا کھڑا ہو اور پھر سورۂ فاتحہ پڑھ کر آل عمران کے برابر قرأت کرے پھر رکوع کرے اسی قرأت کے برابر پھر اٹھاوے سر اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کرے اچھی طرح اور ٹھہرے ایک سجدے میں جتنا ٹھہرا تھا رکوع میں پھر کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورۂ نساء کے برابر قرأت کرے پھر اسی قدر رکوع میں ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہہ کے سر اٹھاوے اور سیدھا کھڑا ہو کر پھر قرأت کرے سورۂ مائدہ کے برابر یعنی بعد فاتحہ کے پھر رکوع کرے اسی قدر پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سر اٹھاوے اور سجدہ کرے پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیرے۔

## بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الْكُسُوفِ
## باب صلوٰۃ کسوف کی قرأت کے بیان میں

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کسوف کی اور ہم نہیں سنتے تھے ان کی کچھ آواز۔

ف: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ بن جندب کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور بعضے لوگوں نے اہل علم سے اسی کو اختیار کیا ہے یعنی قرأت سری کو اور یہی قول ہے شافعی کا۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز کسوف کی اور جہر کیا قرأت میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابو اسحاق فزاری نے سفیان بن حصین سے اسی کی مانند اور اسی حدیث کے قائل ہیں مالک اور احمد اور اسحٰق۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ
## باب خوف کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز خوف کی ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ اور دوسرا گروہ سامنے رہا دشمن کے پھر گیا یہ گروہ یعنی جس نے ایک رکعت پڑھی تھی اور کھڑا ہوا ان کی جگہ یعنی دشمن کے مقابلہ میں اور آیا وہ گروہ اور پڑھی آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پھر سلام پھیر دیا حضرت نے ان پر کھڑے ہوئے یہ لوگ اور پڑھ لی اپنی ایک رکعت اور کھڑا ہوا وہ دوسرا گروہ اور پڑھ لی انہوں نے بھی ایک رکعت یعنی ایک رکعت ہر گروہ کی حضرت کے ساتھ ہوئی اور ایک جدا۔

ف: اس باب میں جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابی بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابی عیاش زرقی سے بھی روایت ہے اور نام ابو عیاش کا زید بن صامت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور گئے ہیں مالک بن انس رضی اللہ عنہ صلوٰۃ خوف میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کی طرف اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ خوف کئی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پر اور نہیں جانتا میں اس باب میں صحیح مگر ایک حدیث اور کہا وہ حدیث سہل بن ابی حثمہ کی ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نماز خوف میں بہت روائتیں ثابت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب طرح جائز ہے اور یہ خوف کے موافق ہے یعنی جیسا موقعہ ہو ویسا بجالائے اور کہا اسحاق نے ہم فضیلت نہیں دیتے سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اور حدیثوں پر اور حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّهُ قَالَ فِىْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِىْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى مَقَامِ اُولٰئِكَ وَيَجِىْءُ اُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِىَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِىِّ وَقَالَ لِىْ اُكْتُبْهُ اِلٰى جَنْبِهٖ وَلَسْتُ اَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَلٰكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِىِّ۔

روایت ہے کہ کہا سہل بن ابی حثمہ نے کہ کھڑا ہووے امام سامنے قبلے کے نماز خوف میں اور ایک جماعت کھڑی ہو اس کے ساتھ اور دوسری جماعت دشمن کے طرف رہے کہ منہ ان کے دشمن کی طرف ہوں، اور پڑھے امام ایک رکعت جماعت کے ساتھ اور دوسری رکعت وہ جماعت اپنی آپ پڑھ لے اور دو سجدے بھی کرلیں اسی جگہ میں پھر جاویں اس جماعت کی جگہ میں اور آویں وہ لوگ اور پڑھے امام ان کے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کرے تو امام کی یہ دوسری رکعت ہے اور اس جماعت کی پہلی رکعت پھر پڑھ لیں یہ ایک رکعت اور دو سجدے کرلیں اور کہا محمد بن بشار نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کو تو روایت کی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی مانند اور کہا مجھے یحییٰ بن سعید نے لکھ دو اس حدیث کو اس کے بازو میں اور میں بخوبی یاد نہیں رکھتا ہوں اس حدیث کو ولیکن وہ مثل یحییٰ بن سعید انصاری کے ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں مرفوع کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری کے اصحاب نے موقوفاً اور مرفوع کیا اس کو شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد کی روایت سے اور روایت کی مالک بن انس نے یزید بن رومان سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے ایک شخص سے کہ نماز خوف پڑھ چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس ذکر کی اوپر کی حدیث کے مانند کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ایک ایک رکعت ایک ایک گروہ کے ساتھ تو ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ان کی ایک ایک رکعت۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِىْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ — باب قرآن کے سجدوں کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِي فِي النَّجْمِ۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہا گیارہ سجدے کیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ سورہ نجم کا سجدہ بھی اس میں تھا۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ اور عمرو بن العاصؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے سعید بن ابی ہلال کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو دمشقی سے روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے عبداللہ بن صالح نے ان سے لیث بن سعد نے ان سے خالد بن یزید نے ان سے سعید بن ابی ہلال نے ان سے عمر نے ان سے ابن حیان دمشقی نے کہا سنا میں نے ایک خبر دینے والے سے کہ خبر دی اس نے مجھ کو اُمّ درداء سے کہ کہا ابو درداء نے گیارہ سجدے کیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی میں تھا وہ جو سورۂ نجم میں ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے سفیان بن وکیع کی روایت سے جو مروی ہے عبداللہ بن وہب سے۔

## بَابٌ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

## باب عورتوں کے مسجدوں میں جانے کے بیان میں

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنُوا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهُ وَاللّٰهِ لَا نَأْذَنُ لَهُنَّ يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا فَقَالَ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ لَا نَأْذَنُ۔

روایت ہے مجاہد سے کہا ہم تھے ابن عمر کے پاس کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دو عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی سو کہا عبداللہ بن عمر کے بیٹے نے قسم ہے اللہ کی ہم اجازت نہ دیں گے ان کو حیلہ بناویں گی وہ فساد کا یعنی مسجدوں میں جانے کو فساد کا بہانہ ٹھہراویں گی تو کہا عبداللہ بن عمر نے ایسا کرے اللہ تجھ کو اور رولیا یعنی بددعا کیا ہوں میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے میں اجازت نہ دوں گا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد اور زینب سے روایت ہے جو بیوی ہے عبداللہ بن مسعود کی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ۔

## باب مسجد میں تھوکنے کی برائی کے بیان میں

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ يَمِينِكَ وَلٰكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى۔

روایت ہے طارق بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تو نماز میں تو نہ تھوک اپنی سیدھی طرف مگر پیچھے یا بائیں طرف یا نیچے بائیں طرف پیر کے۔

ف: اس باب میں ابی سعیدؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث طارق کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جھوٹ نہیں بولا ربعی بن خراش نے اسلام میں کبھی اور کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے سب سے زیادہ ثابت کوفے میں منصور بن معتمر تھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اس کا دفن کرنا ہے یعنی تھوک کو دبا دینا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ فِی السَّجْدَةِ فِی اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ

## باب اذا السماء انشقت اور سورۂ اقراء کے سجدوں کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضؓ سے کہا سجدہ کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ اقرأ اور اذا السماء انشقت میں۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبد العزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابی ہریرہ رضؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُوپر کی حدیث کے مانند اور اس حدیث میں چار تابعین ہیں کہ روایت کرتے ہیں ایک دوسرے سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کہ سجدہ ہے اذا السماء انشقت اور اقرأ میں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی السَّجْدَةِ فِی النَّجْمِ۔

## باب والنجم کے سجدہ کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا یَعْنِیْ وَالنَّجْمِ وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔

روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہا سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں یعنی سورۂ النجم میں اور سجدہ کیا مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں نے۔

ف اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ سجدہ کرنا چاہیئے سورۂ النجم میں اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مفصل میں کوئی سجدہ ہی نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس رضؓ کا اور قول اوّل صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ لَّمْ یَسْجُدْ فِیْهِ

## باب اس کے بیان میں جو سورۂ والنجم میں سجدہ نہ کرے

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ یَسْجُدْ فِیْهَا۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سورۂ والنجم سو سجدہ نہیں کیا آپ نے اس میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور تاویل کی بعضوں نے اہل علم سے اس حدیث میں کہ سجدہ نہ کیا اس واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب زید بن ثابت نے پڑھی سورۂ والنجم تو انہوں نے بھی سجدہ نہ کیا اس لئے کہ جب قاری سجدہ نہ کرے تو سامع پر بھی واجب نہیں اور بعضوں نے کہا سجدہ واجب ہے اس پر جو سنے اور کبھی رخصت نہیں دی ہے اس کے ترک کی اور کہا ہے کہ جب سنا آدمی نے اور اس کو وضو نہیں تو جب وضو کرے تب سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق اور کہا بعضوں نے سجدہ اس کے لئے ہے کہ جو ثواب کا ارادہ کرے یعنی ترک سجدہ کا بھی جائز ہے اور سجدہ کرنا مستحب ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے اس حدیث کو کہ زید بن ثابت نے کہا پڑھی میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے سورۂ والنجم اور سجدہ نہ کیا پس کہتے ہیں وہ لوگ کہ اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑتے زید کو بے سجدہ کروائے اور سند لائے ہیں اس حدیث کو بھی کہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ کی آیت پھر اترے منبر سے اور سجدہ کیا پھر پڑھی دوسرے جمعے میں وہی آیت سو مستعد ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لوگ سجدہ کو سو فرمایا حضرت عمرؓ نے یہ سجدہ فرض نہیں ہم پر مگر ہم جب چاہیں تو کریں تو سجدہ نہ کیا اور بعض اسی طرف گئے ہیں یعنی یہ واجب نہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّجْدَةِ فِي صٓ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي صٓ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَيْسَتْ فِي عَزَائِمِ السُّجُودِ۔

## باب سورۂ صاد کے سجدہ کے بیان میں

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے سورۂ ص پڑھ کر کہا ابن عباسؓ نے اور یہ کچھ واجب سجدوں میں نہیں ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس میں سو کہا بعضوں نے سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے وہ توبہ ہے نبی کی یعنی داؤد علیہ السلام کی اور نہیں واجب وہاں سجدہ۔

## بَابُ فِي السَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهَا۔

## باب سورۂ حج کے سجدہ کے بیان میں

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فضیلت دی گئی سورۂ حج اور سورتوں پر اس لیے کہ اس میں دو سجدے ہیں فرمایا آپؐ نے ہاں اور جس کو سجدہ نہ کرنا ہو وہ اس کو نہ پڑھے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور اختلاف ہے علماء کا اس میں اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب اور ان کے بیٹے سے کہ کہا فضیلت دی گئی ہے سورۂ حج اس لیے کہ اس میں دو سجدے ہیں اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور بعضوں نے اس میں ایک ہی سجدہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفہ کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْاٰنِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ

## باب ان دعاؤں کے بیان میں جو سجدہ قرآن میں پڑھی جائیں

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آیا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو کہا اس نے یا رسول اللہ میں نے اپنے تئیں خواب میں دیکھا اور میں سوتا تھا گویا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں ایک درخت کے پیچھے سو میں نے سجدہ کیا اور درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا اور سنا میں نے اس سے اللھم سے عبدک داؤد تک اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ لکھ میرے لیے اس سجدے کا ثواب اور گھٹا دے اس کے سبب سے میرے گناہ اور رکھ اس سجدے کو میرے لیے ذخیرہ اور قبول کر مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اپنے غلام داؤد سے کہا حسن نے کہا ابن جریج نے کہ کہا مجھ سے تمہارے دادا نے کہ کہا ابن عباسؓ نے پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدے کی پھر سجدہ کیا اور سنا میں نے کہ کہتے تھے اس کی مثل جو خبر دی تھی اس شخص نے درخت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الرَّجُلِ مِنْ قَوْلِ اللّٰہِ تَجِدَہٗ — کی دعا کی یعنی وہی دعا پڑھتے تھے جو اوپر مذکور ہوئی۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابن عباسؓ کی روایت سے اور ان کی روایت سے ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے قرآن کے سجدے میں رات کو یہ دعا سجد وجہی سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے پیدا کیا میرے منہ کو اور چیرا کان اس کا اور آنکھ اس کی سجدہ کیا اس کی قوت اور توفیق سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ مَنْ فَاتَهٗ حِزْبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَاهُ بِالنَّهَارِ

## باب اس بیان میں کہ جس کا وظیفہ رات کا قضا ہو جائے تو دن کو پڑھ لے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ فَقَرَأَهٗ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَأَهٗ مِنَ اللَّيْلِ۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو گیا اور وظیفہ نہ پڑھا رات کا یا کچھ اس میں سے باقی رہ گیا پھر پڑھ لیا اس کو صبح اور ظہر کے بیچ میں تو لکھا جاوے گا اس کے لیے کہ گویا رات ہی کو پڑھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو صفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے اور روایت کی ان سے حمید نے اور بڑے لوگوں نے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْإِمَامِ

## باب اس برائی میں جو امام سے پہلے سر اٹھائے یعنی رکوع یا سجدے میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْإِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ اِنَّمَا قَالَ اَمَا يَخْشٰى۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ڈرتا نہیں وہ شخص جو اٹھا لیتا ہے سر اپنا امام کے پہلے یعنی رکوع میں یا سجدے میں اس بات سے کہ کر دیوے اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر کہا قتیبہ نے کہا حماد نے کہا مجھ سے محمد بن زیاد نے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا لفظ اما یخشی

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن زیاد بصری ہیں اور ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابو الحارث ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِيْ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ ثُمَّ يَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ

## باب اس کے بیان میں جو فرض پڑھ چکا ہو اور پھر امامت کرے لوگوں کی بعد اس کے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيَؤُمُّهُمْ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ معاذ بن جبل مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جاتے اور امامت کرتے اپنی قوم کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہتے ہیں جب امامت کرے آدمی کسی قوم کی اور فرض پڑھ چکا ہو وہ اس سے پہلے تو جو اس کے پیچھے پڑھے اس کی نماز جائز ہے اور سند لائے ہیں اسی حدیث کو جابرؓ کی جس میں قصہ مذکور ہوا معاذ کا اور وہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انہیں جابرؓ سے اور مروی ہے ابی الدرداءؓ سے کہ پوچھا ان سے کسی نے کہ ایک شخص آیا مسجد میں اور لوگ عصر پڑھتے تھے اور اس نے جانا ظہر ہے اور مل گیا وہ جماعت میں تو کہا ابی الدرداءؓ نے نماز اس کی جائز ہے مترجم کہتا ہے یہ قول یہاں اس واسطے لائے ہیں کہ جب اس صورت میں جو ابی الدرداءؓ سے مذکور ہوئی نماز جائز ہے حالانکہ اس میں امام اور مقتدی کی نماز میں اختلاف ہے کہ مقتدی ظہر پڑھتا ہے اور امام عصر تو پہلی صورت میں بدرجہ اولیٰ جائز ہوگی کہ اس میں مقتدی اور امام کی نماز ایک تو ہے اگرچہ امام ایک بار پڑھ چکا ہے تو کیا ہوا انتہی اور کہا ہے ایک قوم نے اہل کوفہ سے جب اقتدار کرے قوم ایسے امام کی جو عصر پڑھتا ہو اور قوم گمان کرے ظہر پڑھتا ہے تو نماز ان کی جائز نہیں اس لیے کہ اختلاف ہے امام اور مقتدی کی نماز میں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

## باب اس بیان میں کہ گرمی اور جاڑے کے سبب سے کپڑے پر سجدہ جائز ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے جب ہم نماز پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوپہر کے وقت یعنی ظہر کی تو سجدہ کرتے تھے اپنے کپڑوں پر گرمی سے بچنے کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے بھی خالد بن عبدالرحمٰن سے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

## باب اس بیان میں کہ بعد نماز صبح کے مسجد میں طلوع آفتاب تک بیٹھنا مستحب ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی تو بیٹھے رہتے اپنی نماز کی جگہ میں طلوع آفتاب تک۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھے صبح کی جماعت سے پھر بیٹھا ذکر کرتا ہے اللہ تعالےٰ کا یہاں تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑھے دو رکعت ہوگا اس کو ثواب مانند ایک حج اور عمرے کے کہا ابو ہریرہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا پورا پورا یعنی ثواب۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال ابی خلال کا تو کہا وہ مقارب الحدیث ہیں یعنی ان کی حدیثیں صحت کے قریب ہیں کہا محمد نے اور نام ان کا ہلال ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

## باب نماز میں کنکھیوں سے دیکھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشۂ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں داہنے اور بائیں اور نہیں پھیرتے تھے گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور خلاف کیا ہے وکیع نے فضل بن موسیٰ کا اس روایت میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے ان سے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے ان سے بعض اصحاب عکرمہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوشۂ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں پھر ذکر کی حدیث اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں انسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میرے بیٹے بچ تو گوشۂ چشم سے دیکھنے سے نماز میں اس واسطے کہ گوشۂ چشم سے دیکھنا نماز میں ہلاکت ہے پھر اگر ضرور ہو تو نفل میں نہ فرض میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ادھر ادھر دیکھنے کو نماز میں فرمایا آپ نے یہ تو ایک اُچک لینا ہے کہ اُچک لیتا ہے شیطان آدمی کی نماز سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْاِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

## باب اس بیان میں کہ جو شخص امام کو دیکھے سجدے میں تو کیا کرے

عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ۔

روایت ہے علی اور عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے وہ معاذ بن جبل سے کہا علی اور معاذ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی تم سے نماز کو اور امام ہووے کسی حال میں تو کرے جو کرتا ہے امام یعنی امام جس رکن میں ہو اسی رکن میں شامل ہو جاوے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر اسی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب آوے آدمی اور امام سجدے میں ہو تو سجدہ کرے اور نہیں ملی اس کو یہ رکعت اگر فوت ہو گیا رکوع امام کے ساتھ اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نے کہ سجدہ کرے امام کے ساتھ اور مروی ہے بعضوں سے کہ کہا انہوں نے امید ہے کہ بخش دیا جاوے آدمی اس سے پہلے کہ سر اٹھاوے اس سجدے سے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

## باب اس بیان میں کہ مکروہ ہے کھڑے انتظار کرنا لوگوں کا امام کے لیئے نماز کے شروع میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ خَرَجْتُ۔

روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو تم لوگ جب تک کہ دیکھ لو مجھ کو کہ میں نکلا۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے اور روایت انسؓ کی غیر محفوظ ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کھڑے کھڑے انتظار کرنا آدمیوں کا امام کے لیے اور کہا ہے بعضوں نے جب تکبیر ہووے امام مسجد میں اور تکبیر ہووے نماز کی تو کھڑے ہوں لوگ جب کہے مؤذن قد قامت الصلوٰۃ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِی الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ

## باب اس بیان میں کہ تعریف اللہ کی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا چاہیے قبل دعا کے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے میں نماز پڑھتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ پھر جب بیٹھا میں یعنی قعدہ اخیرہ میں پہلے تعریف کی اللہ کی پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے اپنے لیے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کر دیا جاوے گا یعنی قبول ہوگی تیری دعا۔

ف: اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے احمد بن حنبل سے وہ روایت کرتے ہیں یحیٰی بن آدم سے یہی حدیث اختصار کے ساتھ۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِیْ تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ

## باب مسجدوں میں خوشبو کرنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِی الدُّوْرِ وَاَنْ يُّنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے حکم دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدیں بنانے کا محلوں میں اور یہ کہ صاف کی جاویں اور خوشبو دی جاویں۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدہ اور وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا پھر ذکر کی حدیث مانند اوپر کی حدیث کے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند اور کہا سفیان نے حکم کیا مسجدیں بنانے کا دور میں یعنی قبیلوں میں اور دور جمع ہے دار کی۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

## باب اس بیان میں کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے یعنی نفل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلوٰةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی اور دن کی دو دو رکعت ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اختلاف کیا ہے اصحاب شعبہ نے اس حدیث میں تو بعضوں نے مرفوع کیا اس کو یعنی یہ کہا کہ قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعضوں نے موقوف کہا یعنی قول ابن عمر کا روایت کیا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور وہی صحیح ہے جو مروی ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور روایت کیا اکثر ثقہ لوگوں نے عبداللہ بن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس نے دن کی نماز کا اور مروی ہے عبیداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے کہ ابن عمر پڑھتے تھے رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعضوں کے نزدیک رات اور دن میں دو دو پڑھنا چاہیئے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے رات کو دو دو رکعت ہے نماز نفل میں اور چار چار رکعت دن میں مثل پہلی سنت ظہر وغیرہ کے یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق کا۔

## بَابُ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

## باب اس بیان میں کہ کیونکر نفل پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن میں

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلوٰةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ۔

روایت ہے عاصم بن ضمرہ سے کہا پوچھا میں نے حضرت علیؓ سے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دن میں تو فرمایا آپؐ نے تم طاقت نہیں رکھ سکتے اس کی کہا میں نے بھلا اگر کوئی طاقت رکھے ہم میں سے تو فرمایا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوتا سورج اس طرف یعنی مشرق میں جیسا ہوتا ہے اس طرف یعنی مغرب میں عصر کے وقت پڑھتے دو رکعت یعنی اشراق کی اور جب ہوتا سورج اس جگہ یعنی مشرق کی طرف جیسا ہوتا ہے اس جگہ یعنی مغرب کی طرف ظہر کے وقت تو پڑھتے چار رکعت یعنی جس وقت آخر روز میں عصر ہوتی ہے اسی وقت اوّل روز میں اشراق پڑھتے اور جیسا آخر روز میں ظہر ہوتی ہے ویسی اوّل روز میں چاشت پڑھتے اور پڑھتے قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اس کے دو رکعت اور قبل عصر کے چار رکعت جدا کر دیتے ہر دو رکعت کو ساتھ سلام کے ملائکہ مقربین پر اور انبیاء اور مرسلین پر اور جو تابعدار تھے ان کے مومنین اور مسلمین سے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے یہ سب روایتوں سے اچھی ہے جو آئی ہے دن کے نفلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ وہ ضعیف کہتے ہیں اس روایت کو اور ضعف اس کا میرے نزدیک اسی سبب سے ہوگا کہ ایسی مروی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے مگر اسی سند سے واللہ اعلم یعنی روایت سے عاصم بن ضمرہ کی علی سے اور عاصم بن ضمرہ ثقہ ہیں بعض اہل حدیث کے نزدیک کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا سفیان نے ہم افضل جانتے ہیں عاصم بن ضمرہ کی روایت کو حارث کی روایت سے۔

## بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ لِحُفِ النِّسَآءِ

## باب اس بیان میں کہ عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَآئِهٖ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے تھے اپنی بیبیوں کی چادروں میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت۔

## بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

## باب اس عمل اور چلنے کے بیان میں جو نفل نماز میں جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰى حَتّٰى فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مَكَانِهٖ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ آئی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے گھر میں اور دروازہ بند تھا اندر سے سو چلے رسول اللہ یہاں تک کہ کھول دیا آپ نے دروازہ میرے لیے پھر چلے گئے اپنی جگہ میں جہاں نماز پڑھتے تھے اور بیان کیا حضرت عائشہؓ نے کہ دروازہ قبلے کی طرف تھا۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ۔

## باب ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کے بیان میں

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ غَيْرِ اٰسِنٍ أَوْ يَاسِنٍ قَالَ كُلَّ الْقُرْاٰنِ قَرَأْتَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَهٗ يَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَ الدَّقَلِ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَأَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔

روایت ہے اعمش سے کہا سنا میں نے ابو وائل سے کہتے تھے پوچھا ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود سے یہ لفظ کہ غیر اٰسن ہے یا غیر یاسن ہے تو کہا عبداللہ بن مسعود نے کیا سارا قرآن پڑھ چکا تو اس کے سوا کہا اس نے ہاں کہا عبداللہ بن مسعود نے ایک قوم پڑھتی ہے قرآن کو جھاڑتی ہے جیسا کوئی جھاڑتا ہو خراب کھجور کو نہیں آگے بڑھتا ان کے گلے سے میں نہیں جانتا ہوں دو دو سورتوں مشابہ کو کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے ان کو کہا راوی نے حکم کیا ہم نے علقمہ کو کہ پوچھے عبداللہ سے تو کہا عبداللہ نے وہ بیس سورتیں ہیں مفصل سے یعنی آخر قرآن سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے دو سورتیں ایک ایک رکعت میں۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهٗ مِنَ الْأَجْرِ فِيْ خُطَاهُ

## باب مسجد میں جانے کے ثواب میں اور جو لکھا جاتا ہے ثواب اس کے قدموں میں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ لَا يُخْرِجُهُ أَوْ قَالَ لَا يُنْهِزُهُ إِلَّا إِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔

جب وضو کرے آدمی تو اچھی طرح وضو کرے پھر نکلے نماز کو نہ نکالے ہو اس کو یا فرمایا نہ اٹھائے ہو اس کو مگر نماز تو نہ رکھے گا کوئی قدم مگر بلند کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ اور گھٹا دے گا ایک گناہ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَنَّهُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ

## باب اس بیان میں کہ مغرب کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ۔

روایت ہے سعد بن اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبیلہ بنی عبد الاشہل کے مغرب کی سو کھڑے ہوئے کچھ لوگ نفل پڑھنے کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم جانو اس نماز کو گھر میں پڑھنے کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت بعد مغرب کے اپنے گھر میں اور مروی ہے حذیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی مغرب پھر نماز پڑھتے رہے عشاء تک سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں دو رکعت بعد مغرب کے بھی مسجد میں۔

## بَابٌ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا يُسْلِمُ الرَّجُلُ

## باب نہانے کا جب آدمی مسلمان ہو

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔

روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ وہ جب اسلام لائے تو حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانے کا پانی اور بیری کے پتوں سے

ف: اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مستحب کہتے ہیں کہ جب آدمی اسلام لاوے تو نہاوے اور کپڑے دھووے اپنے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِي دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

## باب اس بیان میں کہ پائخانے جاتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیئے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ آنکھوں پر جنوں کے بنی آدم کی شرمگاہوں سے یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب داخل ہو پائخانے میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں یعنی خوب قوی نہیں۔ اور مروی ہے انسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کچھ اس باب میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاذُكِرَ مِنْ سِيمَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ اٰثَارِ السُّجُوْدِ وَالطُّهُوْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ۔

## باب اس امت کی نشانی کے بیان میں جو اثر سجدہ اور وضو سے ہوگی قیامت کے روز

روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت قیامت کے دن ہوں گے چمکتے منہ سجدہ سے اور چمکتے ہاتھ وضو سے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے عبدالرحمن بن بسر سے۔

## بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهٖ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهٖ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهٖ اِذَا انْتَعَلَ۔

## باب اس بیان میں کہ مستحب ہے داہنی طرف سے شروع کرنا وضو کو

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنے کو طہارت میں جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے اور جوتی پہننے میں جب پہنتے اسے۔

ف: ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوْءِ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رِطْلَانِ مِنَ الْمَاءِ

## باب اس بیان میں کہ کتنا پانی وضو میں کفایت کرتا ہے۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو میں دو رطل پانی۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ان لفظوں سے مگر روایت سے شریک کے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن جبر سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مکوک یعنی مدسے اور غسل کرتے تھے پانچ مدے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيْعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَاِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعًا

## باب اس بیان میں کہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی ڈالنا کافی ہے

روایت ہے علی بن ابی طالب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے لڑکے کے پیشاب میں کہ چھڑکا جاوے پانی لڑکے کے پیشاب میں اور دھویا جاوے پیشاب لڑکی کا کہا قتادہؓ نے اور یہ حکم جب تک ہے کہ کھانا نکھاتے ہوں پھر جب کھانا کھانے لگیں تو دھویا جاوے پیشاب دونوں کا۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے، مرفوع بیان کیا اس کو ہشام دستوائی نے قتادہؓ کی روایت سے اور موقوف روایت کیا سعید ابن عروبہ نے قتادہؓ سے اور مرفوع نہ کیا۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْاَكْلِ وَالنَّوْمِ اِذَا تَوَضَّأَ

عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ

## باب اس بیان میں کہ جنب کو کھانا اور سونا جائز ہے۔ جب وضو کرلے

روایت ہے عمار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَلْجُنُبُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاكُلَ اَوْ يَشْرَبَ اَوْ يَنَامَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

کو کھانے اور پینے اور سونے کی جب چاہے اگر وضو کرے وضو نماز کا سا۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ

## باب نماز کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ اُمَرَآءَ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِيْ كِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِيَ اَبْوَابَهُمْ اَوْ لَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِيْ كِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِيْنَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اِنَّهٗ لَا يَرْبُوْ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اِلَّا كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ۔

روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ میں دیتا ہوں میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی اے کعب بن عجرہ ان امیروں سے کہ ہوں گے بعد میرے سو جو گیا ان کے دروازے پر اور سچا کہا ان کے جھوٹ کو اور مدد کی ان کے ظلم کی سو وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں اور کبھی نہ آسکے گا میرے حوض پر اور جو آیا ان کے دروازے پر یا نہ آیا اور سچا نہ کیا ان کے جھوٹ کو اور مدد نہ کی ان کے ظلم میں پس وہ میرا ہے اور میں اس کا اور قریب ہے کہ آئے گا میرے حوض پر اے کعب بن عجرہ نماز دلیل ہے یعنی اسلام کی اور روزہ سپر مضبوط ہے اور صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا ہے کوئی گوشت کہ پیدا ہو حرام سے مگر آگ اس کے حق میں لائق تر ہے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ جانا انہوں نے مگر روایت سے عبیداللہ بن موسیٰ کے اور بہت غریب کہا انہوں نے اس کو اور کہا محمد نے روایت کی یہ حدیث ہم سے ابن نمیر نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے۔

## بَابٌ مِنْهُ

## دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ سَمِعْتُهٗ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع کا فرماتے تھے ڈرو تم اللہ سے جو پروردگار ہے تمہارا اور پڑھو نماز پنجگانہ اور روزے رکھو اپنے مہینے کے اور ادا کرو زکوٰۃ اپنے مالوں کی اور اطاعت کرو اپنے صاحب حکومت کی یعنی جو شرع کے موافق حکم کرے داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے پروردگار کے کہا راوی نے کہا میں نے ابی امامہ سے کب سے سنی ہے تم نے یہ حدیث کہا انہوں نے سنی میں نے اور تھا میں تیس برس کا۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

اٰخِرُ اَبْوَابِ الصَّلٰوةِ

یہ آخر ہے ابواب الصلوٰۃ کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## أَبْوَابُ الزَّكٰوةِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## یہ باب ہیں زکوٰۃ کے جو وارد ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

### بَابُ مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْعِ الزَّكٰوةِ مِنَ التَّشْدِيْدِ

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَرَآنِيْ مُقْبِلًا فَقَالَ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لِيْ لَعَلَّهُ أُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الْأَكْثَرُوْنَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا إِلَّا جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهٗ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔

### باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ نہ دینے کی جو برائیاں وارد ہوئی ہیں اس کے بیان میں

روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں کہا انہوں نے پھر دیکھا آپؐ نے مجھ کو سامنے آتے سو فرمایا آپؐ نے وہ ٹوٹا پانے والے ہیں قسم ہے رب کعبہ کی قیامت کے دن کہا راوی نے کہا میں نے کیا ہے مجھ کو شاید کچھ اترا ہے میرے حق میں کہا راوی نے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپؐ پر سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بہت مال والے ہیں مگر جس نے دیا ادھر ادھر اور دونوں ہاتھ سے لپ بھر کر اشارہ کیا آپؐ نے سامنے اور داہنے طرف اور بائیں طرف پھر فرمایا قسم ہے اس خدا کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے نہیں مرتا ہے کوئی آدمی کہ چھوڑ جاتا ہے اونٹ یا گائے کہ ادا نہ کی ہو زکوٰۃ اس کی مگر وہ جانور آوے گا قیامت کے دن بڑے سے بڑا اور موٹے سے موٹا ہو کر روندتا ہوگا اس کو اپنے کھروں سے اور مارتا ہوگا اپنے سینگوں سے جب گزر جاوے اس پر سے پچھلا جانور لوٹے گا پہلا جانور اوپر اس کے یہی عذاب ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ نہ ہو لوگوں میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے روایت ہے اس کی مانند اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے لعنت کیا گیا ہے مانع زکوٰۃ کا، اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا ابو عیسٰے نے حدیث ابو ذر کی حسن ہے صحیح ہے اور نام ابی ذر کا جندب بن سکن ہے اور ابن جنادہ بھی کہتے ہیں، روایت کی ہم سے عبداللہ بن منیر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن دیلم سے وہ ضحاک بن مزاحم سے کہا انہوں نے اکثرون جو حدیث میں آیا ہے اس سے دس ہزار والے مراد ہیں یعنی درہم یا دنانیر۔

### بَابُ مَا جَآءَ إِذَا أَدَّيْتَ الزَّكٰوةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ۔

### باب اس بیان میں کہ جب زکوٰۃ دے چکا تو ادا کر چکا جو تجھ پر ضرور تھا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دے چکا تو زکوٰۃ اپنے مال کی تو ادا کر چکا جو تجھ پر لازم تھا۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ آپؐ نے ذکر کیا زکوٰۃ کا تو کہا ایک شخص نے کچھ اور فرض ہے میرے اوپر تو فرمایا آپؐ نے نہیں مگر جو خوشی سے دے تو ابن حجیرہ وہ عبدالرحمٰن بیٹے حجیرہ بصری کے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَنّٰى اَنْ يَّبْتَدِئَ الْاَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَثَى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ رَفَعَ السَّمَآءَ وَبَسَطَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا فِيْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا اُجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

روایت ہے انس سے کہا ہم آرزو کرتے تھے کہ آجاوے کوئی اعرابی عاقل اور پوچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم بھی حضرت کے پاس ہوں پس ہم اسی خیال میں تھے کہ آیا ایک اعرابی اور دو زانو بیٹھا آگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا محمدؐ آپؐ کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپؐ کہتے ہیں کہ اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اعرابی نے قسم ہے اس خدا کی جس نے بلند کیا آسمان اور بچھائی زمین اور گاڑے پہاڑ کیا اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں فرض ہیں رات دن میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپؐ کو کیا اللہ نے حکم کیا آپؐ کو اس کا فرمایا آپؐ نے ہاں! اعرابی نے کہا اور تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ ہم پر فرض ہیں روزے ایک مہینے کے ہر سال میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اس نے کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپؐ کو کیا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اس کا آپؐ کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے آپؐ کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ ہم پر ہمارے مالوں کی زکوٰۃ فرض ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اس اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپؐ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے رسول نے کہا ہم سے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ حج فرض ہے بیت اللہ کا جس کو طاقت ہو راہ کی ہم میں سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپؐ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا آپؐ کو فرمایا آپؐ نے ہاں پھر کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپؐ کو حق کے ساتھ نہ چھوڑوں گا میں اس سے کچھ اور نہ زیادہ کروں گا پھر چلدیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو داخل ہوا جنت میں۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اس سند سے اور مروی ہے سعد سے اس سند کے ساتھ انسؓ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے تھے کہا ہے بعض محدثوں نے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شاگرد کا پڑھنا اور استاد کا سُننا مثل سماع کے جائز ہے اور حجت لائے ہیں کہ اس حدیث میں اعرابی نے سامنے پڑھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور آپ نے اقرار کیا مترجم کہتا ہے یہاں ہمارے شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی غرض یہ ہے کہ حدیث کا پڑھنا دو طرح ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ استاد پڑھتا جاوے اور شاگرد چُپ سُنتے جاویں اور سلف میں اکثر یہی طریقہ جاری تھا چنانچہ مولانا بالفضل اولنا افضل المحدثین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اکثر یہی طرز تھا کہ صحیح بخاری ان کی مبارک زبان سے قریب لاکھ آدمیوں کے سُن چکے ہیں، اور دوسرا طرز یہ تھا کہ شاگرد اپنی معلومات یا لکھی ہوئی حدیثیں استاد کو سناوے اور اُستاد کہے کہ برابر ہے تیرا پڑھنا یا لکھنا یہ دوسرا طریقہ بھی اُوپر کی حدیث سے ثابت ہوا کہ اعرابی اس میں بمنزلہ شاگرد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استاد ہیں اور حدیث میں جو لفظ نعم جا بجا وارد ہے یہ برابر کہنا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَوٰةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

## اس باب میں سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا بیان ہے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ معاف کی میں نے زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی سواؤ زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم سے ایک درہم اور نہیں زکوٰۃ بیت مجھ کو ایک سو نوّے درہم میں کچھ بھی پھر جب ہو جاویں دو سو تو اس میں پانچ درہم ہیں۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی بکر الصدیقؓ اور عمر بن حزم سے بھی کہا ابو عیسٰی نے روایت کی ہم سے یہ حدیث اعمش اور ابو عوانہ وغیرہما نے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علیؓ سے اور روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسٰی نے پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا تو فرمایا انہوں نے دونوں میرے نزدیک صحیح ہیں اور جو مروی ہے ابی اسحٰق سے احتمال ہے کہ ابی اسحٰق دونوں سے روایت کرتے ہوں یعنی حارث اور عاصم سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَوٰةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ۔

## باب اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتّٰى قُبِضَ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعُمَرُ حَتّٰى قُبِضَ وَكَانَ فِيهِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةٌ وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِي خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلٰثُ شِيَاهٍ وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ

روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی کتاب زکوٰۃ کی اور روانہ نہ کیا تھا اسے اپنے عاملوں کے پاس کہ وفات پائی آپؐ نے اور بعد لکھنے کے رکھ دیا تھا اسے تلوار کے پاس پھر جب وفات پائی آپؐ نے عمل کیا اس پر ابو بکر صدیقؓ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے پھر عمل کیا عمر بن خطاب رضؓ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے بھی اور اس میں تھا کہ پانچ اونٹ میں ایک بکری دینا چاہیئے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں اور پچیس اونٹوں میں ایک سال کی اونٹنی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَّسَبْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَّفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ وَّفِي الشَّاءِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةِ شَاةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةِ شَاةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ مِائَةً وَّلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَيْبٍ وَّقَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قَسَمَ الشَّاءَ أَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِيَارٌ وَّثُلُثٌ أَوْسَاطٌ وَّثُلُثٌ شِرَارٌ وَّأَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ۔

پینتیس اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں پینتیس سے سو اس میں دو برس کی اونٹنی پینتالیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں ایک حقہ ہے یعنی تین سال کی اونٹنی ساٹھ اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں چار سال کی اونٹنی پچھتر اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں دو سال کی دو اونٹنیاں نوے اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں تین تین سال کی دو اونٹنیاں ایک سو بیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں اس سے تو ہر پچاس اونٹ میں ایک اونٹنی تین سال کی اور ہر چالیس میں دو سال کی اور بکریوں میں چالیس بکری میں سے ایک بکری ایک سو بیس بکری تک پھر جب زیادہ ہوں یعنی ایک سو بیس سے تو دو بکریاں دو سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو تین بکریاں تین سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تین سو سے تو ہر سینکڑے میں ایک بکری پھر اس میں کچھ واجب نہیں ہوتا جب تک پورا سینکڑہ نہ ہو اور جمع نہ کی جاویں متفرق یعنی دو یا تین شخصوں کی بکریاں یا اونٹ اور جدا جدا نہ کی جاویں ملی ہوئی بکریاں یا اونٹ زکوۃ کے خوف سے اور جو ہوویں دو شریکوں کی یعنی بکریاں یا اونٹ تو وہ آپس میں سمجھ لیویں برابر اور زکوۃ میں نہ لی جاوے بڈھی اور عیب دار اور کہا زہری نے جب آوے زکوۃ لینے والا تو تین قسم کرے بکریاں ایک میں عمدہ عمدہ اور ایک میں متوسط یعنی بیچ کی اور ایک میں ناقص اور زکوۃ تحصیل کرنے والا بیچ کے مال سے لیوے اور زہری نے گائے بیل کا ذکر نہیں کیا۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیقؓ اور ابی ذرؓ اور انسؓ اور بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا اور روایت کی یہ حدیث یونس بن یزید نے اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع کیا اس کو سفیان بن حصین نے مترجم کہتا ہے جمع نہ کی جاویں متفرق مثلاً ایک شخص کے دو اونٹ اور ایک کے تین اونٹ ہیں دونوں کو جمع کر کے پانچ اونٹ میں ایک بکری لے لیوے یہ زکوۃ تحصیلنے والے کو جائز نہیں اور جدا نہ کی جاویں ملی ہوئی یعنی ایک شخص کی مثلاً اسی بکریاں ہیں تو اس میں ایک بکری ہوتی ہے اس لئے کہ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہے تو زکوۃ تحصیلنے والے کو یہ جائز نہیں کہ اس کے دو حصے کر کے دو بکریاں لے لیوے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكٰوةِ الْبَقَرِ۔

## باب گائے بیل کی زکوۃ کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ أَوْ

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس گایوں میں سے ایک سال کی ایک گائے ہے یا بیل اور ہر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَبِیْعَۃٌ وَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃٌ۔

چالیس میں دو برس کی ایک گائے۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ایسا ہی روایت کیا عبد السلام بن حرب نے خصیف سے اور عبد السلام ثقہ ہیں اور حافظ ہیں اور روایت کی شریک نے یہ حدیث خصیف سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ نے کوئی حدیث نہیں سنی اپنے باپ سے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ بَقَرَۃً تَبِیْعًا اَوْ تَبِیْعَۃً وَمِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃً وَمِنْ کُلِّ حَالِمٍ دِیْنَارًا اَوْ عِدْلَہٗ مُعَافِرَ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا بھیجا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو اور حکم دیا کہ لوں میں ہر تیس گایوں سے ایک گائے ایک سال کی یا ایک بیل اور ہر چالیس میں سے ایک گائے دو برس کی اور ہر جوان سے ایک دینار یا برابر اس کے کپڑے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے مسروق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور حکم کیا کہ لیوے آخر حدیث تک اور یہ زیادہ صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا پوچھا میں نے ابا عبیدہ سے تم کچھ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتوں سے تو کہا انہوں نے نہیں یعنی ابا عبیدہ کو عبداللہ سے سماع نہیں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ اَخْذِ خِیَارِ الْمَالِ فِی الصَّدَقَۃِ

## باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا برا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ اِنَّکَ تَاْتِیْ قَوْمًا اَھْلَ کِتَابٍ فَادْعُھُمْ اِلٰی شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاَعْلِمْھُمْ اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً اَمْوَالِھِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَآئِھِمْ وَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَآئِھِمْ فَاِنْ ھُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِکَ فَاِیَّاکَ وَکَرَآئِمَ اَمْوَالِھِمْ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّھَا لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور فرمایا تو گزرے گا ایک قوم پر اہل کتاب سے پس بلا ان کو اس پر کہ گواہی دیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا پس اگر قبول کریں اس کو تو خبر دے ان کو فرض کیا ہے اللہ نے پانچ نمازوں کو دن اور رات میں پھر اگر قبول کر لیں وہ اس کو تو خبر دے ان کو کہ اللہ تعالےٰ نے فرض کی ہے ان پر زکوٰۃ ان کے مالوں کی کہ لی جاوے ان کے امیروں سے اور دی جاوے ان کے فقیروں کو پھر اگر وہ قبول کریں اس کو تو پرہیز کر ان عمدہ مالوں سے یعنی زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے اور بچ بددعا سے مظلوم کی اس لیئے کہ اس میں اور اللہ میں کچھ پردہ نہیں ہے یعنی جلد قبول ہوتی ہے۔

ف: اس باب میں صنابحی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے ابو معبد مولےٰ ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اور نام ان کا نافذ ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَدَقَۃِ الزَّرْعِ وَالثَّمَرِ وَالْحُبُوْبِ

## باب بیان میں کھیت اور پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ گنے یا ٹوکرے سے کم میں زکوٰۃ یعنی غلے یا تمر میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہؓ اور مالک بن انسؓ سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے جو روایت کی عبدالعزیز نے عمرو بن یحییٰ سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ پانچ گنے یعنی وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ وسق سے تین سو صاع ہوتے ہیں اور صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ رطل اور تیسرا حصہ ایک رطل کا ہے اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل کا ہے اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی میں زکوٰۃ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیوں کے دوسو[1] درہم ہوتے ہیں اور نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ پھر جب ہو ویں پچیس درہم تو اس میں ایک سال کی اونٹنی اور اگر پچیس اونٹ سے کم ہوں تو ہر پانچ میں ایک بکری۔

## بَابُ مَاجَآءَ لَیْسَ فِی الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ صَدَقَۃٌ — باب اس بیان میں کہ گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِہٖ وَلَا عَبْدِہٖ صَدَقَۃٌ

روایت ہے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور علیؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ پلے ہوئے گھوڑوں پر یعنی جن کو دانہ گھاس باندھ کر کھلاتے ہیں اس میں زکوٰۃ نہیں اور جو غلام خدمت کے لیے ہوں ان میں بھی زکوٰۃ نہیں اور اگر تجارت کے لیے ہوں تو دونوں کی قیمتوں سے زکوٰۃ لی جاوے جب کہ ایک سال گزر چکے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْعَسَلِ — باب شہد کی زکوٰۃ کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعَسَلِ فِیْ کُلِّ عَشَرَۃِ اَزُقٍّ زِقٌّ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد میں ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابی سیارہ المتعی و عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابن عمرؓ کی حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعیف ہے اور نہیں صحیح ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں بہت کچھ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر علماء کے یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض علماء نے شہد میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔

## بَابُ مَاجَآءَ لَا زَکٰوۃَ عَلَی الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْہِ الْحَوْلُ — باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ نہیں مال مستفاد میں جب تک نہ گزرے اس پر سال

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

[1] اور دو سو درہم تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔ جس نے مال مستفاد پایا تو اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گذر ے۔

ف: اس باب میں سری بنت نبہان سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا ابن عمر نے جس سے پایا مال مستفاد اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گذرے اس کے مالک کے نزدیک اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے حدیث سے کہا ابو عیسےٰ نے اور روایت کیا اس کو ایوب اور عبید اللہ اور کئی لوگوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً یعنی انہی کا قول اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہما نے اہل حدیث سے اور وہ کثیر الغلط ہیں اور مروی ہے کئی صحابہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک سال نہ گذرے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحٰق کہا بعض علماء نے اگر اسکے پاس پہلے سے ایسا مال ہے کہ واجب ہوتی ہے اس پر زکوٰۃ تو اس مال میں بھی زکوٰۃ ہے یعنی مستفاد میں اور اگر اس پاس سوائے مال مستفاد کے کوئی ایسا نہیں کہ جس میں واجب ہو زکوٰۃ تو مستفاد میں زکوٰۃ واجب نہیں جبتک سال نہ گذرے سو اس نے پایا اگر مال مستفاد قبل گذرنے سال کے تو اس کو چاہیے کہ مال مستفاد کی بھی زکوٰۃ دے جب زکوٰۃ دیوے پہلے مال کی جس کی زکوٰۃ ہمیشہ دیتا تھا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مترجم کہتا ہے مال مستفاد اس مال کو کہتے ہیں جو سال کے اندر خود بخود ہاتھ آوے جیسے ہبہ یا میراث کے طور سے اور اپنے مال سابق سے کمایا ہوا نہ ہو تو بعضے کہتے ہیں کہ جس دن وہ مال ہاتھ لگا ہے اس دن سے جب پورا سال ہو تو اس کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظم کہتے ہیں کہ پہلے مال کے ساتھ اس کی بھی زکوٰۃ دے کچھ سال کا گذرنا اس پر شرط نہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ — باب اس بیان میں کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَّاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ۔ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے دو قبلے والوں کا رہنا ایک زمین میں یعنی اہل کتاب اور مسلمانوں کا دونوں کا رہنا جزیرہ عرب میں لائق نہیں ہے اور نہیں مسلمانوں پر جزیہ۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے جریر سے انہوں نے قابوس سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس باب میں سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے تمامی علماء کا کہ نصرانی جب اسلام لاوے تو معاف کر دیا جاوے جزیہ اس کی ذات کا اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

اس سے جزیہ عشری مراد ہے جو کافروں سے تحصیلاً لیا جاتا ہے اور ہر ہر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں اس کی تفسیر آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عشور یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر عشور نہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ — باب زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں۔

عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ روایت ہے زینب سے جو بیوی ہیں عبداللہ کی کہا انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ فَاِنَّکُنَّ اَکْثَرُ اَھْلِ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگرچہ ہو تمہارے زیوروں میں سے اس لئے کہ تم میں سے اکثر اہل جہنم ہیں قیامت کے دن۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہا اعمش نے سنا میں نے ابووائل سے کہ روایت کرتے تھے عمرو بن حارث سے جو بھتیجے ہیں زینب کے اور زینب بیوی ہیں عبداللہ کی وہ روایت کرتے ہیں زینب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُوپر کی حدیث کی مانند اور یہ ابومعاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابومعاویہ نے وہم کیا ہے اپنی حدیث میں سو کہا عمرو بن الحارث عن ابن اخی زینب اور صحیح یوں ہے عمرو بن الحارث بن اخی زینب یعنی حارث کے بعد عن کا لفظ غلط ہے اور یہ حدیث مروی ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تجویز کی آپ نے زیور میں زکوٰۃ دینا اور اس کی اسناد میں کچھ گفتگو ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ زیور میں زکوٰۃ ہے جو سونے اور چاندی کا ہو اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور کہا بعض صحابہ نے جیسے ابن عمر اور عائشہؓ اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہائے تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اَیْدِیْھِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَقَالَ لَھُمَا اَتُؤَدِّیَانِ زَکٰوتَہٗ فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَھُمَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ یُّسَوِّرَکُمَا اللہُ بِسِوَارَیْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّیَا زَکٰوتَہٗ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ دو عورتیں آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان کے ہاتھوں میں دو کنگن تھے سونے کے سو فرمایا آپ نے کیا ادا کرتی ہو تم زکوٰۃ اس کی تو کہا انہوں نے نہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کیا چاہتی ہو تم کہ اللہ پہناوے تم کو دو کنگن دوزخ کی آگ کے کہا انہوں نے نہیں فرمایا آپ نے تو ادا کرتی رہو زکوٰۃ اس کی۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے اس حدیث کو روایت کیا ہے مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اس حدیث میں اور اس باب میں کوئی روایت صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْخَضْرَوَاتِ۔

## باب سبزی اور ترکاری کی زکوٰۃ کے بیان میں

عَنْ مُعَاذٍ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ عَنِ الْخَضْرَوَاتِ وَھِیَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَیْسَ فِیْھَا شَیْءٌ۔

روایت ہے معاذ سے کہ انہوں نے لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پوچھا حال خضروات کا یعنی ساگ پات کی زکوٰۃ کا سو فرمایا آپ نے اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے اسناد اس حدیث کی صحیح نہیں اور اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ صحیح ثابت نہیں اور یہ روایت مروی ہے موسٰے بن طلحہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ساگ پات میں کچھ صدقہ نہیں کہا ابو عیسٰے نے حسن بیٹے ہیں عمارہ کے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو شعبہ وغیرہ نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا عبداللہ بن مبارک نے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا يُسْقَى بِالْأَنْهَارِ وَغَيْرِهَا

## باب اس کی زکوٰۃ کے بیان میں جس میں پانی دیویں نہر وغیرہ سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو پانی دیوے آسمان یعنی مینہ کے پانی سے پیدا ہو یا پانی دیویں نہریں اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جسمیں پانی دیا جاوے کھینچ کر یعنی اونٹ سے یا بیل سے تو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

ف: اس باب میں انس بن مالکؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰیؒ نے اور مروی ہے یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعد سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ حدیث صحیح تر ہے اور صحیح ہوئی ہے حدیث ابن عمرؓ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مقرر کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کہ پانی دیوے اسے آسمان یا نہریں یا وہ زمین عثری دسواں حصہ اور جس میں پانی دیا جاوے کھینچ کر یا ڈول وغیرہ سے اس میں آدھا عشر یعنی بیسواں حصہ۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے زمین عثری وہ ہے جس میں عاثور سے پانی دیا جاوے اور عاثور چھوٹی نہر ہے کہ جس سے بقول اور کھجور وغیرہ سینچی جاتی ہے یا عثری وہ کھجور وغیرہ ہے جس میں پانی دینے کی ضرورت نہ ہو۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي زَكوٰةِ مَالِ الْيَتِيمِ

## باب زکوٰۃ مال یتیم کے بیان میں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عمرو کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا آدمیوں پر سو فرمایا آگاہ ہو جو متولی ہو کسی یتیم کا کہ اس کا مال بھی ہو تو تجارت کرتا رہے یتیم کے مال میں اور یوں ہی چھوڑ نہ دے کہ کھا لے اس کو زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ دیتے دیتے کچھ باقی نہ رہے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اس لیے کہ مثنٰی بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے کہ عمر بن خطاب نے خطبہ پڑھا پھر ذکر کی یہ حدیث اور اس میں اختلاف ہے سو بعضوں نے کہا مال یتیم میں زکوٰۃ ہے انہیں میں ہیں عمرؓ اور علیؓ اور عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحاق اور کہا ایک گروہ علماء نے مال یتیم میں زکوٰۃ نہیں اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے اور شعیب نے حدیثیں سنی ہیں اپنے دادا سے جو عبداللہ بن عمرو ہیں اور کلام کیا ہے یحیٰی بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں اور کہا وہ ہمارے نزدیک واہی یعنی ضعیف ہیں اور جس نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے تو اس لیے ضعیف کہا ہے کہ عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں اپنے دادا کی کتاب دیکھ کر یعنی عبداللہ بن عمرو کی کتاب اور اکثر لوگ حجت لیتے ہیں ان کی حدیث سے اور ثابت کرتے ہیں اس کو جیسے احمد اور اسحاق وغیرہما۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَجْمَاءَ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

## باب بیان میں کہ جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانہ میں پانچواں حصہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں ہے اور کنواں کھودتے ہیں کوئی مرجاوے تو اس کا بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانوں میں پانچواں حصہ ہے۔

ف اس باب میں انس بن مالک اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

www.KitaboSunnat.com

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَرْصِ

## باب غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنے کے بیان میں

عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ نِيَارٍ يَقُولُ جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔

روایت ہے خبیب بن عبداللہ سے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مسعود کو کہتے تھے آئے سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس میں سو بیان کیا کہ رسول اللہ فرماتے تھے کہ جب اٹکل کرو تم پھلوں اور میووں کو تو لو یعنی عشر وغیرہ جو حق زکوٰۃ ہے اور چھوڑ دو ثلث حصہ یعنی ثلث حصہ کی عشر وغیرہ نہ لو پھر اگر ثلث نہ چھوڑو تو ربع چھوڑو یعنی کہ مسافر محتاج آنے جانے والا کھاوے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور عتاب بن اسید اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور عمل اکثر علماء کا سہل بن ابی حثمہ کی حدیث پر ہے یعنی جو مذکور ہوئی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور خرص اسے کہتے ہیں کہ جب پھل قریب تیاری کے ہوتا ہے جیسے کھجور یا انگور جس کی زکوٰۃ لینا ہو تب بادشاہ ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ وہ درخت کو دیکھ کر اندازہ کر دیتا ہے کہ اس میں اتنے انگور ہوں گے یا اتنی رطب اور اس کا عشر مقرر کرے ان مالکوں پر باندھ دیتا ہے کہ اتنا بروقت پھل ٹوٹنے کے دینا اس کو خرص کہتے ہیں اور اس شخص کو خارص، پھر بعد خرص کے ان مالکوں کو اختیار دیتا ہے کہ جو چاہیں کریں پھر جب وقت اس کے ٹوٹنے کا آتا ہے تو ان سے وہی عشر لے لیتا ہے۔ یہی تفسیر ہے خرص کی بعض عالموں کے نزدیک اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔

روایت ہے عتاب بن اسید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے کسی کو کہ اندازہ کر آوے اور کوت آوے لوگوں کے انگوروں کو اور پھلوں کو اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگوروں کی زکوٰۃ کے بیان میں کہ وہ بھی کوتا جاوے جیسے کوتا جاتا ہے کھجور، پھر زکوٰۃ میں دیا جاوے انگور خشک جیسا زکوٰۃ میں تر کھجور کی جگہ دی جاتی ہے سوکھی کھجور۔

ف کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور پوچھا میں نے حال اس حدیث کا محمد بن اسمٰعیل بخاری سے تو کہا انہوں نے حدیث ابن جریج کی غیر محفوظ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


اور حدیث سعید بن مسیب کی جو مروی ہے عتاب بن اسید سے زیادہ صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ
## باب حق کے ساتھ زکوٰۃ تحصیلنے والے کے ثواب کے بیان میں

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ۔

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے زکوٰۃ کا تحصیلنے والا انصاف سے یعنی جو زیادتی نہ کرے اور زکوٰۃ میں عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے تو وہ ایسا ہے جیسے لڑنے والا اللہ تعالےٰ کی راہ میں جب تک نہ لوٹے اپنے گھر۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے اور یزید بن عیاض ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور حدیث محمد بن اسحٰق کی زیادہ صحیح ہے۔

www.KitaboSunnat.com

## بَابُ فِي الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ
## باب اس کے بیان میں جو زیادتی کرے زکوٰۃ تحصیلنے میں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ تحصیلنے میں ایسا ہے جیسا زکوٰۃ نہ دینے والا۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ام سلمہ اور ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے سعد بن سنان سے اور ایسی ہی روایت ہے لیث بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک سے ابو عیسےٰ نے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے صحیح سنان بن سعد ہے اور حضرت نے جو فرمایا کہ زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے میں ایسا ہے جیسے زکوٰۃ نہ دینے والا تو مطلب اس کا یہ ہے کہ گناہ میں دونوں برابر ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي رِضَى الْمُصَدِّقِ
## باب مصدق کے راضی کر دینے کے بیان میں۔

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ إِلَّا عَنْ رِضًى۔

روایت ہے جریر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے تمہارے پاس زکوٰۃ تحصیلنے والا تو اس کو جدا نہ کرو اپنے سے جب تک وہ تم سے خوش دل نہ ہو۔

ف: روایت کی ہم سے ابو عمار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث داؤد کی شعبی سے زیادہ صحیح ہے مجالد کی حدیث سے اور ضعیف کہا ہے مجالد کو بعض اہل علم نے اور وہ غلطیاں بہت کرتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ عَلَى الْفُقَرَاءِ
## باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ لی جاوے امیروں سے اور دی جاوے فقیروں کو

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ

روایت ہے عون بن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ آیا ہمارے پاس زکوٰۃ تحصیلنے والا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَجَعَلَهَا فِي فُقَرَائِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَلُوصًا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو تحصیلدار زکوٰۃ کو ہمارے امیروں سے اور دیا ہمارے فقیروں کو اور میں ایک یتیم لڑکا تھا سو مجھ کو بھی ایک اونٹنی دی اس میں سے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن جحیفہ کی حسن ہے غریب ہے۔

## بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكٰوةُ

## باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ لینا کس کو جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ أَوْ كُدُوْحٌ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سوال کرے آدمیوں سے اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کفایت کرتا ہو تو قیامت کے دن آوے گا اور اس کے سوال کے سبب سے اس کا منہ چھلا ہو گا راوی کو شک ہے کہ حضرت نے خموش فرمایا یا خدوش یا کدوح اور معنی تینوں کے قریب قریب ہیں پھر عرض کیا گیا یا رسول اللہ کتنا مال کفایت کرتا ہے یعنی اس کے ہوتے ہوتے سوال جائز نہیں تو فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں اس حدیث کے سبب سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے یحیٰی بن آدم نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے یہی حدیث سو کہا سفیان سے عبداللہ بن عثمان نے جو ہمنشین ہیں شعبہ کے کاش کہ حکیم کے سوا کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی سو کہا سفیان نے کیا ہے حکیم کو نہیں روایت کرتے اس سے شعبہ کہا عبداللہ نے ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے اس بات کو زبید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے اور اسی پر عمل ہے بعضوں کا ہم لوگوں سے یعنی شافعیوں سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں جب آدمی کے پاس پچاس درہم یا زیادہ ہوں اور پھر حاجت ہو اس کو تو زکوٰۃ لیوے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ کا جو اہل فقہ اور اہل علم ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

## باب اس کے بیان میں جس کو زکوٰۃ لینا درست نہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اسی اسناد سے مرفوع نہیں اور مروی ہے اس حدیث کے سوا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ صدقہ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب آدمی قوی ہو مگر محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو اور کوئی اس کو زکوٰۃ دے دے اس کی زکوٰۃ ادا ہو گئی اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہی ہے کہ اس کو سوال جائز نہیں۔

عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ فَسَأَلَهُ إِيَّاهُ

روایت ہے حبشی بن جنادہ سلولی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں کہ آپ کھڑے تھے عرفات میں اور آیا ایک اعرابی اور پکڑ لیا آپ کی چادر کا کونہ پھر سوال کیا آپ سے پھر دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَاَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حُرِّمَتِ الْمَسْأَلَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ اِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ۔

آپ نے اور چلا گیا وہ اور اسی وقت سوال حرام ہوا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے شک سوال جائز نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو مگر فقیر خاکسار کو یا سخت حاجت والے کو اور جو سوال کرے آدمیوں سے اس لیے کہ بڑھاوے اپنا مال ہوگا منہ اس کا چھلا ہوا قیامت کے دن اور وہ گوشت ہے بھنا ہوا جہنم سے کہ کھاتا ہے اس کو پھر چاہے کم لے اور چاہے زیادہ لے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے عبدالرحیم بن سلیمان سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

## بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِيْنَ وَغَيْرِهِمْ

## باب اس کے بیان میں جس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے قرض داروں وغیرہ سے

عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نقصان آیا ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھلوں میں جو خریدتے تھے اور بہت قرض دار ہو گیا وہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو اس کو پھر صدقہ دیا لوگوں نے سو نہ پورا ہوا اس کا قرض فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے لے لو جو پاؤ تم اور تمہارا حق نہیں اس کے سوا۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور جویریہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَمَوَالِيْهِ

## باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ کا مال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ کے اہل بیت اور غلاموں کو لینا درست نہیں ہے

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ اَصَدَقَةٌ هِيَ اَمْ هَدِيَّةٌ فَاِنْ قَالُوا صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قَالُوا هَدِيَّةٌ اَكَلَ۔

روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ بہز کے دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آتی کوئی چیز پوچھتے آپ کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے پھر اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو آپ نہ کھاتے اور اگر کہتے ہدیہ ہے تو کھاتے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ اور سلمانؓ اور انسؓ اور حسن بن علیؓ اور ابی عمیرہ معرف بن واصل کے دادا سے روایت ہے اور ان کا نام رشید بن مالک ہے اور میمون اور مہران اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرو اور ابی رافع اور عبدالرحمٰن بن علقمہ سے بھی روایت ہے، اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی عقیل سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے کہا ابوعیسیٰ نے بہز بن حکیم کی حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِي رَافِعٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابی رافع سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک مرد کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ وَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

بنی مخزوم سے زکوٰۃ تحصیلنے کے لیے تو اس نے کہا ابو رافع سے تم ساتھ چلو میرے کہ حصہ دلوں میں تم کو بھی اس میں سے سو کہا ابو رافع نے نہیں جب تک نہ جاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھ لوں ان سے اور گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور پوچھا اور فرمایا حضرتؐ نے صدقہ نہیں حلال ہے ہم کو اور موالی یعنی غلام قوم کے انہیں میں داخل ہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رافع جو غلام آزاد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کا نام اسلم ہے اور ابن رافع عبید اللہ بن ابی رافع ہیں اور وہ کاتب ہیں علی بن ابی طالب کے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ

## باب اقرباؤں کو زکوٰۃ دینے کے بیان میں

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔

روایت ہے سلمان بن عامر سے سلمان پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے جب کوئی روزہ کھولے تو کھولے کھجور پر اس لیے کہ اس میں برکت ہے پھر اگر کھجور نہ پاوے تو پانی پر کہ وہ پاک کرنے والا ہے اور فرمایا آپ نے صدقہ مسکین کو دینا فقط صدقہ ہے یعنی ایک ہی ثواب ہے اور صدقہ ناطے والوں کو دینا دو ثواب رکھتا ہے ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحم کا۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابوہریرہؓ اور زینب سے روایت ہے اور وہ بیوی ہیں عبداللہ بن مسعود کی کہا ابو عیسےٰ نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہے اور رباب ماں ہیں رائح کی اور بیٹی ہیں صلیع کی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث مذکور کے مانند اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ذکر نہ کیا اس میں رباب کا اور حدیث سفیان اور ابن عیینہ کی زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ابن عون اور ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ

## باب اس بیان میں کہ مال سوائے زکوٰۃ کے اور بھی کچھ دینا چاہیے

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمُ الْآيَةَ۔

روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہا میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کو سو فرمایا آپ نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے زکوٰۃ کے یعنی زکوٰۃ سے کچھ زیادہ بھی دینا چاہیے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت سورۂ بقرہ کی لیس البر سے آخر تک۔

عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ۔

روایت ہے عامر سے وہ روایت کرتے ہیں فاطمہ بنت قیس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال میں اور بھی حق ہے سوائے زکوٰۃ کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی کچھ ایسی اچھی نہیں اور ابو حمزہ میمون اعور ضعیف ہیں اور روایت کی بیان اور اسمٰعیل بن سالم نے شعبی سے اس حدیث کو انہی کا قول کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ

## باب زکوٰۃ کے ثواب کے بیان میں

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فُلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ.

روایت ہے سعید بن یسار سے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہؓ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صدقہ دیا کسی نے کسی طرح کا صدقہ حلال مال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ مگر حلال کو مگر لیتا ہے رحمٰن اس صدقے کو اپنے سیدھے ہاتھ میں اگرچہ ایک کھجور بھی ہو پھر بڑھتا ہے وہ ہتھیلی میں رحمٰن کے یہاں تک کہ ہو جاتا ہے پہاڑ سے بھی بڑا جیسا کوئی پرورش کرتا ہے اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کی۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور عدی بن حاتم اور انسؓ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور حارثہ بن وہب اور عبدالرحمٰن بن عوف اور بریدہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ.

روایت ہے حضرت انسؓ سے کہا پوچھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے فرمایا روزے شعبان کے رمضان کی تعظیم کے لیے پھر پوچھا کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا صدقہ دینا رمضان میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ کچھ قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کے غضب کو اور دور کر دیتا ہے بُری حالت میں مرنے کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا لِأَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ مُهْرَهُ حَتَّى إِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيرُ مِثْلَ أُحُدٍ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ.

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر بڑھاتا ہے اور پالتا ہے اس کو اس صدقہ دینے والے کے لیے جیسا پالتا ہے کوئی تم میں کا اپنے گھوڑے کے بچے کو یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھ کر ہو جاتا ہے کوہ احد کے برابر اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ اور معنی اس کے یہ ہیں بے شک اللہ ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنے غلاموں سے اور لیتا ہے صدقات کو اور مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہ رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند اور کہا ہے کتنے علماء نے اس حدیث میں اور جو مشابہ ہیں اس کی روایتوں سے کہ مذکور ہیں اس میں ایسی صفتیں جیسے اترنا پروردگار تعالیٰ شانہٗ کا ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف کہ ہم ثابت کرتے ہیں ان روایتوں کو اور ایمان لاتے ہیں ان پر اور وہم نہیں دوڑاتے اس میں اور نہیں کہتے ہم کہ کیفیت اس کی ایسی ہے اور مروی ہے انس بن مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا کہ ایسی حدیثوں کو جاری کرو بلاکیفیت یعنی اس پر ایمان رکھو اور کیفیت میں اس کے گفتگو نہ کرو اور یہی قول ہے علمائے اہلِ سنت والجماعت کا پر جہمیہ انکار کرتے ہیں ان روایتوں کا اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے اللہ تعالےٰ نے ذکر کیا اپنی کتاب میں اکثر مقام پر ید اور سمع اور بصر کا اور تاویل کی جہمیہ نے ان آیتوں کی اور تفسیر کرتے ہیں اس کی علماء کے خلاف اور کہتے ہیں اللہ تعالےٰ نے نہیں پیدا کیا حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے ہیں جہمیہ مراد ہاتھ سے قوت ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ قائل ہونا اس کا کہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ ہیں اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی تشبیہ جب لازم آوے کہ یہ کہے کہ ید کید او مثل ید یعنی اللہ تعالےٰ کا ہاتھ اس ہاتھ کی مثل ہے یا اس ہاتھ کا سا ہے یا اس کی سماعت اس سماعت کی مانند ہے یا اس سماعت کی سی ہے پھر جب کہا کہ اللہ کی سماعت مثل اس سماعت کے ہے یا ایسی ہے یا ایسی ہے تو البتہ تشبیہ ہوئی اور جب کہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اور سمع اور بصر اور یہ نہ کہے کہ کیسے ہیں اور کیا کیفیت ہے ان کی اور یہ بھی نہ کہے کہ اللہ کی سمع مثل اس سمع کے ہے یا اس کی سی ہے تو یہ تشبیہ نہ ہوگی اور وہ پروردگار خود فرماتا ہے اپنی کتاب مقدس میں یعنی نہیں ہے مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سنتا بھی ہے دیکھتا بھی ہے۔ مترجم کہتا ہے اس تقریر کا مآل یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سمع و بصر اور ید و وجہ اور اترنا اس کا آسمان اوّل کی طرف اس پر ایمان لانا اور یقین کرنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کے سپرد کرنا اور کیفیت میں بالکل سکوت کرنا یہی مذہب ٹھہرا اہل سنت وجماعت کا اور اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی اس لئے کہ جب کہا اللہ تعالیٰ کی سمع اور بصر بے مثل و بے مانند ہیں اور اس کے مشابہ کوئی چیز نہیں تو اس میں تشبیہ کیوں لازم آوے گی تو اس اعتقاد میں انکار بھی ان صفات الٰہی کا نہیں ہوتا اور تشبیہ بھی لازم نہیں آتی اور یہ مذہب متوسط ٹھہرا افراط و تفریط سے اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے ان صفات کا انکار کرنا مذہب جہمیہ کا ہے اسی طرح استواء علی العرش کو بھی سمجھنا چاہئے کہ وہ بھی ایک صفت باری تعالیٰ کی ہے اور آیات متواترات سے ثابت ہے اس پر بھی ایمان رکھنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کو سونپنا اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے اس صفت کا انکار نہ کرنا مذہب اہل سنت وجماعت ہے اور بخوف تشبیہ اس کا انکار کرنا جہمیہ کا مذہب ہے۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَقِّ السَّآئِلِ

## باب سائل کے حق کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَیْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ بُجَیْدٍ وَکَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ یَقُوْمُ عَلٰی بَابِیْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَیْئًا اُعْطِیْهِ اِیَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِیْ لَهٗ شَیْئًا تُعْطِیْهِ اِیَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِیْهِ

روایت ہے عبدالرحمٰن بن بجید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو ماں ہیں بجید کی اور وہ ان میں تھیں جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فقیر آن کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر اور میں کچھ نہیں پاتی کہ اس کو دوں، سو فرمایا ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کچھ نہ پاؤ تم اس کے دینے کو مگر ایک کھر جلا ہوا، سو وہی رکھ دو اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إليه في يده.

کے ہاتھ میں۔

ف: اس باب میں علیؓ اور حسین بن علیؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام بجید کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

## باب جن کا دل رجھانا منظور ہے ان کے دینے کے بیان میں

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ فَمَا زَالَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ۔

روایت ہے صفوان بن امیہ سے کہا دیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن یعنی مال زکوٰۃ میں سے کچھ اور وہ ساری خلق سے برے تھے میرے نزدیک پھر ہمیشہ مجھے دیتے رہے یہاں تک کہ ہو گئے وہ ساری خلق سے زیادہ محبوب میرے پاس۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے حسن بن علیؓ نے اسی طرح یا مشابہ اس کے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث صفوان کی روایت کی ہے معمر وغیرہ نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ دیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گویا کہ یہ حدیث زیادہ صحیح اور اشبہ ہے اور وہ مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے ایسا کہا الحدیث۔ اور اختلاف ہے ان لوگوں کے دینے میں جن کا دل ریجھنے کی توقع ہو سو کہا اکثر اہل علم نے کچھ ضرور نہیں ان کا دینا اور کہا یہ قوم تھی خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہ حضرت تالیف قلوب کرتے تھے ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گئے۔ اور اب جائز نہیں اس طور پر دینا کسی کو زکوٰۃ کا مال کہ اس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہم کا۔ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور کہا ہے بعضوں نے کہ اب بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں اور امام ان کی تالیف قلوب مسلمان ہونے کے لیے مناسب دیکھے تو دینا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهُ

## باب اس کے بیان میں جس کو ورثے میں پہنچے وہ مال جو زکوٰۃ میں دیا تھا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ صُومِي عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا۔

روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا اس نے یا رسول اللہ میں نے زکوٰۃ میں دی تھی ایک لونڈی اپنی ماں کو اور ماں مر گئی فرمایا آپ نے ثابت ہو چکا تیرا ثواب اور پھیر دیا میراث نے اس کو تیری طرف یعنی اب تو اس کی مالک ہے پھر کہا اس عورت نے یا رسول اللہ میری ماں پر روزے تھے ایک مہینے کے کیا میں رکھوں اس کی طرف سے فرمایا آپ نے روزے رکھ اس کی طرف سے پھر عرض کیا اس نے یا رسول اللہ اس نے کبھی حج نہیں کیا تھا کیا میں حج کروں اس کی طرف سے آپ نے فرمایا ہاں تو حج کر اس کی طرف سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانی جاتی بریدہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور عبد اللہ بن عطاء ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ آدمی جب کوئی چیز خیرات دے اور پھر میراث میں آ جائے اس تو حلال ہے اس کو اور کہا بعضوں نے کہ ایسی شئے ہے کہ خاص کر دیا ہے اس کو اللہ کے واسطے پھر جب وارث ہوا اس کا تو واجب ہے کہ دوبارہ خرچ کر دے اسے راہ خدا میں اور روایت کی سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبد اللہ بن عطاء سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَوْدِ فِي الصَّدَقَةِ

## باب خیرات دے کر پھیر لینے کی برائی کے بیان میں

عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے کسی کو دیا تھا ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پھر دیکھا اس کو بکتا ہوا پس اس کو خریدنا چاہا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پھیر اپنے صدقے کی چیز کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

## باب مردے کی طرف سے صدقہ دینے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِي مَخْرَفًا فَاُشْهِدُكَ اَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میری ماں مرگئی ہے کیا فائدہ دے گا اگر اس کو میں صدقہ دوں اس کی طرف سے تو فرمایا آپؐ نے ہاں سو عرض کیا اس نے میرا ایک باغ ہے سو میں گواہ کرتا ہوں آپ کو کہ میں نے صدقہ دیا اس کی طرف سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ کوئی چیز میت کو نہیں پہنچتی مگر صدقہ اور دعا اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور معنی مخرف کے باغ ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي نَفَقَةِ الْمَرْاَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

## باب اس بیان میں کہ بیوی کو خرچ کرنا خاوند کے گھر سے جائز ہے یا نہیں

عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا۔

روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنے خطبوں میں حجۃ الوداع کے سال کہ نہ خرچ کرے کوئی عورت کسی چیز کو بغیر اجازت اپنے شوہر کے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کھانا بھی کسی کو نہ دے آپؐ نے فرمایا وہ تو ہمارے سب مالوں سے بہتر ہے۔

ف: اس باب میں سعد بن وقاصؓ اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا بِهِ اَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ اَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیرات کرے عورت اپنے شوہر کے گھر سے تو ہوتا ہے اس کو بھی اجر اور اس کے خاوند کو بھی اس کے برابر اور مال کی رکھنے والے کو بھی اسی کے برابر اور ایک کے اجر ملنے سے دوسرے کا اجر کچھ گھٹتا نہیں شوہر کو کمائی کا اجر ہے اور عورت کو خرچ کرنے کا اجر۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَإِنَّ لَهَا مِثْلَ أَجْرِهِ لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَٰلِكَ۔

نے جب خیرات دیتی ہے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے دل کی خوشی سے نہ فساد کی نیت سے تو ثواب ہے مرد کے ثواب کے برابر اس کو اپنی نیک نیتی کا ثواب ہے اور خازن کو مانند اس کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے عمرو بن مرہ کی حدیث سے کہ مروی ہے ابو وائل سے اور عمرو بن مرہ نہیں ذکر کرتے اپنی روایت میں مسروق کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ۔

## باب صدقہ فطر کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ إِنِّي لَأَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَٰلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا ہم صدقہ فطر دیا کرتے تھے جب ہم میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع غلے سے یا ایک صاع جَو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع انگور خشک سے یا ایک صاع اقط[1] سے پھر ہم ایسے ہی صدقہ فطر دیتے تھے یہاں تک کہ معاویہ آئے مدینے میں اور وعظ بیان کیا پس تھا اس میں جو بیان کیا تھا آدمیوں سے کہ کہا انہوں نے میں گمان کرتا ہوں کہ دو مد گیہوں شام کے برابر ہیں قیمت میں ایک صاع تمر کے کہا راوی نے پھر لوگوں نے اسی کو اختیار کیا یعنی دو مد گیہوں دینے لگے کہا ابو سعید نے میں ہمیشہ وہ ہی دیتا ہوں جو پہلے دیتا تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا تجویز کرتے ہیں ہر چیز سے ایک صاع اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ ہر چیز سے ایک صاع دینا چاہیے مگر گیہوں سے کہ اس میں نصف صاع کافی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا کہ آدھا صاع دینا چاہیے گیہوں سے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک منادی کو مکے کے راہوں میں کہ پکار دے آگاہ ہو صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد ہیں گیہوں سے یا سوائے اس کے ایک صاع ہر قسم کے غلے سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مرد و عورت اور آزاد اور غلام پر ایک صاع جو سے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے پھر کر دیا لوگوں نے اسے آدھا

[1] اور اقط کی تفصیل باب لو منعوا مما غیرات الثمر میں مذکور ہو چکی ۱۲ منہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

صاع گیہوں کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعید اور ابن عباسؓ اور حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب کے دادا سے اور ثعلبہ بن ابی صغیر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کو رمضان کے ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جَو سے ہر آزاد پر یا غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اس کو مالک نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایوب کی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں لفظ مِنَ الْمُسْلِمِينَ کا اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے نافع سے اور نہیں ذکر کیا اس میں من المسلمین کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعضوں نے جب ہوں آدمی کے غلام کافر تو نہ ادا کرے ان کی طرف سے صدقہ فطر اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے صدقہ فطر دے غلاموں کی طرف سے اگرچہ مسلمان نہ ہوں اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ

## باب صدقہ فطر نماز عید کے قبل دینے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِإِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے صدقہ فطر دینے کا نماز کو چلنے سے پہلے عید فطر کے دن۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ دیوے صدقہ فطر نماز کو جانے سے پیشتر۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الزَّكٰوةِ۔

## باب قبل وقت کے زکوٰۃ ادا کرنے کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ۔

روایت ہے علیؓ سے کہ پوچھا حضرت عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ دے دینے کو قبل وقت آنے کے پس اجازت دی حضرتؐ نے اس بات کی۔

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا زَكٰوةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لے چکے ہیں زکوٰۃ عباسؓ سے اس سال کی سال گزشتہ میں۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے نہیں پہچانتے ہم حدیث تعجیل زکوٰۃ کی روایت سے اسرائیل کے کہ مروی ہو حجاج سے مگر اسی سند سے اور حدیث اسمٰعیل بن زکریا کی حجاج سے میرے نزدیک صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے حجاج بن دینار سے اور مروی ہے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اختلاف ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علماء کا زکوٰۃ پیشگی دینے میں قبل وقت کے سوا ایک گروہ نے علماء کے کہا ہے کہ پیشگی نہ دے یہی کہتے ہیں سفیان ثوری کہا انہوں نے میں دوست رکھتا ہوں کہ پیشگی نہ دے اور کہا اکثر علماء نے اگر پیشگی دے قبل وقت کے تو جائز ہے یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے۔

## باب اس بیان میں کہ سوال منع ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَتَصَدَّقَ مِنْهُ وَیَسْتَغْنِیَ بِهٖ عَنِ النَّاسِ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْئَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر سویرے جاوے کوئی اور لکڑیوں کا گٹھا لے آوے اپنی پیٹھ پر یعنی جنگل سے اور صدقہ دیوے اس کی قیمت سے اور بے پرواہ رہے لوگوں سے یعنی اسی میں کھاوے پیوے کسی سے سوال نہ کرے تو بہتر ہے اسکو کہ سوال کرے کسی سے اور وہ شخص دے اسے یا نہ دے اس لیے کہ اونچا ہاتھ یعنی دینے والے کا بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی مانگنے والے کے اور پہلے خرچ کر ان پر جن کو تو روٹی کپڑا دیتا ہے۔

ف: اس باب میں حکیم بن حزام اور ابی سعید خدری اور زبیر بن عوام اور عطیہ سعدی اور عبداللہ بن مسعود اور مسعود بن عمرو اور ابن عباسؓ اور ثوبان اور زیاد بن حارث صدائی اور انسؓ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث حضرت ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے غریب کہی جاتی ہے روایت سے بیان کے کہ وہ روایت کرتے ہیں قیس سے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ كَدٌّ یَّكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِلَّا اَنْ یَّسْئَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِیْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ مِنْهُ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سوال کرنا ایک خرابی ہے کہ خراب کرتا ہے اس سے آدمی اپنی آبرو کو یا ایک زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے اس سے آدمی اپنے منہ کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی کسی حاکم سے یا کسی امر ضروری میں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

# اَبْوَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

# یہ باب ہیں روزوں کے بیان میں جو ثابت ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

## باب رمضان کی فضیلت کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اس اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیٰطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النِّیْرَانِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَآءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کے مہینے کی جکڑے جاتے ہیں شیاطین اور سرکش جن یعنی زنجیروں میں اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور کھلا نہیں رہتا اُن میں سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے سو بند نہیں رہتا کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ کے آزاد کیے ہوئے بندے ہیں یعنی جو آزاد ہوتے ہیں آگ سے اور یہ معاملہ ہر رات میں ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے روزے رکھے رمضان کے اور راتوں کو نماز پڑھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے بخشے جائیں گے اگلے گناہ اور جس نے نماز پڑھی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی جو روایت کی ابوبکر بن عیاش نے وہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابی بکر بن عیاش کے کہ وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابی صالح سے وہ حضرت ابی ہریرہؓ سے مگر اسناد سے ابی بکر کے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے اس حدیث کو سو فرمایا خبر دی ہم کو حسن بن ربیع نے ان کو ابوالاحوص نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے مجاہد سے قول انہی مجاہد کا کہا مجاہد نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کی پھر ذکر کی ساری حدیث کہا محمد نے یہ زیادہ صحیح ہے میرے نزدیک ابی بکر بن عیاش کی روایت سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

## باب اس بیان میں کہ رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رکھو روزہ ایک دن یا دو دن پیشتر رمضان سے بہ نیت استقبال مگر یہ کہ موافق ہو جاویں وہ دن یعنی آخر شعبان کے کسی روزے کے کہ ہمیشہ رکھتا تھا وہ یعنی مثلاً پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور آخر شعبان میں وہی دن واقع ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور روزہ رکھو چاند رمضان کا دیکھ کر اور افطار کرو شوال کا چاند دیکھ کر سو اگر بدلی ہو جاوے تو پورے تیس گن لو پھر روزہ موقوف کرو۔

ف: اس باب میں بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے خبر دی ہم کو منصور بن معتمر نے ان کو ربعی بن حراش نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مذکور کے کہا [illegible] نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا مکروہ کہتے ہیں ایک دو دن رمضان سے پہلے رمضان کی تعظیم اور اقبال کی نیت سے روزے رکھنے کو اور اگر کوئی دن ایسا آجائے کہ اس میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو مضائقہ نہیں ان کے نزدیک۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ أَوْ بِيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استقبال کرو رمضان کا ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر مگر یہ کہ ہووے کوئی شخص کہ روزہ رکھتا ہے ایک دن مقرر میں اور وہ دن ہو آخر شعبان میں تو روزہ رکھ لے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الشَّكِّ

## باب اس بیان میں کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ۔

روایت ہے صلہ بن زفر سے کہا ہم تھے عمار بن یاسر کے پاس تو لائے گئے ایک بکری بھنی ہوئی سو کہا عمار نے کھاؤ سو کنارے ہو گئے بعضے لوگ اور کہا کہ ہم روزہ دار ہیں تو کہا عمار نے جس نے روزہ رکھا شک کے دن میں یعنی انتیسویں تاریخ شعبان کی اگر چاند بسبب بدلی کے نہ دکھائی دیا تو بعد اس کے یوم الشک ہے تو جس نے روزہ رکھا اس دن بیشک نافرمانی کی اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابو القاسم آنحضرتؐ کی کنیت ہے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو ان کے بعد تابعین تھے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا شک کے دن میں اور بعضوں نے کہا اگر رکھا بھی کسی نے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو پھر قضا کرے اور وہ روزہ کفایت نہیں کرتا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِحْصَاءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

## باب اس بیان میں کہ رمضان کے لیے ہلال شعبان کا خیال رکھنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال رکھو اور گنتے رہو غرہ شعبان کو رمضان کے واسطے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے ابو معاویہ کے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے محمد بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آگے رمضان کے ایک یا دو دن روزے نہ رکھو اور ایسا ہی مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہؓ سے محمد بن عمرو لیثی کی مانند۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْإِفْطَارَ لَهُ

## باب اس بیان میں کہ روزہ رکھے بھی چاند دیکھ کر اور موقوف بھی کرے چاند دیکھ کر۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَايَةٌ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہ رکھو رمضان کے پہلے بلکہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر پھر اگر حائل ہو جاوے چاند پر بدلی تو پورے کرو تیس دن یعنی شعبان کے یا رمضان کے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

## باب اس بیان میں کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

روایت ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے نہیں روزے رکھے میں نے رسول اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ اَکْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلٰثِیْنَ۔ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس اکثر تیس سے یعنی انتیس کا اتفاق کم ہوا۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور جابرؓ اور ام سلمہؓ اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ قَالَ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِہٖ شَھْرًا فَاَقَامَ فِیْ مَشْرُبَۃٍ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ یَوْمًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ اٰلَیْتَ شَھْرًا فَقَالَ الشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی اپنی بیبیوں سے نہ ملنے کی ایک مہینے تک سو بیٹھ رہے ایک جھروکے میں انتیس دن تک اور بعد انتیس دن کے نکلے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو قسم کھائی ہے ایک مہینے کی تو آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّوْمِ بِالشَّھَادَۃِ۔ باب چاند کی گواہی پر روزے رکھنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْھِلَالَ فَقَالَ اَتَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَتَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ یَّصُوْمُوْا غَدًا۔ روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا سو فرمایا آپ نے کیا تو گواہی دیتا ہے اس کی کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے اور کیا گواہی دیتا ہے کہ محمد پیغام لانے والے ہیں اللہ کے کہا اس اعرابی نے ہاں فرمایا آپ نے اے بلالؓ پکار دو آدمیوں میں کہ کل روزہ رکھیں۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب نے ان سے حسین جعفی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث میں اختلاف ہے روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کافی اور قبول ہے گواہی ایک مرد کی روزے کے واسطے اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا روزہ نہ رکھنا چاہیے مگر دو شخصوں کی گواہی سے اور اختلاف علماء کا اس میں نہیں ہے کہ قبول نہ کی جاوے عید میں مگر گواہی دو مردوں کی۔

## بَابُ مَا جَآءَ شَھْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ باب اس بیان میں کہ دونوں مہینے عید کے گھٹتے نہیں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرَا عِیْدٍ لَا یَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّۃِ۔ روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں مہینے عید کے کبھی نہیں گھٹتے رمضان اور ذوالحجہ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی بکرہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا احمد نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ دونوں مہینے عید کے نہیں گھٹتے یعنی ایک سال میں رمضان اور ذی الحجہ دونوں انتیس انتیس کے نہیں ہوتے بلکہ اگر ایک انتیس کا ہوتا ہے تو دوسرا تیس کا اور اسحٰق نے کہا کہ دونوں مہینے نہیں گھٹتے یعنی اگر انتیس کے بھی ہوتے ہیں تو بھی پورے ہیں بغیر نقصان کے یعنی ثواب میں کچھ کم نہیں اور اس قول کی رو سے ہو سکتا ہے کہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس کے ہوں۔

## بَابُ مَا جَآءَ لِکُلِّ اَھْلِ بَلَدٍ رُؤْیَتُھُمْ باب اس بیان میں کہ ہر شہر والوں کیلئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے ان سے محمد بن ابی حرملہ نے کہا محمد نے کہا خبر دی ہم کو کریب نے کہ ام فضل نے جو بیٹی ہے حارث کی انہوں نے بھیجا کریب کو معاویہ کی طرف شام میں کہا کریب نے پھر پہنچا میں شام کو اور پورا کر دیا میں نے کام ان کا یعنی جس کے لیے بھیجا تھا اور آگیا میرے اوپر چاند رمضان کا اور میں شام میں تھا سو دیکھا ہم نے چاند جمعے کی شب کو پھر آیا میں مدینے میں آخر رمضان میں اور پوچھا مجھ سے ابن عباسؓ نے حال وہاں کا پھر ذکر کیا چاند کا اور کہا کب دیکھا تم نے چاند کو کہا میں نے دیکھا جمعے کی شب کو تو فرمایا ابن عباسؓ نے کیا تمھی نے دیکھا تھا جمعے کی شب کو تو میں نے کہا سب لوگوں نے دیکھا اور روزے رکھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تو کہا ابن عباسؓ نے ہم نے تو چاند دیکھا ہفتے کی شب کو پھر ہم روزہ رکھے جاویں گے جب تک پورے ہوں تیس روزے یا چاند دکھائی دیوے سو کہا میں نے کیا تم کفایت نہیں کرتے معاویہؓ کے دیکھنے کو اور ان کے روزہ رکھنے کو کہا ابن عباسؓ نے نہیں ایسا ہی حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا دیکھنا ہم کو کفایت نہیں کرتا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ہر شہر والوں کا چاند دیکھنا انہی کے حق میں معتبر ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ۔

## باب اس بیان میں کہ کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھجور پاوے تو اسی سے روزہ کھولے اور نہیں تو پانی سے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

ف: اس باب میں سلمان بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے انسؓ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو شعبہ سے اس طرح سوا سعید بن عامر کی کے اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد العزیز بن صہیب کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ سے اور روایت کی یہ حدیث اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے سعید بن عامر کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبہ نے انہوں نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ابن عون کہتے ہیں روایت کی ہے ام رائح بنت صلیع نے سلمان بن عامر سے اور رباب ام رائح کا نام ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ۔

روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روزہ کھولے کوئی تو کھولے کھجور سے اگر نہ پاوے تو پانی سے کہ وہ بھی پاک کرنے والا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّآءٍ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے تھے نماز کے پہلے کئی تر کھجوروں پر، پھر اگر نہ ہوتی تر کھجوریں تو خشک کھجوریں پھر اگر نہ ہوتیں وہ بھی تو پیتے کئی چلو پانی کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

## باب اس بیان میں کہ عید فطر اور اضحیٰ جب ہی ہے کہ سب مل کر عید کریں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رمضان کا اسی دن ہے کہ جس دن تم سب روزہ رکھو اور عید فطر اسی دن ہے جس دن تم سب عید کرو اور عید اضحیٰ اسی دن ہے کہ جس دن تم سب عید الاضحیٰ کرو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور تفسیر اس کی بعض علماء کے نزدیک یوں ہے کہ روزوں میں اور عیدوں میں جماعت کے ساتھ اہتمام اس کا ضرور ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

## باب اس بیان میں کہ جب رات سامنے آوے اور دن گزرے تو افطار کرنا چاہیئے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرْتَ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سامنے آوے سیاہی رات کی مشرق سے اور پیٹھ موڑے دن اور غروب ہو جاوے آفتاب تو تجھ کو روزہ کھولنا چاہیئے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْاِفْطَارِ

## باب جلد روزہ کھولنے کے بیان میں

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ لوگ خیر سے رہیں گے جب تک جلد روزہ کھولا کریں گے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث ابن سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم صحابہ وغیرہم نے کہ مستحب کہتے ہیں جلد روزہ کھولنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَحَبُّ عِبَادِيْ اِلَيَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ارشاد فرمایا عزوجل نے میرے سب بندوں میں پیارا میرا وہی بندہ ہے جو بہت جلد روزہ کھولتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے ابوعاصم اور ابوالمغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے مانند حدیث مذکور کے کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَوٰةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَوٰةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَوٰةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسٰى۔

روایت ہے ابی عطیہ سے کہا آیا میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو کہا ہم نے اے مومنوں کی ماں دو مرد ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے ایک تو جلدی روزہ کھولتا ہے اور نماز بھی اول وقت پڑھتا ہے اور دوسرا تاخیر کرتا ہے افطار اور نماز میں پوچھا حضرت عائشہؓ نے کون روزہ جلدی کھولتا ہے اور اول وقت نماز پڑھتا ہے کہا ہم نے عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے اور دوسرے جو تاخیر کرتے ہیں وہ ابوموسٰی ہیں۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعطیہ کا نام مالک بن ابی عامر ہمدانی ہے اور مالک بن عامر ہمدانی بھی کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ السَّحُورِ — باب اس بیان میں کہ سحری بہت آخر وقت کھانا مستحب ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَوٰةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً

روایت ہے زید بن ثابت سے کہا سحری کھائی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر کھڑے ہوگئے صبح کی نماز پر پوچھا راوی نے کہ کتنی دیر گزری کھانے اور نماز کے بیچ میں کہا پچاس آیتوں کے برابر۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے ہشام سے مانند حدیث مذکور کے مگر اس میں کہا راوی نے قدر قراۃ خمسین آیۃ یعنی قرأت کا لفظ زیادہ ہے اور مطلب وہی ہے اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور شافعی اور احمد اور اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں کہ تاخیر کرنا سحری میں مستحب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيَانِ الْفَجْرِ — باب صبح صادق کی تحقیق کے بیان میں

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ۔

روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاتے پیتے رہو شب رمضان میں اور نہ اٹھائے تم کو کھانے پر سے چمکتی اور چڑھتی ہوئی صبح یعنی جو مثل نیزے کے سیدھی سفید کنارہ مشرق سے اوپر چڑھتی ہے وہ صبح کاذب ہے اس کو دیکھ کر کھانا نہ چھوڑو اور کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ سامنے آوے تمہارے چوڑی روشنی صبح کی جس میں سرخی ہوتی ہے۔

ف: اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی ذرؓ اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے طلق بن علی کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام نہیں روزہ دار پر کھانا پینا جب تک ظاہر نہ ہو چوڑی روشنی صبح کی یعنی جو کناروں میں مشرق کے پھیلتی ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے اور سُرخی مائل اور یہی کہتے ہیں تمام علماء (اکثر)

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے سے نہ روکے تم کو بلال رضؓ کی اذان اور نہ لمبی فجر یعنی صبح کاذب ولیکن باز رکھے تم کو کھانے سے کناروں میں پھیلتی ہوئی فجر۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْغِيْبَةِ لِلصَّائِمِ

## باب جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے میں ہو اور جھوٹی واہی تباہی باتیں اور اس پر عمل نہ چھوڑے تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی۔

ف: اس باب میں انس رضؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السَّحُوْرِ

## باب سحر کھانے کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

روایت ہے انس بن مالک رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحر کھاؤ اس لیے کہ سحر کھانے میں برکت ہے۔

ف: اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضؓ اور عبداللہ بن مسعود رضؓ اور جابر بن عبداللہ رضؓ اور ابن عباس رضؓ اور عمرو بن عاص اور عرباض بن ساریہ اور عتبہ بن عبد اور ابی الدرداء سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے انس رضؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فقط سحر کھانے کا فرق ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے ان سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولیٰ ہیں انہوں نے عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مصر کے لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن عُلی راوی کا نام ہے اور عراق والے کہتے ہیں موسیٰ بن عَلی اور موسیٰ بیٹے ہیں عُلی بن رباح لخمی کے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ۔

## باب اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا پھر آپؐ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے کراع غمیم میں کہ ایک مقام ہے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور روزے رکھے لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سو عرض کیا گیا حضرت سے روزہ گراں ہے لوگوں پر اور سب دیکھتے ہیں آپؐ کے کام کو یعنی آپؐ اگر افطار کریں تو اور لوگ افطار کریں سو آپؐ نے منگایا ایک پیالہ پانی کا عصر کے بعد اور پی لیا اور لوگ دیکھتے تھے آپؐ کی طرف سو بعضوں نے روزہ کھول ڈالا اور بعضوں نے رکھا اور خبر پہنچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ ۔

کو کہ بعضے لوگ روزے سے ہیں تو فرمایا آپؐ نے وہ نافرمان ہیں ۔

ف: اس باب میں کعب بن عاصم اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ یعنی روزہ رکھنا سفر میں کچھ خوب نہیں اور اختلاف ہے علماء کا سفر میں روزہ رکھنے میں سو بعض صحابہ وغیرہم نے کہا سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعضوں نے کہا اگر رکھے تو پھر دوبارہ رکھنا چاہیئے اور احمد اور اسحاق نے اختیار کیا روزہ نہ رکھنا سفر میں اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہ بہت خوب اور افضل ہے اور اگر افطار کرے تو بھی خوب ہے اور سفیان ثوری اور مالک بن انسؓ اور عبداللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے اور شافعی نے کہا یہ جو فرمایا حضرت نے کہ روزہ رکھنا سفر میں خوب نہیں یا جب خبر پہنچی آپؐ کو سفر میں لوگوں کے روزہ رکھنے کی تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ نافرمان ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا تو یہ برائی اس کے حق میں ہے جس کا دل اللہ کی رخصت اور اجازت کو قبول نہ کرے اور وہ شخص جو روزہ رکھنے کو بھی مباح سمجھے اور قوت رکھتا ہو روزے کی تو روزہ رکھنا اس کا مجھے بہت پسند ہے ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

## باب اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے ۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ رکھنے کو سفر میں اور حمزہ پے در پے روزے رکھا کرتے تھے ۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہو تم روزے رکھو اور چاہو افطار کرو ۔

ف: اس باب میں انس بن مالکؓ اور ابی سعیدؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابی الدرداءؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فِطْرُهُ ۔

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ سفر کرتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سو برا نہ کہتا تھا کوئی روزہ رکھنے والے کے روزے کو اور افطار کرنے والے کے افطار کو ۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ فَحَسَنٌ ۔

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو ہم میں روزہ دار بھی تھے اور بے روزے بھی سو غصہ نہ ہوتا بے روزہ روزہ دار پر اور نہ روزہ دار بے روزہ پر اور سب جانتے تھے کہ جس کو طاقت ہو وہ رکھے تو خوب ہے اور جس کو ضعف ہو اور روزہ نہ رکھے وہ بھی خوب ہے ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِي الْإِفْطَارِ

## باب اس بیان میں کہ لڑنے والے کو بھی روزہ نہ رکھنا چاہیئے

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُيَيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَأَلَهُ

روایت ہے معمر بن ابی حییہ سے کہ انہوں نے پوچھا ابن مسیب سے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عن الصوم في السفر فحدثت ان عمر بن الخطاب قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان غزوتين يوم بدر والفتح فافطرنا فيهما۔

روزہ رکھنے کو سفر میں سو بیان کیا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں دو بار ایک جنگ بدر میں دوسرے فتح مکہ میں پھر روزہ نہیں رکھا ہم نے ان دونوں لڑائیوں میں۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابی سعید خدری سے کہ حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افطار کا ایک لڑائی میں کہ لڑے تھے اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی کہ انہوں نے بھی رخصت دی افطار کی دشمن کے مقابلے کے وقت اور بعض علماء بھی یہی کہتے ہیں۔

## باب ما جاء في الرخصة في الافطار للحبلى والمرضع

## باب اس بیان میں کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی کو افطار جائز ہے

عن انس بن مالك رجل من بني عبد الله بن كعب قال اغارت علينا خيل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدته يتغدى فقال ادن فكل فقلت اني صائم فقال ادن احدثك عن الصوم او الصيام ان الله وضع عن المسافر شطر الصلوة وعن الحامل والمرضع الصوم او الصيام والله لقد قالهما النبي صلى الله عليه وسلم كليهما او احدهما فيا لهف نفسي ان لا اكون طعمت من طعام النبي صلى الله عليه وسلم۔

روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جو ایک صحابی ہیں بنی عبد اللہ بن کعب کے قبیلے سے اور یہ وہ انس نہیں ہیں جو خادم ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور معروف و مشہور ہیں کہا انہوں نے ہماری قوم کو لوٹا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے پھر حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سو پایا میں نے ان کو صبح کا کھانا کھاتے ہوئے سو فرمایا آپ نے نزدیک آؤ اور کھاؤ۔ سو عرض کیا میں نے میں روزے سے ہوں فرمایا آپ نے قریب آؤ میں روزے کا حال بیان کروں۔ راوی کو شبہ ہے کہ حضرت نے صوم فرمایا یا صیام معنی دونوں کے ایک ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے آدھی نماز کو مسافر سے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزے کو یہاں بھی راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام فرمایا اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا ذکر کیا یعنی حاملہ اور مرضعہ کا یا ایک کا افسوس ہے میری جان پر میں نے کیوں نہ کھایا کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

ف: اس باب میں ابی امیہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس بن مالک کعبی کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ان انس کعبی کے سوا اس ایک حدیث کے اور اس پر عمل ہے بعض علماء کا اور بعضوں نے کہا حاملہ اور دودھ پلانے والی افطار کریں اور پھر قضا کریں اور ہر ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر کھانا بھی کسی فقیر کو کھلاویں اور سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد بھی یہی کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ افطار کریں اور کھانا کھلادیں پھر قضا ان پر واجب نہیں۔ اور اگر چاہیں تو قضا رکھ لیں پھر کھانا کھلانا ضرور نہیں اور اسحق بھی یہی کہتے ہیں۔

## باب ما جاء في الصوم عن الميت۔

## باب مردے کی طرف سے روزے رکھنے کے بیان میں

عن ابن عباس قال جاءت امرأة الى النبي صلى

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے ایک عورت حاضر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللهِ أَحَقُّ۔

ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کیا کہ میری بہن مرگئی ہے اور اس پر دو مہینے کے پےدرپے روزے ہیں یعنی کفارہ کے فرمایا آپ نے بھلا دیکھ تو اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی عرض کیا ہاں نے ہاں فرمایا آپؐ نے تو اللہ تعالیٰ کا حق پہلے ادا کرنا چاہیے۔

ف: اس باب میں بریدہ اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو کریب نے ان سے ابو خالد احمر نے انہوں نے روایت کی اعمش سے اسی اسناد سے حدیث مذکور کی مانند اور کہا محمد نے اور اور لوگوں نے بھی ابی اعمش سے مثل روایت ابو خالد کی روایت کی ہے کہا ابو عیسےٰ نے اور روایت کی ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سلمہ بن کہیل اور نہ عطاء اور نہ مجاہد سے روایت ہونے کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ

## باب کفارہ صوم کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مر جاوے اور اس پر روزے ہوویں رمضان کے مہینے کے تو کھلاوے ہر روزے کے عوض میں ایک مسکین کو یعنی اس کا وارث کھلاوے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور صحیح ابن عمرؓ سے اس کا موقوف ہونا ہے یعنی انہی کا قول ہے نہ آنحضرتؐ کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں تو بعضوں نے کہا میت کی طرف سے روزے رکھے اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں اگر اس میت پر نذر کے روزے ہیں تو اس کی طرف سے روزہ رکھیں اور اگر رمضان کے ہیں تو کھانا کھلادیں اور مالک اور شافعی اور سفیان نے کہا کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے اور اشعث سوار کے بیٹے ہیں اور محمد بیٹے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ

## باب اس صائم کے بیان میں جس کو قے آجاوے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں سے روزہ نہیں جاتا روزہ دار کا ایک حجامت دوسرے قے تیسرے احتلام۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے ابی سعید خدری کی حدیث غیر محفوظ ہے اور روایت کی ہے عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد اور کئی لوگوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں ابی سعید کا اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں سنا میں نے ابو داؤد سجزی سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمٰن بن اسلم کو تو کہا انہوں نے ان کے بھائی عبداللہ بن زید میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی وہ ان سے غنیمت ہیں اور سنا میں نے محمد بخاری سے ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ سے کہ کہا علی نے عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں کہا محمد نے میں عبدالرحمٰن سے کچھ روایت نہیں کرتا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا

## باب اس کے بیان میں جو روزہ میں قصداً قے کرے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ فَلَیْسَ عَلَیْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو خود بخود قے آجاوے روزے میں تو اس کے اُوپر قضا واجب نہیں اور جس نے قصداً قے کی تو وہ روزے کی قضا کرے۔

ف: اس باب میں ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابوہریرہؓ کی حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے کہ مروی ہو ہشام سے انہوں نے روایت کی ہو ابن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر عیسٰی بن یونس کی روایت کرنے سے اور محمد نے کہا میں اس روایت کو محفوظ نہیں جانتا کہا ابو عیسٰی نے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور مروی ہے ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کھول ڈالا اور معنے اس کے یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ نفل تھا سو قے کے سبب سے ضعف لاحق ہوا اور افطار کیا نہ یہ کہ قے آنے سے ٹوٹ گیا ایسا ہی ہے بعضے روایتوں میں اسی تفسیر سے اور علماء کے نزدیک حضرت ابی ہریرہؓ کی حدیث پر عمل ہے کہ روزہ دار کو جب خود قے آجائے تو اس پر قضا نہیں اور جو قصداً کرے تو قضا ہے یہی کہتے ہیں شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّآئِمِ یَاْکُلُ اَوْ یَشْرَبُ نَاسِیًا

## باب اس روزہ دار کے بیان میں جو بھولے سے کچھ کھا پی لے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِیًا فَلَا یُفْطِرْ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھالے یا پی لے بھولے سے روزے میں تو نہ توڑے اس لیے کہ جو کھایا پیا وہ رزق تھا اللہ کا دیا۔

ف: روایت کی ہم سے ابو سعید نے ان سے ابو اسامہ نے انہوں نے عوف سے انہوں نے سیرین اور خلاس سے ان دونوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کی یا مانند اس کے اس باب میں ابی سعید اور ام اسحٰق غنویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مالک بن انس نے کہا جب رمضان کے روزے میں کچھ بھولے سے کھا لیوے تو قضا کرے اور صحیح وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا

## باب اس کے بیان میں جو رمضان کا روزہ توڑ ڈالے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ توڑ ڈالے یا نہ رکھے ایک دن بھی رمضان سے بغیر عذر اور سوا بیماری کے تو اس کے برابر کبھی ثواب نہ ہوگا اگرچہ ساری عمر روزہ رکھے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے ابوہریرہؓ کی اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے ابو المطوس کا نام یزید بن المطوس ہے اور ان کی کوئی روایت ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ أَفْقَرُ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

## باب رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارے میں۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آیا ایک مرد اور عرض کیا اس نے یا رسول اللہؐ میں ہلاک ہوگیا آپؐ نے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھ کو عرض کیا اس نے صحبت کر بیٹھا میں اپنی عورت سے رمضان میں آپؐ نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے اس نے کہا نہیں فرمایا کیا دو مہینے کے روزے پے درپے رکھ سکتا ہے۔ کہا نہیں فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا بیٹھ پھر بیٹھا وہ اور آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑا ٹوکرہ کھجوروں کا کہ اس کو عربی میں عرق کہتے ہیں سو فرمایا آپؐ نے صدقہ دے اس کو تو اس نے عرض کیا کہ مدینے کے دونوں کالے پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں کہا راوی نے پھر ہنس پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہ کھل گئی کچلیاں مبارک آپؐ کی اور فرمایا آپؐ نے لے جا ان کھجوروں کو اور کھلا اپنے گھر والوں کو۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اس شخص کے حق میں جو روزہ توڑ ڈالے جماع سے اور جو روزہ توڑے کھانے اور پینے سے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس پر قضا بھی ہے اور کفارہ بھی اور ان کے نزدیک کھانا پینا اور جماع کا ایک ہی حکم ہے اور یہی قول ہے اسحٰق اور سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے کہا اس پر قضا ہے، کفارہ نہیں اس واسطے کہ کفارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط جماع میں مروی ہے اور کھانے پینے میں کفارہ آنحضرتؐ سے مروی نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ کھانا پینا اور جماع کو کچھ مشابہت نہیں اور ان دونوں کا ایک حکم نہیں ہو سکتا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد سے جس نے روزہ کھول ڈالا تھا۔ ان کھجوروں کو لے جا اور کھلا اپنے گھر والوں کو اس میں کئی احتمال ہیں ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جو مقدرت رکھتا ہو اور وہ آدمی ایسا تھا کہ قدرت کفارہ کی نہ رکھتا تھا پھر جب وہ ٹوکرا حضرتؐ نے اس کو دیا اور اس نے عرض کیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں تو حضرتؐ نے یہی فرمایا کہ لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا اس لیئے کہ کفارہ جب ہی واجب ہوتا ہے کہ حاجت ضروری سے زیادہ مقدرت رکھتا ہو اور یہی مختار ہے شافعی کا کہ جو مفلس ہو کفارہ اس پر بمنزلہ دین کے واجب ہے جب قدرت ہو ادا کرے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

## باب روزے میں مسواک کرنے کے بیان میں

روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے بے گنت دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے میں مسواک کرتے ہوئے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ مسواک کرتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں جب روزہ ہو لیکن بعض علماء نے روزہ دار کو ہر لکڑی کی مسواک کرنا مکروہ کہا ہے کہ اس میں لکڑی کا مزہ چھوٹتا ہے اور دوپہر کے بعد بھی مکروہ کہا ہے اور شافعی کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں نہ اول روز میں نہ آخر روز میں اور احمد اور اسحاق کے نزدیک آخر روز میں مکروہ ہے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ۔ باب روزے میں سرمہ لگانے کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَتْ عَيْنِي اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا ایک آیا مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں میں روزے میں آپ نے فرمایا ہاں۔

ف: اس باب میں ابورافع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسےٰ نے انس کی حدیث کی اسناد کچھ نہیں اور اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح نہیں اور ابوعاتکہ ضعیف ہیں اور اختلاف ہے علماء کا روزے میں سرمہ لگانے میں سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور جائز کہا بعضوں نے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ باب روزے میں بوسہ لینے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے رمضان کے مہینے میں۔

ف: اس باب میں عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابن عباسؓ اور انسؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسےٰ نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء نے صحابہ وغیرہم کا بوسہ لینے میں روزے کی حالت میں تو رخصت دی ہے بعض صحابہ نے بوڑھے کو بوسہ لینے کی اور جوان کو نہیں اس خیال سے کہ کہیں بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے اور مباشرت یعنی ساتھ لیٹنا اور بوس و کنار تو ان کے نزدیک بہت بڑا ہے اور بعض علماء نے کہا کہ بوسہ لینے سے ثواب روزے کا گھٹ جاتا ہے اور روزہ جاتا نہیں اور ان کے نزدیک اگر مرد کو اپنے نفس سے اطمینان ہے کہ بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے گا تو بوسہ لینا جائز ہے اور جب اطمینان نہ ہو تو نہ لینا چاہیئے تا بخوبی حفاظت ہو روزے کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ باب روزے میں بوس و کنار کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ بوس و کنار کرتے تھے اور تم سب سے زیادہ اپنی شہوت کو قابو میں رکھنے والے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور بیبیوں کے ساتھ لیٹتے تھے روزوں میں اور تم سے بہت قابو میں رکھنے والے تھے اپنی شہوت کو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابومیسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے اور معنی لارْبہ کے یہ ہیں کہ بہت روکنے والے تھے اپنے نفس کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ

## باب اس بیان میں کہ اس کا روزہ درست نہیں جو نیت نہ کرے رات سے۔

عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

روایت ہے حفصہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیت نہ کرے روزے کی صبح صادق سے پہلے تو اس کا روزہ ہی نہیں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے بواسطہ نافع کے ابن عمرؓ سے انہیں کا قول اور وہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جو فرمایا کہ جو نیت نہ کرے روزے کی رات سے اس کا روزہ ہی نہیں تو بعضوں کے نزدیک مراد اس سے رمضان کے یا قضائے رمضان کے یا نذر معین کے روزے ہیں کہ اس میں اگر رات سے نیت نہ کرے تو روزہ درست ہی نہیں ہوتا اور نفل روزے میں تو بعد صبح کے بھی نیت کرنا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

## باب نفل روزہ توڑ ڈالنے کے بیان میں۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ إِنِّي أَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَأَفْطَرْتُ فَقَالَ أَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ۔

روایت ہے ام ہانی سے کہا کہ میں بیٹھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور لائے کوئی چیز پینے کی پس آپ نے پی پھر دی مجھ کو اور پی لی میں سو عرض کیا میں نے کہ میں نے گناہ کیا پس مغفرت مانگیے میرے لیے سو فرمایا حضرتؐ نے کیا گناہ کیا تم نے تو کہا میں نے میں روزے سے تھی اور روزہ توڑ ڈالا میں نے تو پوچھا آپؐ نے کیا روزہ قضا کا تھا کہا میں نے نہیں فرمایا آپؐ نے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور ام ہانی کی حدیث میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں نفل روزہ رکھنے والا اگر توڑ ڈالے تو اس پر قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے رکھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق اور شافعی کا۔

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ أَحَدُ ابْنَيْ أُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِي فَلَقِيتُ أَنَا أَفْضَلَهُمْ وَكَانَ اسْمُهُ جَعْدَةُ وَكَانَتْ أُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينُ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ

روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے ابوداود نے ان سے شعبہ نے کہا شعبہ نے سنا میں نے سماک بن حرب سے کہتے تھے روایت کی تھی مجھ سے ام ہانی کی اولاد میں سے ایک شخص نے پھر ملا میں اس سے جو سب سے بہتر تھا ان کی اولاد میں اور نام ان کا جعدہ تھا اور ام ہانی ان کی دادی تھی سو روایت کی انہوں نے اپنی دادی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور کچھ پینے کو مانگا پھر پیا آپؐ نے اور دیا ان کو سو پی لیا ام ہانی نے اور کہا یا رسول اللہ میں روزے سے تھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل روزہ رکھنے والا امانتدار ہے اپنی ذات کا چاہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے یعنی جیسا موقع دیکھے کہا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اُمِّ هَانِیٍٔ قَالَ لَا اَخْبَرَنِیْ اَبُوْصَالِحٍ وَّاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِیٍٔ

شعبہ نے کہا میں نے سماک بن حرب سے کیا تم نے سنا ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے نہیں بلکہ خبر دی مجھ کو ابو صالح نے اور ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے۔

ف: اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے سو کہا انہوں نے روایت ہے ہارون سے جو نواسے ہیں ام ہانی کے انہوں نے روایت کی ام ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اس سے اور ایسے ہی روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ابو داؤد سے اور کہا امین نفسہ یعنی راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے کیا فرمایا اور ایسا ہی مروی ہے کئی سندوں سے شعبہ سے کہ حضرتؐ نے امیر نفسہ فرمایا یا امین نفسہ فرمایا راوی کو شک ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّیْ صَائِمٌ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے جو ماں ہیں سب مسلمانوں کی کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اور فرمایا کچھ کھانا ہے تمہارے پاس کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا میں نے نہیں فرمایا آپ نے میں روزے سے ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ اِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْنِیْ فَیَقُوْلُ اَعِنْدَکِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانِیْ یَوْمًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ اُهْدِیَتْ لَنَا هَدِیَّةٌ قَالَ وَمَا هِیَ قُلْتُ حَیْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّیْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَکَلَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے جو ماں ہیں مسلمانوں کی فرمایا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے میرے پاس دن کو اور فرماتے کہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے اور کہتی میں کہ نہیں تو آپؐ فرماتے کہ میں روزے سے ہوں کہا حضرت عائشہؓ نے سو ایک دن آئے حضرتؐ میرے پاس اور پوچھا اسی طرح سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ آیا ہے ہمارے پاس ہدیہ کھانے کا سو فرمایا آپؐ نے کیا چیز ہے عرض کیا میں نے حیس ہے فرمایا آپؐ نے صبح سے تو میں نے نیت کی تھی روزے کی کہا حضرت عائشہؓ نے پھر کھایا آپؐ نے اس کو۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن ہے مترجم کہتا ہے کہ حیس عرب میں ایک کھانا ہوتا ہے کہ کھجور اور اقط اور گھی ملا کر پکاتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِیْجَابِ الْقَضَاءِ عَلَیْهِ۔

## باب اس بیان میں کہ جو نفل روزہ توڑ ڈالے اسے قضا واجب ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَیْنَاهُ فَاَکَلْنَا مِنْهُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَتْنِیْ اِلَیْهِ حَفْصَةُ وَکَانَتْ اِبْنَةَ اَبِیْهَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا کُنَّا صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ فَاشْتَهَیْنَاهُ فَاَکَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِیَا یَوْمًا اٰخَرَ مَکَانَهٗ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے میں اور حفصہؓ دونوں روزے سے تھیں اور آیا ہمارے یہاں کچھ کھانا کہ جی چاہا ہمارا اور کھا لیا ہم نے اس میں سے پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھ سے پہلے کہہ بیٹھیں حفصہؓ کہ وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں یعنی جیسے ان کے باپ حضرت عمرؓ بن خطاب ہوشیار اور تیز تھے ویسے ہی یہ بھی ہوشیار تھیں کہ مجھ سے پہلے حضرت سے پوچھنے لگیں اور کہا یا رسول اللہ ہم دونوں روزے سے تھیں اور سامنے آگیا ہمارے کھانا کہ جی چاہنے لگا اس کو بس کھا لیا ہم نے اس میں سے سو فرمایا آپؐ نے روزہ رکھو اس کے عوض میں ایک دن۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے روایت کی صالح بن ابی الاخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عائشہؓ سے اسی کے مثل اور روایت کی مالک بن انس اور معمر اور عبیداللہ بن عمر اور زیاد بن سعد اور کئی حافظانِ حدیث نے زہری سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ مروی ہے ابن جریج سے کہا پوچھا میں نے زہری سے کیا روایت کی ہے تم سے عروہ نے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے نہیں سُنا میں نے عروہ سے اس باب میں کچھ لیکن سنی ہے میں نے سلیمان بن عبدالملک کے عہدِ خلافت میں کئی لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ایسوں سے جنہوں نے پوچھی تھی یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن عیسیٰ بن یزید نے جو بغدادی ہیں۔ ان سے روح بن عبادہ نے ان سے ابن جریج نے اور گئی ہے ایک قوم علما۔ صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں روزہ نفل جو توڑ ڈالے اس پر قضا ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِيْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

## باب شعبان میں اتنے روزے رکھنے کے بیان میں کہ رمضان سے مل جاوے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھتے ہوں مگر شعبان اور رمضان میں یعنی شعبان میں بہت روزے رکھتے تھے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ام سلمہ کی حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے بھی وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے۔ ہمیشہ روزے رکھتے شعبان مگر تھوڑے دن بلکہ پورے مہینے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے نقل کی عبدہ سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی حدیث اور روایت کی سالم ابوالنضر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے محمد بن عمرو کی سی روایت اور مروی ہے ابن مبارک سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ قاعدہ عرب کا ہے کہ جب کوئی اکثر دنوں میں مہینے کے روزے رکھتا ہے تو بولتے ہیں سارے مہینے کے روزے رکھے اور کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ساری رات نماز پڑھی حالانکہ اس نے کھانا بھی کھایا اور کام بھی کیے ہوں مگر اکثر شب پر ساری شب کا اطلاق کرتے ہیں ابن مبارک کہتے ہیں یہ دونوں حدیثیں ایک ہی ہیں اور مطلب اس کا یہی ہے کہ شعبان کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے نہ یہ کہ کامل مہینہ روزے رکھیں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

## باب اس بیان میں کہ نصف آخر شعبان میں رمضان کی تعظیم کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِّنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا۔

روایت ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب باقی رہ جائے آدھا مہینہ شعبان کا تو روزہ نہ رکھو۔

ف: کہا ابوعیسےٰ نے ابوہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اس کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور اسی لفظ سے اور معنی اس حدیث کے بعض علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آدمی روزہ نہ رکھتا ہو پھر جب باقی رہے آدھا مہینہ تو روزے رکھنا شروع کرے رمضان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تعظیم کی نیت سے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے بھی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو منشا ہے ان کے قول کے اور وہ جو فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی نہ استقبال کرے کوئی رمضان کا آگے سے روزہ رکھ کر مگر یہ کہ اتفاق ہوا اس روزے کا کہ ہمیشہ رکھتا تھا کوئی تم میں کا اس سے بھی معلوم ہوا کہ روزہ مکروہ وہی ہے جو استقبال کی نیت سے رکھا جائے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

## باب شعبان کی پندرھویں شب کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِينَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ایک شب گم پایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر نکلی میں یعنی حضرتؐ کی تلاش میں سو وہ بقیع میں تھے سو فرمایا آپ نے تو ڈرتی تھی کہ ظلم کرے اللہ اور رسول اس کا تجھ پر کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جانا کہ آپ گئے ہیں کسی بیوی کے پاس سو فرمایا آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ اترتا ہے پندرھویں شب میں شعبان کی دنیا کے آسمان کی طرف سو بخشتا ہے اپنے بندوں کو قبیلہ بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے عدد سے زیادہ۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے حجاج کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاریؒ سے ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہتے تھے یحییٰ بن کثیر کو سماع نہیں عروہ سے اور کہا محمد بخاریؒ نے حجاج کو بھی سماع نہیں ہے یحییٰ بن کثیر سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

## باب محرم میں روزے رکھنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب روزوں سے افضل رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے مہینے کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسْأَلُ عَنْ هَذَا إِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ

روایت ہے نعمان بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں علیؓ سے کہا راوی نے پوچھا حضرت علیؓ سے ایک مرد نے اور کہا بعد رمضان کے کس مہینے کے روزوں کا حکم ہے تو فرمایا حضرت علیؓ نے میں نے نہیں دیکھا کسی کو یہ پوچھتے ہوئے مگر ایک مرد کو کہ پوچھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میں ان کے پاس بیٹھا تھا سو کہا اس نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس مہینے کے روزے کا حکم کرتے ہیں مجھے آپ بعد رمضان کے یعنی بعد رمضان کے کس مہینے کے روزے افضل ہیں فرمایا آپ نے اگر تجھ کو بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَاِنَّهُ شَهْرُ اللّٰهِ فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ وَيَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ۔

رمضان کے روزہ رکھنا ہے تو روزہ رکھ محرم میں اس لیے کہ وہ مہینہ اللہ کا ہے اس میں ایک دن ہے کہ اللہ نے رحمت کی ایک قوم پر یعنی بنی اسرائیل پر کہ اسی مہینے میں نجات دی انہیں فرعون سے اور رجوع ہووے گا دوسری قوم پر شاید یہ اشارہ ہو شہادت حسین پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

## باب جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

روایت ہے عبد اللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے ہر مہینے کی پہلی تین تاریخوں میں اور ایسا کم ہوتا تھا کہ جمعے کے دن آپ روزے سے نہ ہوں۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے علما سے جمعے کے دن روزہ رکھنا اور مکروہ ہے فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا کہ اس کے ایک دن پیشتر اور نہ ایک دن بعد روزہ رکھے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے اور مرفوع نہیں کی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهٗ

## باب اس بیان میں کہ فقط جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے فقط جمعہ کے دن بلکہ ملا لیوے ایک دن پہلے یا ایک دن پیچھے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور جابرؓ اور جنادہ ازدی اور جویریہ اور انسؓ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں فقط جمعے کے دن روزہ رکھنے کو جب تک کہ ایک دن پہلا یا پچھلا اس کے ساتھ نہ ملاوے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ۔

## باب ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْ مَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ۔

روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی بہن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہ رکھو فقط ہفتے کے دن مگر جو فرض ہو تم پر پھر اگر نہ پاوے کوئی شخص کچھ کھانے کو مگر چھال انگور کی یا لکڑی کسی درخت کی تو اسی کو چبا لے۔ یعنی ادنیٰ چیز بھی ہو تو کھاوے اور روزہ نہ رکھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مراد کراہت سے یہ ہے کہ خاص مقرر کر لیوے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کو اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ یہود تعظیم کرتے ہیں ہفتے کے دن کی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

## باب دوشنبے اور پنجشنبے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاص کر روزہ رکھتے تھے دو شنبے اور پنجشنبے کو۔

ف: اس باب میں حفصہ اور ابی قتادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور اسی سند سے غریب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْاَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيْسَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے میں روزے رکھتے ہفتے اور یک شنبے اور دو شنبے کو اور دوسرے مہینہ میں سہ شنبہ اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے اور مرفوع نہیں کی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش ہوتے ہیں اعمال بندوں کے درگاہ الٰہی میں دو شنبے اور پنجشنبے کے دن سو دوست رکھتا ہوں میں کہ جب میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے ابوہریرہؓ کی حدیث اس باب میں حسن ہے غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيْسِ۔

## باب چہارشنبے اور پنجشنبے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبَعَاءٍ وَخَمِيْسٍ فَاِذًا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرْتَ۔

روایت ہے عبیداللہ مسلم قرشی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صوم دہر یعنی تمام سال روزے رکھنے کو سو فرمایا آپ نے تیرے گھر کے لوگوں کا بھی حق ہے تجھ پر یعنی ہمیشہ روزے رکھنے سے بسبب ضعف کے ان کا حق ادا نہ ہو سکے گا پھر فرمایا روزہ رکھو رمضان کا اور جو اس کے نزدیک ہے یعنی ستہ شوال یا شعبان اور روزہ رکھو ہر چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو تو گویا تو نے روزہ رکھا تمام سال اور افطار بھی کیا یعنی ثواب پورے سال کے روزوں کا ملا اور افطار بھی ہوا۔

ف: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہارون بن سلیمان سے انہوں نے مسلم بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّوْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ

## باب عرفے کے دن روزہ رکھنے کے ثواب کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ۔

روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عرفے کے دن روزہ رکھے تو مجھے امید ہے اللہ سے کہ بخش دیوے گناہ اس کے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اس باب میں ابی سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی قتادہ کی حدیث حسن ہے اور مستحب کہا ہے علماء نے عرفے کا روزہ مگر جب عرفات میں ہو تو مستحب نہیں اور عرفہ نویں تاریخ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

## باب اس بیان میں کہ عرفے کے دن روزہ مکروہ ہے جب عرفات میں ہووے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ۔

روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا عرفات میں کہ عرفے کا دن تھا اور بھیجا ان کے پاس ام فضل نے دودھ تو پی لیا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور ام فضل سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے حج کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو روزہ نہ رکھا آپ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابو بکرؓ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور عمرؓ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ مستحب کہتے ہیں روزہ نہ رکھنے کو عرفات میں تاکہ طاقت رہے دعا کی اور بعض علماء نے روزہ رکھا بھی ہے عرفات میں۔

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَأَنَا لَا أَصُومُهُ وَلَا آمُرُ بِهِ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ۔

روایت ہے ابن نجیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پوچھا ابن عمرؓ نے عرفے کے دن روزہ رکھنے کو عرفات میں فرمایا انہوں نے حج کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا آپ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابو بکرؓ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عمرؓ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور نہ میں روزہ رکھتا ہوں اور نہ حکم کرتا ہوں روزے کا نہ منع کرتا ہوں اس سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو نجیح کا نام یسار ہے اور سنا ہے انہوں نے ابن عمرؓ سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث ابن ابی نجیح سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ایک مرد سے وہ ابن عمرؓ سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

## باب عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی رغبت دلانے کا۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ۔

روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھنا عاشورہ کے دن ایسا گمان رکھتا ہوں میں اللہ سے کہ کفارہ کر دے اگلے سال کے گناہوں کا۔

ف: اس باب میں علی اور محمد بن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسماء اور ابن عباسؓ اور ربیع بنت معوذ بن عفراء اور عبد الرحمٰن بن سلمہ خزاعی سے روایت ہے اور عبد اللہ بن سلمہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور عبد اللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے اور مذکور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے رغبت دلائی روزے پر عاشورے کی کہا ابو عیسیٰ نے ہم نہیں جانتے کسی روایت میں کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ عاشورہ کا کفارہ ہے ایک سال کے گناہوں کا مگر روایت میں ابی قتادہؓ کے اور اسی روایت کے قائل ہیں احمد اور اسحاق۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

## باب اس بیان میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پہلے اور آنحضرت بھی روزہ رکھتے تھے پھر جب آئے مدینہ میں تو بھی روزہ رکھا اور حکم کیا لوگوں کو اس روزے کا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہی فرض رہے اور عاشورہ کی فرضیت جاتی رہی سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور قیس بن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے اسی حدیث حضرت عائشہؓ پر عمل ہے علماء کا اور یہی حدیث صحیح ہے کہتے ہیں کہ روزہ عاشورے کا واجب نہیں جس کا جی چاہے رکھے اس لیے کہ فضیلت اس کی مذکور ہو چکی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ۔

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ أَصُومُهُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ أَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ أَهَكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

## باب اس بیان میں کہ عاشورہ کب ہے۔

روایت ہے حکم بن اعرج سے کہا گئے ہم ابن جریج کے پاس اور وہ تکیہ لگائے تھے اپنی چادر سے زمزم کے پاس کہا میں نے خبر دو مجھ کو عاشورے کے دن کی کہ روزہ رکھوں میں اس دن سو فرمایا انہوں نے جب تو چاند دیکھے محرم کا تو تاریخیں گنتا رہ پھر نویں تاریخ کی صبح سے روزہ رکھ کہا میں نے ایسے ہی روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا انہوں نے ہاں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ يَوْمِ الْعَاشِرِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن دسویں تاریخ روزہ رکھنے کا یعنی عاشورہ دسویں تاریخ ہے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا عاشورے کے دن میں بعضوں نے کہا نویں تاریخ ہے اور بعضوں نے کہا دسویں اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے کہا روزہ رکھو نویں اور دسویں کو اور مخالفت کرو یہود کی اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ۔

## باب ذی الحجہ کے عشرہ اول میں روزہ رکھنے کے بیان میں۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ رکھتے ہوئے پہلے دہے میں ذی الحجہ کے کبھی۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عائشہؓ سے اور روایت کی ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے انہوں نے ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے نہ دیکھا روزہ رکھتے ہوئے ذی الحجہ کے پہلے دہے میں اور روایت کی ابو الاحوص نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسود کا اور اختلاف کیا ہے منصور کی روایت میں اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور متصل الاسناد کہا یعنی ابو عیسٰی نے سنا میں نے ابا بکر محمد بن ابان سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش منصور سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی روایت کو۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الْعَمَلِ فِی الْاَیَّامِ الْعَشْرِ

## باب نیک عملوں کے بیان میں جو عشرہ ذی الحجہ میں ہوویں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دنوں میں نیک عمل اللہ کو ایسے پیارے نہیں جیسے ذی الحجہ کے عشرہ اوّل میں پیارے ہیں۔ سو عرض کیا یا رسول اللہ اور جہاد بھی اللہ کی راہ میں یعنی اگر جہاد بھی ان دنوں میں کرے تو ایسا پیارا نہ ہوگا جیسے عشرہ ذی الحجہ کے عمل پیارے ہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد بھی نہیں مگر ایسا جہاد کہ نکلے آدمی اپنی جان و مال سے اور کچھ لے کر نہ پھرے یعنی سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِیْهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ یَعْدِلُ صِیَامُ كُلِّ یَوْمٍ مِنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ وَقِیَامُ كُلِّ لَیْلَةٍ مِنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی دن دنوں میں سے پیارا نہیں ہے اللہ تعالٰی کی طرف کہ عبادت کی جاوے اس کی اس میں عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ برابر ہوتا ہے روزہ ہر دن کا اس کے دنوں سے ساتھ ایک سال کے اور قیام ہر رات کا برابر قیام لیلۃ القدر کے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن مسعود واصل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں نہاس سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث سے تو نہ پہچانا اس کو اس طرح مگر اسی سند سے اور کہا مروی ہے یہ قتادہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسیب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کچھ اس میں کا مضمون۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِیَامِ سِتَّةِ اَیَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ۔

## باب شوال کے چھ روزوں کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِیَامُ الدَّهْرِ۔

روایت ہے ابو ایوب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے روزے رکھے رمضان کے پھر بعد اس کے چھ روزے شوال کے تو یہ پورے سال کے ہیں یعنی باعتبار ثواب کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اس باب میں جابرؓ اور ابوہریرہؓ اور ثوبانؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوایوب کی حسن ہے صحیح ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے ان چھ روزوں کو شوال کے اس حدیث کے سبب سے اور ابن مبارک نے کہا وہ حسن ہے جیسے ہر مہینے میں تین روزے اور ابن مبارک نے کہا کہ مروی ہے بعضی روایتوں میں کہ ان روزوں کو رمضان کے ساتھ ملا کر رکھے یعنی عید کے بعد پے در پے رکھ لیوے اور اختیار کیا ہے ابن مبارک نے کہ چھ روزے مہینے کے سرے پر ہوں اور یہ بھی مروی ہے ان سے کہ اگر اس مہینے میں متفرق رکھے تو بھی جائز ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث عبدالعزیز بن محمد نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اور سعد بن سعید سے انہوں نے عمر بن ثابت سے انہوں نے ابوایوب سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ نے ورقاء بن عمر سے انہوں نے سعد بن سعید سے بھی حدیث اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید میں گفتگو کی ہے ان کے قلت حافظہ کے سبب سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ ثَلٰثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

## باب ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً اَنْ لَا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصَوْمَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَاَنْ اُصَلِّيَ الضُّحٰى۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے اقرار لیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کا ایک یہ کہ نہ سوؤں میں بغیر وتر دوسرے روزہ رکھوں ہر مہینے میں تین دن تیسرے یہ کہ نماز پڑھا کروں چاشت کی۔

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے ابوذرؓ سے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب روزے رکھے تو مہینے میں تین دن تو روزہ رکھ تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں۔

ف: اس باب میں ابوقتادہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور قرہ بن ایاس مزنی اور عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی عقرب اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور قتادہؓ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور بعضی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جس نے تین روزے رکھے ہر مہینے میں تو اس نے سال بھر روزے رکھے۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَلْيَوْمُ بِعَشَرَةِ اَيَّامٍ۔

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزے رکھے ہر مہینے میں تین دن تو یہی سال بھر کے روزے ہیں، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی مبارک کتاب میں مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنی جو ایک نیکی کرے تو دس نیکیوں کا ثواب پاوے تو ہر دن برابر ہے دس دن کے یعنی تین دن برابر ہوئے ایک مہینے کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابی شمر اور ابی التیاح سے ان دونوں نے عثمان سے اور کہا روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَ

روایت ہے یزید رشک[1] سے کہا سنا میں نے معاذہ سے کہا

[1] اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ أَيِّهِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ أَيِّهِ صَامَ۔

معاذہ نے پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روزے رکھا کرتے تھے ہر مہینے میں فرمایا انہوں نے ہاں کہا میں نے کون سی تاریخوں میں فرمایا انہوں نے کچھ پرواہ نہ رکھتے تھے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یزید[1] رشک وہ یزید ضبعی ہیں اور وہ یزید قاسم اور قسام ہیں اور رشک قسام کو کہتے ہیں بصری زبان میں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهٖ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَإِنْ جَهِلَ عَلٰى أَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّيْ صَائِمٌ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی دس گنے ہے یعنی ثواب میں سات سو درجوں تک اور روزہ میرے ہی واسطے ہے اور اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ سپر ہے دوزخ سے یعنی دوزخ کی آگ سے بچنے کو اور خوشبو روزہ دار کے منہ کی مشک سے زیادہ اچھی ہے۔ اللہ کے نزدیک اور اگر کوئی تم میں سے جہالت سے جھگڑا نکالے اور یہ روزے سے ہو تو کہہ دے روزے سے ہوں۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے اور نام ان کا بشیر زحم ہے بیٹے ہیں معبد کے اور خصاصیہ ان کی ماں ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَى الرَّيَّانَ يُدْعٰى لَهُ الصَّائِمُوْنَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِيْنَ دَخَلَهُ وَمَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا ایک دروازہ ہے اس کو ریان کہتے ہیں بلائے جاویں گے اس میں سے روزہ دار سو جو روزہ دار ہوگا وہ اس سے داخل ہوگا جنت میں اور جو اس دروازہ کے اندر گیا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهٗ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جب افطار کرتا ہے دوسرے جب اپنے پروردگار سے ملے گا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] یزید کا لقب رشک ہے ابوحاتم رازی نے کہا کہ وہ بڑے غیور اور صاحب رشک تھے اس لیے ان کا لقب یہی ہو گیا اور قسام اور رشک کے معنی ایک ہی ہیں یعنی تقسیم کرنے والا اور کہتے ہیں قسمت اراضی میں ان کو بڑا دخل تھا اس لیے انہیں قسام کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ رشک وہ ہے جس کی ڈاڑھی بہت بڑی ہو چنانچہ ریش مبارک ان کی بڑی تھی کہ ایک بچھو اس میں گھس گیا اور تین دن تک رہا اور ان کو خبر نہ ہوئی۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَآءَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ

## باب ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ

روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہا پوچھا کسی نے یا رسول اللہ کیسا ہے اگر کوئی ہمیشہ روزہ رکھے تو فرمایا آپؐ نے نہ روزہ رکھا اس نے اور نہ افطار کیا یعنی روزہ کا ثواب نہ پایا اور افطار کا مزہ نہ اٹھایا راوی کو شک ہے کہ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ فرمایا یا لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن الشخیر اور عمران بن حصین اور ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہؓ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے اہل علم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کو اور کہا صوم دہر وہی ہے کہ یوم فطر اور یوم اضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے اور اگر ان دنوں میں افطار کرے اور روزہ نہ رکھے تو مکروہ نہیں۔ اور اس کو صوم دہر نہ کہیں گے ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس سے اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمدؒ اور اسحٰقؒ بھی ایسا ہی کچھ کہتے ہیں سو ان پانچ دنوں کے جو مذکور ہوئے۔ افطار کرنا واجب نہیں کہ ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے کو منع فرمایا ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي سَرْدِ الصَّوْمِ

## باب پے درپے روزہ رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا اِلَّا رَمَضَانَ۔

روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کو سو فرمایا انہوں نے آپؐ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے خوب روزے رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر روزہ موقوف کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے بہت دنوں سے روزے نہ رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کبھی آپؐ نے کسی پورے مہینے کے روزے نہ رکھے مگر رمضان کے۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُرٰى اَنْ لَا يُرِيْدَ اَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُرٰى اَنَّهُ لَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا فَكُنْتَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ نَائِمًا۔

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ پوچھا ان سے کسی نے روزے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کہا انہوں نے روزے رکھتے تھے حضرت مہینے میں ایسے کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپؐ کبھی روزہ نہ رکھیں گے اس مہینے میں اور تو جب چاہتا ان کو کہ دیکھے رات کو نماز پڑھتے تو دیکھ لیتا نماز پڑھتے اور جب چاہتا کہ دیکھے ان کو سوتے ہوئے تو دیکھ لیتا سوتے ہوئے یعنی ہر مہینے میں روزہ بھی رکھتے افطار بھی کرتے ہر رات میں نماز بھی پڑھتے آرام بھی کرتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے ہیں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَخِيْ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّ يُفْطِرُ يَوْمًا وَّ لَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى
روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن اور کبھی منہ نہ موڑتے جب دشمن سے مقابل ہوتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمیٰ ہیں اور نام ان کا سائب بن فروخ ہے اور کہا بعض علماء نے کہ افضل روزہ یہی ہے کہ ایک دن روزہ رہے اور ایک دن افطار کرے اور کہتے ہیں یہ سب روزوں سے مشکل بھی ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ
## باب اس بیان میں کہ عید فطر اور عید اضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے ایک عید الاضحیٰ اور دوسرے عید فطر کے دن۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ اور علیؓ اور ابو ہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید خدریؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک علماء کے کہا ابو عیسیٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ بیٹے ہیں عمارہ بن ابی الحسن مازنی مدینی کے اور وہ ثقہ ہیں ان سے روایت کی سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے۔

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيْدٌ لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ نُسُكِكُمْ۔

روایت ہے ابی عبید سے جو مولیٰ ہیں عبد الرحمٰن بن عوف کے کہا حاضر ہوا میں عمر بن خطاب کے پاس عید الاضحیٰ کے دن تو شروع کی نماز خطبے سے پہلے پھر فرمانے لگے یعنی بعد نماز کے سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے اس دو دن کے روزوں کو روز فطر کو اس لیے منع کرتے تھے کہ وہ تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور عید ہے مسلمانوں کی اور عید اضحیٰ میں اس لیے کہ اس دن تم کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عبید جو مولیٰ ہیں عبد الرحمٰن بن عوف کے ان کا نام سعد ہے اور ان کو مولے عبد الرحمٰن بن ازہر بھی کہتے ہیں اور عبد الرحمٰن بن ازہر وہ عبد الرحمٰن بن عوف کے چچا کے بیٹے ہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ
## باب اس بیان میں کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ۔

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن یعنی شہر ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخ عید ہے ہم اہل اسلام کی اور دن ہیں کھانے پینے کے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور سعدؓ اور ابو ہریرہؓ اور جابرؓ اور نبیشہؓ اور بشیر بن سحیم اور عبد اللہ بن حذافہ اور انسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور کعب بن مالکؓ اور عائشہؓ اور عمرو بن عاصؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں ایام تشریق کے روزوں کو اور ایک قوم نے صحابہ سے اور سوا اس کے رخصت دی ہے متمتع کے لیے کہ جب قربانی نہ پاوے اور ذی الحجہ کے عشرۂ اوّل میں بھی روزے نہ رکھے ہوں روزے رکھ لے ایام تشریق میں اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہا ابو عیسیٰ نے اس روایت میں جو موسیٰ مذکور ہیں ان کو اہل عراق موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں اور کہا یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے سنا میں نے قتیبہ سے کہتے تھے سنا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے کہ موسیٰ بن علی نے کہا میں کبھی معاف نہ کروں گا اس کو جو تصغیر سے کہے میرے باپ کے نام کو یعنی موسیٰ بن علی بضم عین و بفتح لام کہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ — باب اس بیان میں کہ روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کھل گیا پچھنے لگانے والے کا اور جس نے پچھنے لگوائے۔

ف: اس باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زیدؓ سے اور عائشہؓ اور معقل بن یسار کہ جن کو معقل بن سنان بھی کہتے ہیں اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی موسیٰ اور بلالؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے رافع بن خدیج کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مذکور ہے کہ احمد بن حنبل نے کہا زیادہ صحیح اس باب میں رافع بن خدیج کی حدیث ہے اور مذکور ہے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ صحیح اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس کی حدیث ہے اس لیے کہ یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہیں دونوں حدیثیں ابی قلابہ سے ایک حدیث ثوبان کی اور دوسری شداد بن اوس کی اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ و غیرہم سے پچھنے لگانے روزہ دار کو یہاں تک کہ بعض صحابیوں نے ایام صیام میں رات کو پچھنے لگائے ہیں انہیں میں ہیں ابو موسیٰ اشعری اور ابن عمر اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے کہا عبدالرحمن بن مہدی نے جس نے پچھنے لگائے روزے میں اس پر قضا واجب ہے کہا اسحٰق بن منصور نے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا ابو عیسیٰ نے خبر دی مجھ کو حسن بن محمد زعفرانی نے کہا شافعی نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے پچھنے لگائے روزے میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہ آپ نے فرمایا أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ یعنی روزہ کھول ڈالا پچھنے لگانے والے نے اور جس نے لگوائے انتہی۔ سو میں نہیں جانتا ان دونوں حدیثوں میں سے کون ثابت ہے اگر پرہیز کرے آدمی پچھنے لگانے سے روزے میں تو بہت بہتر ہے میرے نزدیک اور اگر کسی نے پچھنے لگائے تو اس کا روزہ بھی نہیں جاتا کہا ابو عیسیٰ نے یہی تھا قول شافعی کا بغداد میں مگر مصر میں رجوع کیا انہوں نے پچھنوں کے جواز کی طرف کہا اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور سند لائے اس کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے حجۃ الوداع میں روزے میں اور حالت احرام میں۔

## بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ — باب روزے میں پچھنے لگانے کی اجازت میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پچھنے لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ روزے سے تھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی سند سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پچھنے لگائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے او

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ۔

مدینے کے بیچ میں اور وہ احرام باندھے ہوئے روزے سے تھے۔

ف: اس باب میں ابی سعیدؓ اور جابرؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور گئے ہیں بعض علمائے صحابہ وغیرہم اس حدیث کی طرف کہ پچھنے لگانے میں روزہ دار کے کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ

## باب کراہت وصال صوم کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي۔

روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ پر روزہ اس طرح نہ رکھو کہ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ عرض کیا انہوں نے آپ تو ایسا ہی کرتے ہیں اے رسول اللہ کے فرمایا آپ نے میں تمہاری مانند نہیں میرا رب تو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور ابوہریرہؓ اور عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ اور ابی سعیدؓ اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کہ مکروہ ہے وصال روزے میں اور مروی ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ وہ وصال کرتے رہتے اور بیچ میں افطار نہیں کرتے تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ

## باب اس بیان میں کہ جنب کو صبح ہو جاوے اور وہ روزہ سے ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُومُ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے جو بیبیاں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جایا کرتی تھی اور آپ کو حاجت غسل کی ہوتی تھی اپنی بیبیوں کے صحبت کرنے سے پھر نہاتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے حدیث عائشہؓ اور ام سلمہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے لوگ تابعین سے کہتے ہیں اگر حالت جنابت میں صبح ہو جاوے تو روزہ قضا کرے اور پہلا قول صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ۔

## باب روزہ دار کو دعوت قبول کرنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِي الدُّعَاءَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلایا جاوے کوئی کھانے کے لیے تو قبول کرے پھر اگر روزہ سے ہو تو دعا کرے حضرتؐ نے فلیصل کہا معنے اس کے دعا کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوت ہو کسی کی اور وہ روزے سے ہو تو بول دے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إِنِّي صَائِمٌ۔

کہ میں روزے سے ہوں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے دونوں حدیثیں اس باب میں جو ابی ہریرہؓ سے مروی ہیں حسن ہیں صحیح ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْأَةِ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا۔

## باب اس بیان میں کہ عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر کے رکھنا مکروہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے کوئی عورت کہ خاوند اس کا حاضر ہو یعنی گھر میں ہو کسی دن میں سوائے رمضان کے مگر خاوند کی اجازت سے یعنی سوائے رمضان کے اور روزوں میں اجازت شوہر کی ضروری ہے

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی الزناد سے وہ روایت کرتے ہیں موسٰی بن ابی عثمان سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ۔

## باب اس بیان میں کہ قضاء رمضان میں تاخیر درست ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَقْضِي مَا يَكُونُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے میں ہمیشہ قضا کیا کرتی تھی روزے رمضان کے جو مجھ پر ہوتے تھے شعبان میں یہاں تک کہ وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرتؐ کی خدمت سے قضاء رمضان کی مہلت نہ ملتی مگر شعبان میں کہ حضرت بھی اس میں بہت روزے رکھتے تو حضرت عائشہؓ بھی اپنی قضاء رمضان ادا کر لیتی تھیں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحیٰی بن سعید انصاری نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی حدیث کی مانند۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ۔

## باب روزے دار کے ثواب کے بیان میں جب لوگ اس کے سامنے کھانا کھاویں

عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ۔ ٥

روایت ہے ابی لیلٰی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی مولاۃ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے سے ہو اور اس کے پاس افطار کی چیزیں یعنی کھانا وغیرہ کھایا جائے تو مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے فرشتے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو امّ عمارہ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند۔

عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ حَتَّى يَفْرُغُوا وَرُبَّمَا

روایت ہے امّ عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب انصاریہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں داخل ہوئے اور وہ کھانا لائیں آپؐ کے آگے سو فرمایا آپؐ نے کھاؤ عرض کیا انہوں نے کہ میں روزے سے ہوں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صائم کے لیے مغفرت مانگتے ہیں فرشتے جب لوگ کھاویں اس کے پاس یہاں تک کہ فراغت ہوں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ حَتّٰى يَشْبَعُوا۔ کبھی کہا راوی نے یہاں تک کہ سیر ہو جاویں۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن زید سے انہوں نے اپنی مولاۃ سے جن کو لیلیٰ کہتے تھے وہ روایت کرتی ہیں ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند مگر ذکر نہ کیا اس میں لفظ حَتّٰى يَفْرَغُوا اَوْ يَشْبَعُوا کہا ابو عیسیٰ نے ام عمارہ دادی ہیں حبیب بن زید انصاری کی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُونَ الصَّلٰوةِ

## باب اس بیان میں کہ حائض کو روزے کی قضا چاہیے نہ نماز کی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے ہم حائضہ ہوتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں پھر پاک ہوتی تھیں تو حضرت حکم کرتے تھے ہم کو روزے کی قضا کا حکم نہ کرتے نماز کی قضا کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے معاذہ سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا نہیں پاتے ہم اس میں ان کا اختلاف کہ حائضہ قضا کرے روزے کی نہ نماز کی کہا ابو عیسیٰ نے اور عبیدہ بیٹے معتب ضبی کوفے کے ہیں اور کنیت ان کی ابو عبد الکریم ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

## باب اس بیان میں کہ صائم کو مبالغہ استنشاق مکروہ ہے

عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُونَ صَائِمًا۔

روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دو مجھ کو وضو کی فرمایا آپ نے پورا وضو کرو یعنی فرائض سنن اچھی طرح ادا کرو اور خلال کرو انگلیوں میں ہاتھ پیروں کے اور مبالغہ کرو ناک میں پانی دینے سے مگر جب تو روزے سے ہو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے ناک میں دوا ڈالنے کو روزہ دار کو اور کہا ہے کہ اس سے روزہ کھل جاتا ہے اور یہ حدیث اس قول کی تقویت کرتی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُومُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ۔

## باب اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم میں اترے تو بے پوچھے ان کے روزہ نہ رکھے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَ عَلٰى قَوْمٍ فَلَا يَصُومَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہمان ہووے کسی قوم کے ہاں تو ہرگز روزہ نہ رکھے نفل کا بے ان کی اجازت کے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو کسی ثقہ کی روایت سے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اور روایت کی ہے موسیٰ بن داؤد نے ابی بکر مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اس کی مانند اور یہ بھی روایت ضعیف ہے کہ ابو بکر مدینی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ابو بکر مدینی وہ جو روایت کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ رضی سے ان کا نام فضل بن مبشر ہے وہ ان سے زیادہ ثقہ اور ان سے پہلے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِكَافِ۔ باب اعتکاف کے بیان میں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں یہاں تک کہ قبض کر لیا ان کو اللہ تعالیٰ نے۔

ف: اس باب میں ابی بن کعب اور ابی لیلیٰ اور ابی سعید اور انس رضی اور ابن عمر رضی سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ رضی کی اور عائشہ رضی کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے تھے اعتکاف کا نماز پڑھ کر صبح کی داخل ہو جاتے اپنے اعتکاف گاہ میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی مالک نے اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے مرسلاً اور روایت کی اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے آدمی اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر داخل ہو اعتکاف گاہ میں اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا اور بعضوں نے کہا کہ قبل غروب آفتاب کے داخل ہو اور آفتاب ڈوبے اس کو حالت اعتکاف میں اس دن کی شب کا کہ جس دن نیت اعتکاف کی کی ہے مثلاً جمعہ کے دن سے اعتکاف منظور ہے تو جمعرات کو بعد عصر کے معتکف میں داخل ہو جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس رضی کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ باب شب قدر کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے عشرہ اخیر میں اور فرماتے ڈھونڈو شب قدر کو رمضان کے عشرہ اخیر میں۔

ف: اس باب میں عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابی سعید اور عبد اللہ بن انیس اور ابی بکرہ اور ابن عباس رضی اور بلال رضی اور عبادہ بن صامت رضی سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی کی حسن ہے صحیح ہے اور کہنا ان کا یجاور یعنی اعتکاف کرتے تھے اور اکثر روایتوں میں یہی آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرے میں ڈھونڈو سو ہر رات طاق میں اور مروی ہے ان سے کہ فرمایا آپ نے شب قدر کے باب میں کہ وہ اکیس رات تھی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تئیسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور آخر شب میں رمضان کے ہے کہا شافعی نے اللہ بہتر جاننے والا ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو جیسا پوچھتا تھا آپ ویسا ہی اسے جواب دیتے تھے جس نے کہا ہم اس رات میں ڈھونڈتے ہیں تو آپ نے فرمایا اچھا اس رات میں ڈھونڈو اور جس نے کہا اس رات میں تو آپ نے فرمایا اسی رات میں ڈھونڈو کہا امام شافعی نے اور قوی سب سے میرے نزدیک روایت اکیسویں شب کی ہے کہا ابو عیسےٰ نے کہ مروی ہے اُبی بن کعب سے کہ وہ قسم کھاتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور کہتے تھے کہ بتا دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی اس کی سو گن رکھا ہم نے اور یاد رکھا اس کو اور مروی ہے ابی قلابہ سے کہ لیلۃ القدر بدلتی رہتی ہے اخیر دہے میں رمضان کے خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے روایت کی عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے وہ ہی قول ابو قلابہ کا ہے۔

عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنّٰی عَلِمْتَ اَبَا الْمُنْذِرِ اَنَّھَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ قَالَ بَلٰی اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا لَیْلَۃٌ صَبِیْحَتُھَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَیْسَ لَھَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَاللّٰہِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّھَا فِیْ رَمَضَانَ وَاَنَّھَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَلٰکِنْ کَرِہَ اَنْ یُّخْبِرَکُمْ فَتَتَّکِلُوْا۔

روایت ہے زر سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی بن کعب سے کیونکر جانا تم نے ابو المنذر کو شب قدر ستائیسویں شب ہے تو کہا انہوں نے بے شک خبر دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شب ایسی ہے کہ اس کی صبح کو جب آفتاب نکلتا ہے تو اس میں شعاع اور چمک نہیں ہوتی سو ہم نے گنا اور یاد رکھا یعنی ہم نے ستائیسویں شب کی صبح کو آفتاب ویسا ہی دیکھا تو جان لیا کہ شب قدر اسی شب میں ہے اور قسم ہے اللہ کی ابن مسعودؓ جانتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے مگر خوب نہ جانا انہوں نے تم کو بتلانا کہ تم تکیہ کر لو گے یعنی اسی شب فقط جاگو گے اور راتوں میں عبادت کم کرو گے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عُیَیْنَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ ذُکِرَتْ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِیْ بَکْرَۃَ فَقَالَ مَا اَنَا بِمُلْتَمِسِھَا لِشَیْءٍ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ الْتَمِسُوْھَا فِیْ تِسْعٍ یَّبْقَیْنَ اَوْ سَبْعٍ یَّبْقَیْنَ اَوْ خَمْسٍ یَّبْقَیْنَ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ قَالَ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرَۃَ یُصَلِّیْ فِی الْعِشْرِیْنَ مِنْ رَّمَضَانَ کَصَلٰوتِہٖ فِیْ سَائِرِ السَّنَۃِ فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَھَدَ۔

روایت ہے ابن عیینہ بن عبدالرحمٰن سے کہا ذکر کیا مجھ سے میرے باپ نے کہ بیان آیا شب قدر کا ابی بکرہ کے پاس تو کہا انہوں نے میں کچھ اس کی تلاش میں نہیں ہوں بسبب ایک چیز کے جو سنی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اخیر عشرے میں یعنی رمضان کے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ڈھونڈو اسے جب نو راتیں باقی رہ جاویں یعنی اکیسویں شب میں یا جب سات راتیں باقی رہ جاویں یعنی تئیسویں شب میں یا جب پانچ باقی رہ جاویں یعنی پچیسویں شب میں یا جب تین رہ جاویں یعنی ستائیسویں یا اخیر رات یعنی انتیسویں کہا راوی نے اور ابوبکرہ نماز پڑھتے تھے بیس دن میں رمضان کے جیسے تمام سال پڑھتے تھے یعنی کچھ بڑھاتے نہ تھے پھر جب آخر دہا آتا تو خوب کوشش کرتے عبادت میں۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

www.KitaboSunnat.com

## بَابٌ مِّنْہُ

## دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْقِظُ

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جگاتے تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَهْلَهٗ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

اپنے گھر والوں کو اخیر دہے میں رمضان کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی کوشش کرتے تھے عبادت میں عشرہ اخیر میں یعنی رمضان کے ایسی کہ نہ کوشش کرتے تھے اور دنوں میں اس کے سوا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَوْمِ الشِّتَآءِ

## باب جاڑے کے روزے کے بیان میں

عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَآءِ۔

روایت ہے عامر بن مسعود سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مفت کی لوٹ جو ٹھنڈی ٹھنڈی ہاتھ آوے جاڑے کا روزہ ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ والد ہیں ابراہیم بن قرشی کے جن سے روایت کی شعبہ اور ثوری نے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّوْمِ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ

## باب ان لوگوں کے روزے کے بیان میں جو طاقت رکھتے ہیں روزے کی

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ كَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ يُّفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ یعنی جس کو طاقت ہو روزے کی تو وہ کھانا کھلا دیوے ایک مسکین کو بس جو ارادہ کرتا ہم میں سے افطار کا فدیہ دے دیتا یعنی ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیتا ہر روزے کے عوض میں یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت اتری اور یہ منسوخ ہو گئی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور صحیح ہے اور یزید بیٹے ہیں ابو عبید کے اور مولے ہیں سلمہ بن اکوع کے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَنْ اَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ سَفَرًا

## باب اس کے بیان میں جو رمضان میں کھانا کھا کر سفر کو نکلے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ قَالَ اَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهٗ رَاحِلَتُهٗ وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَكَلَ فَقُلْتُ لَهٗ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ۔

روایت ہے محمد بن کعب سے کہ کہا انہوں نے آیا میں انس بن مالک کے پاس اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور سواری ان کی کسی گئی تھی اور پہن چکے تھے کپڑے سفر کے سو منگایا انہوں نے کھانا اور کھایا تو کہا میں نے کیا یہ سنت ہے یعنی نکلنے کے قبل افطار کرنا کہا انس نے ہاں سنت ہے پھر سوار ہو گئے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے سعید بن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہا روایت کی مجھ سے زید بن اسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالکؓ کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر پوتے ہیں ابی کثیر مدینی کے اور ثقہ ہیں اور بھائی ہیں اسماعیل بن جعفر کے۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبداللہ بن جعفر پوتے ہیں ابن نجیح کے جو والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحییٰ بن معین ان کو ضعیف کہتے ہیں اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور کہا ہے کہ مسافر کو جائز ہے افطار کرنا قبل اس کے کہ روانہ ہو گھر سے مگر نماز کا قصر جائز نہیں جب تک گاؤں یا شہر کی دیواروں سے باہر نہ نکلے اور یہی قول ہے اسحٰق بن ابراہیم کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي تُحْفَةِ الصَّائِمِ۔ باب روزے دار کے تحفہ کے بیان میں

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ۔

روایت ہے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو تحفہ دے تو تیل دے یا خوشبو یعنی عود وغیرہ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعد بن طریف کی روایت سے اور سعد ضعیف ہیں اور ان کو عمیر بن مامون بھی کہتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى مَتٰى يَكُوْنُ۔ باب اس بیان میں کہ عید فطر اور اضحیٰ کب ہوں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اسی دن ہے جس دن روزے رمضان کے قائم کریں سب لوگ اور عید الاضحیٰ اس دن ہے کہ جس دن سب لوگ قربانی وغیرہ کریں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے کہ محمد بن المنکدر کو سماع ہے حضرت عائشہؓ سے یا نہیں تو کہا انہوں نے سماع ہے اس لیے کہ وہ کہتے ہیں اپنی روایت میں سنا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِكَافِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ۔ باب ایام اعتکاف گزر جانے کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے اخیر عشرے میں رمضان کے سو ایک سال اتفاق اعتکاف کا نہ ہوا سو دوسرے سال میں بیس دن کا اعتکاف کیا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے انسؓ کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ جب کوئی اعتکاف توڑ دیوے قبل پورا کرنے کے جس کی نیت اس نے کی تھی سو کہا ہے بعضوں نے واجب ہے اس پر قضا جتنے دن باقی رہے اس کی نیت سے اور حجت لائے ہیں اس حدیث کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے اعتکاف سے رمضان میں تو پھر اعتکاف کیا عشرہ شوال میں اور یہی قول ہے مالک کا اور بعضوں نے کہا اگر اعتکاف نذر نہ ہو یا اپنے اوپر واجب کر لیا ہو ایسا بھی نہ ہو اور فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نکل آیا تو اس پر کچھ قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے چاہے تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا، شافعی کہتے ہیں جو عمل کرنا تجھ پر واجب نہیں کہ بجا لاوے اور تو نے اس کو شروع کیا اور پھر پورا نہ کیا تو واجب نہیں تجھ پر قضا اس کی مگر حج اور عمرہ اور اس باب میں حضرت ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ اَمْ لَا

## باب اس بیان میں کہ معتکف اپنی حاجت ضروری کو نکلے یا نہیں؟

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَىَّ رَاْسَهٗ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے جھکا دیتے میری طرف اپنا سر مبارک تو میں کنگھی کر دیتی اور گھر میں نہ آتے مگر حاجت انسانی یعنی پیشاب پاخانے وغیرہ کو۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے مالک بن انس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ دونوں روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی روایت کی لیث بن سعد نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے ان دونوں نے حضرت عائشہؓ سے، روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب اعتکاف کرے آدمی تو نہ نکلے اعتکاف کی جگہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہے اس پر کہ نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانے کو مگر اختلاف ہے علماء کا عیادت مریض اور جمعہ اور جنازہ کے لیے نکلنے میں تو بعض علماء نے کہا صحابہ وغیرہم سے کہ عیادت کرے مریض کی اور جنازہ کے ساتھ جاوے اور جمعے میں حاضر ہو اگر اعتکاف کی نیت کے وقت ان باتوں کی شرط کر لی ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے کہا کہ اس سے کچھ جائز نہیں معتکف کو اور کہا ہے کہ جب اعتکاف کرے ایسے شہر میں جہاں جمعہ ہوتا ہے تو جامع مسجد میں جہاں جمعہ ہوتا ہے وہیں اعتکاف کرے اس لیے کہ مکروہ ہے اس کو جمعہ کے لیے جانا اور جمعہ کا ترک بھی نہ کرنا چاہیے۔ اس لیے ایسی جگہ اعتکاف کرے کہ ضرورت نکلنے کی بجز حاجت بشری کی نہ ہو اس لیے کہ ان علماء کے نزدیک سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور کہا احمد نے عیادت مریض کی نہ کرے اور جنازہ کے ساتھ نہ جاوے حضرت عائشہؓ کی حدیث کی رُو سے جو ابھی گزری اور کہا اسحٰق نے اگر شرط کر لی ہو یعنی نیت کے وقت تو جائز ہے عیادت مریض اور جنازے کے ساتھ جانا بھی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

## باب رمضان کی نماز شب کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلٰثٌ مِّنَ الشَّهْرِ وَصَلّٰى

روایت ہے ابی ذر سے کہ روزہ رکھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو نماز شب نہ پڑھی ہمارے ساتھ یعنی سوائے عشا کے یہاں تک کہ باقی رہیں سات تاریخیں مہینے میں یعنی تئیسویں شب کو لے کر کھڑے ہوئے ہم کو یعنی نماز تراویح پر یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر نہ پڑھی جب چھ راتیں باقی رہیں یعنی چوبیسویں شب کو پھر کھڑے ہوئے ہم کو لے کر نماز میں پچیسویں شب کو یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اور عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرزو ہے کہ آپؐ اور نفل پڑھتے ہمارے ساتھ باقی رات میں سو فرمایا آپؐ نے جو نماز پڑھ چکا امام کے ساتھ یہاں تک کہ امام فارغ ہو تو لکھا جاتا ہے اس کیلئے ساری رات نماز پڑھنے کا ثواب پھر نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ باقی رہیں تین راتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَى أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ۔

مہینے سے پھر نماز پڑھی ستائیسویں کو ہمارے ساتھ اور بلایا اپنے گھر والوں اور عورتوں کو اور کھڑے رہے ہم کو لے کر نماز میں یہاں تک کہ خوف ہوا ہم کو فلاح فوت ہونے کا اور کہا راوی نے پوچھا میں نے ابوذر سے فلاح کیا ہے انہوں نے کہا سحر کا کھانا یعنی خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہے

ف: کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا قیام رمضان میں سو بعضوں نے کہا چالیس رکعتیں پڑھے وتر سمیت اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور اسی پر عمل ہے مدینے والوں کا اور اکثر اہل علم اس پر ہیں جو مروی ہے علی اور عمر وغیرہما صحابہؓ سے کہ بیس رکعتیں پڑھے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی پایا ہم نے اپنے شہر مکے میں کہ پڑھتے ہیں بیس رکعت اور کہا احمد نے مروی ہے اس میں کئی قسم کی روایتیں اور کچھ حکم نہ کیا اس میں اور کہا اسحٰق نے ہم اختیار کرتے ہیں اکتالیس رکعتیں جیسا مروی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے پڑھنا جماعت سے رمضان کے مہینے میں اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو اکیلا پڑھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

## باب اس کے بیان میں جو کسی کا روزہ کھلوا دے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا۔

روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھلا دے کسی کا روزہ ہوگا اس کو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اس کے گھٹے ثواب، اس روزہ رکھنے والے کا۔ یعنی دونوں کو ثواب ملے گا۔

ف: کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

## باب بیان میں رغبت دلانے کے رمضان کی نماز شب پر اور اس کے ثواب میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ وَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى ذٰلِكَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان میں رات کو نماز پڑھنے کی بغیر اس کے کہ حکم کریں اس کا فرض واجب ٹھہرا کر اور فرماتے تھے جو رات کو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کی درستی کو اور ثواب ملنے کے لیے بخشے جاویں گے اس کے اگلے گناہ۔ پھر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور طریقہ ایسا تھا یعنی جو چاہتا تھا جتنی دیر تک پڑھ لیتا پھر ایسا ہی رہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت میں اور حضرت عمر بن خطابؓ کی خلافت کے شروع میں۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے بھی وہ روایت کرتے ہیں عروہ سے وہ عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

آخِرُ أَبْوَابِ الصَّوْمِ یہ آخر ہے روزے کے بابوں کا وَ أَوَّلُ أَبْوَابِ الْحَجِّ اور یہ اوّل ہے حج کے بابوں کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## أَبْوَابُ الْحَجِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## یہ باب ہیں حج کی حدیثوں میں مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

### بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ مَكَّةَ۔

عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ تَعَالَى وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا أَوْ يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكَ وَإِنَّمَا أُذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ بِذَلِكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ۔

### باب مکے کے حرم ہونے کے بیان میں۔

روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہ کہا انہوں نے عمرو بن سعید کو جب وہ بھیجتا تھا لشکر مکے کو یعنی عبد اللہ بن زبیر کے قتال کو اجازت دے مجھ کو اے امیر کہ بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ کھڑے کھڑے فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کی صبح کو کہ سنا میرے کانوں نے اور یاد رکھا اس کو میرے دل نے اور دیکھا ان کو میری آنکھوں نے جب فرمائی حضرتؐ نے وہ حدیث پہلے حمد کی آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی اور اور تعریف کی اس کی پھر فرمایا کہ مکے کو حرمت کی جگہ اللہ تعالیٰ نے ٹھہرایا ہے آدمیوں نے نہیں سو جائز نہیں کسی آدمی کو کہ ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ مکے میں خون بہاوے یعنی قتل ناحق کرے یا وہاں کا درخت کاٹے اور اگر خون کرنے کو کوئی درست جانے اس دلیل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو لڑے ہیں مکے میں تو اس سے کہو بے شک خدا نے اپنے رسولؐ کو حکم دیا تھا لڑائی کا اور تجھ کو حکم نہیں دیا اور مجھ کو دن کی فقط ایک گھڑی بھر اجازت ہوئی پھر اس کی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ اور چاہیے کہ حاضر لوگ غائبوں کو یہ حکم سنادیں سو پوچھا ابی شریح سے لوگوں نے کہ کیا جواب دیا تم کو عمرو بن سعید نے کہا جواب دیا کہ میں تم سے بہتر جانتا ہوں اس حدیث کو اے ابا شریح حرم مکہ نافرمان کو پناہ نہیں دیتا یعنی باغی کو اور نہ اس کو جو خون کرکے بھاگا ہو یا چوری کرکے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے لفظ بخزیۃ یعنی بجائے بخربۃ کے اور معنے اس کے ذلت کے ہیں۔ اور اس باب میں

لہ یہ ظالم نے جھوٹ کہا اور عبد اللہ بن زبیرؓ پر تہمت باندھی ۱۲۔ ۲ بالزاء المنقوطہ والتحتیۃ ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی شریح کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے۔ اور خربہ کے معنی جنایت یعنی قصور ہے علماء کہتے ہیں کہ جس نے قصور کیا یعنی چوری کی یا شراب پیا یا خون بہایا پھر آیا حرم میں تو اس کو حد ماریں گے۔ مترجم کہتا ہے عمرو بن سعید یزید کی طرف سے مدینہ منورہ میں حاکم تھا سالہ اکسٹھ ہجری میں یزید نے اس کو لکھا کہ عبداللہ بن زبیرؓ جو صحابی رسولؐ تھے ان پر لشکر بھیج اس لیے کہ انہوں نے اس کی بیعت سے کنارہ کر کے مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی تھی اور عمرو بن سعید نے جوان کو خونی اور چور فرار دیا تھا یہ اس کی زیادتی ہے ایسے پاک نژاد لوگوں سے ایسی جنایات کہاں ہوتے ہیں۔ بلکہ استحقاق خلافت میں وہ یزید سے بہتر تھے اور بیعت خلافت ان کی یزید سے پیشتر ہو چکی تھی آخر ظلماً اس کو شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

## باب ثواب میں حج و عمرہ کے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے بجا لاؤ حج اور عمرہ اس لیے کہ وہ دونوں مٹاتے ہیں فقر اور گناہوں کو جیسے مٹاتی ہے بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو اور حج مقبول کا بدلہ کچھ نہیں سوا جنت کے۔

ف: اس باب میں روایت ہے عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن حبشی اور ام سلمہؓ اور جابرؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے حج کیا اور نہ شہوت کی باتیں کیں عورتوں سے اور نہ فسق کیا تو بخشے جاویں گے اس کے اگلے گناہ سب یعنی گزرے ہوئے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو حازم کوفی وہ اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ الْحَجِّ

## باب ترک حج کی مذمت میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِي كِتَابِهِ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مالک ہو توشہ اور سواری کا کہ پہنچا دیوے اس کو بیت اللہ تک اور پھر حج نہ کیا تو کچھ فرق نہیں اس پر کہ مرے یہودی ہو یا نصرانی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی کتاب میں کہ اللہ جل جلالہ کے واسطے ان لوگوں پر حج فرض ہے بیت اللہ کا جو طاقت رکھتے ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



www.KitaboSunnat.com سامان راہ کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہیں یعنی ان کا حال اور ثقاہت معلوم نہیں اور حارث ضعیف ہیں حدیث میں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي إِيجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ

## باب اس بیان میں کہ جب زاد اور راحلہ ہو تو حج فرض ہے۔

مترجم: فقہا کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہیں، اسلام، آزاد ہونا، عقل، بلوغ، صحت، قدرت، زاد و راحلہ، امن راہ، عورت کے لیے محرم ہونا اور فرائض اس کے احرام اور وقوف مزدلفہ اور طواف الزیارۃ ہے، جس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور واجبات اس کے وقوف مزدلفہ اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار اور طواف الوداع ہے کہ جس کو طواف الصدور بھی کہتے ہیں اور یہ آفاقی کے لیے ہے یعنی جو مکی نہ ہو اور حلق یا بال کتروانے اور جس چیز کے ترک سے جانور ذبح کرنا واجب ہو اور سوا ان کے سب سنتیں ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے آیا ایک مرد[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے تو آپؐ نے فرمایا توشے اور سواری کے مقدور ہونے سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ آدمی جب مالک ہو زاد و راحلے کا تو فرض ہے اس پر حج اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی مکی ہیں اور بعضوں نے ان میں گفتگو کی ہے یعنی ضعیف کہا ہے ان کے حافظے کی طرف سے۔

## بَابُ مَاجَآءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ!

## باب اس بیان میں کہ کتنے حج فرض ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہ جب اتری یہ آیت وَلِلّٰهِ الخ یعنی آدمیوں میں جس کو راہ کی طاقت ہو اس پر حج فرض ہے تو پوچھا لوگوں نے کیا ہر سال میں حج کرنا چاہیے یا رسول اللہؐ تو حضرتؐ چپ ہو رہے پھر کہا کیا ہر سال میں یا رسول اللہؐ تو فرمایا آپؐ نے نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یَا أَيُّهَا الَّذِينَ الخ یعنی اے ایمان والو نہ پوچھو بہت سی چیزوں کو کہ اگر ظاہر ہوں تم پر تو بری لگیں تم کو یعنی شاق گزریں تم پر۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں۔

## بَابُ مَاجَآءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] پوچھنے والے اقرع بن حابس صحابی تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلٰثَةً وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً وَّجَآءَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيْهَا جَمَلٌ لِّاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَّرَقِهَا۔

تین حج کئے دو قبل از ہجرت اور ایک بعد ہجرت کے کہ اس کے ساتھ عمرہ بھی تھا اور ساتھ لائے تریسٹھ اونٹ قربانی کے اور باقی اونٹ اس میں کے حضرت علیؓ یمن سے لائے یعنی سب پورے سو ہو گئے اس میں ابو جہل کا بھی اونٹ تھا کہ اس کے ناک میں حلقہ تھا چاندی کا سو ذبح کیا ان کو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور سب کو پکایا پھر آپؐ نے اس کا شوربا پی لیا۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے سفیان کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن حباب کی روایت سے اور دیکھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو روایت کی انہوں نے یہ حدیث اپنی کتاب میں عبداللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اس حدیث کو تو انہوں نے نہ پہچانا اس کو ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہوں جعفر سے وہ اپنے باپ سے وہ جابرؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور دیکھا میں نے ان کو کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نہ جانتے تھے اور کہا مروی ہے یہ حدیث ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحاق سے وہ مجاہد سے مرسلاً۔

www.KitaboSunnat.com

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَّاحِدَةً وَّاعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةً فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهٖ وَعُمْرَةَ الْجِعْرَانَةِ اِذْ قَسَمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ۔

روایت ہے قتادہؓ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالکؓ سے کتنے حج کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بعد فرض ہونے کے تو کہا انہوں نے ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذیقعد میں اور ایک صلح حدیبیہ کے سال میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب تقسیم کی غنیمت حنین کی۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حبان بن ہلال کی کنیت ابو حبیب بصری ہے اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں ثقہ کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے۔

## بَابُ مَا جَآءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب اس بیان میں کہ کتنے عمرے کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهٖ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک عمرہ حدیبیہ[1] دوسرا آئندہ سال اور اسی عمرہ کی قضا ذیقعد میں۔ اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ۔

ف: اس باب میں انسؓ اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی غریب ہے اور ابن عیینہ نے روایت کی یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور نہیں ذکر کیا اس میں

[1] عمرہ حدیبیہ کی حقیقت یہ ہے کہ چھٹے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو آدمی کے ساتھ بقصد عمرہ حدیبیہ تک آئے تھے کفار مکہ مانع ہوئے اور بعد صلح مراجعت ہوئی اتفاق عمرہ نہ ہوا مگر بوجہ ثواب ملنے کے اس کو بھی عمرہ کہتے ہیں پھر سال آئندہ دوسرا عمرہ قضا ہوا ۱۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابن عباسؓ کا روایت کی ہم سے یہ حدیث سعید بن عبدالرحمٰن نے جو مخزومی ہیں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کی یہ حدیث پہلی حدیث کی مانند۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا آگاہ کر دیا لوگوں کو سو جمع ہو گئے پھر جب پہنچے حضرت بیداء میں ایک مقام ہے مکے مدینے کے بیچ میں احرام باندھا حضرت نے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے جابرؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ یہ بیداء ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر، قسم ہے اللہ کی لبیک نہیں پکاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ مَتَى أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری نماز کے بعد۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو عبدالسلام بن حرب کے سوا، اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ احرام باندھے آدمی یعنی لبیک پکارے نماز کے بعد۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ۔

## باب افراد حج کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں یعنی فقط حج کا احرام باندھا۔

ف: مترجم کہتا ہے کہ حاجی تین قسم کے ہیں ایک مفرد کہ نرے حج کا احرام باندھے دوسرا قارن کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تیسرا متمتع کہ اول عمرے کا احرام باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہو تو احرام باندھے رہے نہیں تو احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے جب حج کے دن آویں تو احرام حرم سے باندھے اور حج کرے اس باب میں جابرؓ اور ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمان نے بھی افراد کیا روایت کی ہم سے قتیبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے انہوں نے عبداللہ بن نافع صائغ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہی حدیث کہا ابو عیسٰی نے کہا ثوری نے اگر افراد کرے حج میں تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو بھی بہتر ہے اور تمتع کرے تو بھی بہتر ہے اور شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور کہا ہے کہ سب سے بہتر ہمارے نزدیک افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

## باب ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ بجالانے کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ۔

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرے دونوں کے ساتھ۔

ف: اس باب میں عمر اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث انس رضی کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علما اس کی طرف اور اختیار کیا ہے اہل کوفہ وغیرہم نے یعنی قران افضل ہے اور یہ صورت جو حدیث میں مذکور ہوئی قران کی ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّمَتُّعِ۔

## باب تمتع کے بیان میں

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ ابْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ۔

روایت ہے محمد بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص رضی اور ضحاک بن قیس کو کہ وہ دونوں ذکر کرتے تھے عمرہ ملانے کا حج کے ساتھ کہ جس کو تمتع کہتے ہیں سو کہا ضحاک بن قیس نے یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کا حکم نہ جانے سو سعد نے کہا برا کہا تم نے اے بھتیجے میرے ضحاک نے کہا عمر بن خطاب نے منع کیا تمتع سے تو سعد نے کہا البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْئَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ اِنَّ اَبَاكَ قَدْ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَبِيْ نَهٰى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرُ اَبِيْ يُتَّبَعُ اَمْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا

روایت ہے ابن شہاب سے کہ سالم بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے کہ سنا سالم نے ایک شامی کو کہ پوچھتا تھا عبداللہ بن عمر رضی سے عمرہ حج میں ملانے کو یعنی تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمر رضی نے وہ جائز ہے پھر کہا شامی نے تمہارے باپ تو منع کرتے تھے تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمر نے بھلا دیکھ تو سہی اگر میرے باپ منع کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی کام کریں۔ تو میرے باپ کی تابعداری کی جائے گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کی، تو کہا شامی نے بلکہ تابعداری کی جائے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کی تو کہا عبداللہ نے البتہ تمتع

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَاَوَّلُ مَا نَہٰی عَنْہُ مُعَاوِیَۃُ ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تمتع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان نے اور پہلے جس نے منع کیا تمتع سے معاویہ ہیں ۔

اس باب میں علیؓ اور عثمانؓ اور جابرؓ اور سعدؓ اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہؓ وغیرہم سے تمتع کو ساتھ عمرے کے اور تمتع یہی ہے کہ آدمی حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھ کر حرم میں داخل ہو پھر بعد عمرے کے احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے پھر حج کرے اور اس شخص کو متمتع کہتے ہیں اور اس کو ذبح کرنا قربانی کا جو میسّر ہو واجب ہے اور جو قربانی نہ پاوے تو تین روزے رکھے حج میں اور سات دن جب گھر لوٹے اور مستحب ہے متمتع کو کہ اگر روزے رکھے تین دن حج میں تو روزے رکھے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں اور آخر اس کا عرفے کا دن ہو پھر اگر نہ رکھے عشرے میں تو بعض علماء صحابہ کے نزدیک ایام تشریق میں رکھے انہی بعض میں ہے ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعضوں نے روزہ نہ رکھے ایام تشریق میں اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا کہا ابو عیسےٰ نے اور اہل حدیث اختیار کرتے ہیں تمتع کو یعنی عمرہ حج میں ملانے کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا ۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّلْبِیَۃِ ۔ باب لبیک کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ تَلْبِیَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھا لبیک پکارنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اس طرح یعنی لبیک سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے خدا حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے خدا تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں البتہ سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت میں بھی کوئی شریک نہیں تیرا ۔

---

روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے لبیک پکاری تو اس طرح کہنے لگے جیسا اوپر مذکور ہوا اور کہا راوی نے ایسا ہی ہے لبیک پکارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ، اور زیادہ کرتے تھے عبداللہ بن عمرؓ اپنی طرف سے رسول اللہ علیہ وسلم کے لبیک کے بعد یہ الفاظ بھی لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور راضی ہوں میں تیری تابعداری میں اور خیر سب تیرے دونوں ہاتھوں کے بیچ ہے اور رغبت تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہے ۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے اس باب میں ابن مسعودؓ اور حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے اگر کچھ اللہ کی تعظیم کے کلمات زیادہ کرے لبیک میں تو انشاءاللہ کچھ مضائقہ نہیں اور بہتر میرے نزدیک تو یہی ہے کہ اقتصار

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک پر یعنی جو اوپر مذکور ہوا مراد یہ ہے کہ اس سے کچھ بڑھاوے نہیں کہا شافعی نے اور یہ جو ہم نے کہا کہ اللہ کی تعظیم کے کلمات بڑھانا کچھ مضائقہ نہیں تو یہ اس دلیل سے کہ مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ یاد کر چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک کو اور پھر بڑھایا اس میں اپنی طرف سے لَبَّيْكَ وَالرَّغْبٰى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ جیسا اوپر مذکور ہوا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ
## باب لبیک اور قربانی کی فضیلت میں۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔

روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا حج افضل ہے تو فرمایا جس میں لبیک پکارنا بہت ہو اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبّٰى عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ لبیک پکارے مگر لبیک پکارتے ہیں ان کے داہنے بائیں پتھر اور درخت اور کنکریاں یہاں تک کہ تمام ہو جاتی ہے زمین اس کی طرف اور اس طرف یعنی مغرب سے مشرق تک جہاں تک زمین ہے وہاں تک سب لبیک پکارتے ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن زعفرانی اور عبدالرحمٰن بن اسود ابوعمرو بصری نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمٰعیل بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ابو بکرؓ کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ابی فدیک کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر کو سماع نہیں عبدالرحمٰن بن یربوع سے اور روایت کی ہے محمد بن منکدر نے سعید بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے اور حدیثیں سوا اس حدیث کے اور روایت کی ابونعیم طحان ضرار بن صُرد نے یہ حدیث ابن ابی فدیک سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بکر صدیقؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خطا کی اس میں ضرار نے کہا ابو عیسٰی نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے جس نے کہا اس حدیث میں کہ روایت ہے محمد بن منکدر سے انہوں نے روایت کی ابن عبدالرحمٰن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے تو خطا کی اس نے اور ترمذی فرماتے ہیں سنا میں نے محمد سے جب ذکر کی میں نے حدیث ضرار بن صُرد کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی فدیک سے تو کہا محمد نے وہ خطا ہے پس کہا میں نے اوروں نے بھی روایت کی ابن ابی فدیک سے ضرار کی روایت کی مانند سو کہا محمد نے کچھ نہیں ہے وہ اور روایت کی ہے اور لوگوں نے ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید بن عبدالرحمٰن کا اور دیکھا میں نے محمد کو ضعیف کہتے تھے ضرار بن صُرد کو اور عج کہتے ہیں زور سے تلبیہ یعنی لبیک پکارنے کو اور ثج کہتے ہیں اونٹ ذبح کرنے کو۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ
## باب بلند آواز سے لبیک پکارنے کے بیان میں

عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي

روایت ہے خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اور حکم کیا مجھ کو حکم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جِبْرَائِیْلُ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِیْ اَنْ یَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوْ بِالتَّلْبِیَةِ۔

کروں میں اپنے صحابیوں کو کہ بلند کریں اپنی آوازیں لبیک پکارنے کے ساتھ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث خلاد کی جو روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے حسن ہے صحیح ہے اور بعضوں نے روایت کی یہ حدیث خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح وہی ہے کہ خلاد بن سائب روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خلاد بیٹے سائب کے اور وہ بیٹے خلاد کے اور وہ بیٹے سوید انصاری کے ہیں۔ اس باب میں زید بن خالد اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

## باب احرام کے وقت نہانے کے بیان میں

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ۔

روایت ہے خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ دیکھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کپڑے اتارے آپ نے اپنے احرام باندھنے کو یعنی سیئے ہوئے اور نہائے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے نہانا احرام باندھنے کے وقت اور یہی قول ہے شافعی کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مَوَاقِیْتِ الْاِحْرَامِ لِاَهْلِ الْاٰفَاقِ

## باب آفاقی کے احرام کے مقاموں کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ اَیْنَ نُهِلُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ النَّجْدِ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَاَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَلَمْلَمَ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ پوچھا ایک مرد نے کہاں سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا احرام باندھیں مدینے والے ذی الحلیفہ سے کہ چھ کوس ہے مدینے سے اور دس منزل ہے مکے سے اور شام والے جحفہ سے کہ ذی الحلیفہ کے برابر ہے مکے مدینے کے بیچ میں شام کی جانب میں اور نجد کے لوگ قرن سے کہ قریب طائف کے ہے اور اس کو قرن منازل بھی کہتے ہیں اور وہ ایک پہاڑ ہے گول چکنا اور یمن کے لوگ احرام باندھیں یلملم سے کہ ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِیْقَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا پورب کے لوگوں کے لیے عقیق کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مَا لَا یَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهٗ

## باب اس کے بیان میں جو محرم کو پہننا درست نہیں ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّیَابِ فِیْ

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے یا رسول اللہ کون سے کپڑوں کے پہننے کا حکم کرتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْمُحْرِمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ۔

آپ ہم کو حالت احرام میں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو احرام باندھے تو کرتا اور پائجامہ اور باران کوٹ نہ پہن اور عمامہ نہ باندھ اور موزے نہ پہن مگر جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو پہنے موزے اور کاٹ دیں کعبین کے نیچے تک اور جس کپڑے میں زعفران یا ورس ہو، یعنی ان میں رنگا ہو وہ بھی نہ پہنے اور منہ نہ ڈھلپے یعنی گھونگٹ نہ لٹکا دے عورت جو احرام باندھے اور دستانے ہاتھوں میں نہ پہنے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ۔

## باب محرم کے پائجامہ اور موزے پہننے کے بیان میں جب تہ بند اور جوتے نہ ہوں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب کہ محرم تہ بند نہ پاوے تو پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی مانند اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ محرم کو جب تہ بند نہ ملے تو پائجامہ پہن لے اور جب جوتی نہ ملے تو موزہ اور یہی قول ہے احمد کا اور بعضوں کا عمل ابن عمر کی روایت پر ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ پاوے جوتے تو پہن لے موزہ اور کاٹ ڈالے ٹخنوں سے نیچے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِيْ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ أَوْ جُبَّةٌ

## باب اس کے بیان میں جو کرتہ یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھے۔

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيًّا قَدْ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا۔

روایت ہے عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں یعلیٰ بن امیہ سے کہا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو احرام باندھے ہوئے اور اس کے بدن پر جبہ تھا تو فرمایا اتار ڈال اس کو۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث کہا ابو عیسےٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے اور ایسی ہی روایت کی قتادہؓ اور حجاج بن ارطاۃ نے اور کتنے لوگوں نے عطاء سے انہوں نے یعلیٰ بن امیہ سے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی عمرو بن دینار نے اور ابن جریج نے عطاء سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے اپنے باپ یعلیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

## باب ان جانوروں کے بیان میں جن کا مارنا محرم کو درست ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ اَلْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ فاسق مارے جاتے ہیں احرام میں ایک چوہا دوسرا بچھو تیسرا کوا چوتھے چیل پانچویں کٹکھنا کتا۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَاَةَ وَالْغُرَابَ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم کو درست ہے ہر درندے کاٹنے والے کو مارنا اور کٹکھنے کتے کو اور چوہے اور بچھو اور چیل اور کوے کو۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں کہ محرم کو درست ہے کاٹنے والے درندے کو اور کتے کو مارے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور کہا شافعی نے جو درندہ کہ حملہ کرتا ہے آدمیوں یا جانوروں پر تو محرم کو اس کا مارنا جائز ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

## باب محرم کے پچھنے لگانے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام میں۔

ف: اس باب میں انسؓ اور عبداللہ بن بحینہ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور رخصت دی ہے تھوڑے علماء نے پچھنے لگانے کی محرم کو اور کہتے ہیں کہ بال نہ مونڈے اور مالک نے کہا ہے کہ پچھنے نہ لگاوے مگر ضرورت کے وقت اور کہا سفیان ثوری اور شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں پچھنے لگانے میں مگر بال نہ اکھاڑے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ

## باب اس بیان میں کہ احرام میں نکاح کرنا مکروہ ہے۔

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَبَعَثَنِيْ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَوْسِمِ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ يُرِيْدُ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَاَحَبَّ اَنْ يُشْهِدَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِيًّا جَافِيًا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ اَوْ كَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ۔

روایت ہے نبیہ ابن وہب سے کہا ارادہ کیا ابن معمر نے کہ نکاح کریں اپنے بیٹے کا سو بھیجا مجھ کو ابان بن عثمان کے پاس کہ امیر یعنی سردار تھے حاجیوں کے سو گیا میں ان کے پاس اور کہا میں نے ان سے کہ بھائی تمہارے نکاح کیا چاہتے ہیں اپنے بیٹے کا اور چاہتے ہیں کہ گواہ کریں تم کو اس بات پر تو فرمایا انہوں نے میں اس کو ایک گنوار بے عقل جانتا ہوں اس لیے کہ البتہ محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کراوے یعنی و کالۃً یا ولایۃً یا الیا ہی کچھ کہا پھر حدیث بیان کی عثمانؓ سے اسی کے مثل اور مرفوع کیا اس کو۔

ف: اس باب میں ابی رافع اور میمونہ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث عثمانؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہؓ کا انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عمرؓ اور یہی قول ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور شافعی اور احمد اور اسحاق جائز نہیں کہتے نکاح کرنا محرم کو اور کہتے ہیں اگر کرے تو نکاح اس کا باطل ہے۔

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ فِیْمَا بَیْنَهُمَا۔

روایت ہے ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی میمونہ سے اور وہ بے احرام کے تھے اور صحبت کی اور وہ بے احرام کے تھے اور میں پیغام لانے والا تھا ان دونوں کے بیچ میں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو ان سے مرفوعاً سوائے حماد بن زید کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مطر وراق سے وہ ربیعہ سے اور روایت کی مالک بن انس نے ربیعہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا اور روایت کیا اس کو مالک نے مرسلاً اور سلیمان بن بلال رض نے بھی ربیعہ سے مرسلاً کہا ابو عیسٰی نے مروی ہے یزید بن عاصم سے کہ کہا میمونہ نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کو احرام نہ تھا۔ اہل روایت کی بعضوں نے یزید بن عاصم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا کہا ابو عیسٰی نے یزید بن عاصم میمونہ کے بھانجے ہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ۔ باب محرم کو نکاح جائز ہونے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

روایت ہے ابن عباس رض سے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رض سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہ رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ۔

عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

روایت کی ایوب نے عکرمہ سے فرمایا ابن عباس رض نے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے داؤد بن عبدالرحمٰن عطار نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے سنا میں نے ابا الشعثاء سے روایت کرتے ہیں ابن عباس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور وہ محرم تھے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے اور اختلاف ہے میمونہ کے نکاح میں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ان سے مکے کی راہ میں سو بعضوں نے کہا نکاح کیا ان سے قبل احرام کے اور مشہور ہوا نکاح ان کا بعد احرام کے اور پھر صحبت کی ان سے اور احرام کھول چکے تھے سرف میں کہ ایک مقام ہے مکے سے دس میل اور وفات پائی میمونہ رض نے سرف میں جہاں صحبت ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مدفن بھی ان کا وہیں ہے۔

عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِی الظُّلَّةِ الَّتِیْ بَنٰی بِهَا فِیْهَا۔

روایت ہے میمونہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا جب احرام نہ تھا اور صحبت بھی کی جب محرم نہ تھے اور کہا راوی نے وفات پائی میمونہ نے سرف میں اور دفن کیا ہم نے ان کو اسی ظلہ میں کہ جہاں صحبت کی تھی ان سے حضرت نے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یزید بن عاصم سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نکاح کیا میمونہ سے جب وہ احرام میں نہ تھے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

## باب محرم کو شکار کا گوشت کھانے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگل کے شکار کا گوشت تم کو حلال ہے حالت احرام میں جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے حکم سے شکار نہ کیا گیا ہو یعنی اگر تم خود شکار کرو یا تمہارے حکم سے ہو تو اس کا کھانا حلال نہیں۔

ف: اس باب میں ابی قتادہؓ اور طلحہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی مفسر ہے اور ہم نہیں جانتے کہ مطلب کو سماع ہو جابرؓ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں شکار کے گوشت کھانے میں اگر خود شکار نہ کیا ہو یا اس کے کھانے کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو کہا شافعی نے اس باب میں یہ حدیث سب سے بہتر ہے اور موافق قیاس کے اور اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ فَشَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ۔

روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہیں راہ میں مکے کے پھر پیچھے رہ گئے اپنے کچھ یاروں کے ساتھ اور وہ یار احرام باندھے ہوئے تھے اور ان کو احرام نہ تھا سو دیکھا قتادہؓ نے ایک وحشی گدھا سو چڑھے اپنے گھوڑے پر اور سوال کیا اپنے لوگوں سے کہ کوڑا دو ہیں سو انکار کیا ان لوگوں نے پھر نیزہ مانگا ان سے تو بھی انکار کیا انہوں نے تو آپ ہی لے لیا انہوں نے یعنی کوڑا اور نیزہ بھی پھر دوڑے اس گدھے پر اور اس کو مارا اور کھایا اس میں سے بعض صحابیوں نے یعنی محرموں نے اور بعض نے انکار کیا پھر ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپؐ سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپؐ نے فرمایا وہ ایک کھانا تھا کہ اللہ نے تم کو کھلا دیا یعنی وہ تم کو حلال تھا اگرچہ تم احرام میں ہو۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابی قتادہؓ سے حمار وحشی کے باب میں ابی النضر کی حدیث کی مانند مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ یعنی تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اس کا یعنی اگر ہوتا تو حضرت بھی کھاتے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

## باب اس بیان میں کہ شکار کا گوشت محرم کو کھانا درست نہیں۔

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ

روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ ابن عباسؓ نے خبر دی ان کو کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی ان کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعب کو لے گئے اپنے ساتھ ابواء میں یا ودّان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِوَدَّانَ فَاَهْدٰی لَہٗ حِمَارًا وَحْشِیًّا فَرَدَّہٗ عَلَیْہِ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْہِہٖ الْکَرَاھِیَۃَ قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَیْکَ وَاَنَا حُرُمٌ۔

کہ وہ دونوں مقام مکے اور مدینے کے بیچ میں سو ہدیہ لائے صعب ایک حمار وحشی حضرتؐ کے پاس سو حضرتؐ نے اس کو پھیر دیا، پھر جب دیکھا ملال ان کے چہرے میں تو کہا یہ ہم نے اس لیے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں یعنی مجبوری ہے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایک قوم کا مذہب علماء صحابہ وغیرہم سے اسی حدیث پر ہے کہ مکروہ ہے شکار کا گوشت کھانا محرم کو اور کہا شافعی نے ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس گدھے کا پھیر دینا اس لیے تھا کہ گمان ہوا حضرتؐ کو کہ صعب نے انہی کے لیے شکار کیا ہے اور چھوڑ دینا آپؐ کا تنزیہی ہے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اس میں یہ اُھْدِیَ لَہٗ لَحْمُ حِمَارٍ وَحْشٍ یعنی ہدیہ لائے آپؐ کے سامنے وحشی گدھے کا گوشت اور یہ روایت غیر محفوظ ہے اس باب میں علی اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَیْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ

## باب اس بیان میں کہ دریا کا شکار محرم کو حلال ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَۃٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُہٗ بِاَسْیَاطِنَا وَعِصِیِّنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْہُ فَاِنَّہٗ مِنْ صَیْدِ الْبَحْرِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو یا عمرے کو تو ہمارے سامنے آگئی ایک ٹکڑی مکڑی یعنی ٹڈی کی سو ہم مارنے لگے اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اسے یہ تو دریا کا شکار ہے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابی المہزم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء سے محرم کو مکڑی کھانے کا اور اس کے شکار کرنے کی اور بعضوں نے کہا اس پر صدقہ واجب ہے اگر شکار کرے یا کھاوے مکڑی کو۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الضَّبُعِ یُصِیْبُھَا الْمُحْرِمُ

## باب گوہ یعنی گھوڑ پھوڑ کے بیان میں محرم کے لیے۔

عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَلضَّبُعُ اَصَیْدٌ ھِیَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰکُلُھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَقَالَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ سے کہ ضبع یعنی گوہ شکار میں داخل ہے کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا کھاؤں میں اس کو یعنی جب احرام نہ ہو تو کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ نے کہا ہاں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا علی نے اور کہا یحیٰی بن سعید نے روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث تو کہا اس میں روایت ہے جابرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کہ محرم اگر کھاوے یا شکار کرے گوہ تو اس پر جزا ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَکَّۃَ

## باب مکے میں جانے کے لیے غسل کرنے کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُولِ مَكَّةَ بِفَخٍّ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا غسل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے میں جانے کیلئے فخ میں کہ ایک موضع ہے قریب مکے کے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر نہایا کرتے تھے مکے میں جانے کے لیے۔ اور یہی قول ہے شافعی کا کہ مستحب ہے غسل کرنا مکے کے جانے کے لیئے اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل نے اور علی بن مدینی وغیرہ نے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مرفوع مگر انہی کی روایت سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخُرُوجِهِ مِنْ أَسْفَلِهَا

## باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلندی کی طرف سے مکے میں آئے اور پستی کی طرف سے باہر گئے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے کو تو اندر گئے مکے کے اونچی جانب سے اور باہر نکلے نیچے کی جانب سے۔

ف: اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا

## باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں دن کو گئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا۔

روایت عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن کو مکے میں داخل ہوئے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

## باب اس بیان میں کہ بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكُنَّا نَفْعَلُهُ۔

روایت ہے مہاجر مکی سے کہ پوچھا جابر بن عبداللہ سے کیا ہاتھ اٹھاوے آدمی جب دیکھے بیت اللہ کو تو فرمایا انہوں نے ہم نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کیا ہم کہیں ہاتھ اٹھاتے تھے یعنی نہیں اٹھاتے تھے۔

ف کہا ابو عیسٰی نے ہاتھ اٹھانا بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت یعنی کراہت اس کی نہیں پہچانتے مگر شعبہ کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی قزعہ سے اور نام ابی قزعہ کا سوید بن حجر ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

## باب طواف کی کیفیت کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے جابرؓ سے کہا جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا اَظُنُّهٗ قَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

مکے میں داخل ہوئے مسجد حرام میں اور ہاتھ لگایا حجر اسود کو یا بوسہ دیا پھر چلے اس کی داہنی طرف یعنی طواف شروع کیا سو کود کود کر چلے شانے اچھالتے ہوئے تین بار یعنی کعبے کے گرد اور اپنی میٹھی چال پر چلے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم کے پاس اور فرمایا واتخذوا الی آخرہ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر پڑھیں دو رکعتیں اور مقام ابراہیم آپ کے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر آئے حجر اسود کے پاس بعد دو رکعتوں کے اور چوما اس کو پھر نکلے صفا کی طرف کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ پڑھی آپ نے یہ آیت اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِى الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

## باب حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر تمام کرنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کود کر شانے اچھال کر چلے حجر اسود سے حجر اسود تک یعنی طواف کئے تین بار اور میٹھی چال چلے چار بار۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہا شافعی نے اگر ترک کرے رمل کو تو برا کیا اور اس پر واجب نہیں اور جب تین شوط یعنی تین پھیرے میں رمل نہ کیا تو پھر اس کے بعد نہ کرے اور بعضوں نے کہا اہل مکہ پر رمل واجب نہیں اور نہ اس پر کہ جس نے مکے سے احرام باندھا ہو۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِى اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيْ دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا

## باب اس بیان میں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دے اور کسی کو نہیں

عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهٗ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا۔

روایت ہے ابی الطفیل سے کہا انہوں نے ہم تھے ابن عباسؓ کے ساتھ حج میں اور معاویہ طواف میں نہیں گزرتے تھے کسی رکن پر مگر اس کو چوم لیتے تھے تو کہا ان سے ابن عباسؓ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فقط حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو بوسہ دیتے تھے۔ تو معاویہ نے کہا بیت اللہ میں سے کوئی چیز چھوڑنا نہ چاہیے۔

ف: اس باب میں عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ بوسہ نہ دے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَبِعًا

## باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا مضطبعاً

عَنِ ابْنِ اَبِیْ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَیْتِ مُضْطَبِعًا وَعَلَیْهِ بُرْدٌ۔

روایت ہے ابن ابی یعلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حالت اضطباع میں اور آپؐ کے بدن مبارک پر ایک چادر تھی۔

ف: مترجم کہتا ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کو داہنی بغل کے نیچے کرکے دونوں کنارے اس کے سینے اور پیٹھ کی طرف سے بائیں کندھے پر ڈال دے اور یہ بانک پنے کے واسطے آپؐ نے کیا کہ کفار پر رعب ظاہر ہو کہ اس میں کمال جرأت اور جلادت پر دلالت ہوتی ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث ثوری کی جو مروی ہے ابن جریج سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبدالحمید بیٹے ہیں جبیر بن شیبہ کے اور یعلیٰ بیٹے ہیں امیہ کے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَقْبِیْلِ الْحَجَرِ

## باب حجر اسود کے بوسہ دینے کے بیان میں

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُقَبِّلُكَ وَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ۔

روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب کو بوسہ لیتے ہوئے حجر اسود کا اور فرماتے تھے کہ میں تجھ کو بوسہ لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے یعنی کچھ نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں نہ دیکھتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ لیتے تھے تجھ کو تو کبھی میں بوسہ نہ لیتا۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے حدیث حضرت عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مستحب ہے حجر اسود کا بوسہ لینا پھر اگر ممکن نہ ہو اس تک پہنچنا تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکے تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

## بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ یَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

## باب اس بیان میں کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے

جاننا چاہیے کہ سعی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروہ کے سات بار واجب ہے حنفیہ کے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کے نزدیک اور بطن مسیل یعنی بیچوں بیچ نالی کا وہ ایک جگہ ہے صفا اور مروہ کے درمیان میں اس میں نشان بنے ہیں پہچاننے کے لیے اس میں بالاتفاق جلدی جلدی چلنا سنت ہے سعی کے وقت۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَاَتَى الْمَقَامَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا وَقَرَاَ

روایت ہے جابرؓ سے کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور ہر بار کو ایک شوط کہتے ہیں اور آئے مقام ابراہیم میں اور پڑھی یہ آیت واتخذوا سے مصلے تک یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر نماز پڑھی پیچھے مقام کے یعنی مقام حضرت کے اور قبلے کے بیچ میں تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

پھر حجر اسود کے پاس آئے اور اسکو بوسہ دیا اور فرمایا ہم بھی شروع کرتے ہیں اس چیز سے جہاں سے شروع کیا اللہ نے تو سعی کو شروع کیا صفا سے اور پڑھی یہ آیت اِنَّ الصَّفَا سے آخر تک یعنی صفا اور مروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سعی شروع کرے صفا سے نہ مروہ سے اور اگر مروہ سے شروع کرے تو جائز نہیں اور پھر صفا سے شروع کرنا چاہیے اور اختلاف ہے علماء کا اس کے حق میں جو طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی نہ کرے صفا اور مروہ کی یہاں تک کہ لوٹے تو بعضوں نے کہا کہ اگر مکے کے قریب ہے اور یاد آیا کہ سعی نہیں کی ہے۔ تو لوٹ آوے اور سعی کرے اور اگر اس کو یاد نہ آیا یہاں تک کہ اپنے وطن کو پہنچ گیا تو کافی ہے اس کو فقط ایک قربانی کر دینا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا بعضوں نے اگر سعی نہ کی اور اپنے وطن چلا گیا تو اس کا حج درست نہ ہوا اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ سعی ایسی واجب ہے کہ بے اس کے حج درست نہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

## باب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ سعی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی یعنی طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اس لیے کہ دکھلا دیں مشرکوں کو اپنا زور اور غلبہ۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابن عمر اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ سعی کرے یعنی دوڑ کر چلے صفا اور مروہ میں پھر اگر دوڑ کر نہ چلا اور اپنی میٹھی چال چلا تو بھی جائز ہے۔

عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي فِي الْمَسْعَى فَقُلْتُ لَهُ أَتَمْشِي فِي الْمَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى وَلَئِنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ۔

روایت ہے کثیر بن جمہان سے کہا دیکھا میں نے ابن عمرؓ کو میٹھی چال چلتے صفا اور مروہ کے بیچ میں تو کہا میں نے ان سے تم رساں رساں چلتے ہو یہاں پر تو جواب دیا انہوں نے اگر میں دوڑ کر چلوں تو بھی ہو سکتا ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے ہوئے اور اگر رساں رساں چلوں تو بھی جائز ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رساں رساں چلتے اور میں بہت بڈھا ہوں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سعید بن جبیر نے عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا۔

## باب سوار ہو کر طواف بیت اللہ کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ طواف کیا رسول اللہ صلی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ۔

اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر جب آتے حجر اسود پر تو اشارہ کرتے طرف اس کی۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابی الطفیل اور ام سلمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے مکروہ کہا ہے طواف بیت اللہ کا اور سعی صفا مروہ کی سوار ہو کر مگر کچھ عذر سے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوَافِ

## باب طواف کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار وہ صاف ہو کے نکلا اپنے گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جنا اسے اس کی ماں نے۔

اس باب میں انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے پوچھا میں نے محمد سے تو کہا انہوں مروی ہے ابن عباسؓ سے انہی کا قول روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ایوب سے کہا ایوب نے محدثین عبداللہ بن سعید بن جبیر کو اپنے باپ سے اچھا جانتے تھے اور ان کے ایک بھائی بھی ہیں ان کو عبدالملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور ان سے بھی روایت ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ فِي الطَّوَافِ لِمَنْ يَطُوْفُ

## باب صبح اور عصر کے بعد دو رکعتیں طواف کے پڑھنے کے بیان میں

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔

روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اے اولاد عبد مناف کی کسی شخص کو جو طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے جس گھڑی میں چاہے رات ہو یا دن یعنی اوقات مکروہہ میں بھی منع نہ کرو۔

اس باب میں ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث جبیر بن مطعم کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن ابی نجیح نے عبداللہ بن باباہ سے بھی اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں بعد عصر اور صبح کے مکے میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور صبح کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور حجت لائے ہیں اسی حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضوں نے کہا اگر طواف کرے عصر کے بعد تو نماز نہ پڑھے جب تک آفتاب نہ ڈوب لے اور ایسا ہی اگر طواف بعد صبح کے کیا ہے تو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو نماز نہ پڑھے اور سند لائے حضرت عمر کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو رکعتیں طواف کی نہ پڑھیں اور نکلے مکے سے یہاں تک کہ ذی طویٰ میں اترے اور بعد طلوع میں اترے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انس کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ

## باب اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الطّواف

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَيِ الْاِخْلَاصِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

میں کیا پڑھنا چاہیئے

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں دو سورتیں اخلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قل یاایھا الکفرون اور دوسری میں قل ھو اللہ احدٌ۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انھوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ بھی مستحب کہتے انہی دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں کہا ابو عیلے نے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو یہی روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ جابر سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور عبدالعزیز بن عمران ضعیف ہیں حدیث میں۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا

## باب اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِاَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهٗ اِلٰى مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَّا مُدَّةَ لَهٗ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ۔

روایت ہے زید بن اثیع سے کہ پوچھا میں نے حضرت علی رضی سے کیا حکم دے کر تم بھیجے گئے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے تو کہا بھیجا گیا تھا میں چار حکم لے کر ایک تو یہ کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر مسلمان شخص اور دوسرے یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگے ہو کر اور تیسرے یہ کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک جمع نہ ہوویں اس سال کے بعد اور یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جس کسی میں صلح ہے ایک مدت مقرر تک تو اس کی صلح اسی مدت تک رہے گی اور جس کی صلح میں کچھ مدت مقرر نہیں اس کو چار مہینے تک مہلت ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیلے نے حدیث علی کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابی اسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن ثیع سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے یعنی ثیع یائے مضموم کے ساتھ کہ بعد اس کے ثائے مثلثہ اور بعد اس کے یائے ساکن ہے صحیح زیادہ ہے واثیع سے کہ جس کے سرے پر ہمزہ ہے کہا ابو عیلی نے اور شعبہ نے وہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن اثیل۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِيْ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ۔

## باب کعبہ کے اندر جانے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِيْنٌ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ دَخَلْتُ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی تھیں مزاج خوش تھا پھر جب لوٹ کر آئے تو وہ غمگین تھے سو پوچھا میں نے سبب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ۔

غم کا تو فرمایا آپؐ نے میں اندر گیا کعبے کے اور دوست رکھتا ہوں میں کہ نہ گیا ہوتا میں اور مجھے خوف ہے کہ تکلیف میں ڈالا میں نے اپنی امت کو بعد اپنے یعنی حضرت جب اندر تشریف لے گئے تو ساری امت کو ادائے سنت کے لیے جانا ضرور ہوا اور نبی شفیق کو اتنی بھی تکلیف امت کی گوارا نہیں کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَلٰوةِ الْكَعْبَةِ

## باب کعبے کے اندر نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ یُصَلِّ وَلٰكِنَّهٗ كَبَّرَ۔

روایت ہے حضرت بلالؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر تو کہا ابن عباسؓ نے حضرتؐ نے نماز نہیں پڑھی ولیکن تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا۔

ف: اس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس اور عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث بلالؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں جانتے کعبے کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کعبے کے اندر اور مکروہ ہے فرض پڑھنا کعبے کے اندر اور شافعی نے کہا فرض و نفل کسی میں کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ كَسْرِ الْكَعْبَةِ

## باب کعبہ توڑ کر بنانے کے بیان میں

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ ابْنَ الزُّبَیْرِ قَالَ لَهٗ حَدِّثْنِیْ بِمَا كَانَتْ تُفْضِیْ اِلَیْكَ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَعْنِیْ عَائِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِیَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَیْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَیْرِ هَدَمَهَا وَجَعَلَ لَهَا بَابَیْنِ۔

روایت ہے اسود بن یزید سے کہ ابن زبیر نے کہا ان سے کہ بیان کر مجھ سے جو کہتی تھیں تم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو کہا اسود نے بیان کیا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے اگر تیری قوم کے لوگ ابھی جاہلیت چھوڑ کر نئے مسلمان نہ ہوتے تو میں کعبے کو توڑتا اور پھر بناتا اس میں دو دروازے پھر جب اختیار ہوا ابن زبیر کا یعنی حاکم ہوئے مکے کے تو کھود کر کعبے شریف کو پھر بنایا اور اس میں دو دروازے کر دیے۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الْحِجْرِ۔

## باب حجر میں نماز پڑھنے کے بیان میں

جاننا چاہیے حجر بکسر حا حطی کچھ جگہ گھیرے ہوئے ہے کعبے کی سمت مغرب کی طرف اور وہ بیت اللہ میں داخل ہے چھ ہاتھ یا سات ہاتھ اور اسی کو حطیم بھی کہتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَیْتَ فَاُصَلِّیَ فِیْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ کے اندر جاؤں اور اس میں نماز پڑھوں سو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ وَقَالَ صَلِّي فِي الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلَكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ۔

پکڑلیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اور داخل کیا مجھ کو حجر میں اور فرمایا نماز پڑھ تو حجر میں اگر جانا چاہے تو بیت اللہ کے اندر اس لیے کہ وہ بھی ٹکڑا ہے بیت اللہ کا ولیکن تمہاری قوم نے چھوٹا کر دیا ہے کعبے کو بناتے وقت اور باہر رہنے دیا اس کو یعنی حجر کو بیت اللہ سے یعنی خرچ کم ہونے کے سبب سے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ وہ بیٹے ہیں بلال کے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

## باب حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اترا تھا حجر اسود جنت سے تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر کالا کر دیا اس کو بنی آدم کے گناہوں نے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِي يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

روایت کی ہم نے قتیبہ سے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے رجاء سے جن کی کنیت ابی یحییٰ ہے سنا میں نے مسافع حاجب سے کہتے تھے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے رکن اور مقام ابراہیم دونوں یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں سے کہ مٹا دیا اللہ نے ان کا نور اور اگر نہ مٹاتا نور ان کا تو روشن کر دیتے مشرق سے مغرب تک۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً انہی کا قول اور اس باب میں ایک روایت انسؓ سے بھی ہے۔ اور وہ غریب ہے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخُرُوْجِ اِلَى مِنًى وَالْمُقَامِ بِهَا۔

## باب منیٰ میں جانے اور وہاں ٹھہرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلَى عَرَفَاتٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ امامت کی ہماری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز کی پھر سویرے چلے عرفات کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسیٰ نے۔ اور اسمٰعیل بن مسلم میں کلام ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِمِنًی الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰی عَرَفَاتٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز ظہر کی اور فجر کی منیٰ میں پھر عرفات کو چلے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مقسم کی ابن عباسؓ سے ایسی ہے علی ابن مدینی نے کہا کہ یحییٰ نے کہا شعبہ نے کہا نہیں سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنا ان کو شعبہ نے اور یہ حدیث ان پانچ میں نہیں ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ مِنًی مُنَاخٌ مَنْ سَبَقَ

## باب اس بیان میں کہ منیٰ اسی کے اترنے کی جگہ ہے جو پہلے آوے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَبْنِیْ لَکَ بِنَاءً یُظِلُّکَ بِمِنًی قَالَ لَا مِنًی مُنَاخٌ مَنْ سَبَقَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم لوگوں نے یا رسول اللہ کیا بنا دلویں ہم ایک مکان آپؐ کے اترنے کیلیے منا میں تو فرمایا آپؐ نے کچھ ضرور نہیں منا اسی کا مکان ہے جو پہلے آوے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَقْصِیْرِ الصَّلٰوةِ

## باب منیٰ میں نماز قصر پڑھنے کے بیان میں

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی اٰمَنَ مَا کَانَ النَّاسُ وَاَکْثَرَهٗ رَکْعَتَیْنِ۔

روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بمعیت بہت لوگوں کے بے خوف وخطر دو رکعتیں یعنی چار رکعت کی دو رکعتیں جیسے سفر میں پڑھتے تھے۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حارثہ بن وہب کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعودؓ کہ پڑھیں انہوں نے حضرت کے ساتھ دو رکعتیں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ دو رکعتیں اور شروع خلافت میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ دو رکعتیں اور اختلاف ہے علماء کا منیٰ میں قصر کرنے میں مکے والوں کے لیے سو بعضوں نے کہا کہ مکے والوں کے لیے منا میں قصر نہ کرنا چاہیے مگر جو مسافر ہو یعنی مکی نہ ہو اور یہی قول ہے ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مکے والے قصر کریں منیٰ میں اور یہی قول ہے اوزاعی اور سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمن بن مہدی کا۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَاءِ فِیْهَا۔

## باب عرفات میں کھڑے ہونے اور دعا کرنے کے بیان میں

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ شَیْبَانَ قَالَ اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِیُّ وَنَحْنُ وُقُوْفٌ بِالْمَوْقِفِ مَکَانًا یُبَاعِدُهٗ

روایت ہے یزید بن شیبان سے کہا آئے ہمارے پاس بیٹے مربع انصاری کے اور ہم کھڑے تھے کھڑے ہونے کی جگہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَمْرٌو فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْکُمْ کُوْنُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اِبْرَاهِیْمَ۔

ہیں یعنی عرفات میں ایسی جگہ میں کہ دور رکھتے تھے اس کو عمرو یعنی امام کی جگہ سے بہت دور تھے تو کہا ابن مربع نے میں پیغام لانے والا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے پاس کہ فرماتے تھے حضرت کھڑے رہو تم اپنی اپنی جگہ میں کہ تم پانے والے ہو ورثہ ابراہیم علیہ السلام کا۔

ف: اس باب میں علی اور عائشہؓ اور جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مربع کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عیینہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے اور ابن مربع کا نام یزید ہے اور ان کی بھی ایک حدیث ہم پہچانتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ قُرَیْشٌ وَمَنْ کَانَ عَلٰی دِیْنِہَا وَهُمُ الْحُمْسُ یَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ قَطِیْنُ اللّٰہِ وَکَانَ مَنْ سِوَاهُمْ یَقِفُوْنَ بِعَرَفَۃَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے قریش اور جو لوگ تابع تھے ان کے دین کے کہ ان کو حمس کہتے تھے یعنی شجاع اور مضبوط سب کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں کہ حرم میں ہے اور عرفات کو نہ جاتے اور کہتے کہ ہم خادم اور رہنے والے بیت اللہ کے ہیں یعنی براہ تکبر اور فخر عرفات کو نہ جاتے مزدلفے سے پھر آتے اور سوا ان کے جو لوگ کھڑے ہوتے تھے عرفات میں تو اتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت ثم افیضو سے آخر تک یعنی پھرو تم اے قریش جہاں سے پھرتے ہیں سب لوگ یعنی تم بھی عرفات تک جاؤ اور لوگوں کے ساتھ لوٹو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ مکہ کے لوگ باہر نہ جاتے حرم سے اور عرفات حرم سے باہر ہے اور قیام کرتے مزدلفے میں اور کہتے ہم اللہ کے گھر والے ہیں یعنی رہتے والے اللہ کے نزدیک اور جو لوگ ان کے سوا تھے وہ وقوف کرتے عرفات میں پھر اتاری اللہ عزوجل جلالہ نے یہ آیت ثم افیضو سے آخر تک اور حمس حرم والوں کو کہتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ عَرَفَۃَ کُلَّهَا مَوْقِفٌ
## باب اس بیان میں کہ عرفہ سارا کھڑا ہونے کی جگہ ہے

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَۃَ فَقَالَ هٰذِہٖ عَرَفَۃُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَعَرَفَۃُ کُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ وَجَعَلَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ عَلٰی هَیْئَتِہٖ وَالنَّاسُ یَضْرِبُوْنَ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا یَلْتَفِتُ اِلَیْهِمْ وَیَقُوْلُ یَآ اَیُّهَا النَّاسُ عَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃَ ثُمَّ اَتٰی جَمْعًا فَصَلّٰی بِهِمُ الصَّلٰوتَیْنِ جَمِیْعًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰی قُزَحَ وَوَقَفَ

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں اور فرمایا یہ عرفات ہے اور یہ کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور عرفہ سب کی سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر لوٹے جب آفتاب ڈوبا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اسامہ بن زید کو یعنی اونٹنی مبارک پر اور اشارہ کرنے لگے ہاتھ سے اور وہ اپنے حال پر تھے اور آدمی اونٹوں کو مارتے چلے آتے تھے داہنے اور بائیں اور حضرت پھر پھر کر دیکھتے تھے ان کی طرف اور فرماتے تھے اے آدمیو آہستہ آہستہ چلو پھر پہنچے جمع میں جس کو مزدلفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حَتَّى انْتَهٰى اِلٰى وَادِيْ مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهٗ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيَ فَوَقَفَ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَدْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ اَفَيُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّيْ عَنْ اَبِيْكِ قَالَ وَلَوٰى عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَاَيْتُ شَابًّا وَّشَابَّةً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهٖ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ۔

کہتے ہیں تو پڑھیں وہاں پر دو نمازیں ملا کر یعنی مغرب اور عشاء پھر جب صبح ہوئی تو تشریف لائے قزح میں اور قزح ایک مقام ہے جہاں امام کھڑا ہوتا ہے مزدلفے میں اور کھڑے رہے وہاں اور فرمایا یہ قزح ہے اور کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور مزدلفہ سب کا سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر ٹھہرے یہاں تک کہ پہنچے وادی محسّر کو کہ وہ ایک نالہ ہے منٰی اور مزدلفہ کے بیچ میں جہاں اصحاب الفیل ہلاک ہوئے پھر مارا اپنی اونٹنی کو کوڑا سو دوڑی یہاں تک کہ نکل گئے اس نالے سے پھر ٹھہرے اور پیچھے بٹھایا آپ نے فضل بن عباسؓ کو یعنی اسامہ کے بدلے پھر آئے جمرے پر اور پتھر مارے اس کو پھر آئے منحر میں یعنی قربانی کی جگہ میں اور فرمایا آپ نے یہ منحر ہے اور منٰی سب کا سب ذبح کرنے کی جگہ ہے پھر مسئلہ پوچھا آپ سے ایک جوان لڑکی نے جو قبیلہ بنی خثعم سے تھی سو کہا میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور پایا اللہ کے فریضۂ حج نے اس کو یعنی اس پر حج فرض ہوا کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اسکی طرف سے حج کروں فرمایا آپؐ نے حج کر اپنے باپ کی طرف سے کہا راوی نے اور پھیر دی حضرت نے گردن فضل بن عباس کی یعنی لڑکی کی طرف سے سو عرض کیا عباسؓ نے یا رسول اللہ کیوں پھیری آپ نے گردن اپنے چچا کے بیٹے کی فرمایا دیکھا میں نے جوان لڑکا اور جوان لڑکی سو نہ مامون ہوا میں شیطان سے ان پر پھر ایک مرد آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے طواف افاضہ کر لیا سر منڈانے سے پہلے فرمایا آپؐ نے اب منڈا لو کچھ حرج نہیں یا بال کتروا لو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے پھر آیا دوسرا اور پوچھا یا رسول اللہ میں نے ذبح کیا قبل کنکریاں پھینکنے کے فرمایا آپ نے اب کنکریاں مار لو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے پھر آئے بیت اللہ میں اور طواف کیا یعنی طواف افاضہ اور افاضہ کہتے ہیں لوٹنے کو پھر آئے زمزم پر اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تم کو بھرنے نہ دیں گے تو میں بھی زمزم کے ڈول نکالتا یعنی اگر میں نکالوں گا تو تب لوگ سنت سمجھ کر بھرنے لگیں گے اور پھر تم کو نہ بھرنے دیں گے۔

ف: اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حضرت علی کی روایت سے اور اسی سند سے یعنی عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش کی روایت سے اور کئی لوگوں نے روایت کی ہے اس کی مثل ثوری سے اور اسی پر عمل ہے علم والوں کا کہتے ہیں ظہر عصر ملا کر پڑھے عرفات میں ظہر کے وقت اور بعض علم والوں نے کہا اگر آدمی نماز پڑھے اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اترنے کی جگہ میں اور حاضر نہ ہوا امام کے ساتھ جماعت میں تو بھی چاہیئے دو نمازیں ملا کر پڑھ لے جیسے امام پڑھتا ہے اور زید بن علی پوتے ہیں حسین بن علی بن ابی طالب کے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

## باب عرفات سے لوٹنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِیْ وَادِیْ مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيْهِ بِشْرٌ وَاَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَزَادَ فِيْهِ اَبُوْ نُعَيْمٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَا الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّیْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے وادی محسر میں اور اس کی تحقیق اوپر کی حدیث میں گذری اور زیادہ کیا اس روایت میں بشر نے کہ لوٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفے سے تسکین کے ساتھ اور حکم کیا لوگوں کو آہستہ چلنے کا اور زیادہ کیا ابو نعیم نے کہ حکم کیا آپ نے ایسی کنکریاں مارنے کا جو دو انگلیوں میں پکڑی جاویں یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر اور فرمایا آپ نے شاید نہ دیکھوں میں تم کو اس سال کے بعد یعنی یہ اشارہ ہے اپنی ذات کی طرف اور اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

ف: اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

## باب مزدلفے میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰی بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

روایت ہے عبد اللہ بن مالک سے کہ البتہ ابن عمر نے نماز پڑھی مزدلفے میں اور ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے اور فرمایا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے اس مکان میں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے یحیٰی بن سعید نے انہوں نے اسماعیل بن خالد سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مذکور کے کہا محمد بن بشار نے کہا یحیٰی نے کہ اچھی حدیث سفیان کی ہے اسی باب میں علی اور ابی ایوب اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمر کی جو سفیان نے روایت کی زیادہ صحیح ہے اسمٰعیل بن ابی خالد کی حدیث سے اور سفیان کی حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے اسرائیل نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے عبد اللہ سے اور خالد سے کہ دونوں بیٹے ہیں مالک کے انہوں نے ابن عمر سے اور اسی پر عمل کیا ہے علماء کا کہ نماز مغرب نہ پڑھے جب تک مزدلفہ میں نہ پہنچے پھر جب مزدلفہ میں پہنچے تو دونوں نمازیں ایک تکبیر سے پڑھے اور ان کے بیچ میں کوئی نفل بھی نہ پڑھے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض علماء نے اور یہی مذہب ہے ان کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کپڑے اتارے کھانا کھاوے پھر تکبیر کہہ کر عشاء پڑھ لے اور بعض علماء نے کہا ملا کر پڑھے مزدلفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں مغرب اور عشاء دو تکبیروں اور ایک اذان سے، پہلے اذان دے لے مغرب کے لیے پھر تکبیر کہہ کے مغرب پڑھے پھر تکبیر کہہ کے عشا پڑھ لیوے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ

## باب اس بیان میں کہ جس نے پالیا امام کو مزدلفے میں شب کو اور وقوف عرفہ کر چکا اس سے پہلے اس کو حج مل گیا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَأَلُوْهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَزَادَ يَحْيٰى وَأَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادٰى بِهِ۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے کہ کچھ لوگ نجد سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپؐ عرفات میں تھے سو سوال کیا آپ سے یعنی حج کے وقت کا اور فوت ہونے کا تو حکم کیا آپؐ نے ایک پکارنے والے کو کہ پکار دے حج عرفات میں کھڑے ہونے کا نام ہے یعنی جو نویں تاریخ ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے دسویں تاریخ کے طلوع فجر تک عرفات میں کھڑا ہو جائے اس نے حج پا لیا اور دن منیٰ میں ٹھہرنے کے تین ہیں سو جو جلدی چلا گیا دو دن میں تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو دیر کر کے گیا تیسرے دن اس پر بھی کچھ گناہ نہیں، کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحییٰ نے اس روایت میں کہ حضرتؐ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیا تھا وہ یہی پکارتا تھا۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے بکر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کی مثل اور ہم معنی کہا یعنی مؤلف نے کہا ابن ابی عمرؓ نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ سب حدیثوں سے عمدہ ہے جو سفیان ثوری نے روایت کیں کہا ابوعیسیٰ نے عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا، جو نہ کھڑا ہوا عرفات میں قبل طلوع فجر کے یعنی دسویں تاریخ کی فجر تک تو اس کا حج فوت ہو گیا اور پھر کچھ کام نہیں آتا اگر بعد طلوع فجر کے وقوف عرفات ہو بلکہ اس کو ضروری ہے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ اس پر قضا ضرور ہے۔ اور یہی قول ہے ثوری اور اور شافعی اور احمد اور اور اسحاق کا۔ اور روایت کی ہے شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے حدیث ثوری کی، کہا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے بعد روایت اس حدیث کے یہ حدیث ام المناسک ہے یعنی جڑ ہے سب افعال حج کی۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ ابْنِ لَامٍ الطَّائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَأَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ

روایت ہے عروہ بن مضرس اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں جب نکلے حضرتؐ نماز کو تو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں آیا ہوں پہاڑوں سے طے کے جو ایک قبیلہ ہے اور میں نے خوب تھکایا اپنی اونٹنی کو یعنی دوڑانے سے اور تکلیف میں ڈالا اپنی جان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هَذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى يَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ ۔

کو یعنی جلد آنے میں اور کوئی پہاڑ یا ٹیلہ ریت کا نہ چھوڑا میں نے قسم ہے اللہ کی مگر کھڑا رہا میں وہاں یعنی عرفات کے خیال سے تو میرا حج ہوا یا نہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آملے ہماری اس نماز میں مزدلفہ میں اور وقوف کرے ہمارے ساتھ اور عرفات میں کھڑا ہو چکا اس سے پہلے رات کو یا دن کو سو پورا ہو چکا حج اس کا اور اتار ڈالے وہ اپنا میل کچیل یعنی احرام کھولے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

## باب عورتوں اور لڑکوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو پہلے روانہ کر دینے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی کو۔

اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور اسماء اور فضل سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب اور بار برداری کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو صحیح ہے مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث مشاش سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے فضل بن عباس سے کہ نبی صلی نے اپنے گھر کے ضعیفوں کو مزدلفے سے روانہ کر دیا رات ہی کو اور اس حدیث میں خطا کی ہے کہ خطا کی ہے مشاش نے اور زیادہ کیا اس میں عن الفضل بن عباس اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے اور ذکر نہیں کیا اس میں فضل بن عباس کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے روانہ کیا اپنے گھر کے ضعیفوں یعنی لڑکے بالوں کو یعنی مزدلفہ سے منا کو اور فرمایا کنکریاں نہ مارنا جب تک آفتاب نہ نکلے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے سے روانہ کر دیوے لڑکے بالوں کو مزدلفہ سے منیٰ کو شب میں اور یہی کہتے ہیں اکثر علماء اس حدیث کی رو سے کہ وہ لوگ جا کر کنکریاں نہ ماریں جب تک آفتاب نہ نکلے اور رخصت دی بعض علماء نے کہ کنکریاں ماریں رات سے اور عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا۔

## باب

اس باب میں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ نہیں لکھا ظاہرا یہ باب رمی کے بیان میں ہے انتہی قول المترجم۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں پھینکتے تھے نحر کے روز یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کو چاشت کے وقت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَبْعَدَ مَا زَالِ الشَّمْسِ

یعنی دن چڑھے اور بعد اس کے اور دنوں میں زوال آفتاب کے بعد

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کنکریاں نہ مارے بعد یوم نحر کے مگر بعد زوال کے

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

## باب اس بیان میں کہ مزدلفہ سے آفتاب نکلنے سے پہلے لوٹنا چاہیے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے یعنی مزدلفہ سے آفتاب نکلنے سے پہلے۔

ف اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اہل جاہلیت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے لوگ انتظار کرتے تھے طلوع آفتاب کا جب آفتاب نکلتا تو لوٹتے۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ كُنَّا وُقُوْفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

روایت ہے ابی اسحاق سے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتے تھے ہم کھڑے تھے مزدلفہ میں سو کہا عمر بن خطاب نے کہ مشرکین نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ نکلے اور کہتے تھے چمک جا اے ثبیر اور ثبیر ایک پہاڑ ہے کہ جب دھوپ اس پر چمکتی تب روانہ ہوتے تھے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف کیا پھر لوٹے حضرت عمر آفتاب نکلنے سے پہلے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِیْ تُرْمٰى مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ

## باب چھوٹی کنکریاں مارنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِی الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کنکریاں مارتے تھے جمروں کو مثل خذف کے اور خذف انگلیوں میں کنکریاں رکھ کر مارنے کو کہتے ہیں، مراد اس سے چھوٹی کنکری ہے۔

اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں ام جندب ازدیہ سے روایت کرتی ہیں اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبدالرحمن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمن بن معاذ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مثل خذف کے مارے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الرَّمْیِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

## باب بعد زوال شمس رمی کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِی الْجِمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

روایت ہے ابن عباس رضی سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارتے جمروں کو بعد زوال شمس کے

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَاءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا

## باب سوار ہو کر رمی کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرے پر نحر کے دن سوار ہو کر۔

ف: اس باب میں جابر اور قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اختیار کیا بعضوں نے کہ پیدل چلے جمار کی طرف اور تاویل اس حدیث کی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی کسی دنوں میں آپ نے سوار ہو کر رمی کی ہو گی تا کہ لوگ آپ کو دیکھ کر سیکھ لیں اور دونوں حدیثوں پر عمل ہے علماء کا یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اور جو اب آتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشَى إِلَيْهِ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کنکریاں مارتے جمروں کو تو پیدل جاتے تھے اور پیدل ہی آتے۔

ف کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے عبیداللہ سے اور مرفوع نہیں کی یہ حدیث اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور بعضوں نے کہا سوار ہو کر جاوے نحر کے روز اور پیدل جاوے بعد اس کے کہا ابو عیسٰی نے اور شاید جس نے ایسا کہا ہے منظور ہے اسے فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی اس لیے کہ مروی ہے آپ سے کہ سوار ہو کر نحر کے روز رمی کی اور اس دن فقط جمرۂ عقبہ کی رمی ہوتی ہے۔

## بَابُ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

## باب کیفیت میں رمی کے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا أَتَى عَبْدُ اللهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَجَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مِنْ هٰهُنَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہ جب آئے عبداللہ جمرۂ عقبہ کے پاس بیچ میں کھڑے ہوئے میدان کے اور منہ کیا کعبے کی طرف اور کنکریاں مارنے لگے داہنے ابرو کے مقابل پھر ماریں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ہر کنکری پر پھر فرمایا قسم ہے اس خداوند کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ سے کنکریاں ماری تھیں انہوں نے جن پر سورہ بقرہ اتری تھی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تخصیص سورہ بقرہ کی شاید اس واسطے فرمائی کہ اس میں احکام حج بہت مذکور ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے اس باب میں فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور اختیار کیا ہے انہوں نے کہ کنکریاں مارے آدمی میدان کے بیچ میں کھڑا ہو کر سات کنکریاں اور تکبیر کہے ہر کنکری کے ساتھ اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ اگر ممکن نہ ہو میدان کے بیچ میں کھڑا ہونا تو جہاں سے ہو سکے مارے اگرچہ میدان کا بیچ نہ ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْیُ الْجِمَارِ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ لِاِقَامَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ

کہ کنکریاں مارنا جمروں پر اور دوڑنا صفا اور مروہ کے بیچ میں اللہ کی یاد کرنے کے لیے مقرر ہوا ہے یعنی تاکہ ہاجرہ اور اسماعیل علیہ السلام کا ہجرت کرنا اور خدا کی راہ میں جان فدا کرنا یاد آوے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی کَرَاھِیَۃِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْیِ الْجِمَارِ

## باب، رمی کے وقت لوگوں کے دھکیلنے کی کراہت میں

عَنْ قُدَامَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجِمَارَ عَلٰی نَاقَتِہٖ لَیْسَ ضَرْبٌ وَّلَا طَرْدٌ وَّلَا اِلَیْکَ اِلَیْکَ۔

روایت ہے قدامہ بن عبداللہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کنکریاں مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے نہ مارنا تھا نہ ہانکنا دھکیلنا تھا لوگوں کو اور نہ ہٹو بچو تھا۔

ف اس باب میں عبداللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث قدامہ بن عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ اسی روایت سے معلوم ہوتی ہے اور یہ سند حسن ہے صحیح ہے اور امین بن نابل ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِشْتِرَاکِ فِی الْبَدَنَۃِ وَالْبَقَرَۃِ

## باب اونٹ گائے میں شراکت کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ الْبَقَرَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ وَّالْبَدَنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ۔

روایت ہے جابر سے کہا ذبح کی ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال سات آدمیوں میں ایک گائے اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ یعنی ایک گائے میں سات آدمی شریک ہو گئے۔

ف اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ قربانی میں ایک اونٹ یا ایک گائے سات آدمیوں کو کفایت کرتی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قربانی میں ایک گائے کافی ہے سات آدمیوں کو اور اونٹ کافی ہے دس آدمیوں کو اور یہی قول ہے اسحاق کا اور دلیل ان کی یہی حدیث ہے اور ابن عباس کی حدیث ہم اسی ایک سند سے پہچانتے ہیں یعنی جو سند آگے مذکور ہوتی ہے۔

حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ حُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ ابْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَّحَضَرَ الْاَضْحٰی فَاشْتَرَکْنَا فِی الْبَقَرَۃِ سَبْعَۃً وَّفِی الْجَزُوْرِ عَشَرَۃً۔

روایت کی ہم سے حسین بن حریث اور کئی لوگوں نے کہا سب نے روایت کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے علباء بن احمر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو آگئی عید اضحیٰ اور شریک ہو گئے ہم ایک گائے میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے یہی جو مروی ہے حسین بن واقد سے

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِشْعَارِ الْبُدْنِ — باب قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بیان میں

مترجم کہتا ہے اشعار اسے کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کو داہنے کنارے سے زخمی کر دیویں اور حضرت ؐ نے بھی اپنی قربانی کے اونٹوں کو اشعار کیا ہے اور عرب میں اس واسطے قربانی کے اونٹوں میں اشعار کیا کرتے تھے تاکہ کوئی قزاق وغیرہ اس کو نہ لوٹے اور اگر وہ راہ بھول جاویں تو پہنچا دیویں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَیْنِ وَاَشْعَرَ الْھَدْیَ فِی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ بِذِی الْحُلَیْفَةِ وَاَمَاطَ عَنْہُ الدَّمَ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اونٹنیوں کے گلوں میں ہار ڈالا دو جوتیوں کا اور زخمی کر دیا اونٹنیوں کی کوہان کو داہنی طرف سے ذوالحلیفہ میں اور پونچھ دیا خون اس کا۔

ف: اس باب میں مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نام ابو حسان اعرج کا مسلم ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ اشعار کرنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا سنا میں نے یوسف بن عیسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ روایت کی انہوں نے یہی حدیث، پھر فرمایا کبھی نہ دیکھو اپنی عقل پر چلنے والوں کی بات اس لیے کہ اشعار سنت ہے اور کہنا ان کا بدعت ہے کہا سنا میں نے ابو سائب سے کہتے تھے ہم بیٹھے تھے وکیع کے پاس کہا وکیع نے ایک آدمی سے جو چلتا تھا رائے پر کہ اشعار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ وہ مثلہ ہے یعنی ہاتھ پیر کاٹنے میں داخل ہے اور مثلہ منع ہے تو کہا اس مرد نے کہ مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا انہوں نے اشعار مثلہ میں داخل ہے کہا راوی نے سو دیکھا وکیع کو کہ بہت غصے میں آگئے اور لال پیلے ہو گئے اور کہا میں کہتا ہوں تجھ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے کہا ابراہیم نخعی نے تو اس لائق ہے کہ قید کیا جاوے اور پھر نہ چھوڑے جب تک باز نہ آوے اپنے قول سے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ تو وکیع تھے کہ غصہ ہو کر فقط قید کے بیان پر کفایت کیا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے تو اس بات پر اس کو قتل کرتے اور حقیقت میں معصوم کے قول کے آگے غیر معصوم کی سند لانی سفاہت کی نشانی ہے اور نبی معصوم ہے اور سوا ان کے غیر معصوم حقیقت میں جو لوگ امام کے قول کو مخالف حدیث کے پا کر پھر اس کو قبول کرتے ہیں اور حدیث سے اکڑتے ہیں اور مذہب کی سند پکڑ لیتے ہیں انہی کے حق میں یہ آیت اتری ہے وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا اور امام اس بات سے کیوں راضی ہوں گے وہ تو باعلیٰ صوت پکار گئے کہ ہمارا قول اگر حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو اور خود حضرت ؐ نے بھی فرمایا المجتھد یُخْطِیُٔ وَیُصِیْبُ کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے کبھی صواب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

## بَابٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی ھَدْیَہٗ مِنْ قُدَیْدٍ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدی ہدی اپنی قدید سے کہ وہ ایک موضع ہے مکے اور مدینے کے بیچ میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مترجم کہتا ہے کہ ہدی ساتھ زبر ہا کے اور سکون دال کے ان چارپایوں کو کہتے ہیں جو ثواب کے لیے حرم میں ذبح کیے جاویں خواہ بکری ہو یا دنبہ یا بیل گائے بھینس اونٹ ہو اور عمر وغیرہ جو قربانی میں شرط ہے سو اس میں بھی ضرور ہے۔ اور ہدی دو قسم ہے واجب اور تطوع یعنی نفل ہدی، واجب کی کئی قسمیں ہیں ہدی قران، ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار، اور ہدی اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ہدیہ ہے بندے کا خدا تعالیٰ کی درگاہ میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے یحییٰ ابن یمان کی سند سے اور مروی ہے نافع سے کہ ابن عمرؓ نے خریدی ہدی اپنی قدید سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ زیادہ صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيمِ

## باب مقیم کی تقلید ہدی کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے بٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے گلے کے ہار پھر نہ احرام باندھا آپ نے یا نہ حرام کیا آپ نے اپنے اوپر کسی چیز کو اور نہ چھوڑا کسی کپڑے کو۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں جب آدمی نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اور اس کا ارادہ حج کا ہے تو اس پر کوئی کپڑا یا خوشبو یا کوئی چیز ہو حرام نہیں جب تک احرام نہ باندھے اور بعض عالموں نے کہا جب ہار ڈالے آدمی قربانی کے گلے میں تو واجب ہو گئی اس پر جو چیز واجب ہوتی ہے محرم پر۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

## باب بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا میں بٹا کرتی تھی ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے پھر آپ محرم نہیں ہوتے تھے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہ بکریوں کے ہار ڈالنا چاہیے۔

## بَابُ مَا جَاءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهِ

## باب اس بیان میں کہ ہدی کا جانور اگر راہ میں مرنے لگے تو کیا کرے۔

عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُوهَا۔

روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا پوچھا میں نے یا رسول اللہ کیا کروں میں اس قربانی کے جانور کو جو مرنے لگے فرمایا آپ نے ذبح کر دے اس کو اور ڈبو دے اس کی جوتی یعنی جو گلے میں تھی اس کے خون میں پھر چھوڑ دے کہ لوگ کھا لیویں اس کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف اس باب میں ذویب ابی قبیصہ خزاعی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ناجیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کہتے ہیں جب ہدی تطوع یعنی نفل کی قربانی کا جانور مرنے لگے تو مالک اس کا اور رفیق اس کے کوئی نہ کھاویں اس میں سے اور چھوڑ دے اور آدمیوں کے لیے کہ کھالیویں اور یہی کفایت ہے اس کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں اگر کھالے اس میں سے کچھ تو تاوان دے جتنا کھایا ہو اور کہا بعض علماء نے جس نے کھائی نفل کی ہدی تو ضامن ہوا یعنی اتنی قیمت کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ

## باب قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ نے دیکھا ایک مرد کو قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے فرمایا آپ نے سوار ہولے اس پر کہا اس نے یا رسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے، فرمایا آپ نے تیسری بار یا چوتھی بار یعنی راوی کو شک ہے کہ تین بار سوار ہونے کو فرمایا یا چار بار، اور آخیر میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہے تیری، راوی کو شک ہے کہ ویحك فرمایا یا ویلك

ف اور اس باب میں علی اور ابوہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے حسن ہے اور رخصت دی ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کی اگر ضرورت ہو اس پر چڑھنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا نہ چڑھے جب تک ایسا ہی بے قرار نہ ہو۔

## بَابُ مَا جَآءَ بِاَيِّ جَانِبِ الرَّاْسِ يَبْدَاُ فِي الْحَلْقِ

## باب اس بیان میں کہ سر منڈانا کدھر سے شروع کرے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهُ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَاَعْطَى اَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَاوَلَهُ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے جب کنکریاں مار چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرے کو اور ذبح کیا قربانی کو پھر دی حجام کو داہنی جانب سر کی۔ سو مونڈی اس نے سو دیے آپ نے وہ بال ابا طلحہ کو پھر کی حجام کی طرف بائیں جانب سر کی سو مونڈی اس نے سو فرمایا آپ نے تقسیم کر دو ان بالوں کو سب آدمیوں میں۔

**مترجم**: یہاں سے کوئی موپرست موپرستی کی دلیل نہ نکالے کہ حضرت نے تو وہ بال عنایت کیے یہ نہیں فرمایا کہ اس کو سجدہ کرو یا طواف کرو یا ہاتھ باندھ کر اس کے روبرو کھڑے رہو یا رکوع بجا لاؤ کس لیے کہ یہ باتیں تو حضرت کے حیات دنیا میں بھی خود حضرت کے ساتھ درست نہ تھیں کوئی آپ کا سجدہ یا رکوع یا قیام بجا نہ لاتا تھا اب موئے مبارک کیونکر جائز ہوں گے۔ جب کوئی شئی کل کو جائز نہ ہو تو جزو کو کیونکر جائز ہو سکتی ہے اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ موئے مبارک کو تبرک سمجھ کے رکھنا یہ خاصا حضرت ؐ ہی کی ذات مبارک کا تھا کسی دوسرے میں یہ فضیلت نہیں کہ اس کے بال تبرک سمجھے جاویں اور بھید اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے انتقال فرمانے کے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں نماز پڑھتے ہیں گویا موئے مبارک میں بھی ایک نوع کی حیات ہے اگرچہ جسم مبارک سے جدا ہوئے اور یہ بات دوسرے کسی شخص کو ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی اس لیے کہ فقہ کا کلیہ ہے مَا قُطِعَ عَنِ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ یعنی جو چیز جدا ہو یا کاٹی جائے زندہ سے وہ مردہ ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام سے اسی حدیث کی مانند، یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

## باب سر منڈانے اور بال کتروانے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سر منڈایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور منڈایا ایک گروہ نے صحابہ کرام سے اور بال کتروائے بعضوں نے کہا ابن عمرؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ رحم کرے سر منڈانے والوں پہ ایک بار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی

اس باب میں ابن عباس اور ام حصین کے بیٹے اور مارب اور ابوسعید اور ابو مریم اور حبشی بن جنادہ اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مختار یہی ہے کہ سر منڈاوے مرد اور اگر بال کتراوے تو بھی جائز ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

## باب اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورت کو سر منڈانے سے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے خلاس سے مانند اسی روایت کے اور نہیں ذکر کیا حضرت علی کا کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت علیؓ کی اس میں اضطراب ہے۔ روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ واجب نہیں عورت پر سر منڈانا بلکہ اس کو بال کتروانا واجب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَّذْبَحَ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَّرْمِيَ

## باب اسکے بیان میں جو سر منڈاوے قبل ذبح کے یا ذبح کرے قبل کنکر مارنے کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَسَأَلَهُ آخَرُ فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے سر منڈایا قبل قربانی ذبح کرنے کے تو آپ نے فرمایا اب ذبح کر لو کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے پوچھا کہ میں نے ذبح کیا قبل کنکر مارنے کے فرمایا آپ نے اب کنکر مار لو کچھ مضائقہ نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور ابن عمر اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ جب کسی نسک کو یعنی رمی یا ذبح وغیرہ میں کسی کو کسی پر مقدم کر دے تو اس پر قربانی واجب ہے ۔ مترجم کہتا ہے نحر کے دن چار چیزیں ہیں اس ترتیب سے کرنا چاہیے پہلے منا میں پہنچ کر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ بیان اس کا اوپر گزرا ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کترواوے پھر مکہ میں جا کر طواف خانہ کعبہ کرے اور یہ ترتیب بعض کے نزدیک سنت ہے ، امام شافعی اور امام احمد بھی انہیں میں ہیں یعنی اگر ان میں کچھ آگے پیچھے ہو جائے تو دم لازم نہیں ہوتا چنانچہ ظاہر حدیث کا یہی مطلب ہے اور بعض کے نزدیک یہ ترتیب واجب ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مراد حرج نہ ہونے سے یہ ہے کہ گناہ نہیں ہوتا ، بھول چوک معاف ہو جاتی ہے کہ واجب نہیں کہ قربانی واجب نہ ہو چنانچہ امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کا یہی مذہب ہے ۔ اگر ترتیب میں کچھ فرق ہو تو دم یعنی قربانی لازم آتی ہے اور چاہیے کہ ایک بکری یا مانند اس کے ذبح کرے اور طیبی نے ابن عباس سے یہی مضمون روایت کیا ۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

## باب اس بیان میں کہ احرام کھولنے کے وقت قبل طواف زیارت کے خوشبو لگانا جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام باندھنے کے اور نحر کے دن یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ قبل طواف افاضہ کے ایسی خوشبو کہ اس میں مشک بھی تھا ۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب رمی کر چکے جمرہ عقبہ کی نحر کے دن اور ذبح کر چکا قربانی اور سر منڈایا یا بال کتروائے تو حلال ہو گئیں اس کو سب چیزیں مگر عورت سے صحبت کرنا اور خوشبو اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا ۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ

## باب اس بیان میں کہ لبیک پکارنا حج میں کب موقوف کرے ۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ۔

روایت ہے فضل بن عباس سے کہا پیچھے بٹھا لیا مجھ کو سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منٰی تک پھر برابر آپ لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو ۔

اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم کا کہ حاجی لبیک نہ چھوڑے جب تک رمی جمرہ نہ کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ مَتٰی یَقْطَعُ التَّلْبِیَةَ فِی الْعُمْرَةِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اَنَّهٗ كَانَ یُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِیَةِ فِی الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ۔

## باب اس بیان میں کہ عمرہ میں لبیک کب موقوف کرے۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا راوی نے وہ مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو یعنی کہتے تھے کہ موقوف کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارنے کو عمرہ میں جب بوسہ دیتے حجر اسود کو۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ معتمر لبیک پکارنا موقوف نہ کرے جب تک حجر اسود کو بوسہ نہ دے اور بعضوں نے کہا جب مکے کے مکانوں کے متصل پہنچ جاوے تو لبیک موقوف کر دے اور عمل ہے حدیث پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ طَوَافِ الزِّیَارَةِ بِاللَّیْلِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّیَارَةِ اِلَى اللَّیْلِ۔

## باب رات کو طواف زیارت کرنے کے بیان میں

روایت ہے ابن عباس اور حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف زیارت میں رات تک۔

ف کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور رخصت دی بعض علماء نے تاخیر کرنے میں طواف زیارت میں رات تک اور مستحب کہا ہے بعض لوگوں نے کہ طواف زیارت کرلے نحر کے دن یعنی رات نہ ہونے دے اور بعضوں نے رخصت دی ہے تاخیر کی اگرچہ آخر ایام منیٰ تک تاخیر کرے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ نُزُوْلِ الْاَبْطَحِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ یَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ۔

## باب ابطح میں اترنے کے بیان میں

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب اترتے تھے ابطح میں اور ابطح ایک مقام ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان میں۔ (محصب بھی اسی کو کہتے ہیں)

ف اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابو رافع سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبیداللہ بن عمر سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے اترنا ابطح میں مگر واجب نہیں جو چاہے اترے۔ کہا شافعی نے اترنا ابطح کا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں ہے وہ ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَیْسَ التَّحْصِیْبُ بِشَیْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے کہ ابن عباس نے فرمایا ابطح میں اترنا کچھ واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف کہا ابو عیسیٰ نے تحصیب کے معنی محصب میں اترنا ہے اور محصب ابطح کو کہتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْطَحَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں کہ وہاں سے روانہ ہونا مدینے کو آسان تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام سے جو بیٹے ہیں عروہ کے حدیث مذکور کے مانند۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ باب لڑکے کے حج کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے اٹھایا ایک عورت نے اپنے لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اس کا بھی حج صحیح ہو گا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور حدیث جابر کی غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے قزعہ بن سوید باہلی سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور مروی ہے محمد بن منکدر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بھی۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَجَّ بِي أَبِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ۔

روایت ہے سائب بن یزید سے کہا انہوں نے مجھ کو لے کر حج کیا میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور میں سات برس کا لڑکا تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اجماع ہے علماء کا لڑکا اگر صغر سنی میں حج کر چکا ہو تو اس کا حج فرض ادا نہیں ہوتا جب تک جوانی میں حج نہ کرے اور ایسا ہی غلام کا حال ہے اگر اس نے حج کیا حالت غلامی میں تو وہ کفایت نہیں کرتا جب تک کہ دوسرا حج نہ کرے حالت آزادی میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّي عَنِ النِّسَاءِ وَنَرْمِي عَنِ الصِّبْيَانِ

روایت ہے جابر سے کہا جب ہم نے حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو لبیک پکارتے تھے عورتوں کی طرف سے اور کنکر پھینک دیتے تھے لڑکوں کی طرف سے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اجماع ہے علماء کا کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا لبیک نہ پکارے مگر مکروہ ہے اس کو آواز بلند کرنا لبیک میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ وَالْمَيِّتِ

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيْرِ قَالَ حُجِّيْ عَنْهُ ۔

## باب میت اور بوڑھے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں

روایت ہے فضل بن عباس سے کہ ایک عورت نے قبیلہ خثعم سے کہا یا رسول اللہ البتہ میرے باپ کو پا لیا ہے اللہ کے فرض حج نے اور وہ بہت بوڑھا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا تو فرمایا آپ نے تو حج کر اس کی طرف سے۔

اس باب میں علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابی رزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث فضل بن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس سے بھی اور مروی ہے سنان بن عبداللہ جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، سو پوچھی میں نے حقیقت ان روایتوں کی محمد بخاری سے، تو فرمایا انہوں نے سب روایتوں میں صحیح تر وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا محمد نے شاید یہ حدیث ابن عباس نے فضل بن عباس سے سنی ہو اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوں اور سوا فضل کے اور کسی سے بھی سنی ہو پھر مرسل بیان کیا اس کو ابن عباس نے اور نہ ذکر کیا اس کا جس سے سنی تھی۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور صحیح ہوئی ہیں اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں، اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ آدمی حج کرے میت کی طرف سے اور امام مالک نے کہا اگر وصیت کر گیا ہے میت تو البتہ حج کرے اس کی طرف سے اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ حج کرے زندہ کی طرف سے جب کہ ایسا ضعیف ہے کہ قدرت حج کی نہیں رکھتا اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا۔

## بَابٌ مِّنْهُ

عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ ۔

## باب دوسرا اسی بیان میں

روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے طاقت نہیں رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری کی تو فرمایا آپ نے تو حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ بجا لا۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمرہ مذکور ہوا ہے اسی حدیث میں کہ آدمی عمرہ کرے غیر کے واسطے۔ اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ

روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میری ماں مر گئی ہے اور حج نہیں کیا میں حج کروں اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا۔

طرف سے فرمایا ہاں حج کر اس کی طرف سے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا

## باب اس بیان میں کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَأَنْ تَعْتَمِرُوا هُوَ أَفْضَلُ۔

روایت ہے جابر سے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا عمرہ واجب ہے فرمایا نہیں اور اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا کہ عمرہ واجب نہیں، اور کہتے ہیں کہ حج دو ہیں ایک بڑا کہ نحر کے دن ہوتا ہے، دوسرا وہ جسے عمرہ کہتے ہیں وہ چھوٹا حج ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ وجوب عمرہ سنت سے ثابت ہے ہم کسی کو نہیں جانتے کہ رخصت دی ہو اس نے عمرہ کے ترک کرنے والے کو اور کوئی روایت ثابت نہیں کہ وہ نفل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرہ نفل ہے مگر وہ روایت ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں اور ہم کو پہنچا ہے، حضرت ابن عباس سے کہ وہ اس کو واجب کہتے ہیں

## بَابٌ مِنْهُ

## باب دوسرا اسی بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک۔

اس باب میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اور ایسا ہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور مراد یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے مہینوں میں عمرے کی اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور مہینے حج کے شوال اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں کہ لائق نہیں لبیک پکارنی حج کے ساتھ مگر انہی مہینوں میں اور مہینے حرام کے رجب اور ذوی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اسی طرح روایت کی اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

## باب عمرے کی فضیلت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کفارہ ہے گناہوں کا اور حج مقبول کا کچھ بدلہ نہیں سوا جنت کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيمِ

## باب تنعیم سے عمرہ لانے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ۔

روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا عبدالرحمن کو کہ عمرہ کا احرام بندھوالا دیں حضرت عائشہ رض کو تنعیم سے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

## باب جعرانہ سے عمرہ لانے کے بیان میں

عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ لَيْلًا فَقَضَى عُمْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ فِي بَطْنِ سَرِفَ حَتَّى جَآءَ مَعَ الطَّرِيقِ طَرِيقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفَ فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهُ عَلَى النَّاسِ۔

روایت ہے محرش کعبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جعرانہ سے رات کو عمرے کا احرام باندھے ہوئے اور داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو پورا کیا اپنا عمرہ پھر رات ہی کو نکل گئے مکہ سے اور صبح کی جعرانہ میں جیسے کوئی رات کا رہنے والا ہو یعنی دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہو کہ حضرت رات کو یہیں رہے پھر جب آفتاب ڈھل گیا دوسرے دن تو نکلے سرف کے میدان میں یہاں تک کہ آئے اس راہ میں جہاں دو راستے جمع ہوئے ہیں بطن سرف میں اسی سبب سے پوشیدہ رہا ان کا عمرہ لوگوں پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم محرش کعبی کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پاتے سوا اس حدیث کے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ

## باب رجب میں عمرہ کرنے کے بیان میں

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِي أَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ تَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ۔

روایت ہے عروہ سے کہا پوچھا ابن عمر سے کس مہینے میں عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کہا انہوں نے عمرہ کیا حضرت نے رجب میں تو فرمایا حضرت عائشہ رض نے کوئی عمرہ نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر ابن عمر ان کے ساتھ تھے اور کبھی عمرہ نہ کیا حضرت نے رجب میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بخاری سے رحمت کرے اللہ ان پر۔ کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا عروہ بن زبیر سے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک ان میں سے رجب میں تھا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ

## باب ذی قعدہ میں عمرہ کرنے کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَمَرَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ۔

روایت ہے براء ابن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا ذی قعدہ کے مہینے میں

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ

## باب رمضان میں عمرہ کرنے کے بیان میں

عَنْ اُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

روایت ہے ام معقل سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ رمضان میں برابر ہے ایک حج کے۔

ف اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابوہریرہ سے اور انس سے اور وہب ابن خنبش سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور ان کو ہرم بن خنبش بھی کہتے ہیں کہا بیان (نام ہے راوی کا) اور جابر نے روایت کی ہے شعبی سے وہ روایت کرتے ہیں وہب بن خنبش سے اور کہا داؤد نے روایت ہے اودی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ ہرم بن خنبش سے اور وہب بن خنبش زیادہ صحیح ہے اور حدیث ام معقل کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے یعنی ثواب میں کہا اسحاق نے معنی اس حدیث کے ایسے ہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قل ہو اللہ احد پڑھے ایک بار اس نے ثلث قرآن پڑھا یعنی ثواب میں دونوں برابر ہیں۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي الَّذِي يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُكْسَرُ اَوْ يَعْرَجُ

## باب اس کے بیان میں کہ لبیک پکارے حج کی پھر زخمی یا لنگڑا ہو جاوے

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍؓ فَقَالَا صَدَقَ۔

روایت ہے عکرمہ سے کہا روایت کی مجھ سے حجاج بن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا اور وہ احرام حج کا باندھ چکا تھا تو اس کا احرام کھل گیا تو اس پر دوسرے سال حج واجب ہے سو ذکر کی میں نے یہ حدیث ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے تو کہا ان دونوں نے کہ سچ ہے۔

ف: روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے حجاج سے مثل اس کے کہا اور سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج صواف سے اسی حدیث کی مانند اور روایت کی معمر اور معاویہ نے جو بیٹے ہیں سلام کے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور حجاج صواف نے نہیں ذکر کیا اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ ہیں حافظ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی زیادہ صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ
## باب حج میں شرط کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْحَجَّ اَفَاَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِيْ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مَحِلِّيْ مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ ضباعہ زبیر کی بیٹی آئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتی ہوں حج کا کیا شرط لگاؤں اپنی نیت میں یعنی کسی عذر سے شائد رکتا ہو تو اس کی شرط اول ہی سے لگاؤں تو فرمایا آپ نے ہاں شرط لگاؤ کہا انہوں نے کیونکر کہوں میں، فرمایا آپ نے کہہ تو لبیک سے تحبسنی تک یعنی حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہوں جگہ میرے احرام کھولنے کی وہی ہے زمین سے جہاں سے تو مجھے روک دے۔

ف: اس باب میں جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور اسماء سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جائز رکھتے ہیں شرط لگانا حج میں اور کہتے ہیں اگر شرط لگا دے اور پھر بیمار ہو جاوے یا معذور ہو تو جائز ہے اس کو احرام کھول ڈالنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے لوگ شرط لگانا حج میں جائز نہیں کہتے اور کہتے ہیں کہ اگر شرط بھی لگا دے تو بھی اس کو احرام کھولنا نہیں پہنچتا اور ان کے نزدیک شرط لگانا نہ لگانا دونوں برابر ہیں۔

## بَابٌ مِّنْهُ
## باب دوسرا اسی بیان میں

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ انکار کرتے تھے شرط لگانے سے حج میں اور فرماتے تھے کافی نہیں تم کو سنت اپنے نبی ﷺ کی۔

یعنی آپ نے شرط نہیں لگائی اور حدیبیہ میں جب روکے گئے احرام کھول ڈالا پھر سال آئندہ قضا کیا عمرہ کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ
## باب اس عورت کے بیان میں جسے بعد طواف افاضہ کے حیض آ جاوے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فِيْ اَيَّامِ مِنًى فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اِذًا

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ صفیہ بیٹی حیی کی حائضہ ہو گئی ہیں ایام منیٰ میں سو فرمایا آپ نے کیا ہم کو روکنے والی ہے سو عرض کیا لوگوں نے کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں، تب فرمایا آپ نے اب رکنے کی ضرورت نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب طواف افاضہ کر چکی ہو اور پھر حائضہ ہو جاوے تو اس پر واجب نہیں کہ طواف وداع کے لیے ٹھہرے اور طہر کا انتظار کرے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضَ وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ جو حج کرے بیت اللہ کا تو آخر میں بیت اللہ سے ہو کر جاوے یعنی طواف وداع کرے مگر حائضہ عورت کو رخصت دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رض کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

## باب اس بیان میں کہ حائضہ کون کون سے مناسک حج کے ادا کرے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا میں حائضہ ہوئی جب میں مکے کو پہنچی تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کروں میں تمام مناسک حج کے سوا طواف خانہ کعبہ کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حائضہ ادا کرے تمام مناسک کو سوا طواف خانہ کعبہ کے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے اور سند سے بھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النُّفَسَاءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَتُحْرِمُ وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرَ

روایت ہے ابن عباس سے وہ مرفوع کرتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے کہ نفاس اور حیض والی عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور ادا کرے تمام مناسک حج کے یعنی وقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ سوا اس کے کہ طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا جب تک پاک نہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَنْ حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ

## باب اس بیان میں کہ حاجی اور معتمر اخیر میں خانہ کعبہ سے ہو کر روانہ ہو

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے حارث بن عبداللہ سے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو حج کرے اس گھر کا یا عمرہ لاوے تو اخیر میں اس گھر سے ہو کر جاوے یعنی آخر میں طواف وداع کرے تو فرمایا ان سے حضرت عمر رض نے زمین پر گرا تو اپنے ہاتھوں سے یعنی تو نے برا کیا سنی تو نے یہ حدیث رسول خدا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَلَمْ تُخْبِرْنَا بِهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر نہ کی تونے ہم کو اس کی

ف: اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حارث کی غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مثل اور خلاف حجاج کے بھی بیان کیا بعضوں نے اسی سند سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْقَارِنَ يَطُوْفُ طَوَافًا وَّاحِدًا

## باب طواف قارن کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا

روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملایا حج و عمرہ کو یعنی قران کیا پس ایک ہی طواف کیا دونوں کے لیے۔

اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہؓ وغیرہم کا، کہتے ہیں قارن ایک ہی طواف کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے دو طواف کرے اور دوبار سعی کرے قارن اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَّسَعْيٌ وَّاحِدٌ مِّنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو احرام باندھے حج اور عمرہ دونوں کا یعنی قران کرے کافی ہے اسکو ایک طواف اور ایک سعی دونوں سے یہاں تک کہ حلال ہوئے ان دونوں سے یعنی بعد طواف و سعی کے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے فقط دراوردی نے اس کو روایت کیا ان لفظوں سے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے عبیداللہ بن عمر سے اور مرفوع نہیں اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنْ يَّمْكُثَ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدْرِ ثَلٰثًا

## باب اس بیان میں کہ مہاجر مدینہ منیٰ سے لوٹنے کے بعد مکے میں تین دن ٹھہرے۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِيْ مَرْفُوْعًا قَالَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلٰثًا

روایت ہے علا ابن حضرمی سے یعنی مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ٹھہرے مہاجر بعد ادا کرنے نسک حج کے مکے میں تین دن۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے اور مروی ہے اور طرح سے اس سند سے مرفوعاً۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْقُفُوْلِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

## باب ان دعاؤں کے بیان میں جو حج وعمرہ سے لوٹتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ اَوْ حَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پھرتے جہاد سے یا حج اور عمرہ سے پھر چڑھتے کسی بلند زمین پر یا کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَدْفَدًا مِنَ الْاَرْضِ اَوْ شَرَفًا كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

اور اونچی چیز پر تو کہتے اللہ اکبر تین بار، پھر کہتے لا الہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا کے اکیلا ہے وہ کوئی اس کا شریک نہیں اسی کو ہے سلطنت اور تعریف اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں رجوع کرنے والے عبادت کرنے والے سیر کرنے والے اپنے ہی رب کی تعریف کرتے والے پورا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دیدی لشکروں کو اکیلے

ف: اس باب میں براء اور عازب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ فِيْ اِحْرَامِهٖ

## باب محرم کے بیان میں جو احرام میں مرجاوے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلًا سَقَطَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُهِلُّ اَوْ يُلَبِّيْ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں سو دیکھا ایک مرد کو کہ گر پڑا اپنے اونٹ پر سے سو لوٹ گئی اس کی گردن اور مرگیا اور وہ محرم تھا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہلاؤ اس کو پانی اور بیر کے پتوں سے اور کفن دو اسی کے دونوں کپڑوں میں یعنی جو احرام میں پہنے تھا اور نہ چھپاؤ اس کا سر اسلئے کہ وہ تو قیامت کے دن اٹھایا جاوے گا لبیک پکارتا ہوا راوی کو شک ہے کہ حضرت ﷺ نے یُہِلُّ فرمایا یا یُلَبِّیْ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے علماء نے کہا کہ جب محرم مرگیا تو اس کا احرام ٹوٹ گیا اور اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہیئے جیسا غیر محرم کے ساتھ کرتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمُحْرِمَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ

## باب اس بیان میں کہ محرم کی اگر آنکھ دکھے تو ایلوے کا ضماد کرے

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَاَلَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ۔

روایت ہے نبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھتی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے سو پوچھا انہوں نے ابان بن عثمان سے تو فرمایا انہوں نے لیپ کر دو اس پر ایلوے کا کہ میں نے سنا ہے عثمان بن عفان سے وہ ذکر کرتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیپ کر دو دکھتی آنکھوں پر ایلوے کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر محرم کچھ دوا لگادے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مگر اس میں خوشبو نہ ہو

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَأْسَهُ فِي إِحْرَامِهِ مَا عَلَيْهِ

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هٰذِهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوِ اذْبَحْ شَاةً۔

## باب اس بیان میں کہ محرم احرام میں سر منڈا دے تو اس پر کیا چیز واجب ہے۔

روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سے گزرے حدیبیہ میں مکے میں داخل ہونے سے پہلے اور کعب احرام باندھے ہوئے تھے اور آگ سلگاتے تھے ہنڈیا کے نیچے اور جوئیں ان کے منہ پر چلی آتی تھیں ... سو فرمایا آپ نے کیا اذیت دیتی ہیں تجھ کو یہ جوئیں تیری عرض کیا ہاں سو فرمایا آپ نے سر منڈا ڈال اور کھانا کھلا ایک فرق میں چھ مسکینوں کو اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزہ رکھ تین دن یا ایک قربانی کر کہا ابن ابی نجیح نے اپنی روایت میں اُنْسُکْ نَسِیکَۃً کے عوض اذبح شاۃً یعنی ذبح کر ایک بکری۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب بال مونڈے یا کپڑے پہنے جو اس کو جائز نہیں احرام میں پہننا یا خوشبو لگا دے تو اس پر کفارہ واجب ہے جیسا اوپر مروی ہو چکا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرُّعَاةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا۔

## باب اس بیان میں کہ چرواہوں کو رخصت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔

روایت ہے ابی البداح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عدی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرواہوں کو کہ کنکریاں ماریں ایک دن اور چھوڑ دیویں ایک دن

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے ابن عیینہ نے اور روایت کیا مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے چرواہوں کو کہ رمی کریں ایک دن اور چھوڑ دیویں ایک دن اور یہی قول ہے شافعیؒ کا۔

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ

روایت ہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چرانے والوں کو رات کو نہ رہنے کی یعنی منا میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



يَجْمَعُوا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوْنَهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ ۔

اس طرح کہ رمی کریں نحر کے دن پھر اکٹھا کر لیں دو دن کی رمی یوم نحر کے بعد پس رمی کریں ایک دن میں ان دونوں کی کہا مالک نے گمان کیا میں نے کہ کہا راوی نے کہ پہلے دن رمی کرے پھر رمی کرے دن کوچ کے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے جو مروی ہے عبداللہ بن ابی بکر سے مترجم کہتا ہے کہ اجازت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو نہ رہیں منا میں چراتے والے منا میں تشریق کی راتوں میں اور اجازت دی کہ کنکریاں ماریں عید کے دن جمرہ عقبہ پر فقط پھر اس کے بعد دو دن کی رمی ایک دن میں کر لیں یعنی گیارھویں بارھویں کی رمی گیارھویں کو کر لیں اور امام مالک کا گمان یہی ہے کہ راوی نے ایسا ہی کہا یا گیارھویں بارھویں کی رمی بارھویں کو کر لیں باقی رہی چھوٹی رمی وہ بھی چاہیں تو یوم النفر میں کر لیں یا چھوڑ دیں کہ اس کا چھوڑنا بھی جائز ہے ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ هَدْيًا لَأَحْلَلْتُ ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ علی رض آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی حجۃ الوداع میں تو فرمایا آپ نے تم نے کیونکر لبیک پکاری یعنی قران یا افراد یا تمتع کی کہا حضرت علی رض نے لبیک پکاری میں نے ویسے ہی جیسی لبیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا آپ نے اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں احرام کھول ڈالتا ۔

ف : کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے ۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دن حج اکبر کا کون ہے آپ نے فرمایا دن نحر کا ۔

ف : مترجم، یہاں سے بے وقوفی ان عوام کالانعام کی ظاہر ہو گئی جو کہتے ہیں کہ حج اکبر وہ ہے کہ جس کا عرفہ بروز جمعہ واقع ہو ۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ۔

روایت ہے حضرت علی رض سے کہ فرمایا انہوں نے حج اکبر کا دن روز نحر ہے اور راوی نے اس کو مرفوع نہیں کیا ۔

ف : یہ حدیث زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور روایت ابن عیینہ کی جو موقوف ہے وہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے جو مرفوع ہے کہا ابو عیسٰی نے ایسا ہی روایت کیا کئی حافظان حدیث نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رض سے موقوفاً ۔

عَنْ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ ابْنَ

روایت ہے ابن عبید بن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ سُبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ۔

اپنے باپ سے کہ ابن عمر ٹھہرتے تھے دو رکنوں پر یعنی حجر اسود اور رکن یمانی پر سو کہا میں نے ان سے اے ابا عبدالرحمٰن تم ٹھہرتے ہو دو رکنوں پر ایسا ٹھہرنا کہ میں نے نہیں دیکھا کسی صحابی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایسا ٹھہرتا ہو دو رکنوں پر سو فرمایا انہوں نے کیوں نہ کروں میں ایسا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چھونا ان دونوں کا کفارہ ہے گناہوں کا اور سنا میں نے حضرت ؐ کو فرماتے تھے جس نے طواف کیا اس گھر کا سات مرتبہ اور گنا اس کو برابر ہے ایک غلام آزاد کرنے کے اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا آدمی کوئی قدم یعنی طواف میں اور نہ اٹھاتا ہے دوسرا قدم مگر مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے ایک گناہ اور لکھتا ہے ایک نیکی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن عمر رض سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابن عبید کے باپ سے اور یہ حدیث حسن ہے۔

**باب** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف خانہ کعبہ کے گرد مثل نماز کے ہے مگر یہ کہ اس میں کلام کرتے ہو تم سو جو کوئی کلام کرے تو نہ بولے مگر اچھی بات۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے ابن طاؤس وغیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں طاؤس سے وہ ابن عباس سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے، اور ہم مرفوع نہیں جانتے اس کو مگر عطاء بن سائب کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کہتے ہیں مستحب ہے کہ کلام نہ کرے آدمی طواف میں مگر بضرورت یا ذکر خدائے تعالیٰ ہو یا علم کی بات۔

**باب** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ۔

روایت ہے ابن عباس رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی فضیلت میں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اللہ تعالیٰ اس کو اٹھاوے گا قیامت کے دن اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھے گا ان سے اور ایک زبان ہوگی کہ بولے گا اس سے گواہی دے گا اس کے ایمان کی جس نے بوسہ دیا ہے اس کو اللہ کے واسطے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عبداللہ بن عمر رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ۔ لگاتے تھے احرام میں اور وہ غیر مقتت تھا۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے مقتت خوشبودار کو کہتے ہیں تو غیر مقتت بے خوشبو کا تیل ہوا اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فرقد سنجی کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے فرقد سنجی میں اور روایت کی ہے ان سے لوگوں نے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ وہ اٹھاتی تھیں آب زمزم کو یعنی اپنے ساتھ لے جاتی تھیں تبرکاً اور خبر دیتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھاتے تھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ وَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ۔

روایت ہے عبدالعزیز بن رفیع سے کہا انہوں نے کہا میں نے انس سے بیان کرو مجھ سے جو یاد کیا ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو کہ ظہر کہاں پڑھی حضرت نے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہا انس نے منیٰ میں، پھر کہا میں نے عصر کہاں پڑھی آپ نے جس دن کوچ کیا مکے سے کہا انس نے ابطح میں اور تحقیق اس کی اوپر گذری پھر کہا انس نے تم وہاں نماز پڑھو جہاں پڑھیں تمہارے امیر الحاج یعنی یہ دونوں نمازیں دونوں مقاموں میں پڑھنا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب معلوم ہوتی ہے اسحاق ارزق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ثوری سے۔

# أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# یہ باب ہیں جنازہ کے جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

## بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْمَرَضِ

## باب بیماری کے ثواب کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً۔

روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہنچتی ہے مومن کو کوئی تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑھکر مگر بلند کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے اس سے ایک گناہ۔

ف: اس باب میں سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح اور ابو ہریرہ اور ابو امامہ اور ابی سعید اور انس اور عبداللہ بن عمر اور اسد بن کرز اور جابر اور عبدالرحمٰن بن ازہر اور ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا حَزَنٍ وَلَا وَصَبٍ حَتَّى الْهَمُّ يُهِمُّهُ إِلَّا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ۔

روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں پہنچتا مومن کو درد یا غم یا دکھ یہاں تک کہ فکر بھی کہ اس کو پریشان کرے مگر اتار دیتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے سبب سے گناہ اس کے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں کہا اور سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے میں نے نہیں سنا کسی روایت میں کہ فکر سے گناہ اترتے ہوں مگر اسی روایت میں اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي عِيَادَةِ الْمَرِيضِ
## باب بیمار پرسی کے بیان میں

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ۔

روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مسلمان جب تک عیادت کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی برابر چنتا رہتا ہے کھجوریں جنت کی۔

اس باب میں علیؓ اور ابی موسیٰ اور براء اور ابی ہریرہؓ اور انس اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی ابو غفار اور عاصم احول نے یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور سنا میں نے محمد سے کہ کہتے تھے جس نے روایت کی یہ حدیث ابی الاشعث سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسماء سے، روایت کی ہم سے محمد بن وزیر واسطی نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں لفظ قِيلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا یعنی پوچھا صحابیوں نے کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا آپ نے اس کا میوہ چننا ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خالد کی حدیث کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابی الاشعث کا اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کی۔

عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِي فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحُسَيْنِ نَعُودُهُ فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ أَبَا مُوسَى فَقَالَ عَلِيٌّ أَعَائِدًا جِئْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَمْ زَائِرًا فَقَالَ لَا بَلْ عَائِدًا فَقَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ

روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پکڑا علیؓ نے میرا ہاتھ اور کہا چلو ہمارے ساتھ حسینؓ کی عیادت کریں سو پایا ہم نے ان کے پاس ابو موسیٰ کو اور کہا علیؓ نے کیا تم عیادت کو آئے ہو اے ابو موسیٰ یا زیارت کو کہا انہوں نے میں عیادت کو آیا ہوں تو کہا علیؓ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ عیادت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ

کرے کسی مسلمان کی دن کے شروع میں مگر مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اول شب میں تو مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہوگا اس کے لیے ایک باغ جنت میں

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور مروی ہے علی رضہ سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور بعضوں نے اس کو موقوف روایت کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا اور نام ابی فاختہ کا سعید بن علاقہ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّيْ لِلْمَوْتِ

## باب اس بیان میں کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى فِي بَطْنِهِ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيْتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا أَجِدُ دِرْهَمًا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي نَاحِيَةِ بَيْتِي أَرْبَعُوْنَ أَلْفًا وَلَوْلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ نَهَى أَنْ يَتَمَنَّى الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ۔

روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا، گیا میں خباب کے پاس اور انہوں نے داغ دیئے تھے اپنے پیٹ میں یعنی کسی بیماری کے سبب سے سو فرمایا خباب نے میں کسی کو نہیں جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے کہ اس پر آئی ہوں بلائیں جیسی مجھ پر آئیں اور میں تھا زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں پاتا تھا ایک درہم اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر منع نہ کیا ہوتا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو کرنے سے تو البتہ میں آرزو کرتا یعنی روپے پیسے کے بہت ہونے کے ڈر سے آرزو موت کی کرتا اور یہ ان کا کمال زہد تھا۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور انس اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث خباب کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی کسی نقصان کے سبب سے جو اس پر آیا ہو بلکہ چاہیے ایسا کہے اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔ یعنی یا اللہ جِتا رکھ مجھ کو جب تک جینا میرا بہتر ہو اور وفات دے مجھ کو جب میری وفات بہتر ہو روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث، کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيْضِ

## باب مریض کے لیے تعوذ کے بیان میں

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ جِبْرَئِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنِ حَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا محمد کیا تم بیمار ہوگئے تو فرمایا آپ نے ہاں تو پڑھی جبرئیل نے یہ دعا بسم اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھ سے وہ چیز جو تجھے تکلیف دے اور جھاڑتا ہوں فساد ہر ناپاک ذات کا اور حاسد کی نظر یعنی ٹوک کا اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھ کو اور اللہ شفا دے تجھ کو ۔

www.KitaboSunnat.com

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَفَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ۔

روایت ہے عبدالعزیز بن صہیب سے کہا داخل ہوا میں اور ثابت بنانی انس بن مالک کے پاس تو کہا ثابت نے اے ابا حمزہ میں بیمار ہوا سو کہا انس نے کیا نہ پھونکوں میں تم پر دُعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے ضرور پھونکیے تو پڑھا انس نے اللھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ اے اللہ آدمیوں کے پالنے والے بیماریوں کے دور کرنے والے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے کوئی شفا دینے والا نہیں مگر تو ایسی شفا دے کہ باقی نہ چھوڑے کوئی بیماری ۔

ف : اس باب میں انس اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابوسعید کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور پوچھی میں نے ابوزرعہ سے یہ حدیث اور کہا میں نے ان سے روایت عبدالعزیز کی جو مروی ہے ابی نضرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حدیث عبدالعزیز کی جو انس سے مروی ہے تو کہا ابوزرعہ نے دونوں صحیح ہیں کہ خبر دی ہم کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے اور عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے ۔

www.KitaboSunnat.com

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

## باب ، وصیت کی ترغیب میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور ہے ہر مسلمان کو کہ نہ گزریں اس پر دو راتیں اور اس کو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنی قرض یا امانت وغیرہ کی مگر وصیت اسکی لکھی رہے اس کے پاس ۔

ف : اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

## باب تہائی یا چوتھائی مال میں وصیت کرنے کے بیان میں

عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ قَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ

روایت ہے سعد بن مالک سے کہا بیمار پرسی کو آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بیمار تھا سو فرمایا آپ نے کیا تم نے وصیت کی میں نے کہا ہاں پوچھا آپ نے کتنے مال کی وصیت کی کہا میں نے سب مال کی کہ خرچ کیا جاوے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پوچھا آپ نے کیا چھوڑا تم نے اپنی اولاد کے لیے میں نے کہا وہ خیر سے مال والے ہیں تو فرمایا وصیت کرو مال کے دسویں حصہ کی یعنی نو حصے اولاد کے لیے چھوڑ دو کہا انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الثُّلُثَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَبِيْرٌ۔

میں حضرت کے فرمانے کو تھوڑا سمجھتا رہا یعنی کہتا رہا اللہ کی راہ میں اور مال بھی دینا چاہیے اتنے میں کیا ہوگا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا وصیت کر تو تہائی مال کی یعنی دو حصے اپنی اولاد کے لیے چھوڑ جا اور تہائی بہت ہے ابو عبدالرحمن نے کہا ہم مستحب جانتے ہیں کہ تہائی مال میں سے بھی کچھ کم میں وصیت کرے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی بہت ہے یعنی ثلث سے کچھ کم ہی وصیت میں دینا چاہیے۔

ف اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے لفظ کبیر کا اور روایت میں کثیر بھی آیا ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں وصیت نہ کرے آدمی ثلث سے زیادہ مال میں بلکہ مستحب ہے کہ ثلث بھی پورا نہ کرے کہا سفیان ثوری نے کہ مستحب کہتے ہیں وصیت میں پانچواں حصہ کو بہ چوتھے حصہ کو تہائی سے اور جس نے تہائی حصے کی وصیت کی اس نے کچھ نہ چھوڑا اور اس کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ۔

www.KitaboSunnat.com

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَلْقِيْنِ الْمَرِيْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهٗ

## باب جو حالت نزع میں ہو اس کی تلقین اور اس کے لیے دعا کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکھاؤ اپنے لوگوں کو جو نزع میں ہوں لا الٰہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے۔

ف اس باب میں ابوہریرہ اور ام سلمہ اور عائشہ اور جابر اور سعدی المریہ سے روایت ہے اور سعدی المریہ بیوی ہیں طلحہ بن عبیداللہ کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُوْلِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آؤ تم مریض یا مردے کے پاس تو اچھی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے اس وقت آمین کہتے ہیں تمہاری دعا پر کہا ام سلمہ نے پھر جب وفات پائی ابو سلمہ نے یعنی ان کے شوہر نے تو آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ ابو سلمہ نے انتقال فرمایا، تو فرمایا آپ نے یہ دعا پڑھ اللھم سے حسنۃ تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش دے مجھ کو اور اس کو یعنی شوہر کو اور اس کے بدلے میں مجھے اس سے بہتر عنایت کر کہا ام سلمہ نے پھر جب میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر شوہر دیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شوہر ملا، کیا اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی ۔

ف : کہا ابو عیسٰی نے تحقیق وہ بیٹے ہیں سلمہ کے ابو وائل ان کی کنیت ہے قبیلہ بنی اسد سے ہیں کہا ابو عیسٰی نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب ہے کہ حالت نزع میں لا الٰہ الا اللہ سکھا دیں اور بعضوں نے کہا جب ایک مرتبہ اس نے یہ کلمہ پڑھا تو پھر بار بار اس کے سامنے نہ پڑھیں جب تک کہ وہ کچھ کلام نہ کرے کہ شاید کہیں تنگ ہو کر انکار نہ کر بیٹھے ، اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ جب ان کی وفات پہنچی تو ایک شخص ان کو تلقین کرنے لگا تو کہا اس سے ابن مبارک نے جب میں نے ایک بار یہ کلمہ پڑھا تو بعد اس کے کچھ نہ کیا تو میں اسی کلمہ پر ہوں یعنی غرض یہ ہے کہ جب بیمار ایک بار کلمہ پڑھ لے پھر اس کو تلقین ضرور نہیں ہاں اگر کچھ دنیا کی بات چیت کرے تو پھر تلقین ضرور ہے غرضیکہ کلمہ آخر کلام ہو میت کا اور عبداللہ بن مبارک کا کہنا ایسا ہے جیسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جس کا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا وہ داخل ہوا جنت میں ۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

## باب سکرات موت کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَآءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَآءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریب وفات کے کہ ان کے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا اور آپ ہاتھ ڈالتے تھے اس پیالہ میں اور ملتے تھے اپنے منہ پر پانی پھر فرماتے تھے اللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری سختیوں پر موت کی اور تکلیفوں پر موت کی ۔

ف کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَآ اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا میں کسی کی آسانی سے جان نکلنے کو دیکھ کر آرزو نہیں کرتی جیسی دیکھی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی شدت

ف : کہا یعنی ابو عیسٰی نے پوچھی میں نے ابا زرعہ سے یہ حدیث کہ عبدالرحمٰن بن علاء کون ہیں کہا انہوں نے کہ وہ بیٹے ہیں علاء بن لجلاج کے اور میں نہیں جانتا اس حدیث کو مگر اسی سند سے ۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ ۔

روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرتا ہے پیشانی کے پسینے کے ساتھ ۔ یعنی جب مرتا ہے تو شدت سکرات سے پسینہ آجاتا ہے اور یہ کنایہ ہے فقط شدت سے خواہ پسینہ آوے یا نہ آوے ۔

ف : اس باب میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل حدیث نے کہا ہم نہیں جانتے کہ قتادہ نے عبداللہ بن بریدہ سے کچھ سنا ہو ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



**بَابٌ عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی شَابٍّ وَھُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ قَالَ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَرْجُوْ اللّٰہَ وَاِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوَاطِنِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْا وَاٰمَنَہٗ مِمَّا یَخَافُ۔

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک جوان کے پاس اور وہ سکرات موت میں تھا، تو فرمایا آپ نے کیا حال ہے تیرا اس نے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ میں امید رکھتا ہوں اللہ سے یعنی رحمت اور مغفرت کی اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جمع ہوتیں کسی بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں یعنی امید اور خوف ایسے وقت میں یعنی وقت موت میں مگر اللہ دیتا ہے اس کو جس کی امید رکھتا ہے یعنی رحمت اور مغفرت اور بچاتا ہے اس سے جس سے ڈرتا ہے یعنی عذاب سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ثابت سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً یعنی انس کا ذکر نہیں کیا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ النَّعْیِ

## باب اس بیان میں کہ کسی کی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے۔

**عَنْ** حُذَیْفَۃَ قَالَ اِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوْا بِیْ اَحَدًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَکُوْنَ نَعْیًا وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی عَنِ النَّعْیِ۔

روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا انھوں نے جب مروں میں تو نہ خبر کیجیو کسی کو اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بھی نعی میں داخل ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے نعی سے اور نعی کہتے ہیں کسی کی موت کے پکارنے کو کہ اس میں بے صبری وغیرہ پائی جاتی ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

**عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالنَّعْیَ فَاِنَّ النَّعْیَ مِنْ عَمَلِ الْجَاھِلِیَّۃِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ وَالنَّعْیُ اَذَانٌ بِالْمَیِّتِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم نعی سے اس لیے کہ نعی کفر کے کاموں میں سے ہے کہا عبداللہ نے نعی پکارنا ہے میت کی موت کا یعنی فلاں شخص مر گیا اس کو باواز بلند پکارنا۔

ف اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انھوں نے عبداللہ ابن ولید عدنی سے انھوں نے سفیان ثوری سے انھوں نے ابی حمزہ سے انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے عبداللہ سے اسی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نہیں ذکر کیا اس میں یہ لفظ والنعی اذان بالمیت اور یہ زیادہ صحیح ہے عنبسہ کی حدیث سے جو مروی ہے ابی حمزہ سے اور ابی حمزہ کنیت ہے میمون اعور کی اور وہ اہل حدیث کے نزدیک کچھ قوی نہیں ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ کی غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے نعی کو اور نعی انکے نزدیک یہی ہے کہ پکارے آدمیوں میں کہ فلانا مر گیا تاکہ لوگ اس کے جنازے پر حاضر ہوں اور کہا بعض علماء نے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کر دے اپنے قرابت والوں اور بھائیوں کو اور مروی ہے ابراہیم سے کہ انھوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کرے اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قرابت والوں کو۔

## بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

## باب اس بیان میں کہ صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔ آخر تو سب کو صبر آجاتا ہے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ صَدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

ثابت بنانی نے انس سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ

## باب میت کو بوسہ دینے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا عثمان بن مظعون کا اور وہ وفات پاچکے تھے اور حضرت روتے تھے، یا کہا راوی نے کہ آنکھیں حضرت کی آنسو بہاتی تھیں۔

ف اس باب میں ابن عباس اور جابر اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ ابوبکر نے بوسہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جب حضرت وفات پاچکے تھے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

## باب میت کے غسل کے بیان میں

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا بِهِ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِيْ حَدِيْثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ لَعَلَّ هِشَامًا مِنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قَالَ هُشَيْمٌ اَظُنُّهُ قَالَ فَاَلْقَيْنَاهُ خَلْفَهَا قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِنْ بَيْنِ

روایت ہے ام عطیہ سے کہا انہوں نے وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے یعنی زینب نے سو فرمایا آپ نے غسل دو ان کو طاق مرتبہ تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو اور غسل دو ان کو پانی اور بیر کے پتوں سے اور ڈالو اخیر کے پانی میں کافور یا کچھ تھوڑا سا کافور۔ راوی کو شک ہے کہ کافوراً فرمایا یا شیئاً من کافور فرمایا مطلب دونوں کا ایک ہے پھر جب فارغ ہو جاؤ تم یعنی غسل سے تو مجھ کو خبر دو کہا ام عطیہ نے جب نہلا چکے ہم خبر دی ہم نے ان کو سو ڈال دیا انہوں نے ہماری طرف اپنے تہمت کو اور فرمایا اس کے بدن سے لگا دو اس کو۔ کہا ہشیم نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ۔

اور روایت میں اور لوگوں کی اور شاید مجھے معلوم نہیں ہشام بھی انہی میں ہوں، یہ بھی ہے کہ کہا ام عطیہ نے اور گوندھ دیا ہم نے ان کے بالوں کو تین چوٹیاں کر کے کہا ہشیم نے گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی کہا راوی نے کہ ڈال دیا ہم نے ان کے بالوں کو ان کے پیچھے کہا ہشیم نے پھر روایت کی ہم سے خالد نے لوگوں کے سامنے حفصہ اور محمد نے ام عطیہ سے کہ کہا ام عطیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے پہلے ان کے داہنے عضو اور وضو کے اعضا دھوو۔

ف: اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ام عطیہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا غسل میت ایسا ہے جیسا غسل جنابت اور مالک بن انس نے کہا غسل میت کی ہمارے نزدیک کچھ گنتی نہیں اور کوئی کیفیت معین نہیں ولیکن میت کو پاک کر دیویں کہا شافعی نے البتہ قول مالک کا مجمل ہے کہ میت نہلایا جاوے اور صاف کیا جاوے پھر جب پاک صاف ہو جاوے میت ترے پانی سے یا کسی اور چیز کے پانی سے یعنی جس میں بیری کے پتے وغیرہ پڑے ہوں تو کافی ہے اس کو ولیکن میرے نزدیک مستحب ہے کہ تین بار یا اس سے زیادہ نہلاویں اور تین بار سے کم نہ کریں اسلیے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہلاؤ اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر پاک صاف کر دیں میت کو تو تین بار سے کم میں کافی ہے اور نہیں گمان کیا شافعی نے کہ فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین بار نہلاؤ یا پانچ بار مراد اس سے پاک کرنا ہے نہ عدد مقرر کرنا اور ایسا ہی کہا ہے فقہاء نے اور وہ خوب جانتے ہیں معانی حدیث کے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ نہلایا جاوے میت پانی اور بیری کے پتے سے اور اخیر میں کافور ہو۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

## باب میت کے مشک لگانے کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ اَطْيَبُ طِيْبِكُمْ۔

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشک لگانے کو اور اس کے استعمال کو فرمایا آپ نے وہ تمہارے سب خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود ابن غیلان نے انہوں نے ابو داؤد اور شبابہ سے دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خلید بن جعفر سے اسی حدیث کی مانند کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے میت کے مشک لگانا اور روایت کی یہ حدیث مستمر بن ریان نے بھی انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے مستمر بن ریان ثقہ ہیں اور خلید بن جعفر ثقہ ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

## باب میت کو نہلانیوالے کے نہانے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہانا چاہیے اس کو جو غسل دیوے اور وضو کرنا چاہیے جو اٹھاوے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَلْوُضُوْءُ يَعْنِيْ اَلْمَيِّتَ ۔

اس کو یعنی میت کو

ف اس باب میں علی رضؓ اور عائشہ رضؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے اور مروی ہے ابو ہریرہؓ سے موقوفاً انہی کا قول اور اختلاف ہے عالموں کا اس میں جو میت کو نہلاوے تو کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے جو نہلاوے میت کو اس کو بھی نہانا چاہیے اور بعضوں نے کہا وضو کرنا چاہیے اور مالک بن انس رحؒ نے کہا مستحب ہے نہانا غسل میت کے بعد مگر واجب نہیں اور یہی کہا شافعی نے اور احمد نے کہا جس نے میت کو نہلایا امید ہے اس پر غسل واجب نہ ہو لیکن وضو میں کم روایتیں آئی ہیں اور کہا اسحٰق نے وضو ضرور ہے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا نہ غسل کرے نہ وضو کرے میت کے نہلانے کے بعد۔

## بَابُ مَاجَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَكْفَانِ

## باب اس بیان میں کہ کفن کس رنگ کا دینا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو اپنے کپڑوں میں سے جو سفید رنگ ہوں اسلیے کہ وہ سب کپڑوں سے بہتر ہیں اور کفن دو اسی میں سے اپنے مردوں کو

ف: اس باب میں سمرہ اور ابن مبارک اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب کہا ہے علماء نے اور کہا ابن مبارک نے میرے نزدیک مستحب ہے ان کپڑوں کا کفن دینا جس میں وہ نماز پڑھتا تھا۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے میرے نزدیک سب سے بہتر وہ کپڑے ہیں جو سفید رنگ ہوں اور مستحب ہے اچھا کفن دینا۔

## بَابٌ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ ۔

روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ولی ہو کوئی تم میں سے اپنے بھائی میت کا تو اچھی طرح کفن دے اس کو۔

ف اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور کہا ابن مبارک نے کہا سلام بن مطیع نے حضرت کے اس قول میں وَلْيُحَسِّنْ اَحَدُكُمْ كَفَنَ اَخِيْهِ یعنی مراد اس سے صفائی اور سفیدی کپڑے کی ہے یہ نہیں کہ کپڑا قیمتی ہو۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب اس بیان میں کہ آنحضرتؐ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ قَالَ فَذَكَرُوْا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَبُرْدَةٍ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْهِ ۔

روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کفن دیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کہ سفید تھے یمن کے نہ اس میں کرتا تھا نہ عمامہ، کہا راوی نے پھر ذکر کیا عائشہ رضؓ سے کہ لوگ کہتے ہیں کہ کفن حضرت کا دو کپڑے تھے اور ایک چادر کہ جس میں خط کھنچے ہوئے تھے تو فرمایا حضرت عائشہ رضؓ نے چادر لائے تھے لیکن پھیر دی اور کفن نہ دیا حضرتؐ کو اس میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفَّنَ حَمْزَۃَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِیْ نَمِرٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفن دیا حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے کو ان کی چادر میں ایک کپڑے میں۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عباس سے اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور کفن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایتیں مختلف ہیں اور حضرت عائشہؓ کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا اور سفیان ثوری نے کہا مرد کو چاہیے تین کپڑوں میں کفن دے ایک قمیص اور دو لفافے اور چاہے تین لفافوں میں کفن دے اور کافی ہے ایک کپڑا بھی اگر دو نہ ملیں اور دو بھی اگر تین نہ ملیں اور تین جبھی ہیں اگر میسر ہوں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کفن دے عورت کو پانچ کپڑوں میں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی الطَّعَامِ یُصْنَعُ لِاَھْلِ الْمَیِّتِ

## اہل میت کے گھر میں کھانا بھیجنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَآءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاَھْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّہٗ قَدْ جَآءَھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ۔

روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ جب آئی خبر جعفر کی شہادت کی تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکاؤ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا اس لیے کہ ان پر ایسی چیز آئی ہے کہ جس میں وہ مشغول ہیں یعنی رنج وملال۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا بعض علماء نے مستحب ہے اہل میت کے پاس ایسی چیز بھیجنا کہ ان کی مصیبت کٹ جاوے یہی قول ہے شافعی کا اور جعفر بن خالد پوتے ہیں سارہ کے اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے ابن جریج نے۔

مترجم کہتا ہے جو ہمارے شہروں میں رواج ہے اہل میت کے ہاں کسی شہر میں کھچڑی اور چٹنی اور کہیں بازار کی روٹی اور کباب مولی اور پنیر بھیجتے ہیں اور اس کا حاضری نام رکھتے ہیں اس میں تعیین طعام بدعت ہے اگر کھانا مقرر نہ کریں جو میسر ہو سو بھیج دیں تو سنت ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّھْیِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَشَقِّ الْجُیُوْبِ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ

## باب اس بیان میں کہ منہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا مصیبت کے وقت حرام ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُیُوْبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَۃِ الْجَاھِلِیَّۃِ۔

روایت ہے حضرت عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری امت میں نہیں وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے گال اور پکارے کافروں کی طرح پکارنا یعنی ناشکری کی باتیں کرے مصیبت کے وقت۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ النَّوْحِ

## باب اس بیان میں کہ نوحہ کرنا حرام ہے

عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْاَسَدِیِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ

روایت ہے علی بن ربیعہ اسدی سے کہا مر گیا ایک شخص انصار سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قُرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْاِسْلَامِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ۔

کہ انصار اس کو قرظہ بن کعب کہتے تھے سو لوگ نوحہ کرنے لگے اس پر سو آئے مغیرہ بن شعبہ اور چڑھ گئے منبر پر اور حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اسکی اور کہا کیا کام ہے نوحے کا اسلام میں آگاہ ہو بیشک میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جس پر نوحہ ہو اس پر عذاب ہے، رہتا ہے جب تک نوحہ ہوتا ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور علی اور ابی موسیٰ اور قیس بن عاصم اور ابی ہریرہؓ اور جنادہ بن مالک اور انس اور ام عطیہ اور سمرہ اور ابی مالک اشعری سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَّدَعَهُنَّ النَّاسُ اَلنِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى اَجْرَبَ بَعِيْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيْرٍ مَنْ اَجْرَبَ الْبَعِيْرَ الْاَوَّلَ وَالْاَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں میری امت میں کفار کی رسموں میں سے ہیں نہ چھوڑیں گے اس کو عوام آدمی ایک تو رونا پیٹنا چلانا ہے موت کے وقت اور دوسرے طعن کرنا حسب اور نسب میں اور تیسرے عدوی یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اور یہ بولنا کھجلی ہوئی ایک اونٹ کو سو لگ گئی سو اونٹوں کو بھلا پہلے اونٹ کو کس کی لگی تھی یہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کھجلی کھجلی والے اونٹ کے ملنے سے ہوتی ہے تو پہلے جس کو کھجلی ہوئی وہ کس سے ملا، چوتھے اور عقیدہ رکھتا نچھتروں کا کہ کہتے رہیں گے ہم پر مینہ برسا فلانے نچھتر سے یعنی فلانا ستارا فلانی جگہ آیا جب مینہ برسا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

## باب موتی پر آواز سے رونے کے بیان میں

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا عمر بن خطاب نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اور ساتھیوں کے رونے سے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے ایک قوم نے علماء سے رونا میت پر اور کہا ہے کہ جب اس کے گھر والے روتے ہیں تو ان کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے اور اسی حدیث پر ان کا مذہب ہے اور ابن مبارک نے کہا ہے مجھے امید ہے کہ اگر اس نے منع کیا ہو اور روکتا رہا ہو رونے سے اپنی حیات میں تو شاید اس پر کچھ عذاب نہ ہو۔

عَنْ مُوْسَى ابْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روایت ہے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے کہ خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ أَهٰكَذَا كُنْتَ۔

میت نہیں کہ مرے اور کھڑا ہو رونے والا اور کہے ہائے میرے پہاڑ ہائے میرے سردار یا مانند اس کے جیسے ہاتھی کا پاٹھا یا میرا لمبا سکھ مر گیا اور ایسی کفریات واہیات بکے مگر یہ کہ دو فرشتے گھونسے مارتے ہیں اس کے سینے میں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَآءِ عَلَى الْمَيِّتِ

## باب اس بیان میں کہ میت پر بے چیخنے چلانے کے رونا جائز ہے

عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُودِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا۔

روایت ہے عمرہ سے کہ انہوں نے خبر دی کہ سنا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ان کے آگے ذکر کیا کسی نے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے اللہ بخشے ابی عبدالرحمن کو اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی بے شک انہوں نے کچھ جھوٹ اپنی طرف سے نہیں بنایا ولیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے حقیقت اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک یہودیہ پر کہ اس پر رونا ہو رہا تھا تو فرمایا آپ نے یہ لوگ تو رو رہے ہیں اور اس پر عذاب قبر ہو رہا ہے یعنی یہ فرمانا حضرت کا اسی کے لیے تھا نہ یہ کہ جو زندہ رووے اس کی میت پر عذاب ہووے ہاں اگر میت وصیت کر گیا ہے کہ میرے اوپر خوب رونا اور رونے والیاں بلانا اور چیخنا چلانا تو اس پر بالاتفاق عذاب ہوگا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنَّهُ وَهِمَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُودِيًّا إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے، کہا راوی نے سو فرمایا حضرت عائشہؓ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ عبداللہ پر انہوں نے جھوٹ نہیں بنائی یہ بات ولیکن وہم ہو گیا ان کو، یہ بات تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے لیے فرمائی تھی کہ وہ مر گیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ میت پر تو عذاب ہو رہا ہے اور گھر والے اس کے رو رہے ہیں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابی ہریرہؓ اور ابن مسعود اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں بھی یہی فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى یعنی کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا یعنی زندہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے رونے سے مردے پر عذاب کیوں ہونے لگا اس کا کیا قصور ہے اور یہی مذہب ہے شافعیؒ کا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَى ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَوَجَدَهٗ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَاَخَذَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ فِیْ حَجْرِهٖ فَبَكٰى فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَتَبْكِیْ اَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشُ وُجُوْهٍ وَشَقُّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةُ شَيْطَانٍ وَفِی الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ پکڑ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ سو لے گئے ان کو اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس سو پایا ان کو کہ وہ اپنی جان دے رہے ہیں یعنی نزع روح میں ہیں سو لے لیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھ لیا اپنی گود میں اور رونے لگے سو عبدالرحمن نے عرض کیا کہ آپ روتے ہیں اور آپ ہی منع کرتے تھے رونے سے فرمایا آپ نے نہیں میں رونے سے منع کرتا تھا و لیکن دو احمق فاجر کی آوازوں سے منع کرتا تھا ایک آواز رونے کی کسی مصیبت کے وقت اور نوچنا پیٹنا منہ کا اور پھاڑنا چیرنا گریبان کا دوسرے نوحہ کرنا چیخنا شیطان کا سا اور اس حدیث میں اور باتیں بھی ہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمَشْیِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

## باب جنازے کے آگے چلنے کے بیان میں۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عمرو بن عاصم سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے منصور سے اور بکر کوفی اور زیاد سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کو آگے چلتے تھے جنازے کے روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر چلتے تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی ہم کو سالم نے کہ ان کے باپ چلتے تھے آگے جنازہ کے اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمرؓ کی حدیث کی مانند روایت کی ابن جریج اور زیاد بن سعد اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی مانند اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث مرسل اس میں زیادہ صحیح ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے عبدالرزاق سے کہتے تھے کہا ابن مبارک نے حدیث زہری کی جو مرسل ہے اس میں زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے کہا ابن مبارک نے کہ گمان ہے مجھ کو کہ ابن جریج نے لی ہو یہ روایت ابن عیینہ سے کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد سے جو بیٹے ہیں سعد کے اور منصور اور ابوبکر اور سفیان نے زہری سے انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ سفیان بن عیینہ ہیں کہ روایت کی ان سے ہمام نے جنازے کے آگے چلنے میں سو بعضوں نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کہا آگے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور عمرؓ اور عثمان بھی۔

ف: پوچھی میں نے یعنی مؤلف نے یہ حدیث محمد سے سو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا کی ہے محمد بن بکر نے اور مروی ہے یہ حدیث یونس سے انہوں نے روایت کی زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر سب چلتے تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو سالم نے کہ باپ ان کے بھی آگے چلتے تھے جنازے کے کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

## باب جنازے کے پیچھے چلنے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَادُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوْهُ وَاِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے پوچھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے پیچھے چلنے کو تو فرمایا آپ نے دوڑنے سے ذرا کم چلنا چاہیئے سو اگر نیک ہے جلدی پہنچاؤ گے تم اس کو یعنی قبر میں اور اگر وہ بد ہے تو تمہیں دور کیا جاتا مگر آتش دوزخ والا اور جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے نہ اس کو پیچھے چھوڑنا چاہیے اور نہیں ہے اس کے ساتھ والوں میں جو اس سے آگے چلے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم ابن مسعود کی روایت سے مگر اسی استاد سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے ہیں ابی ماجد کی اس حدیث کو اور کہا محمد نے اور کہا حمیدی نے کہا ابن عیینہ نے پوچھا یحییٰ سے ابو ماجد کون ہے کہا انہوں نے ایک اڑتی چڑیا ہے کہ ہم سے روایت کی اس نے یعنی ایک مرد ہے مجہول الحال اس کا حال معلوم نہیں اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی کہتے ثوری اور اسحاق اور ابو ماجد کا حال معلوم نہیں اور ان کی دو حدیثیں ہیں ابن مسعود سے اور یحییٰ امام بنی تیم اللہ کے ثقہ ہیں کنیت ان کی ابوالحارث ہے اور ان کو یحییٰ الجابر بھی کہتے ہیں اور یہی یحییٰ المجبر بھی اور وہ کوفی ہیں روایت کی ان سے شعبہ نے اور سفیان ثوری اور ابوالاحوص اور سفیان بن عیینہ نے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّكُوْبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

## باب اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ

روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں سو دیکھا آپ نے کچھ لوگوں کو سوار تو فرمایا تم کو شرم نہیں آتی کہ فرشتے اللہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَاَنْتُمْ عَلٰی ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ پیروں پر چلتے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو۔

ف: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی مروی ہے ان سے موقوفاً بھی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

## باب اس بیان میں کہ جنازے کے ساتھ سواری پر چلنا بھی جائز ہے

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَّهُ يَسْعٰى وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهِ۔

روایت ہے سماک بن حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن سمرہ سے کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہمراہ جنازہ ابن دحداح کے اور حضرت ایک گھوڑے پر سوار تھے۔ وہ کودتا تھا اور ہم حضرت کے گرد تھے اور آپ اس کو چھوٹے چھوٹے قدموں سے لیے جاتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدل گئے ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ اور پھرے گھوڑے پر سوار ہو کر۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

## باب جنازہ جلد لے چلنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُوْهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ نے فرمایا جلدی لے چلو جنازے کو یعنی معمولی چال سے ذرا بڑھ کر چلو اس لیے کہ وہ جنازہ اگر نیک شخص کا ہے تو جلدی پہنچاؤ اس کو نیکی کی طرف اگر بُرے شخص کا ہے تو اتارو اس کو اپنی گردنوں سے۔

ف اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَتْلٰی اُحُدٍ وَّذِكْرِ حَمْزَةَ

## باب شہدائے احد اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے ذکر میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَاٰهُ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِیْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهٗ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتّٰى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ بُطُوْنِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا

روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے سیدنا حمزہؓ کے پاس جنگ احد کے دن یعنی ان کی شہادت کے بعد اور کھڑے ہوئے ان کے پاس سو دیکھا انہیں کہ ان کے ہاتھ پیر کاٹے گئے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر نہ خفا ہوتیں صفیہ یعنی حمزہ کی بہن اپنے دل میں تو میں ان کو چھوڑ

www.KitaboSunnat.com



بِنَمِرَةٍ فَكُفِّنَ فِيْهَا فَكَانَتْ إِذَا مُدَّتْ عَلٰى رَأْسِهٖ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا مُدَّتْ عَلٰى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهٗ قَالَ فَكَثُرَ الْقَتْلٰى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ قَالَ فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلٰثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُوْنَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُ عَنْهُمْ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْاٰنًا فَيُقَدِّمُهٗ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ۔

دیتا کہ کھا جاتے ان کو جانور پھر قیامت کے دن اُٹھائے جاتے ہیں جانوروں کے پیٹوں سے کہا راوی نے پھر منگائی آپ نے ایک چادر اور کفن دیا اس کو سو وہ چادر ایسی تھی کہ جب کھینچتے تھے سر پر کھل جاتے ان کے دونوں پیر اور جب کھینچتے پیروں پر تو کھل جاتا ان کا سر کہا راوی نے پھر شہید زیادہ ہوئے اور کپڑا کم، کہا راوی نے پھر کفن دیا ایک کپڑے میں ایک ایک مرد کو اور دو دو اور تین تین کو پھر دفن کیا ایک قبر میں سو پوچھنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شہیدوں میں کون قرآن زیادہ پڑھا تھا سو جو قرآن زیادہ پڑھا تھا اس کو آگے رکھتے قبلے کی طرف یعنی قبر میں، کہا راوی نے پھر دفن کر دیا ان سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو کہ انس سے مروی ہو مگر اسی سند سے۔

## بَابٌ اٰخَرُ
## دوسرا باب

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِيْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِّنْ لِيْفٍ عَلَيْهِ إِكَافُ لِيْفٍ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے مریض کی اور حاضر ہوتے تھے جنازے میں اور سوار ہوتے تھے گدھے پر اور قبول کرتے تھے غلام کی دعوت اور بنی قریظہ کہ ایک قبیلہ ہے یہود کا اس کی لڑائی کے دن آپ سوار تھے گدھے پر کہ اس کی لگام کھجور کے چھال کی رسی سے بنی تھی اور اس پر زین بھی اسی چھال کا تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مسلم کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور مسلم اعور ضعیف ہیں اور یہ مسلم بیٹے ہیں کیسان ملائی کے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَسِيْتُهٗ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُّدْفَنَ فِيْهِ فَدَفَنُوْهُ فِيْ مَوْضِعِ فِرَاشِهٖ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھگڑے لوگ ان کے دفن میں سو کہا ابوبکر نے میں نے سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات کہ کبھی نہ بھولا میں اس کو فرمایا حضرت نے نہیں قبض کرتا ہے اللہ تعالیٰ روح کسی نبی کی مگر اسی جگہ کہ جہاں دفن ہونا وہ چاہتا ہے پھر دفن کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بستر مبارک کی جگہ میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہیں حافظے کی طرف سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے، روایت کی ابن عباس نے ابی بکر صدیق سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابٌ اٰخَرُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ۔

## باب دوسرا

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ذکر کرو اپنے مردوں کی بھلائیاں اور باز رہو ان کی برائیوں سے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہیں اور روایت کی بعضوں نے عطاء سے انہوں نے عائشہؓ سے اور عمران بن ابی انس مصری ثابت زیادہ اور مقدم ہیں عمران ابن انس مکی سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ۔

## باب کندھوں سے جنازہ اتار دینے سے پہلے بیٹھنے کے بیان میں

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ساتھ جاتے کسی جنازے کے تو نہ بیٹھتے جب تک جنازہ قبر میں نہ رکھا جاتا سو سامنے آگیا ایک عالم یہود کا اور کہا اس نے ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں اے محمدؐ سو بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ان کی مخالفت کرو یعنی یہود کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کچھ قوی نہیں حدیث میں۔

## بَابُ فَضْلِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا احْتَسَبَ

عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِيْ سِنَانًا وَاَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلٰی شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اَخَذَ بِيَدِيْ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَا سِنَانٍ قُلْتُ بَلٰی قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَی الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ

## باب مصیبت کے ثواب میں جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے

روایت ہے ابی سنان سے کہا دفن کیا میں نے اپنے بیٹے سنان کو اور ابو طلحہ خولانی بیٹھے تھے قبر کے کنارے پر پھر جب چاہا میں نے قبر سے نکلنا پکڑ لیا انہوں نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت نہ دوں میں تجھ کو اے ابا سنان کہا میں نے کیوں نہیں کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرتا ہے کسی بندے کا لڑکا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے لے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کو سو وہ کہتے ہیں ہاں، پھر فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہٗ لے لیا تم نے پھل اس کے دل کا سو کہتے ہیں فرشتے ہاں پھر فرماتا ہے کیا کہا میرے بندے نے سو فرشتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔

کہتے ہیں تیری تعریف کی اور إنا للہ وإنا الیہ راجعون پڑھا سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر جنت میں اور اس کا نام رکھو بیت الحمد یعنی تعریف کا گھر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

## باب نماز جنازہ میں تکبیر کہنے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبش کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں اللہ اکبر کہا چار بار

ف: اس باب میں ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جابر اور انس اور یزید بن ثابت سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور یزید بن ثابت زید بن ثابت کے بھائی ہیں اور وہ بڑے ہیں ثابت سے حاضر ہوئے جنگ بدر میں اور زید نہیں حاضر ہوئے بدر میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا زید بن ارقم تکبیر کہا کرتے تھے ہمارے جنازوں کی نماز میں چار بار اور ایک بار تکبیر کہی انہوں نے ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھی ہم نے اس کی وجہ تو کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کہتے تھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا یہی مذہب ہے کہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے اور کہا احمد اور اسحاق نے جب پانچ تکبیریں کہے امام جنازے پر تو مقتدی بھی امام کی تابعداری کرے۔

## بَابُ مَا يَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

## باب نماز جنازہ کی دعاؤں کے بیان میں

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى

روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا روایت کی مجھ سے ابو ابراہیم اشہلی نے انہوں نے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے اللّٰھم سے انثانا تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو، کہا یحییٰ نے اور روایت کی مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل اور زیادہ کیا اس میں یعنی بعد انثانا کے ان لفظوں کو اللھم من احییتہ سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الْاِیْمَانِ — تو زندہ رکھ اسلام کے کاموں میں یعنی نیک عملوں پر اور جس کو مارے تو ہم میں سے تو مار اس کو ایمان یعنی توحید پر۔

ف: اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور عائشہؓ اور ابی قتادہ اور جابر اور عوف بن ابی مالک سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ابراہیم کے باپ کی صحیح ہے اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی غیر محفوظ ہے اور عکرمہ اکثر وہم کرتے ہیں یحییٰ کی حدیث میں اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے یعنی یہی حدیث وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد کو کہتے تھے ان سب روایتوں میں صحیح زیادہ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے جو مروی ہے ابی ابراہیم اشہلی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور پوچھا میں نے نام ابی ابراہیم اشہلی کا تو نہ جانا محمد نے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلٰوتِهٖ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ۔

روایت ہے عوف بن مالک سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ نماز پڑھتے تھے جنازے کی سو یاد کر لیا میں نے ان کی نماز میں سے ان کلمات کو اللّٰھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور دھو دے اس کے گناہوں کو رحمت کے اولوں سے جیسا کپڑا دھویا جاتا ہے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن اسماعیل نے کہا سب روایتوں سے زیادہ صحیح اس باب میں یہی حدیث ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

## باب نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کے پڑھنے کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ پڑھی نماز میں جنازے کی۔

ف اس باب میں ام شریک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور ابراہیم بن عثمان کی کنیت ابو شیبہ واسطی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور صحیح ابن عباسؓ سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا سنت ہے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ اَوْ مِنْ تَمَامِ

روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے کہ ابن عباس نے جنازے کی نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی سو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ تو سنت ہے راوی کو شک ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



السُّنَّةِ۔ مِنَ السُّنَّۃ کہا یا تمام السنۃ مطلب دونوں کا ایک ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اختیار کرتے ہیں سورۂ فاتحہ پڑھنا بعد تکبیر اولیٰ کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے نہ پڑھے سورۂ فاتحہ نماز جنازہ میں نماز جنازہ تو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود بھیجنا اور دعا کرنا میت کے لیے ہے اور یہی قول ہے ثوری وغیرہ کا اہل کوفہ سے۔

## بَابُ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمَيِّتِ وَالشَّفَاعَةُ لَهُ

## باب نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لیے شفاعت کرنے کے بیان میں

عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ

روایت ہے مرثد بن عبداللہ یزنی سے کہا مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازہ کی پڑھتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو ان کی تین صفیں کر دیتے پھر کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی جنت اس کے لیے واجب ہو گئی۔

ف اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور میمونہ سے روایت ہے جو بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مالک بن ہبیرہ کی حسن ہے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن اسحاق سے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے یہی حدیث اور داخل کر دیا انہوں نے مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے بیچ میں ایک شخص کو اور روایت ان کی یعنی جو اس سے پہلے مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُوا أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيَشْفَعُوا لَهُ إِلَّا شُفِّعُوا فِيهِ وَقَالَ عَلِيٌّ فِي حَدِيثِهِ مِائَةٌ فَمَا فَوْقَهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ مرے اور اس پر نماز جنازہ پڑھے ایک گروہ مسلمانوں کا کہ سو کو پہنچا ہو پھر شفاعت کریں اس کے لیے مگر شفاعت قبول کی جاتی ہے ان مسلمانوں کی اس میت کے لیے۔ اور علی بن حجر نے اپنی روایت میں کہا مائۃ فما فوقھا یعنی نماز جنازہ پڑھنے والے سو ہوں یا اس سے زیادہ۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور موقوف روایت کیا اس کو بعضوں نے اور مرفوع نہ کیا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

## باب اس بیان میں کہ طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ مکروہ ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا

روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا انہوں نے تین گھڑیوں میں منع کرتے تھے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اَنْ نُصَلِّیَ فِیْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَحِیْنَ یَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِیْرَةِ حَتّٰی تَمِیْلَ وَحِیْنَ تَضَیَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰی تَغْرُبَ۔

اور موتٰی کو دفن کرنے سے ایک تو جب آفتاب نکلے چمکتا ہوا جب تک بلند نہ ہو جاوے دوسرے جب کہ قائم ہوتی دوپہر جب تک کہ زوال نہ ہو تیسرے جب آفتاب جھکے ڈوبنے کو جب تک غروب نہ ہو۔

ف : کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے مکروہ کہتے ہیں نماز جنازہ کو ان گھڑیوں میں اور کہا ابن مبارک نے یہ جو حضرت کی حدیث میں وارد ہوا ان نقبر فیھن موتانا مراد اس سے نماز جنازہ ہے کہ نماز کے بغیر میت دفن نہیں ہوتا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے نماز جنازہ وقت طلوع آفتاب کے اور غروب کے اور ٹھیک دوپہر کو جب تک آفتاب ڈھل نہ جاوے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا ان اوقات مکروہہ میں جو مذکور ہوئے نماز جنازہ پڑھنا کچھ مکروہ نہیں۔

## بَابٌ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْاَطْفَالِ

## باب لڑکوں پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاکِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِیْ حَیْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ یُصَلّٰی عَلَیْهِ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوار ہو وہ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جدھر چاہے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جاوے۔

ف کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل اور کئی لوگوں نے سعید بن عبید اللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں نماز جنازہ پڑھی جاوے لڑکے پر اگرچہ وہ بعد پیدا ہونے کے رویا بھی نہ ہو فقط اس کی صورت بن گئی ہو۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَی الطِّفْلِ حَتّٰی یَسْتَهِلَّ

## باب اس بیان میں کہ لڑکا جب تک پیدا ہونے کے بعد رویا نہ ہو اس کی نماز نہ پڑھیں

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا یُصَلّٰی عَلَیْهِ وَلَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ حَتّٰی یَسْتَهِلَّ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ لڑکا کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے جب تک وہ بعد پیدا ہونے کے رو دے چلا وے نہیں۔

ف : کہا ابو عیسٰی نے اس حدیث میں اضطراب ہے سو بعضوں نے تو روایت کی ہے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعًا اور روایت کی اشعث بن سوار اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رض سے موقوفًا یعنی انہیں کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جاوے جب تک وہ رو وے نہیں اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

## باب نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی سہیل بن بیضاء پر مسجد میں۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہا شافعی نے کہا امام مالک نے نہ نماز جنازہ پڑھے مسجد میں اور شافعی نے کہا پڑھے اور حجت پکڑا اس حدیث کو۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ يَقُوْمُ الْإِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ

## باب اس بیان میں کہ نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا۔

روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے انس بن مالک کے ساتھ جنازے کی ایک مرد کے سو کھڑے ہوئے انس بن مالک اس جنازہ کے سر کے برابر پھر ایک عورت کا جنازہ لائے اور وہ قریش میں سے تھی اور کہا لوگوں نے اباحمزہ اس کی بھی نماز پڑھو سو کھڑے ہوئے انس اس جنازے کے بیچ میں یعنی عورت کی میت کے کمر کے مقابل سو کہا علاء بن زیاد نے ایسا ہی دیکھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے عورت کے جنازہ پر جہاں تم کھڑے ہوئے اور مرد کے جنازہ پر بھی جہاں تم کھڑے ہوئے تو انس نے کہا ہاں پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا اس بات کو یاد رکھو۔

ف اس باب میں سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے ہمام سے اسی کی مثل اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے تو اس میں وہم کیا سو کہا روایت ہے غالب سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ابی غالب سے ہے اور روایت کی ہے یہی حدیث عبدالوارث بن سعد اور کئی لوگوں نے ابی غالب سے روایت ہمام کی مثل، اور اختلاف ہے ابی غالب کے نام میں سو بعضوں نے کہا نافع ہے اور رافع بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث کے موافق مذہب ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسْطَهَا۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے جنازہ کے بیچ میں یعنی کمر کے مقابل۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے بھی حسین معلم سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْاٰنِ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا۔

## باب شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کے بیان میں

روایت ہے عبدالرحمٰن بن کعب سے کہ جابر بن عبداللہ نے خبر دی ان کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھا کر دیتے تھے دو دو آدمیوں کو جو شہید ہوتے تھے احد میں ایک ایک کپڑے میں یعنی کفن کے پھر فرماتے تھے کون ان میں سے زیادہ قرآن یاد رکھتا تھا پھر جب اشارہ سے بتاتے کہ اس کو قرآن زیادہ یاد تھا تو اس کو آپ قبر میں آگے رکھتے یعنی قبلے کی طرف اور فرماتے کہ میں گواہ ہوں ان کا قیامت کے دن یعنی ان کے ایمان اور وفاداری کا اور حکم کیا آپ نے ان کے خون سمیت دفن کر دینے کا اور نماز بھی نہیں پڑھی ان پر اور نہ غسل دیا۔

ف: اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی زہری نے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی نے روایت کی ہے جابر سے اور اختلاف ہے علماء کا شہید کے نماز جنازہ میں، سو بعضوں نے کہا اس کی نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور احمد اور کہا بعضوں نے کہ نماز پڑھی جائے شہیدوں پر اور دلیل لائے ہیں اس حدیث کو کہ حمزہ پر نماز جنازہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَاٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ أَصْحَابَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَقِيْلَ لَهُ مَنْ أَخْبَرَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

## باب قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

روایت ہے شعبی سے کہا خبر دی مجھ کو اس نے جس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے دیکھا ایک قبر کو دور تو صف باندھی آپ کے اصحاب نے اور نماز پڑھی حضرت نے اس قبر پر جنازہ کی سو کہا گیا شعبی سے کس نے خبر دی تم کو کہا ابن عباس نے۔

ف: اس باب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے قبر پر نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور کہا ابن مبارک نے جو میت بے نماز پڑھے دفن ہو گئی ہو اس کی قبر پر نماز پڑھ لیویں اور جائز کہا ابن مبارک نے نماز پڑھنا قبر پر اور کہا احمد اور اسحاق نے ایک مہینے کے اندر تک نماز جنازہ قبر پر جائز ہے اور ان دونوں نے کہا اکثر ہم نے سنا ہے ابن مسیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے . . .

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نماز جنازہ پڑھی ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک مہینے کے بعد۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلّٰی عَلَیْهَا وَقَدْ مَضٰی لِذٰلِكَ شَهْرٌ۔

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ام سعد وفات پا چکی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے گئے تھے پھر جب آئے تو ان پر نماز پڑھی ان کے مرنے کو مہینہ بھر ہو چکا تھا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صَلٰوةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی النَّجَاشِیِّ

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی پر نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاکُمُ النَّجَاشِیَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَیْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا کَمَا یُصَفُّ عَلَی الْمَیِّتِ وَصَلَّیْنَا عَلَیْهِ کَمَا یُصَلّٰی عَلَی الْمَیِّتِ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بھائی نجاشی مر گئے سو کھڑے ہو گئے ہم اور صف باندھی ہم نے جیسے صف باندھتے ہیں میت کے پاس اور نماز پڑھی ہم نے ان کی جیسے نماز پڑھتے ہیں جنازے کی۔

ف اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابی سعید اور حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث ابو قلابہ نے اپنے چچا ابی المہلب سے انہوں نے عمران بن حصین سے اور ابی المہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ

## باب نماز جنازہ کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَةِ فَلَهٗ قِیْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتّٰی یُقْضٰی دَفْنُهَا فَلَهٗ قِیْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا اَوْ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلٰی عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ صَدَقَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِیْ قَرَارِیْطَ کَثِیْرَةٍ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور قیراط تول میں پانچ جو کا ہوتا ہے اور جو جنازہ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ اس کے دفن سے فراغت ہو جائے تو اس کے لیے دو قیراط بھر ثواب ہے ایک ان قیراط کا مثل کوہ احد کے ہے یا چھوٹا ان میں راوی کو شک ہے کہ اَحَدُهُمَا فرمایا یا اَصْغَرُهُمَا، پھر راوی کہتا ہے کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث ابن عمرؓ سے تو انہوں نے پچھوا بھیجا حضرت عائشہؓ سے تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ ابو ہریرہؓ سچ کہتے ہیں تو کہا ابن عمرؓ نے ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا

ف: اس باب میں براء اور عبداللہ بن مغفل اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور ثوبانؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بابٌ اٰخَرُ

عَنْ اَبِی الْمُهَزَّمِ یَقُوْلُ صَحِبْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْهِ مِنْ حَقِّهَا

## دوسرا باب

روایت ہے ابوالمہزم سے کہتے تھے ابوہریرہؓ کے ساتھ میں رہا دس برس تک تو سنا میں نے ان سے کہ فرماتے تھے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو پیچھے چلا جنازے کے اور اُٹھاوے اس کو تین بار یعنی تین بار کندھا دیوے تو پورا کر چکا اس کا حق جو اس پر تھا۔

ف کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کی اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے ان کو شعبہ نے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقِیَامِ لِلْجَنَازَةِ

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰی تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ۔

## باب جنازہ دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہونے کے بیان میں

روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو جنازہ تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ پیچھے چھوڑ جاوے وہ تم کو یا اتارا جاوے کندھوں سے۔

ف اس باب میں ابی سعید اور جابر اور سہیل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدَنَّ حَتّٰی تُوْضَعَ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنازہ دیکھو تم تو کھڑے ہو جاؤ اور نہ بیٹھے جو جنازے کے ساتھ ہو جب تک جنازہ نہ اتارا جاوے کندھوں سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جو شخص ساتھ ہو جنازے کے وہ نہ بیٹھے جب تک نہ اتارا جاوے لوگوں کی گردنوں سے اور مروی ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم سے کہ وہ آگے چلے جاتے تھے جنازے سے اور بیٹھے رہتے تھے جب تک جنازہ ان کے پاس پہنچے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

## بَابٌ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ الْقِیَامِ

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ ذُكِرَ الْقِیَامُ فِی الْجَنَائِزِ حَتّٰی تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِیٌّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ

## باب جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونے کے بیان میں

روایت ہے حضرت علی رضؓ سے کہ انہوں نے یا کسی اور نے ذکر کیا جنازہ دیکھ کر کھڑے رہنے کا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے تو فرمایا حضرت علی رضؓ نے پہلے کھڑے ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھنے لگے۔

ف اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اس باب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں چار روایتیں ہیں تابعین سے کہ بعض ان کے بعض سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا، کہا شافعی نے یہ بہت صحیح ہے اس باب میں اور یہ حدیث ناسخ ہے حدیث اوّل کی کہ جس کے لفظ یہ ہیں: اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا یعنی حضرت نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور احمد نے کہا چاہے کھڑے ہو چاہے نہ ہو اور سند لائے اس حدیث کو کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے اور حضرت علی کا قول جو اوپر مروی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اس کا یہی مطلب ہے کہ اوّل اوّل آنحضرت جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے مگر پھر کھڑا ہونا چھوڑ دیا اور جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا

## باب اس بیان میں کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہے اور شق اوروں کے لیے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے سوا اوروں کے لیے ہے۔

یعنی ظاہر یہ ہے کہ لحد انبیاء علیہم السلام کے لیے اور شق اوروں کے واسطے ہے۔

ف: اس باب میں جریر بن عبداللہ اور عائشہؓ اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی غریب ہے اس سند سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ قَبْرَہٗ

## باب اس دعا کے بیان میں جو دفن میت کے وقت پڑھی جاتی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ خَالِدٍ اِذَا وُضِعَ الْمَیِّتُ فِیْ لَحْدِہٖ قَالَ مَرَّۃً بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَقَالَ مَرَّۃً بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ عَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رکھتے میت کو قبر میں یہ دعا پڑھتے اور ابو خالد راوی نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد میں تو یہ دعا پڑھتے بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنی قبر میں رکھتا ہوں اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مغفرت اور مدد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت یعنی طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یوں روایت کی بسم اللہ و باللہ و علی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب دونوں دعاؤں کا ایک ہے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ اور سندوں سے بھی ابن عمرؓ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ روایت کی یہ ابو الصدیق ناجی نے ابن عمر سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے بواسطہ ابو بکر الصدیق کے ابن عمر سے موقوفاً بھی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ یُلْقٰی تَحْتَ الْمَیِّتِ فِی الْقَبْرِ

## باب میت کے نیچے قبر میں کپڑا بچھانے کے بیان میں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ الَّذِي أَلْحَدَ قَبْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَلْحَةَ وَالَّذِي أَلْقَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُولُ أَنَا وَاللهِ طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ۔

روایت ہے محمد سے کہا جس نے لحد کھودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہ ابوطلحہ تھے اور جس نے بچھادی چادر مبارک آپ کی قبر میں حضرت کے نیچے وہ شقران تھے غلام آزاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جعفر نے اور خبر دی مجھ کو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے قسم ہے اللہ کی میں نے ہی بچھادی چادر مبارک نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں اور یہ شاید اس لیے بچھادی ہو کہ آپ کے بعد کوئی دوسرا نہ بچھادے کہ آپ کا بستر خاص تھا۔

ف اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسی نے حدیث شقران کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا بچھادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں چادر سرخ۔

ف کہا ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ سے وہ روایت کرتے ابی حمزہ قصاب سے جن کا نام عمران ابن عطا ہے اور مروی ہے ابی جمرہ ضبعی سے کہ نام ان کا نصر بن عمران ہے اور دونوں ابن عباس کے یاروں میں سے ہیں اور مروی ہے ابن عباس سے کہ مکروہ ہے میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور مقام میں محمد بن بشار کہتے ہیں کہ روایت کی ہم سے محمد ابن جعفر اور یحیی نے شعبہ سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباس سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ

## باب قبروں کو زمین کے برابر کر دینے کے بیان میں

عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ۔

روایت ہے ابی وائل سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابی الہیاج اسدی سے فرمایا میں تم کو بھیجتا ہوں اس کام کے لیے جس کے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا تھا کہ نہ چھوڑے تو کوئی قبر بلند مگر اس کو برابر کردے یعنی زمین کے اور نہ چھوڑے کسی تصویر کو بے مٹائے۔

ف اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسی نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ حرام کہتے ہیں قبر کے بلند کرنے کو زمین سے شافعی نے کہا میں حرام کہتا ہوں قبر کے بلند کرنے کو مگر زمین سے ایسی رہے کہ پہچانی جائے تاکہ اس پر کوئی چلے اور بیٹھے نہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوَطْءِ عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا

## باب اس بیان میں کہ قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے

عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا۔ نے قبروں پر نہ بیٹھو اور ان کی طرف نماز نہ پڑھو۔

ف اس باب میں ابوہریرہؓ اور عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے اسی اسناد کی مانند حدیث مذکور کے روایت کی ہم سے علی بن حجر اور ابوعمار نے ان دونوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے انہوں نے ابی مرثد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور اس میں ابی ادریس کا نام نہیں اور یہی صحیح ہے کہا ابوعیسیٰ نے کہا محمد نے ابن مبارک کی حدیث میں خطا کی ہے ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اس میں ابی ادریس خولانی کا نام اور حقیقت میں روایت بسر بن عبیداللہ سے ہے وہ روایت کرتے ہیں واثلہ بن اسقع سے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے عبدالرحمٰن بن جابر سے کہ ابی ادریس خولانی کا نام اس میں نہیں اور بسر بن عبیداللہ نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِيصِ الْقُبُوْرِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

## باب اس بیان میں کہ قبروں کو پختہ کرنا اور ان کے آس پاس اور ان کے اوپر لکھنا حرام ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهَا وَأَنْ تُوْطَأَ

روایت ہے جابرؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے پختہ بنانے سے اور اس کے اوپر یا اس کے پاس لکھنے سے اور اس کے اوپر مکان یا گنبد بنانے سے اور اس پر چلنے سے۔

ف کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور بعض علماء نے کہ انہیں میں حسن بصری بھی ہیں قبر پر لیپنے کو جائز کہا ہے اور شافعی نے کہا اگر لیپیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

## بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

## باب مقبرے میں جانے کی دعاؤں کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبروں پر سو ان کے سامنے کیا اپنا منہ اور کہا اَلسَّلَامُ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں سلام ہے تم پر اے قبروں والو اللہ بخشے ہم کو اور تم کو تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھے ہیں۔

ف اس باب میں بریدہ اور عائشہؓ سے روایت ہے اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی غریب ہے اور ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي

## باب زیارت قبور کے جائز ہونے کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## زیارۃ القبور بیان میں

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَۃِ قَبْرِ اُمِّہٖ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ۔

روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تم کو منع کر چکا تھا قبروں کی زیارت سے تو اب اجازت ہوئی محمدؐ کو اس کی ماں کی قبر کی زیارت کی سو تم بھی قبروں کی زیارت کرو کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

ف: مترجم: یہاں کئی باتیں سمجھنا اور بخوبی یاد رکھنا چاہیے اول یہ کہ ابتدائے اسلام میں زیارت قبور حرام تھی اور وجہ اس کی یہ تھی کہ لوگ شرک میں گرفتار تھے یہود و نصاریٰ تو قبروں کو مسجدیں بنا بنا کر نمازیں پڑھتے تھے سجدہ کرتے تھے دعائیں مانگتے تھے ناک رگڑتے تھے اوندھے پڑے رہتے تھے جھاڑویں دیتے تھے اعتکاف بیٹھے تھے ان کی شان میں حضرت نے فرمایا لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ یعنی لعنت اور پھٹکار کرے اور اپنی رحمت سے مہجور کرے اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کو کہ جنہوں نے سچے معبود کو چھوڑ کر انبیاؤں کی قبروں کو مسجود بنایا اور معبدیں قرار دیا تو جب کتاب والوں کا یہ حال تھا تو اور امی لوگ مشرکین مکہ وغیرہ کا کیا حال پوچھتے ہو تو اس وقت میں حضرت نے نئے نئے مسلمانوں کو بالکل قبرستان میں جانا حرام کر دیا تھا کہ اپنی عادت معہود کے موافق یعنے لوگ زیارت کے بہانے کھلے خزانے گور پرستی نہ کرنے لگیں یہ وجہ حرمت ہوئی تو جس زمانے میں یہ حالت ہویدا ہو اور ایسی قوم ظاہر اور پیدا ہو کہ عوام گور پرستی کرنے لگیں تو اس وقت میں خواص پر بھی زیارت قبر حرام ہو جاتی ہے چنانچہ اب ویسا ہی زمانہ ہے کہ ہر ہر قبر پر ہزاروں ساجد جمع ہیں کہ مساجد میں بھی اتنے نہیں تو حکم حرمت کا اس علت کے ساتھ ہے جیسے شراب کی حرمت بعلت نشہ ہے پھر جس میں نشہ پایا جاوے گا وہ حرام ہے اگرچہ نام اس کا شربت روح افزا یا لذت دلربا رکھیں۔ اسی طرح گور پرستی حرام ہے اگرچہ اس کا نام زیارت قبور رکھیں۔ دوسری بات یہ کہ علت حلال ہونے کی زیارت قبور کی خود حضرت نے اسی حدیث میں ارشاد فرما دی کہ زیارت قبور آخرت کو یاد دلاتی ہے تو ٹوٹی قبریں شکستہ بے مرمت ویرانہ میں جو واقع ہیں وہ البتہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں حسرت و ندامت کا سبب ہوتی ہیں، اور جن قبروں پر عمدہ عمدہ غلاف ہزاروں روپے کے پڑے ہیں لاکھوں روپے کے جواہرات جڑے ہیں گنبد فیروزی بنا ہے لباس زردوزی پڑا ہے جب ایسا سامان شاہانہ ہے وہاں دنیا سے کسی کو بیزاری ہو تو عجب دیوانہ ہے اس کے دیکھنے سے تو اور ہوس بڑھتی ہے حرص دنیا دو چند ہوتی ہے تو وہاں علت حلت مفقود ہے بلکہ سامان حرمت سب موجود ہے۔ کہ کوئی سجدہ کر رہا ہے کوئی لڑکا مانگتا ہے کوئی کہتا ہے پیر جی میرے بیٹے کو جلد بلاؤ کوئی کہتی ہے میرے خصم کو بیل بناؤ۔ کوئی صبح کو بے غسلی ٹانگ پھیلی چلی آتی ہے ہاتھ میں ملیدہ ہے سر پر صندل کہ حضرت کے پاس جاؤں تو دروازہ رزق کھلے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایسی زیارت کو آنحضرتؐ ملاحظہ فرماتے تو کفر کا حکم دیتے حلال و حرام کدھر کا اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین، انتہی۔ اس باب میں ابی سعید اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ زیارت قبور میں کچھ مضائقہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں یعنی اگر وجہ معانقہ نہ پائی جاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

## باب عورت کو زیارت قبور حرام ہونے کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی عورتوں کو جو قبروں کی زیارت کو جاویں۔

ف اس باب میں ابن عباس اور حسان بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم قبل رخصت دینے کے تھا جب حضرتؐ نے رخصت دی تو عورتوں کو بھی رخصت ہوگئی مردوں کے ساتھ۔ اور بعضوں نے کہا نہیں بلکہ عورتوں کو زیارت قبور مطلق حرام ہے کہ ان کو صبر کم ہوتا ہے اور رونا پیٹنا چیخنا چلانا بہت۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

## باب عورتوں کے زیارت قبور کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ قَالَ فَحُمِلَ اِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيْهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً مِّنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَّتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّي وَمَالِكًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَّعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ۔

روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا انہوں نے جب وفات پائی عبدالرحمن نے جو بیٹے ہیں ابوبکرؓ کے۔ بھائی ہیں حضرت عائشہؓ کے موضع حبشی میں کہ مکے کے قریب ہے کہا راوی نے پھر اٹھا لائے ان کو مکے میں اور دفن کیا اسی میں پھر جب آئیں حضرت عائشہؓ تو گئیں عبدالرحمن کی قبر پر اور پڑھیں یہ دو بیتیں۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم دونوں ایسے تھے جیسے دو ہمنشین بادشاہ جذیمہ کے کہ ایک ساتھ رہے برسوں زمانے میں یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کبھی جدا نہ ہوں گے پھر جب ہم جدا جدا ہوگئے تو گویا کہ میں اور مالک، باوصف مدتوں ساتھ رہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بھی ساتھ نہیں رہے پھر فرمایا حضرت عائشہؓ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر میں ہوتی تو تم کو وہیں دفن کرواتی جہاں تم مرے تھے اور اگر وقت موت میں تمہیں دیکھ لیتی تو اب کبھی قبر پر نہ آتی۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

## باب رات کو دفن کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ فَاَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِّلْقُرْاٰنِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے ایک قبر میں رات کو اور چراغ جلایا گیا آپ کے لیے سو لیا اس میت کو قبلے کی طرف سے اور کہا رحمت کرے اللہ تجھ پر تو بہت نرم دل رونے والا تھا اور بہت قرآن کی تلاوت کرنے والا اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھی۔

ف اس باب میں جابر اور یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ بڑے بھائی ہیں زید بن ثابت کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابن عباسؓ کی حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور کہا کہ میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں رکھیں اور بعضوں نے کہا کہ سرہانے کی طرف سے رکھ کر قبر میں کھینچ لیں اور رخصت دی بعض عالموں نے رات کو دفن کرنے کی۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ

## باب موتی کو اچھی طرح یاد کرنے کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہا گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ سو صحابہ نے اس کی بھلائی بیان کی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی یعنی میت کے لیے پھر فرمایا صحابیوں سے تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں۔ یعنی جسے تم سب مل کر اچھا کہو وہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک جسے برا کہو وہ برا ہے۔

ف اس باب میں عمر اور کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ مَا وَجَبَتْ قَالَ اَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ۔

روایت ہے ابی اسود دیلی سے کہا انہوں نے آیا میں مدینے میں سو میں بیٹھا تھا عمر بن خطابؓ کے پاس سو گزرے لوگ ایک جنازہ لے کر سو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی سو فرمایا حضرت عمرؓ نے واجب ہوگئی جنت سو کہا میں نے حضرت عمرؓ سے کیا چیز واجب ہوگئی کہا انہوں نے میں بھی وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کے لیے نیک گواہی دیں تین آدمی مگر واجب ہو جاتی ہے اس کے لیے جنت پھر کہا ہم نے یا رسول اللہ اگر دو آدمی گواہی دیں تو آپ نے فرمایا دو بھی خیر اور ایک آدمی کی گواہی ہم نے نہیں پوچھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي ثَوَابِ مَا قَدَّمَ وَلَدًا

## باب اس کے ثواب کے بیان میں جس کا ایک لڑکا مر چکا ہو

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلٰثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین لڑکے مر گئے ہوں اور پھر اس کو دوزخ کی آگ لگے مگر اتنی کہ جس میں قسم اتر جائے۔

ف اس باب میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابی ذر اور ابن مسعود اور ابی ثعلبہ اشجعی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور قرہ بن ایاس مزنی اور ابو ثعلبہ سے روایت ہے اور ابو ثعلبہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور وہ ابو ثعلبہ خشنی نہیں ہے یعنی اور شخص ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّآءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَّلٰكِنْ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے آگے مر گئے تین لڑکے یا لڑکیاں ایسے کہ جوانی کو نہ پہنچے تھے تو ہوں گے وہ اس کے لیے ایک مضبوط قلعہ دوزخ سے بچانے کو سو ابوذر نے کہا میں دو لڑکے آگے بھیج چکا ہوں ۔ آپ نے فرمایا دو بھی کافی ہیں قلعہ ہونے کو پھر کہا ابی بن کعب نے جو سردار ہیں سب قاریوں کے میں نے بھی ایک لڑکا آگے بھیجا ہے آپ نے فرمایا ایک بھی قلعہ ہو سکتا ہے مگر یہ قلعہ جب ہوں گے کہ پہلے مرنے کے ساتھ ہی صبر کرے اور نہ چیخے چلاوے نہ کپڑے پھاڑے ۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ابو عبیدہ نے نہیں سنا اپنے باپ سے کچھ بھی ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطٌ لِّاُمَّتِيْ لَمْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جس کے دو لڑکے آگے مرے ہوں اور اس کے میر منزل ہوں میری امت سے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بسبب ان کے بہشت میں سو عرض کیا حضرت عائشہؓ نے اور جس کا ایک میر منزل ہو آپ کی امت سے یعنی ایک لڑکا مرا ہو تو فرمایا آپ نے ایک بھی کافی ہے اے نیک توفیق دی گئی عورت پھر عرض کیا انہوں نے اور جس کا کوئی میر منزل نہ ہو آپ کی امت سے تو فرمایا آپ نے میں میر منزل ہوں اپنی امت کا کسی کی جدائی کی تکلیف ان کو ایسی نہیں جیسی میری جدائی کی

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد ربہ بن بارق کی روایت سے اور روایت کی ان سے کئی اماموں نے حدیث کے روایت کی ہم سے احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے عبد ربہ بن بارق سے سو ذکر کی حدیث اسی کی مانند اور سماک بن ولید حنفی کی کنیت ابو زمیل حنفی ہے ۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّهَدَآءِ مَنْ هُمْ

## باب اس بیان میں کہ شہید کون لوگ ہیں ؟

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ ہیں یعنی ایک طاعون یعنی وبا سے مرے دوسرے جو پیٹ چل کر دستوں سے مرے تیسرے جو ڈوب کر مرے ۔ چوتھے جو دب کر یا دیوار یا مکان کے نیچے مرے پانچویں جو اللہ کی راہ میں جہاد میں مرے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف اس باب میں انس اور صفوان بن امیہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلیمان بن صرد اور ابی موسیٰ اور عائشہ رضی سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ السَّبِیْعِیِّ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ اَوْ خَالِدٌ لِسُلَیْمَانَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ یُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِهٖ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ نَعَمْ

روایت ہے ابی اسحاق سبیعی سے کہا انہوں نے کہا سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے کہا سلیمان سے کیا سنا نہیں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جس کو مارا پیٹ نے یعنی ہیضہ یا بدہضمی یا کسی عارضہ سے پیٹ کے مرگیا تو اس پر عذاب نہ ہوگا قبر میں سو کہا کسی نے ان دونوں میں سے یعنی سلیمان نے یا خالد نے ہاں بیشک سنا ہے میں نے حضرت سے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور مروی ہے اور سند سے بھی۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

## باب اس بیان میں کہ وبا سے بھاگنا منع ہے

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِیَّةُ رِجْزٍ اَوْ عَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا۔

روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا طاعون کا اور فرمایا وہ ایک ٹکڑا بچا ہوا ہے اس عذاب سے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر سو جب کسی زمین میں طاعون ہووے اور تم بھی اس میں ہو تو اس میں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں ہو اور تم اس میں نہ ہو تو اس زمین میں داخل نہ ہو اور راوی کو شک ہے کہ حضرت نے رجز فرمایا یا عذاب معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف اس حدیث میں سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبدالرحمن بن عوف اور جابر اور عائشہ رضی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث اسامہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ

## باب اس بیان میں جو اللہ کو ملنا چاہے تو اللہ بھی اس کو ملنا چاہتا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کو ملنا چاہے اللہ بھی اس کو ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ کا ملنا برا جانے اللہ بھی اس کے ملنے کو برا جانتے۔

ف اس باب میں ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ رضی اور عائشہ رضی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے ذکر کیا کہ رسول اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذَالِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کو ملنا چاہے اللہ بھی اسے ملنا چاہے اور جو اللہ کے ملنے سے ناخوش ہو اللہ بھی اس کے ملنے سے ناخوش ہو کہا عائشہؓ نے تب میں نے پوچھا یا رسول اللہ ہم سب بُرا جانتے ہیں موت کو یعنی کسی کا دل موت کا راغب نہیں آپ نے فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب مومن کو بشارت ہوتی ہے اللہ کی رحمت اور خوشی اور جنت کی چاہتا ہے اللہ کا ملنا اور اللہ بھی مشتاق ہوتا ہے اسکے ملنے کا اور کافر کو جب بشارت ہوتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو بُرا جانتا ہے اللہ کے ملنے کو اور اللہ بھی دوست نہیں رکھتا اس کے ملنے کو۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهُ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ

## باب اس بیان میں جو اپنے آپ کو مار ڈالے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھنا چاہیے۔

عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ ایک شخص نے مار ڈالا تھا اپنے آپ کو تو اس پر نماز نہ پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعضوں نے کہا نماز پڑھی جاوے ہر شخص پر کہ جس نے نماز پڑھی ہو قبلے کی طرف اگرچہ اس نے اپنے آپ کو بھی مارا ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحاق کا اور احمد نے کہا نماز نہ پڑھے اس کی جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑھ لیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْمَدْيُوْنِ

## باب قرضدار کی نماز جنازہ کے بیان میں

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ فَقَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ سنا میں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے کہ بیان کرتے تھے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کا جنازہ لائے کہ نماز پڑھیں اس پر سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں سے فرمایا تم نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر اس لیے کہ وہ قرضدار ہے یعنی میں نہ پڑھوں گا کہا ابو قتادہ نے وہ قرض میرے اوپر ہے میں ادا کروں گا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا قرض لیا ہے تم نے اپنے ذمہ پر عرض کیا کہ پورا پھر نماز پڑھی آپ نے اس پر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف اس باب میں جابر اور سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یؤتی بالرجل المتوفی علیه الدین فیقول هل ترک لدینه من قضاء فان حدث انه ترک وفاء صلی علیه والا قال للمسلمین صلوا علی صاحبکم فلما فتح الله علیه الفتوح قام فقال انا اولی بالمؤمنین من انفسهم فمن توفی من المؤمنین وترک دینا فعلی قضاؤه ومن ترک مالا و هو لورثته ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے مرد کا جنازہ لاتے کہ اس پر قرض ہوتو آپ فرماتے تھے کیا چھوڑ گیا ہے یہ اپنے قرض کے برابر کچھ مال متاع پھر اگر لوگ بولتے کہ ہاں یہ چھوڑ گیا ہے اتنا مال کہ قرض ادا ہو جائے گا تو اس پر نماز پڑھتے اور نہیں تو فرماتے مسلمانوں کو کہ تم نماز پڑھ لو اپنے یار پر پھر جب اللہ نے بہت فتحیں عنایت کیں اور مال غنیمت کا آیا تو کھڑے ہوئے آپ یعنی منبر پر اور فرمایا کہ میں بہتر ہوں مومنوں کے حق میں ان کی ذات سے بھی زیادہ سو جو مومن مرجاوے اور قرض چھوڑ جاوے تو میرے ذمے پر ہے اس کا ادا کرنا اور جو چھوڑ جاوے مال ومتاع تو اسکے وارث لے لیں ۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن بکیر اور کئی لوگوں نے لیث بن سعد سے ۔

## باب ماجاء فی عذاب القبر

## باب : عذاب قبر کے بیان میں

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اقبر المیت او قال احدکم اتاه ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدهما المنکر والآخر النکیر فیقولان ما کنت تقول فی هذا الرجل فیقول ما کان یقول هو عبد الله ورسوله واشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فیقولان قد کنا نعلم انک تقول هذا ثم یفسح له فی قبره سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور له فیه ثم یقال له نم فیقول ارجع الی اهلی فاخبرهم فیقولان له نم کنومة العروس الذی لا یوقظه الا احب اهله الیه یبعثه الله من مضجعه ذلک وان کان منافقا قال سمعت

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قبر میں رکھا جاتا ہے میت یا فرمایا ایک تم میں کا آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھوں والے کہتے ہیں ایک کو ان میں سے منکر اور دوسرے کو نکیر سو دونوں اس میت سے کہتے ہیں کیا کہتا تھا تو اس شخص کے باب میں یعنی پیغمبر خدا کو پھر کہتا ہے وہ جو کہتا تھا کہ وہ بندے ہیں اللہ کے اور رسول اس کے ہیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ایسا ہی کہے گا پھر کشادہ کی جاتی ہے اس کی قبر ستر گز طول میں اور ستر گز چوڑان میں پھر نور بھر دیا جاتا ہے اس میں اور کہا جاتا ہے سوتا رہ سو وہ بندہ کہتا ہے اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور ان کو بھی خبر دوں یعنی ایسے عملوں کی جو میں نے کیے تھے تاکہ وہ بھی اس نعمت کو پاویں سو وہ فرشتے کہتے ہیں سوتا رہ جیسے دلہن سوتی ہے کہ کوئی نہیں جگاتا ہے اس کو مگر جو سب گھر والوں سے پیارا ہو یعنی خاوند اس کا یہاں تک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ۔

کر اٹھاوے تجھے اللہ تیری اس خوابگاہ سے یہ حال مومن کا ہے۔ اور اگر وہ میت منافق ہوتا ہے تو فرشتوں سے کہتا ہے سنتا تھا میں آدمیوں سے جو وہ کہتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ معلوم نہیں وہ فرشتے کہتے ہیں ہم کو معلوم تھا تو ایسا ہی کہے گا پھر حکم ہوتا ہے زمین کو کہ دبوچ لے اس کو اور وہ دبوچ لیتی ہے اس کو سو ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہتا ہے جب تک اٹھاوے اس کو اللہ اس کے پڑے رہنے کی جگہ سے۔

ف اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور براء بن عازب اور ابو ایوب اور انس اور جابر اور عائشہؓ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ یہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کو، کہا ابو عیسیٰ نے ابوہریرہؓ کی حدیث حسن ہے غریب ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مرتا ہے کوئی میت دکھائی جاتی ہے اس کو رہنے کی جگہ اگر وہ جنت والوں سے ہے تو جنت کی جگہ دیکھ لیتا ہے اور اگر دوزخ والوں سے ہے تو دوزخ کی جگہ دیکھ لیتا ہے پھر اس سے کہتے ہیں یہ تیری جگہ ہے جب اٹھاوے گا تجھ کو اللہ قیامت کے دن۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزَّى مُصَابًا

## باب مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تسلی اور تسکین اور دلاسا دیوے کسی مصیبت زدہ کو یا جس کا کوئی مر گیا ہو تو اس کو بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسا اس مصیبت زدہ کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع مگر علی بن عاصم کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے محمد بن سوقہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو اور کہتے ہیں بہت جو طعن ہوا لوگوں کا علی بن عاصم پر تو اسی حدیث کے سبب لوگ خفا ہوئے ان پر۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

## باب اس شخص کی فضیلت جو جمعہ کے دن مرے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو تو بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے اور جانچ اور امتحان سے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں ربیعہ بن سیف کے ساتھ مگر مروی ہے ابی عبدالرحمٰن حبلی سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے اور ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے کچھ سنا ہو عبداللہ بن عمرو سے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا۔

## باب میت کے جلد تجہیز و تکفین کرنے کے بیان میں

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے اے علیؓ تین چیزوں میں تاخیر نہ کیجیو ایک تو نماز میں جب وقت آ جاوے دوسرے جنازہ میں جب حاضر ہو جاوے یعنی موت اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب کوئی اس کی ذات پات والا ملے تجھ کو۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں متصل نہیں جانتا۔

## بَابُ آخَرُ فِي فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى ثَكْلَى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ۔

## باب ماتم پرسی کی فضیلت میں

روایت ہے ابی برزہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ماتم پرسی کرے اس عورت کی جس کا لڑکا مر گیا ہو اوڑھائی جاوے گی اس کو چادر جنت کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد کچھ قوی نہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ وَوَضَعَ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى۔

## باب جنازہ پر دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا ایک جنازے پر اور اٹھایا دونوں ہاتھوں کو پہلی بار اور پھر رکھ لیا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں، کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کہ آدمی ہر تکبیر کے وقت نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ہاتھ نہ اٹھاوے مگر پہلی اللہ اکبر کہتے میں اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مذکور ہے ابن مبارک سے کہا انہوں نے نماز جنازہ میں داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی ہاتھ باندھنے کی کچھ ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا ہاتھ باندھے جیسا اور نماز میں باندھتے ہیں، کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک اچھا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَلَيْهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ۔

## باب اس بیان میں کہ مومن کا جی لگا رہتا ہے قرض کی طرف جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دل و جان مومن کا لگا رہتا ہے اپنے قرض میں کہ جو اس پر ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم سے جو بیٹے سعد کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمرو بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔

# اَبْوَابُ النِّكَاحِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# یہ باب نکاح کے ہیں جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ۔

روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں سب پیغمبروں کی سنت ہیں شرم اور عطر لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

ف اس باب میں عثمان اور ثوبان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمر اور جابر اور عکاف سے روایت ہے حدیث ابی ایوب کی حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمود بن خداش سے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے ابی الشمال سے انہوں نے ابی ایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حفص کی حدیث کی مانند اور روایت کی یہی حدیث ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابی ایوب سے اور ذکر نہ کیا اس میں ابی الشمال کا اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی زیادہ صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَاءٌ۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہم جوان جوان تھے قدرت اور مقدور نکاح کا نہ رکھتے تھے سو حضرت نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے تم ضرور نکاح کرو اس لیے کہ وہ آنکھوں کو نیچا رکھتا ہے یعنی جھانک تاک سے بچاتا ہے اور بہت حفاظت کرتا ہے فرج کی یعنی زنا سے بچاتا ہے۔ سو جو شخص تم میں سے طاقت نہ رکھتا ہو نکاح کی تو وہ روزے رکھنا اختیار کرے کہ روزہ اس کے حق میں گویا خصی کرنا ہے۔

---

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے مانند اسی کے اور روایت کی ہے کئی شخصوں نے اعمش سے اسی حدیث کی مثل اور روایت کی ابو معاویہ اور محاربی نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

## باب عورتوں سے انکار رکھنے کے بیان میں

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا۔

روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ قبول نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے جدا اور بے تعلق رہنے کو جو عثمان بن مظعون چاہتے تھے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت دیتے عورتوں سے ہمیشہ جدا رہنے کو تو ہم تو خصی ہو جاتے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ۔

روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عورتوں سے ترک صحبت اور ترک علاقہ کرنے کو اور زیادہ کیا زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ بھی کہ پڑھی قتادہ نے یہ آیت وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً یعنی اللہ جل جلالہ وجل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے بھیجے بہت رسول تجھ سے پہلے اور کیں ان کیلئے بیبیاں اور اولاد

ف: اس باب میں سعد اور مالک بن مالک سے اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے انہوں نے سعد ابن ہشام سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور کہتے ہیں کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ فَزَوِّجُوْهُ

## باب اس بیان میں کہ جس کی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کرو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیغام بھیجے تمہارے پاس ایسا شخص کہ جس کی دینداری تم پسند کرتے ہو اور خلق بھی اس کے تو نکاح کر دو اس کو اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ زمین میں ہوگا اور بہت بڑا فساد پڑے گا یعنی دینداری کم ہو جائے گی اور بے دینی پھیلے گی۔

ف اس باب میں ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث عبدالحمید بن سلیمان کے خلاف بھی مروی ہوئی ہے سو لیث بن سعد نے روایت کی ابن عجلان سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا محمد نے حدیث لیث کی اشبہ ہے عبدالحمید کی حدیث کو محفوظ نہ گنا۔

عَنْ اَبِيْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ قَالَ اِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

روایت ہے ابو حاتم مزنی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے تمہارے پاس ایسا شخص کہ تم پسند کرو اس کے دین کو اور خلق اور عادات کو تو نکاح کر دو اس سے اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ ہوگا زمین میں اور بہت فساد لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر اس میں کچھ ہو یعنی مفلسی یا تنگ دستی کہ بیوی کو اپنی روٹی نہ دے سکے تو فرمایا آپ نے جب آوے تمہارے پاس ایسا شخص کہ پسند کرو تم اس کا دین اور عادات تو نکاح کر دو اس سے تین بار یہی فرمایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حاتم مزنی کو صحبت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر سوا اس حدیث کے کوئی حدیث ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو انہوں نے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ يَّنْكِحُ عَلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ

## باب اس بیان میں کہ لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو نکاح کرتے ہیں دین اور مال اور جمال کے لیے سو دین کے لیے نکاح کر یعنی ایسی عورت کہ دیندار ہو خواہ مال و جمال ہو یا نہ ہو پھر فرمایا خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ۔

ف اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عمر اور ابی سعید سے روایت ہے۔ ف حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي النَّظَرِ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ

## باب جس عورت سے پیغام نکاح کرے اسکو دیکھ لینے کے بیان میں

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ انہوں نے پیغام دیا ایک عورت کو نکاح کا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لے اس کو کہ دیکھنے میں امید ہے بہت الفت ہو تم دونوں میں۔

ف: اس باب میں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابی حمید اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اسی حدیث کے موافق اور کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دیکھ لے آدمی جس عورت کو پیغام دیا ہے نکاح کا مگر اس کا کوئی عضو نہ دیکھے جس کا دیکھنا حرام ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور جو حضرتؐ نے فرمایا: احریٰ ان یؤدم بینکما اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بیچ میں محبت ہمیشہ رکھے گا۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِيْ اِعْلَانِ النِّكَاحِ

## باب نکاح کے مشہور کرنے کے بیان میں

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبِ الْجُمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ۔

روایت ہے محمد بن حاطب جمحی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال اور حرام میں فرق فقط دف بجانے اور آوازوں کا ہے یعنی حرام چوری سے ہوتا ہے اور حلال شہرت سے۔

ف اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور جابر اور ربیع بنت معوذ بن عفراء سے اور حدیث محمد بن حاطب کی حسن ہے اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور ان کو ابن سلیم بھی کہتے ہیں اور محمد بن حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اپنے لڑکپن میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہور کرو اس نکاح کو اور عقد نکاح باندھو مسجدوں میں اور دف بجاؤ یعنی بعد نکاح ہو جانے کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہیں حدیث میں اور عیسیٰ بن میمون جو ابن نجیح سے تفسیر کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَالَ لَهَا اُسْكُتِيْ عَنْ هٰذِهٖ وَقُوْلِي الَّتِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا۔

روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں صبح کو اس شب کی کہ زفاف کیا گیا میرے ساتھ اور بیٹھ گئے میرے بچھونے پر جہاں تو بیٹھا ہے میرے نزدیک اور ہماری لونڈیاں دف بجاتی تھیں اور مرثیہ گاتی تھیں ان لوگوں کا جو شہید ہوئے تھے ہمارے باپ دادوں میں سے جنگ بدر کے دن یہاں تک کہ ایک ان میں سے یہ مصرع گانے لگی وفینا سے غد تک یعنی ہمارے درمیان ایک نبی ہے کہ کل کی بات جانتا ہے سو حضرت نے فرمایا خبردار چپ رہ اس بات کو نہ بول اور وہی کہہ جو پہلے کہتی تھی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

## باب اس بیان میں کہ جس نے نکاح کیا ہو اس کو کیا دعا دینا چاہیئے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّأَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو مبارکباد دیتے اور اس نے نکاح کیا ہوتا تو فرماتے بارک سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں برکت دے اللہ تجھ کو اور برکت دے تیرے تئیں اور جمع کرے تم دونوں کو خیر و خوبی کے ساتھ۔

ف: اس باب میں عقیل بن ابی طالب سے بھی روایت ہے حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مَا يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ عَلٰى اَهْلِهٖ

## باب جب صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم میں سے جب ارادہ کرے اپنی بیوی سے صحبت کا اور کہے بسم اللہ سے رزقتنا تک تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان میں کوئی اولاد مقرر کی ہوگی تو اس کو شیطان کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ يُسْتَحَبُّ فِيْهَا النِّكَاحُ

## باب ان وقتوں کے بیان میں کہ نکاح ان میں مستحب ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں اور صحبت کی مجھ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُبْنَى بِنِسَائِهَا فِي شَوَّالٍ

شوال میں اور حضرت عائشہؓ دوست رکھتی تھیں کہ زفاف کیا جاوے ان کی قرابت کی عورتوں میں سے شوال میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے کہ وہ اسماعیل سے روایت کرتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيمَةِ

## باب ولیمہ کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللهُ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبدالرحمٰن بن عوف پہ اثر زردی کا تو پوچھا یہ کیا ہے تو کہا انہوں نے میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے چھوہارے کی ایک گٹھلی سونے کے مہر پر سو فرمایا آپ نے اللہ برکت دے تجھ کو ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور عائشہؓ اور جابر اور زہیر بن عثمان سے روایت ہے حدیث انسؓ کی صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے ایک گٹھلی بھر سونا تین درہم اور ثلث یعنی ایک درم کی تہائی کے برابر ہوتا ہے اور اسحاق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا صفیہ کا جو بیٹی ہیں حیّ کی ستو اور کھجور پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے سفیان سے اسی کے مانند اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے بیٹے نوف سے اور سفیان بن عیینہ تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں کہ کبھی ذکر کرتے وائل اور نوف کا اور کبھی نہ کرتے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ أَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِي سُنَّةٌ وَطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللهُ بِهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام روز اول واجب ہے اور طعام روز ثانی سنت ہے اور طعام روز ثالث سمعہ ہے اور جو لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے اللہ اس کے کام سنا دے گا

لیعنی آخرت میں کچھ ثواب نہ ہوگا۔

ف ابن مسعودؓ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر زیاد بن عبداللہ کی سند سے اور زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر روایتیں کرنے والے ہیں، سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے ذکر کرتے تھے کہ محمد بن عقبی کہتے تھے کہ کہا وکیع نے زیاد بن عبداللہ باوجود بزرگی کے جھوٹ کہہ دیتے تھے اپنی حدیث میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ إِجَابَةِ الدَّاعِيْ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيْتُمْ۔

## باب دعوت قبول کرنے کے بیان میں

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت میں جاؤ جب بُلائے جاؤ

ف: اس باب میں علی اور ابی ہریرہؓ اور براء اور انس اور ابو ایوب سے روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ مَنْ يَّجِيْئُ إِلَى الْوَلِيْمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ شُعَيْبٍ إِلٰى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً فَإِنِّيْ رَأَيْتُ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجُلَسَآءَهُ الَّذِيْنَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِيْنَ دُعُوْا فَلَمَّا انْتَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِيْنَ دَعَوْتَنَا فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ۔

## باب ولیمہ میں جو بُلائے بغیر آوے اس کے بیان میں

روایت ہے ابی مسعود سے کہا انہوں نے آئے ایک شخص کہ ان کو ابو شعیب کہتے تھے اپنے غلام کے پاس کہ اسے لحام کہتے تھے اور کہا اس سے پکاؤ ہمارے لیے اتنا کھانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیوں کو اس لیے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں اثر بھوک کا سو پکایا اس غلام نے کھانا پھر بلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نشینوں سمیت جو ان کے ساتھ تھے سو جب کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے کو تو ساتھ ہو لیا ایک مرد کہ وہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا پھر جب حضرت دروازے پر پہنچے صاحب خانہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے کہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا سو اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آوے صاحب خانہ نے کہا ہم نے اجازت دی وہ بھی آوے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَزْوِيْجِ الْأَبْكَارِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَدَعَا لِيْ۔

## باب باکرہ سے نکاح کرنے کے بیان میں

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے اور آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپ نے کیا نکاح کیا تم نے اسے جابر سو کہا میں نے ہاں فرمایا آپ نے کنواری عورت سے یا بیوہ سے کہا میں نے بیوہ سے آپ نے فرمایا کسی کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا کہ وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ تحقیق کہ عبداللہ نے وفات پائی یعنی جابر کے والد نے اور چھوڑ گئے سات لڑکیاں یا نو راوی کو شک ہے تو میں ایسی عورت کو بیاہ لایا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ جو خدمت کرے ان کی اور پرورش کرے اور لڑکیوں کا پالنا جیسا بیوہ سے ہوتا ہے باکرہ سے کہاں ہوتا ہے تو حضرت نے دعا کی میرے لیے۔

ف اس باب میں ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

## باب اس بیان میں کہ نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ۔

روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک بن عبداللہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے اور کہا مؤلف نے کہ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے یونس بن ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت نکاح کرے اپنے ولی کی بغیر اجازت کے تو نکاح اس کا باطل ہے نکاح اس کا باطل ہے نکاح اس کا باطل ہے پھر اگر خاوند نے اس سے صحبت کی یا خلوت صحیحہ تو اس پر کامل مہر ہے، عوض میں اس کے جو حلال کیا اس نے اس کی فرج کو یعنی اس کی صحبت کے عوض پھر اگر تنازع ہو اور اختلاف پڑے تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحییٰ بن سعید انصاری نے اور یحییٰ بن ایوب اور سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے جو حافظ ہیں حدیث کے ابن جریج سے اسی کی مانند اور ابی موسیٰ کی حدیث یعنی جو اس حدیث کے اوپر گذری اس میں اختلاف ہے۔ روایت کیا اس کو اسرائیل اور شریک بن عبداللہ اور ابوعوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن الربیع نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ابوعبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابی اسحاق کا اور مروی ہے یونس بن ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی بردہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ثوری نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ یعنی نکاح درست نہیں بغیر ولی کے اور ذکر کیا بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے روایت کی انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے اور یہ صحیح نہیں یعنی ذکر کرنا ابی بردہ کا اس سند میں اور روایت ان لوگوں کی کہ روایت کرتے ہیں ابی اسحاق سے وہ ابی بردہ سے وہ ابی موسیٰ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اس لیے کہ سننا ان لوگوں کا ابی اسحاق سے اوقات مختلفہ میں ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری بڑے یاد رکھنے والے اور بہت ثابت ہیں حدیث میں ان لوگوں سے زیادہ جو روایت کرتے ہیں ابی اسحاق سے اس حدیث کو تو روایت انہی لوگوں کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے یعنی شعبہ اور ثوری کی روایت سے اور لوگوں کی روایت جو ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں بہتر ہے اسلیے کہ شعبہ اور ثوری نے سنا اس حدیث کو ابی اسحاق سے ایک مجلس میں اور ان لوگوں نے سنا ہے ابی اسحاق سے کئی مجلسوں میں اور اس کی دلیل کہ شعبہ اور ثوری نے ایک ہی مجلس میں سنا ہے یہ ہے کہ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو داؤد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے پوچھتے تھے ابو اسحاق سے کیا سنی ہے تم نے ابو بردہ سے یہ حدیث کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ سو کہا ابو اسحاق نے ہاں پس معلوم ہوا اس حدیث سے کہ سننا شعبہ اور ثوری کا اس حدیث کو ایک ہی وقت میں ہے اور اسرائیل بہت ثابت ہیں یعنی خوب روایت کرنے والے ہیں ابی اسحاق کی روایتوں سے، سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے مجھ سے جو فوت ہو گئیں ثوری کی حدیثیں جو مروی تھیں ابی اسحاق سے تو یہی سبب تھا کہ میں نے تکیہ کیا اسرائیل پر کہ وہ ابی اسحاق کی روایتوں کو خوب بیان کرتے تھے اور عائشہ کی حدیث اس باب میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح درست نہیں بغیر ولی کے حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی حجاج بن ارطاۃ سے اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے زہری کی حدیث میں جو مروی ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج نے کہا ملاقات کی میں نے زہری سے اور پوچھا میں نے کہ تم نے یہ حدیث روایت کی ہے یعنی سلیمان سے بیان کی ہے تو انہوں نے انکار کیا پس اسی سبب سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ انہوں نے کہا کہ یہ انکار کرنا ابن جریج کا کسی نے نہیں بیان کیا سوائے اسماعیل بن ابراہیم کے۔ کہا یحییٰ بن معین نے اور سننا اسماعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے کچھ ایسا قوی نہیں اس لیے کہ صحیح کی انہوں نے اپنی کتاب عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد کی کتابوں سے مقابلہ کر کے جو سنی تھی ابن جریج سے اور ضعیف کہا یحییٰ نے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت کو ابن جریج سے اور اسی حدیث پر عمل ہے جو فرمائی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے انہیں میں ہیں سعید بن مسیب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہم اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْأَعْلٰى هٰذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ وَأَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

## باب اس بیان میں کہ نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والی وہی عورتیں ہیں جو اپنے نکاح کرتی ہیں بغیر گواہوں کے کہا یوسف بن حماد نے یعنی جو راوی اس حدیث کے ہیں مرفوع کیا عبدالاعلیٰ نے اس حدیث کو تفسیر میں اور موقوف روایت کیا کتاب الطلاق میں اور مرفوع نہ کیا۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے غندر سے انہوں نے سعید سے مانند اسی کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہی صحیح ہے۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ اس نے مرفوع کیا ہو مگر وہی جو روایت کی عبدالاعلیٰ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے مرفوعاً اور مروی ہے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے روایت کی سعید سے یہی حدیث موقوفاً اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عباس سے انہی کا قول لانکاح الا ببینۃ یعنی نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے اور ایسا ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند موقوفاً۔ اس باب میں عمران بن حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور بعد ان کے تھے تابعین وغیرہم سے کہتے تھے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اس میں اختلاف نہیں سلف کا مگر ایک قوم نے متاخرین علماء سے اس میں اختلاف کیا ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ جب گواہی دیوے ایک شخص بعد ایک شخص کے یعنی دونوں کی گواہی وقت واحد میں نہ ہو اور دونوں ایک وقت میں نکاح میں حاضر نہ رہے ہوں تو اکثر علمائے کوفہ وغیرہم نے کہا کہ نکاح جائز نہیں جب تک دونوں ایک ساتھ عقد نکاح میں حاضر نہ ہوں۔ اور بعض اہل مدینہ نے کہا جب حاضر ہو ایک گواہ دوسرے کے بعد تو نکاح جائز ہے مگر اعلان ضرور ہے یعنی اگر اعلان کیا تو نکاح درست ہو گیا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے اہل مدینہ سے اور کہا بعض علماء نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی جائز ہے نکاح میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ

## باب خطبۂ نکاح میں

روایت ہے عبداللہ سے کہا سکھایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد نماز کا اور تشہد حاجت کا یعنی حاجت نکاح وغیرہ کی اور کہا انہوں نے تشہد نماز کا یہ ہے التحیات سے ورسولہ تک اور تشہد حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا یہ ہے الحمد للہ سے ورسولہ تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے مدد مانگتے ہیں اس سے اور مغفرت چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کی شرارت سے اور برے عملوں سے جس کو راہ بتاوے اللہ اس کا بہکانے والا کوئی نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ قَالَ عَبْثَرٌ فَفَسَّرَهَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ اتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝ اتَّقُوا اللهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ الآية

اور جس کو وہ بہکائے اس کا راہ دکھانے والا کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمدؐ بندے اس کے اور بھیجے ہوئے ہیں اس کے اور تشہد اول کے معنی کتاب الصلوۃ میں گزرے کہا راوی نے اور پڑھیں تین آیتیں یعنی اس تشہد نکاح کے بعد کہا عبثر نے تفسیر کی اس کی سفیان ثوری نے کہ وہ آیتیں یہ ہیں اتقوا اللہ سے تیسری آیت کے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ڈرو تم اللہ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مریو مگر مسلمان اور ڈرو اللہ سے کہ جس کا نام لے کر تم سوال کرتے ہو اور اسی کے نام سے ناتے جوڑتے ہوئے بے شک اللہ تمہارا نگہبان ہے ڈرو اللہ سے اور کہو بات پکی آخر آیت تک اور تیسری آیت کا ٹکڑا سدیدًا کے بعد یہ ہے يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ یعنی کہو تم بات پکی بناوے اللہ تمہارے کام اور بخش دے تمہارے گناہ اور جو طاعت کرے اللہ اور رسولؐ کی وہ پہنچا بڑی مراد کو۔

ف: اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبداللہ کی حسن ہے۔ روایت کی ہے یہ حدیث اعمش نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اس لیے کہ اسرائیل نے جمع کر دیا ان دونوں کو اور یوں کہا کہ روایت ہے ابی اسحاق سے انہوں نے روایت کی ابی الاحوص اور ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا بعض علماء نے کہ جائز ہے نکاح بغیر خطبہ کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ عالموں کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس خطبے میں تشہد نہ ہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

## باب کنواری اور بیوہ عورت سے اذن لینے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح نہ کیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جاوے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ کیا جاوے جب تک اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اذن نہ لیا جاوے اور اذن دینا باکرہ کا یہی ہے کہ جب اس سے پوچھیں تو وہ چپ رہے۔

ف: اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عائشہ رضؓ اور عرس بن عمیرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا کہ بیوہ عورت کا بھی نکاح نہ کریں جب تک اس سے حکم نہ لیں اگرچہ اس کا باپ ہی نکاح کرتا ہو اور اگر باپ نے بغیر اس کے حکم کے نکاح کر دیا اور اس نے پسند نہ رکھا تو نکاح درست نہ ہوا تمام علماء کے نزدیک، اور یہ حکم بیوہ کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا کنواری لڑکی میں کہ اس کا باپ نکاح کرے تو اکثر علماء کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اگر باکرہ کا نکاح کر دیا اس کے باپ نے اور وہ بالغہ ہے بغیر اس کے حکم کے اور وہ راضی نہیں اس نکاح سے تو نکاح درست نہیں اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ نکاح کر دینا باپ کو کنواری لڑکی کا صحیح و جائز ہے اگرچہ لڑکی اس سے راضی نہ ہو اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے یعنی ولی اس کا اس پر جبر نہیں کر سکتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور چپ رہنا اسکی یہی اجازت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ اور سفیان ثوری سے یہ حدیث وہ روایت کرتے ہیں مالک بن انس سے اور بعضے لوگوں نے اس حدیث کی دلیل سے کہا ہے کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہے اور اس حدیث سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا اس لیے کہ مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور اسی پر فتویٰ دیا ابن عباس نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے اس کے معنی اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ ولی بغیر اس کے حکم اور خوشی کے نکاح نہ کرے اور اگر ایسا کیا بھی تو باطل ہے نہ یہ کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہو اور یہی ثابت ہوتا ہے خنساء بنت خذام کی حدیث سے کہ جب نکاح کیا تھا ان کا ان کے باپ نے اور وہ بیوہ تھیں اور ناخوش تھیں اس نکاح سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح توڑ دیا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِكْرَاهِ الْيَتِيْمَةِ عَلَى التَّزْوِيْجِ

## باب اس بیان میں کہ یتیم لڑکی پر نکاح کے لیے جبر درست نہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے اس کے نکاح کے لیے حکم لیا جاوے پھر اگر وہ چپ ہو رہے تو یہی اس کا حکم ہے اور اگر انکار کیا اس نے تو اس پر زبردستی نہیں پہنچتی۔

ف: اس باب میں ابی موسیٰ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے یتیم لڑکی کے نکاح میں سو بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اس کا نکاح کر دیا بے اس کی اجازت کے تو نکاح موقوف ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جب تک وہ بالغہ نہ ہو اور جب وہ بالغہ ہوئی تو اسے اختیار ہے چاہے نکاح کو قبول رکھے اور چاہے باطل کر دے اور یہی قول ہے بعض تابعین وغیرہم کا اور بعضوں نے کہا نکاح جائز نہیں یتیمہ کا جب تک بالغ نہ ہو اور خیار نکاح میں جائز نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی وغیرہما عالموں کا اور احمد اور اسحاق نے کہا جب ہو گئی لڑکی یتیمہ نو برس کی اور پھر نکاح کیا اس کا اور راضی ہو گئی وہ تو نکاح جائز ہے اور اس کو اختیار نہیں بعد جوانی کے اور دلیل لاتے اس پر حضرت عائشہؓ کی حدیث کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زفاف کیا ان سے جب وہ نو برس کی تھیں اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب لڑکی نو برس کی ہو گئی تو وہ پوری عورت یعنی جوان ہے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ

## باب اس لڑکی کے بیان میں جس کے دو ولیوں نے دو شخصوں سے نکاح کر دیا ہو

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا یعنی دو شخصوں کے ساتھ تو وہ اوّل شخص کی بیوی ہو گی اور جس نے بیچی کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ تو وہ چیز اسی کے لیے ہے جس نے پہلے خریدی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا نہیں دیکھتے ہم اس میں کسی کا اختلاف کہ جب ایک عورت کے دو ولی ہوں ایک نے اس کا نکاح کر دیا پھر دوسرے کو اس کی خبر نہ تھی اس نے بھی اسی عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیا تو وہ پہلے کی بیوی ہو چکی اور یہ دوسرا نکاح باطل ہو گیا اور جب دونوں ولی ایک ہی وقت میں نکاح کر دیں تو دونوں کا نکاح باطل ہے اور یہی قول ہے ثوری اور احمد کا اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ

## باب اس بیان میں کہ غلام کا نکاح بغیر اذن مولیٰ کے درست نہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر کی حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن محمد سے جو پوتے ہیں عقیل کے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح یہی ہے کہ روایت کی عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے اور اسی پر عمل ہے تمام علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن سید کے درست نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق وغیرہم کا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے کہ روایت کی جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بغیر اذن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ ۔

اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مُهُورِ النِّسَاءِ

## باب عورتوں کے مہر کے بیان میں

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَضِيتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَجَازَهُ ۔

روایت ہے عاصم بن عبداللہ سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے جو قبیلہ بنی فزارہ سے تھی نکاح کیا اپنا اور مہر مقرر کیا دو جوتیاں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہے تو اپنے جان و مال سے دو جوتیوں پر اس نے کہا ہاں تو آپ نے اس کے نکاح کو جائز رکھا ۔

ف اس باب میں عمر اور ابی ہریرہؓ اور سہل بن سعد اور ابی سعید اور انس اور عائشہؓ اور جابر اور ابی حدرد الاسلمی سے روایت ہے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا مہر میں سو بعضوں نے کہا مہر وہی ہے جس پر دونوں راضی ہو جاویں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مالک بن انس نے کہا کہ مہر چوتھائی دینار سے کم نہیں ہوتا اور بعض اہل کوفہ نے کہا مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ طَوِيلاً فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلاَّ إِزَارِي هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَارُكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلاَ إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۔

روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے میں نے اپنے تئیں بخش دیا آپ کو سو کھڑی رہی بڑی دیر تک سو عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ مجھ سے نکاح کر دیجئے اس کا اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں سو آپ نے فرمایا کچھ تیرے پاس ہے مہر دینے کو سو کہا اس نے میرے پاس تو کچھ نہیں مگر میرا تہبند سو فرمایا آپ نے اگر تو اپنا تہبند اسے دے گا تو تو بے تہبند بیٹھا رہے گا سو فرمایا آپ نے ڈھونڈ کوئی چیز کہا اس نے مجھے کچھ نہیں ملتا فرمایا آپ نے کچھ تو ڈھونڈ اگرچہ ایک انگوٹھی ہو لوہے کی کہا راوی نے پھر ڈھونڈ آیا اور کچھ نہ پایا پھر فرمایا آپ نے تجھے کچھ قرآن یاد ہے اس نے کہا ہاں فلانی فلانی سورۃ کئی سورتوں کے نام لیے سو فرمایا آپ نے میں نے تیرا نکاح کر دیا اسی قرآن کے عوض جو تجھے یاد ہے یعنی وہ قرآن اس عورت کو پڑھا دیجیے یہی اس کا مہر ہے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شافعی کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ کہتے ہیں اگر کسی نے نکاح کر لیا اسی بہ کہ کچھ قرآن تعلیم کر دے اور کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو تو نکاح جائز ہے اور اس کو کچھ سورتیں قرآن کی سکھا دیوے اور بعضوں نے کہا نکاح تو جائز ہے مگر مہر مثل دینا واجب ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ اَبِی الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلَا لَا تُغَالُوْا صُدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِی الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰی عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلٰی اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً۔

روایت ہے ابی العجفاء سے کہا فرمایا عمر بن خطاب نے بہت نہ بڑھاؤ مہر عورتوں کا اس لیے کہ اگر مہر بڑھانا کچھ عزت کی چیز ہوتی دنیا میں یا تقویٰ کا موجب ہوتا آخرت میں اللہ کے نزدیک تو سب سے زیادہ اولیٰ اور بہتر اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے اور میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ہو کسی اپنی بی بی سے یا نکاح کیا ہو کسی اپنی صاحبزادی کا اور مہر باندھا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العجفاء سلمی کا نام ہرم ہے اور اوقیہ علماء کے نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیوں کے چار سو اسی درہم ہوتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْاَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

## باب اس شخص کے بیان میں جو لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور آزاد کرنا ان کا مہر ٹھہرایا۔

ف : اور اس باب میں صفیہ سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ جانا بعض اہل علم نے اس کو کہ عتق کو مہر ٹھہراوے بلکہ ضرور ہے کہ مہر اس کا سوائے عتق کے مقرر کرے اور قول اول زیادہ صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الْفَضْلِ فِی ذٰلِكَ

## باب اس کی فضیلت میں

عَنْ اَبِی بُرْدَةَ بْنِ اَبِی مُوْسٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰی اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيْئَةٌ فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰی اَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ

روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ ان کی نیکیوں کا ثواب دگنا ملے گا ایک وہ بندہ کہ جس نے حق ادا کیا اللہ کا اور اپنے آقاؤں کا تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دگنا ملے گا دوسرے وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو خوبصورت اور اس کو دینداری سکھاوے پھر آزاد کر کے نکاح کر لے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے کرے یعنی دکھانے سنانے نیک نامی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الاَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتَابُ الاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ۔

کے خیال سے نہ کرے تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دوگنا ملے گا اور ایک وہ مرد جو ایمان لایا پہلی کتاب یعنی تورات وانجیل پر یا ایک پر ان دونوں سے پھر آئی دوسری کتاب یعنی قرآن یا تورات کے بعد انجیل تو اس پر بھی ایمان لایا تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دُگنا ہے۔

ف روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ بیٹے حیؔ کے ہیں، روایت کی انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی حدیث کے معنی میں، حدیث ابی موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو بردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے اور روایت کی ہے شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن حی سے۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ اِبْنَتَهَا اَمْ لَا

## باب اس شخص کے بیان میں جو ایک عورت سے نکاح کرکے قبل صحبت کے طلاق دے تو اس کی بیٹی سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا فَاِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ اُمِّهَا۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے تو اس کو حلال نہیں اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اور اگر اس سے صحبت نہیں کی اور طلاق دے دیا اس کو تو جائز ہے اس کی لڑکی سے نکاح کرنا اور جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے یا نہ کی درست نہیں اس کو اس عورت کی ماں سے نکاح کرنا۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی یہ ابن لہیعہ نے اور مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں حدیث میں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جب نکاح کیا کسی عورت سے اور طلاق دے دیا اس کو قبل صحبت کے حلال ہے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اور جب نکاح کرے کسی عورت کی لڑکی سے اور طلاق دے اس کو قبل صحبت کے بھی تو بھی اس کی ماں سے نکاح درست نہیں یعنی بعد صحبت کے بدرجہ اولیٰ درست نہ ہوگا اس آیت کی دلیل سے کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے وَاُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ یعنی حرام ہیں تم پر تمہاری بیبیوں کی مائیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِيْ مَنْ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا اٰخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا

## باب اس کے بیان میں جو اپنی عورت کو تین طلاق دے اور وہ دوسرے شخص سے نکاح کرلے اور یہ شخص اس کو صحبت سے پہلے طلاق دیدے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا آئیں رفاعہ کی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نکاح میں تھی رفاعہ کے سو طلاق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَمَا مَعَهٗ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ۔

دیا انہوں نے مجھ کو اور تین طلاق دیئے سو نکاح کر لیا میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے اور ان کے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کونا یا کنارہ ہوتا ہے کپڑے کا یعنی رجولیت کامل نہیں نامرد ہیں فرمایا آپ نے کیا تو چاہتی ہے تو پھر رفاعہ سے نکاح کرنے کو یہ کبھی نہیں ہو سکتا جب تک تو اس کی یعنی عبدالرحمن کی لذت جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت نہ چکھے۔

www.KitaboSunnat.com

ف اس باب میں ابن عمر اور انس اور رمیصا یا غمیصا اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ جب عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دیئے اور اس نے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا اور اس نے طلاق دے دیا قبل جماع کے تو پہلے خاوند کو حلال نہیں جب تک دوسرا شوہر صحبت نہ کر چکا ہو۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهٗ
## باب محل اور محلل لہ کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ وَعَلِيٍّ قَالَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔

روایت ہے جابر اور علی سے کہا ان دونوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی محل اور محلل لہ کو۔

ف: مترجم۔ جس نے اپنی عورت کو تین طلاق دیئے ہوں اور ایک مرد اس سے اس نیت سے نکاح کرے کہ میں بعد صحبت کے اس کو طلاق دے دوں گا تاکہ یہ اپنے شوہر اول کے پاس پھر چلی جاوے تو اس مرد کو محل اور محلل بھی کہتے ہیں یعنی حلال کرنے والا عورت کا شوہر اول پر اور شوہر اول کو جس نے طلاق دی تھی ان کو محلل لہ کہتے ہیں یعنی حلال کیا گیا اس کے لیے عورت مگر یہ بولنا باعتبار ان کی نیت کے ہے اس لیے کہ عورت کے حلال ہونے میں خاوند اول پر اختلاف ہے کہ آگے مولینا ترمذیؒ کے کلام مبارک میں آتا ہے اور یہ حدیث دو طرح مروی ہے ایک میں مُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ اور ایک میں مُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ اور لعنت کا باعث یہ ہے کہ اس میں بے مروتی اور بے حمیتی اور خست نفس ہے اور یہ شوہر اول میں ظاہر ہے باقی شوہر ثانی میں موجب لعن یہ ہے کہ گویا اس نے اپنے جماع میں وجہ معاش اور سبب اجرت لینے کا ٹھہرایا گویا کرایہ کا بکرا ہے کہ جماع کے لیے مقرر کیا گیا ہے اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی اور جابر کی معلول ہے اور ایسا ہی روایت کیا اشعث بن عبدالرحمن نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے اور انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں اس لیے کہ مجالد بن سعید کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے انہیں میں سے احمد بن حنبل بھی ہیں اور روایت کی عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے علی سے اور اس روایت میں وہم کیا ہے ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے اور روایت کی مغیرہ نے اور ابن ابی خالد اور کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علیؓ سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی قیس سے انہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محل اور محلل لہ کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو القیس اودی کا نام عبدالرحمن بن ثروان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ سے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر اور سوائے ان کے اور یہی قول ہے فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور سُنا میں نے جارود سے ذکر کرتے تھے کہ وکیع بھی اس کے قائل تھے اور کہتے تھے کہ پھینک دینا چاہیے بات ان لوگوں کی جو اپنی عقل پر چلتے ہیں اس باب میں کہا وکیع نے اور کہا سفیان نے جب نکاح کرے کوئی آدمی کسی عورت سے اسی نیت سے کہ اسے حلال کردے شوہر اول کے لیے اور پھر اس کا جی چاہے کہ اس عورت کو اپنے ہی پاس رکھے اور جدا نہ کرے تو پھر دوسرا نکاح کرے وہ پہلا نکاح درست نہیں۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ نِکَاحِ الْمُتْعَةِ — باب متعہ کے نکاح کے بیان میں

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّةِ زَمَنَ خَیْبَرَ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ اور منع فرمایا شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے جس سال خیبر فتح ہوا۔

ف اس باب میں سبرہ جہنی اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔ حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے ابن عباس سے کسی قدر رخصت متعہ کی اور پھر انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو جب خبر کی ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اور امر کیا ہے اکثر علماء نے متعہ کے حرام ہونے کا اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے سفیان بن عقبہ سے کہ جو بھائی ہیں قبیصہ بن عقبہ کے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ اول اسلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی سو کسی عورت سے جتنے دن اسے وہاں رہنا ہوتا اتنی مدت مقرر کر کے نکاح کر لیتا تو وہ عورت اس کی خدمت کرتی اور مال واسباب کی حفاظت کرتی اور اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ یہ آیت اتری اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ یعنی مومن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اپنی فرجوں کی اور نہیں کھولتے ستر اپنے مگر اپنی بیویوں پر یا جن کے مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ ان کے یعنی لونڈیوں پر تو کہا ابن عباس نے جو ہو سوا ان دونوں کے وہ حرام ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ مِنَ النَّھْیِ عَنْ نِکَاحِ الشِّغَارِ — باب اس بیان میں کہ نکاح شغار حرام ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَھَبَ نُھْبَةً فَلَیْسَ مِنَّا۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ جلب نہ جنب اور نہ شغار کرنا چاہیے مسلمانوں کو اور جو اچک لیوے کسی کے مال کو ظلم سے وہ ہماری امت سے نہیں۔

مترجم کہتا ہے جلب زکوٰۃ میں یہ ہے کہ زکوٰۃ تحصیلنے والا اونٹ بکری والے لوگوں سے بہت دور اترے اور حکم کرے کہ سب اپنے اپنے جانور اس کے پاس لادیں تاکہ اس میں سے زکوٰۃ لے لیوے اس کو حضرت نے منع فرمایا کہ اس میں مال مواشی کو تکلیف ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ لینے والا خود جا کر جہاں جہاں ان کی چراگاہ اور پانی پلانے کے مقامات ہیں وہیں زکوٰۃ لے لیوے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ ہے کہ ایک گھوڑے پر آدمی سوار ہو جاوے اور دوسرا گھوڑا خالی اپنے ساتھ رکھے جب یہ تھک جاوے تو اس کوتل پر سوار ہو کر اپنے ساتھ والے سے مقابلہ کرے یہ بھی منع فرمایا اس لیے کہ اس میں ناانصافی ہے کہ ایک شخص ایک گھوڑے پر رہے اور دوسرا دو گھوڑے بدلے اور پھر اس سے مقابلہ کرے اور جنب کے بھی یہی معنی ہیں مگر بعضوں نے جنب کے معنی یہ بھی رکھے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے مواشی اور جانور لے کر نہایت دُور چلے جاویں کہ مصدق یعنی زکوٰۃ تحصیلنے والا غریب ان کے ساتھ دوڑتا پھرے اور شغار کے معنی خود مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے قول مبارک میں آتے ہیں ۔ ف: اس باب میں انس اور ابوہریرہؓ اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور وائل بن حجر سے روایت ہے ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الشِّغَارِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شغار سے ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ جائز نہیں ہے نکاح شغار اور شغار اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی دوسرے کو بیاہ دے اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اس کو بیاہ دے اور مہر درمیان میں کچھ نہ ٹھہرے یعنی گویا یہ عورتوں کی ادلا بدلی یہی مہر ہو وے اور بعض علماء نے کہا کہ نکاح شغار فسخ ہے اور حلال نہیں اگرچہ اس میں مہر بھی مقرر کریں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے عطا بن ابی رباح سے کہ انہوں نے کہا نکاح ان کا برقرار رکھا جاوے مگر مہر مثل لازم ہوتا ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا تُنْکَحُ الْمَرْأَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا وَلَا عَلٰی خَالَتِھَا

## باب اس بیان میں کہ بھانجی اور خالہ اور بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْأَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا اَوْ عَلٰی خَالَتِھَا۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی پر یا اپنی خالہ پر یعنی جب پھوپھی یا خالہ کسی کے نکاح میں ہوں تو اس کو اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح درست نہیں ۔

ف: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔ اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابی سعید اور ابی امامہ اور جابر اور عائشہؓ اور ابی موسیٰ اور سمرہ بن جندب سے روایت ہے ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْأَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا اَوِ الْعَمَّۃُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْھَا اَوِ الْمَرْأَۃُ عَلٰی خَالَتِھَا اَوِ الْخَالَۃُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِھَا وَلَا تُنْکَحُ الصُّغْرٰی عَلَی الْکُبْرٰی وَلَا الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی پر یعنی پھوپھی جس کے نکاح میں ہو وہ بھتیجی سے نکاح نہ کرے اور منع کیا کہ نکاح کی جاوے پھوپھی اپنی بھتیجی پر یا نکاح کی جاوے عورت اپنی خالہ پر یا نکاح کی جاوے خالہ اپنی بھانجی پر اور اسی طرح نکاح نہ کیا جاوے چھوٹی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے یعنی بھتیجی یا بھانجی سے جب بڑی موجود ہو یعنی خالہ یا پھوپھی نکاح میں ہو اور اسی طرح بڑی سے نکاح نہ کرے جب چھوٹی ہو یہ جملہ حضرتؐ نے اسی تاکید کے واسطے فرمایا جو مضمون اوپر ارشاد ہوا۔

ف: حدیث ابن عباس اور ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا ہم نہیں جانتے کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف ہو۔ کہتے ہیں کہ جائز نہیں کہ آدمی اپنے نکاح میں جمع کرے بھتیجی اور پھوپھی اور بھانجی اور خالہ کو پھر اگر نکاح کیا کسی عورت سے اور اس کی پھوپھی اپنے پاس یعنی نکاح میں ہے تو یہ نکاح باطل ہو گیا جو آخر میں کیا تھا یا خالہ اس کے پاس ہے تو بھی یہ نکاح باطل ہوا اور اگر پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا اور اس کی بھتیجی یا بھانجی اپنے پاس ہے تو بھی نکاح جو بعد میں ہوا باطل ہے اور یہی کہتے ہیں تمام علماء کہا ابوعیسیٰ نے ملاقات کی ہے شعبی نے ابوہریرہؓ سے اور روایت بھی کی ہے ان سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ بات تو انہوں نے بھی کہا صحیح ہے۔ کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی ہے شعبی نے بواسطہ ایک مرد کے بھی۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

## باب عقد نکاح کے وقت شرط کرنے کے بیان میں

عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّوْفٰى بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ

روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب شرطوں سے زیادہ اس شرط کی وفا ضرور ہے کہ جس سے تم نے حلال کیا ہو فرجوں کو۔

ف: روایت کی ہم سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے اسی کی مانند، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ انہیں میں ہیں عمر بن خطاب کہا انہوں نے جب نکاح کرے آدمی کسی عورت سے اور یہ شرط کرے کہ نہ لے جاوے گا اس کو اس کے شہر سے تو اس کو جائز نہیں وہاں سے لے جانا اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا اللہ کی شرط یعنی حکم مقدم ہے عورت کی شرط پر گویا ان کے نزدیک مرد کو درست ہے کہ لے جاوے اپنی بیوی کو جہاں چاہے اگرچہ عورت نے شرط کی ہو اپنے شہر سے نہ جانے کی اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ

## باب اس کے بیان میں جو مسلمان ہو اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ ابْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب اسلام لائے تو ان کے پاس دس بیبیاں تھیں ایام کفر کی وہ سب مسلمان ہوئیں ان کے ساتھ تبھی حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان میں سے چار چن لو یعنی جو چاہو اور باقی چھوڑ دو۔

ف: ایسا ہی روایت کیا معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے کہا زہری نے روایت پہنچی مجھ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محمد بن سوید ثقفی سے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے اور ان کے پاس دس عورتیں تھیں کہا محمد نے اور حدیث زہری کی صحیح ہے کہ مروی ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے بنی ثقیف سے طلاق دیا تھا اپنی عورتوں کو تو فرمایا اس سے عمر رضی اللہ عنہ نے تو رجعت کر ان سے نہیں تو میں پتھر ماروں گا تیری قبر کو جیسا کہ پتھر مارے گئے ابی رغال کی قبر کو۔ اور غیلان کی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا انہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ

## باب اس کے بیان میں جو مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں

عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ۔

روایت ہے ابی وہب جیشانی سے کہ انہوں نے سنا فیروز دیلمی سے کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کر لے تو ایک کو ان میں سے جس کو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

## باب اس کے بیان میں جو حاملہ لونڈی خریدے

عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْقِي مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ۔

روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو آب منی نہ پہنچاوے غیر کے لڑکے کو یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو اور اس کو اس نے خریدا تو اس سے صحبت نہ کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے مروی ہے کئی سندوں سے رویفع بن ثابت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کہتے ہیں جب خریدا کسی آدمی نے کسی لونڈی کو اور وہ حاملہ ہے تو اس سے جماع نہ کرے جب تک وضع حمل نہ ہو اور اس باب میں ابن عباس اور ابی الدرداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید سے روایت ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ يَسْبِي الْأَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ وَطْؤُهَا

## باب اس کے بیان میں جو جہاد میں قید کرے کسی عورت کو اور اس کا شوہر بھی ہو تو قید کرنیوالے کو اس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پکڑیں ہم نے کچھ عورتیں قید میں اوطاس کے دن اور اوطاس ایک میدان ہے دیار ہوازن میں کہ وہاں پر تقسیم کی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمتیں جنگ حنین کی اور ان عورتوں کے خاوند بھی تھے ان کی قوم میں سو ذکر کیا صحابیوں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی وقت اتری یہ آیت والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی حرام ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تم پر نکاح اور صحبت کرنا خاوند والی عورت سے مگر جن کے مالک ہو جاویں تمہارے ہاتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید سے اور ابی الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح ابی خلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے ہمام سے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

## باب زنا کی اجرت حرام ہونے کے بیان میں

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی شیرینی سے۔

ف: اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے روایت ہے اور ابی مسعود کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ أَنْ لَّا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

## باب اس بیان میں کہ ایک شخص کی پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام نہ دے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے قتیبہ نے کہا ابوہریرہ اس حدیث کو پہنچاتے تھے حضرت تک اور احمد نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر یعنی مثلاً ایک شخص دس روپے کو کوئی چیز بیچ گیا ہے کسی کے ہاتھ تو دوسرا ویسی ہی چیز آٹھ روپے کو اس کے ہاتھ بیچ کر پہلے شخص کی چیز کو پھروا نہ دے اور پیغام دیوے ایسی عورت کو نکاح کا کہ جس کو پہلے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ اس سے راضی ہو چکی ہے۔

ف: اس باب میں سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے کہا مالک بن انسؒ نے پیغام نکاح دینا دوسرے بھائی کے پیغام پر جبھی منع ہے کہ ایک شخص پیغام دے گیا ہو اور وہ عورت اس سے راضی ہو چکی ہو تو بعد اس کے کسی کو جائز نہیں کہ اس کو پیغام دیوے اور کہا شافعیؒ نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ پیغام نہ دیوے کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر یعنی ہمارے نزدیک یہ مراد ہے کہ جب ایک آدمی پیغام دے چکا کسی عورت کو اور وہ راضی اور راغب ہو گئی اس سے پھر کسی کو نہیں پہنچتا کہ اس کو پیغام دیوے۔ ہاں البتہ اس کی رضامندی اور رغبت معلوم ہونے سے پہلے دوسرے شخص کا پیغام دینا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا اور دلیل اس کی فاطمہ بنت قیس کی حدیث ہے کہ آئیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے کہ ابوجہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان دونوں نے مجھے پیغام نکاح دیا ہے تو فرمایا آپ نے ابوجہم تو ایسا مرد ہے کہ کبھی اپنی لاٹھی عورتوں سے اٹھاتا نہیں یعنی مار پیٹ کرتا ہے مگر معاویہ وہ فقیر ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں سو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نکاح کرنے اسامہ سے۔ سو معنی اس حدیث کے ہمارے نزدیک یہی ہے کہ جب تک فاطمہ نے خبر نہ دی تھی اپنی رضامندی کی کسی دونوں کے ساتھ اس سے پہلے حضرت نے یہ فرمایا اگر وہ خبر دے چکتیں حضرتؐ کو اپنی رضامندی سے تو حضرتؐ کبھی دوسری طرف اشارہ نہ کرتے اور اللہ خوب جاننے والا ہے اپنے رسولؐ کی مراد کو۔

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوُدَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِيْ عَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ خَمْسَةُ شَعِيْرٍ وَخَمْسَةُ بُرٍّ قَالَتْ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ أُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْتَ أُمِّ شَرِيْكٍ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَلٰكِنِ اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَعَسٰى أَنْ تُلْقِيْ ثِيَابَكِ فَلَا يَرَاكِ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَاءَ أَحَدٌ يَخْطُبُكِ فَآذِنِيْنِيْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ خَطَبَنِيْ أَبُوْ جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهٗ وَأَمَّا أَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيْدٌ عَلَى النِّسَاءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَزَوَّجَنِيْ فَبَارَكَ اللّٰهُ لِيْ فِيْ أُسَامَةَ۔

روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو داؤد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا خبر دی مجھ کو ابو بکر بن ابی الجہم نے کہا ابو بکر نے میں اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن دونوں گئے فاطمہ بنت قیس کے پاس سو بیان کیا انہوں نے کہ تین طلاق دیئے ان کو ان کے شوہر نے اور ان کے لیے نفقہ اور مکان بھی ایام عدت کے لیے مقرر نہ کیا اور رکھ دیئے میرے لیے دس قفیز غلے کے اپنے ایک چچیرے بھائی کے پاس پانچ قفیز جو کے اور پانچ قفیز گیہوں کے کہا فاطمہ نے پھر آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے یہ سب آپ کے آگے سو فرمایا آپ نے سچا کام کیا انہوں نے یعنی تیرے شوہر نے جو نفقہ اور مکان مقرر نہ کیا سو موافق شرع کے ہے پھر حکم دیا مجھ کو میں عدت بیٹھوں ام شریک کے گھر میں بعد اس کے فرمایا کہ ام شریک کے گھر میں تو مہاجرین جمع ہوتے ہیں تو عدت بیٹھ ابن ام مکتوم کے گھر سو وہاں اگر تو کچھ اپنے کپڑے اتارے تو تجھ کو کوئی نہ دیکھے گا پھر جب تیری عدت پوری ہو جاوے اور تیرے پاس کوئی پیغام نکاح لاوے تو میرے پاس آنا یعنی مشورے کو پھر جب میری عدت تمام ہو گئی تو نکاح کا پیغام دیا مجھ کو ابو جہم اور معاویہ نے۔ کہتی ہیں فاطمہ کہ پھر آئی میں حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ سے اس کا ذکر کیا سو فرمایا آپ نے معاویہ تو مالدار نہیں اور ابو جہم سختی کرنے والے ہیں عورتوں پر کہا فاطمہ نے پھر مجھے پیغام دیا اسامہ نے جو بیٹے زید کے ہیں سو نکاح کر لیا انہوں نے مجھ سے سو برکت دی مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے نکاح کرنے میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری نے ابی بکر بن ابی جہم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں یہ قول فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکحی اسامۃ یعنی فاطمہ نے یہ بھی کہا کہ مجھ سے حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ نکاح کر لے تو اسامہ سے روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انہوں نے ابی بکر بن ابی جہم سے یہی بات۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَزْلِ

## باب عزل کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُودُ أَنَّهُ الْمَوْؤُدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ كَذَبَتِ الْيَهُودُ إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ۔

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ ہم عزل کرتے ہیں اور عزل اسے کہتے ہیں کہ آدمی صحبت کرے عورت سے پھر جب انزال قریب ہو تو ذکر کو باہر نکال کے باہر ہی انزال کرے تاکہ عورت حاملہ نہ ہو۔ اور یہود کہتے ہیں کہ عزل کرنا چھوٹا موءودہ ہے یعنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دینا جیسے کفار کا دستور تھا تو یہود سمجھتے تھے کہ عزل بھی اس میں داخل ہے تو فرمایا حضرت نے غلط کہا یہود نے بیشک اللہ تعالےٰ جب کسی کو پیدا کیا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔

ف: اس باب میں عمر اور براء اور ابوہریرہؓ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ ہم عزل کرتے رہتے تھے اور وہ قرآن اترتا تھا یعنی اگر عزل میں کچھ برائی ہوتی تو قرآن میں نازل ہو جاتی۔

ف: حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء صحابہ وغیرہم سے عزل میں مالک بن انس نے کہا حرہ سے اجازت لیوے عزل کی اور لونڈی سے کچھ ضرور نہیں۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ

## باب عزل کی کراہت کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ قَالَ فِي حَدِيثِهِمَا فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا۔

روایت ہے ابی سعید سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا تو فرمایا کوئی تم میں سے جو عزل کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے زیادہ کیا ابن عمر نے اپنی حدیث میں کہ یہ نہیں فرمایا حضرت نے کہ عزل نہ کرو پھر دونوں راویوں نے کہا فرمایا حضرت نے کوئی جان اللہ کو پیدا نہ کرنی ہوگی مگر اللہ اس کو پیدا کر ہی دے گا یعنی عزل سے کیا فائدہ اگر اللہ کو اولاد منظور ہوگی ہزار عزل کرو کچھ نہ ہوگا۔

ف: اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے عزل کو۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

## باب بیوہ اور باکرہ کی شب باشی کی تقسیم میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ......

روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا انہوں نے اگر تو چاہے تو میں یہ بھی کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے و لیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَلٰکِنَّہٗ قَالَ السُّنَّۃُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِکْرَ عَلٰی امْرَأَتِہٖ اَقَامَ عِنْدَھَا سَبْعًا وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّیِّبَ عَلٰی امْرَأَتِہٖ اَقَامَ عِنْدَھَا ثَلٰثًا۔

انس نے یہی کہا کہ سنت یہ ہے کہ جب نکاح کرے آدمی باکرہ عورت کو اپنی بیوی پر تو رہے نئی عورت کے پاس سات روز تک اور جب نکاح کرے اپنی بیوی پر کسی بیوہ عورت سے تو رہے اس کے پاس تین دن یا تین دن کی باری مقرر کرے۔

ف اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور مرفوع روایت کیا اس کو محمد بن اسحاق نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے انس سے اور بعضوں نے اس کو مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں جب کسی کے پاس کوئی بیوی ہو اور وہ دوسری باکرہ عورت سے نکاح کرے تو سات دن اسی باکرہ کے پاس رہے پھر برابر ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہنا شروع کرے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّسْوِیَۃِ بَیْنَ الضَّرَائِرِ

## باب سوتوں کو برابر رکھنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَآئِہٖ فَیَعْدِلُ فَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ قِسْمَتِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِکُ وَلَا اَمْلِکُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شب باشی میں تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں کے درمیان میں اور عدل کرتے اور پھر کہتے یا اللہ یہ میری تقسیم ہے اس چیز میں جس کا میں اختیار رکھتا ہوں سو تو ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا میں اختیار نہیں رکھتا بلکہ تو اختیار رکھتا ہے یعنی محبت وغیرہ میں۔

ف: حضرت عائشہ کی حدیث اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرتؐ تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں میں آخر حدیث تک اور روایت کی ہے حماد بن زید اور کئی لوگوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے اور یہ حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا تو اختیار رکھتا ہے اور میں اختیار نہیں رکھتا اس سے محبت قلبی اور مودتِ دلی مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی بعض علماء نے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَھُمَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَشِقُّہٗ سَاقِطٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہوں کسی کے پاس دو عورتیں اور عدل نہ کرے ان میں یعنی شب باشی وغیرہ میں جس میں آدمی اختیار رکھتا ہو سو وہ قیامت کے دن آوے گا یعنی میدان حشر میں کہ ایک طرف کا آدھا بدن اس کا جھولا مارا ہوا ہوگا۔

ف مرفوع کیا اس حدیث کو ہمام بن یحییٰ نے روایت کی ہے انہوں نے قتادہ سے اور روایت کی ہشام دستوائی نے قتادہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے کہ لوگ ایسا کہتے تھے یعنی یہ بات لوگوں میں مشہور تھی معلوم نہیں کہ حضرتؐ کی فرمائی ہوئی تھی یا کچھ اور۔ اور ہم اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے مگر ہمام کی روایت سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا

## باب زوجین مشرکین میں سے ایک کے مسلمان ہونے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَهْرٍ جَدِيدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيدٍ۔

روایت کی ابی شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا زینب اپنی صاحبزادی صاحبہ کو ابی العاص بن ربیع پر نیا مہر باندھ کر اور نیا نکاح کر کے۔

ف: یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب اسلام لا دے اپنے شوہر کے قبل اور بعد اس کے پھر شوہر بھی مسلمان ہو اور عورت اس کی عدت میں ہو تو وہی شوہر اپنی عورت کا زیادہ مستحق ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَتِ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِي فَرَدَّهَا عَلَيْهِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمان ہو کر حضرتؐ کے زمانہ مبارک میں پھر آئی اس کی عورت مسلمان ہو کر پھر کہا اس نے یا رسول اللہ وہ میرے ہی ساتھ ایمان لا چکی تھی سو پھیر دیا آپ نے اس کو اس کے شوہر پر۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے سنا میں نے یزید بن ہارون سے کہ روایت کرتے تھے محمد بن اسحاق سے اس حدیث کو اور حدیث حجاج کی جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا اپنی صاحبزادی کو ابی العاص بن ربیع پر ساتھ نئے مہر کے اور نئے نکاح کے سو کہا یزید بن ہارون نے کہ حدیث ابن عباس کی بہتر ہے از روئے اسناد اور عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا۔

## باب اس ناکح کے بیان میں جو قبل تقرر مہر مر جاوے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ

روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ پوچھا گیا ان سے حکم اس شخص کا کہ نکاح کیا اس نے ایک عورت سے اور مقرر نہ کیا تھا اس کے لیے کچھ مہر اور نہ داخل ہوا تھا وہ اس پر کہ مر گیا سو جواب دیا ابن مسعود نے کہ اس عورت کا مہر ہے اس کے مثل کی عورتوں کے برابر نہ کمی ہے اس میں نہ زیادتی اور اس پر عدت ہے یعنی چار مہینے دس دن اور اس کو اپنے خاوند کے مال سے میراث بھی ہے سو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُودٍ

کھڑے ہو گئے معقل بن سنان اشجعی اور کہنے لگے حکم کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کو بھی جو ایک عورت تھی ہم میں کی ایسا ہی جیسا تم نے حکم دیا اس سائل کو سو خوش ہو گئے اُن کے سننے سے عبداللہ بن مسعود۔

ف: اس باب میں جراح سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض علماء نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کسی عورت سے کسی نے نکاح کیا اور اس سے خلوت کرنے اور تقرر مہر کے قبل ہم مر گیا تو اس کو میراث ہے مہر نہیں اور اس پر عدت واجب ہے اور یہی قول ہے علی بن ابی طالب کا اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور شافعی نے کہا اگر ثابت ہو حدیث بروع کی تو بیشک حجت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور مروی ہے امام شافعی سے کہ وہ مصر میں رجوع ہو گئے اس قول سے اور قائل ہوئے بروع بنت واشق کی حدیث کے۔

# أَبْوَابُ الرَّضَاعِ

# یہ باب ہیں دودھ پلانے کے بیان میں

## بَابُ مَا جَاءَ يُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ

## باب اس بیان میں کہ جو ناتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ سب دودھ سے بھی حرام ہوتے ہیں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا دودھ سے جو حرام کیا ہے نسب سے۔

ف اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس اور ام حبیبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے دودھ پینے سے جو حرام کیا ہے جننے سے یعنی نسب سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم کہ کسی کا اس میں اختلاف ہو۔ مترجم کہتا ہے جیسے نسب سے سات ناتے حرام ہوتے ہیں ویسے ہی دودھ سے بھی، اور وہ یہ ہیں مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں کہ ان سے نکاح بھی حرام ہے صحبت بھی اور مقدمۂ صحبت یعنی مساس وغیرہ اور ماں میں دادی نانی داخل ہے اور بیٹیوں میں پوتی پڑپوتی نواسی اور بہنیں تین طرح ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسی طرح بھتیجی اور بھانجی اگرچہ نیچے کی درجے کی ہو اور پھوپھیاں سگی ہوں خواہ سوتیلی خواہ اخیافی اور اسی طرح باپ دادا اور ماں اور نانی کی پھوپھیاں سب حرام ہیں اور خالائیں علیٰ ہذا القیاس۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَاجَآءَ فِیْ لَبَنِ الْفَحْلِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَاْذِنُ عَلَیَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰی اَسْتَاْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ قَالَتْ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِی الرَّجُلُ قَالَ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

## باب اس بیان میں کہ دودھ مرد کی طرف منسوب ہے

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے آئے میرے پاس چچا میرے دودھ کے اور اجازت چاہی انہوں نے میرے پاس آنے کی سو میں نے انکار کیا کہ میں اذن نہ دوں گی جب تک پوچھ نہ لوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ داخل ہووے تیرے پاس وہ تو چچا ہے تیرا سو کہا حضرت عائشہؓ نے مجھ کو دودھ پلایا ہے عورت نے اور نہیں دودھ پلایا ہے مرد نے پھر فرمایا آپ نے وہ چچا ہے تیرا چاہیے کہ آوے تیرے پاس۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم کہا ہے انہوں نے لبن فحل یعنی مرد کے دودھ کو اور اصل اس باب میں حدیث ہے حضرت عائشہؓ کی اور رخصت دی ہے بعض علماء نے مرد کے دودھ کی اور پہلا قول صحیح تر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ جَارِيَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدٰهُمَا جَارِيَةً وَالْاُخْرٰی غُلَامًا اَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اَللِّقَاحُ وَاحِدٌ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ ان سے پوچھا گیا مسئلہ ایک شخص کا کہ اس کے دو لونڈیاں ہیں یعنی دونوں اس کی موطوءہ ہیں اور دودھ پلایا ایک نے ایک لڑکے کو اور دوسری نے ایک لڑکی کو کیا درست ہے لڑکے کو کہ نکاح کرے اس لڑکی سے کہا ابن عباس نے نہیں درست ہے اس لیے کہ دونوں کے دودھ ایک ہی شخص کے جماع اور منی سے پیدا ہوئے ہیں۔

ف: اور یہی تفسیر ہے لبن الفحل کی اور یہ روایت اصل ہے اس باب میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

## بَابُ مَاجَآءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ۔

## باب اس بیان میں کہ ایک دو بار اگر لڑکا منہ میں دودھ لے تو اس سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی حرمت رضاعت کی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔

ف: اس باب میں ام فضل اور ابی ہریرہؓ سے زبیر اور ابن الزبیر سے روایت ہے اور ابن الزبیر روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے اور روایت کی محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے زبیر کے ہیں انہوں نے زبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور زیادہ کیا اس میں محمد بن دینار نے یہ لفظ کہ روایت کی زبیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح اہل حدیث کے نزدیک روایت ابن ابی ملیکہ کی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زبیرؓ سے وہ عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہا حضرت عائشہ نے اتری قرآن میں آیت عشر رضعات معلومات یعنی دس بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت کی ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہو گئی اس میں پانچ بار اور رہ گئی پانچ بار یعنی پانچ بار چوسنے سے حرمت رضاعت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ثابت ہوتی ہے پھر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی حکم رہا۔ روایت کیا ہم سے یہ قول حضرت عائشہؓ کا اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے اور حضرت عائشہ بھی یہی فتویٰ دیتی تھیں اور بعض بیبیاں اور بھی اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا اور احمد قائل ہیں اس حدیث کے جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار چوسنے سے اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حضرت عائشہ کے قول کی طرف جاوے تو وہ مذہب قوی ہے یعنی وہی کہ پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور خوف کیا انہوں نے اس میں حکم دینے سے اور بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہا ہے کہ قلیل وکثیر دونوں سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جب کہ وہ پیٹ میں جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

## باب اس بیان میں کہ ثبوت رضاعت کو ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّي لِحَدِيْثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ۔

روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا روایت کی مجھ سے عبید بن ابی مریم نے انہوں نے عقبہ بن حارث سے کہا عبداللہ نے اور سنی میں نے یہ روایت عقبہ سے بھی ولیکن روایت عبید کی مجھے خوب یاد ہے کہا عقبہ نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے سو آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ نکاح کیا میں نے فلانی عورت کی بیٹی سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے کہا راوی نے سو منہ پھیر لیا مجھ سے حضرتؐ نے کہا پھر آیا میں ان کے آگے سے سو کہا میں نے وہ جھوٹی ہے فرمایا آپ نے کیا ہوا؟ جب کہ اس نے کہا کہ میں نے دودھ پلایا تم دونوں کو چھوڑ دے تو اس عورت کو۔

ف: حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ سے جو بیٹے ہیں حارث کے اور اس میں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کیا اور یہ لفظ بھی نہیں ذکر کیا دعھا عنک اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کافی کہا ہے ایک عورت کی گواہی کو ثبوت رضاعت کے لیے اور ابن عباس نے بھی کہا ہے کہ گواہی ایک عورت کی کافی ہے رضاعت میں مگر اس سے قسم لی جاوے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعضوں نے کہا ایک عورت کی گواہی رضاعت میں ثابت نہیں جب تک زیادہ نہ ہوں اور یہی قول ہے شافعی کا اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وہ عبداللہ بیٹے ہیں عبیداللہ بن ابی ملیکہ کے اور کنیت ان کی ابو محمد ہے اور عبداللہ بن زبیر نے ان کو قاضی مقرر کیا تھا طائف میں اور کہا ابن جریج نے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے پایا ہے میں نے تیس ۳۰ صحابیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ سنا میں نے جارود سے جو بیٹے ہیں معاذ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جائز نہیں گواہی ایک عورت کی دودھ پلانے میں مگر ایک عورت کی گواہی سے اگر اپنی بیوی کو چھوڑ دیوے تو عین پرہیزگاری ہے۔

## بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّا فِي الصِّغَرِ دُوْنَ الْحَوْلَيْنِ

## باب اس بیان میں کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیئے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَآءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ وہ دو انتڑیوں میں پہنچ کر بجائے غذا قائم نہ ہو اور قبل دودھ چھڑانے کے پیوے یعنی جو مدت شرع میں دودھ چھڑانے کی ہے اس کے اندر

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیوے اور جو دو برس کامل کے بعد پیوے تو اس کا اعتبار نہیں اور فاطمہ بیٹی ہیں منذر کی وہ بیٹے ہیں زبیر کے اور وہ بیٹے ہیں عوام کے اور وہ بیوی ہے ہشام بن عروہ کی۔

## بَابُ مَا يُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ

## باب بردہ کے ادائے حق کے بیان میں

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ۔

روایت ہے حجاج بن حجاج اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ کیونکر ادا ہو مجھ سے یعنی میرے ذمہ سے حق دودھ پینے کا سو فرمایا آپ نے ایک بردہ میں غلام ہو یا لونڈی، یعنی ایک بردہ دودھ پلانے والی کو دے دیا تو اس کا حق ادا ہو گیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے اور حاتم بن اسماعیل اور کئی لوگوں نے ہشام سے جو عروہ کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن ابی حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ان لوگوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابوالمنذر ہے اور انہوں نے ملاقات کی ہے جابر بن عبداللہ سے اور کہا انہوں نے یہ جو حضرت سے پوچھا مایذہب عنی مذمۃ الرضاع اس کے معنی یہی ہیں کہ کونسی چیز ادا کر دیتی ہے تجھ سے ذمام یعنی دودھ پلانے کے حق کو تو آپ نے فرمایا جب دے دیا تو نے دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اس کا اور مروی ہے ابی الطفیل سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئی ایک عورت اور بچھا دی آپ نے ان کے لیے اپنی چادر مبارک کہ بیٹھیں اس پر پھر جب چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے انہیں نے دودھ پلایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

## باب اس لونڈی کے بیان میں جو آزاد ہو اور اس کا شوہر بھی ہو۔

٦

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ زَوْجُ بَرِیْرَۃَ عَبْدًا فَخَیَّرَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَھَا وَلَوْ کَانَ حُرًّا لَمْ یُخَیِّرْھَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا انہوں نے بریرہ کا شوہر غلام تھا سو مختار کیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو جدا کر لیا اس نے اپنے نفس کو یعنی خاوند سے اور اگر خاوند ان کا مرد آزاد ہوتا تو حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہ رض نے کہا کہ بریرہ کا خاوند مرد آزاد تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ف: حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رض سے کہ کہا حضرت عائشہ رض نے بریرہ کا خاوند غلام تھا اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے بریرہ کے شوہر کو کہ وہ غلام تھا اور اس کو مغیث کہتے تھے اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے کہتے ہیں اگر ہووے لونڈی نکاح میں آزاد کے اور پھر لونڈی آزاد ہو تو اس کو اختیار نہیں، اختیار جبھی ہے کہ وہ جب غلام کے نکاح میں ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رض سے کہ کہا حضرت عائشہ رض نے شوہر بریرہ کا حر تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روایت کی ابوعوانہ نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رض سے بریرہ کے قصے میں کہا اسود نے اور زوج اس کا حر تھا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِیْرَۃَ کَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِی الْمُغِیْرَۃِ یَوْمَ اُعْتِقَتْ بَرِیْرَۃُ وَاللّٰہِ لَکَاَنِّیْ بِہٖ فِیْ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ وَنَوَاحِیْھَا وَاِنَّ دُمُوْعَہٗ لَتَسِیْلُ عَلٰی لِحْیَتِہٖ یَتَرَضَّاھَا لِتَخْتَارَہٗ فَلَمْ تَفْعَلْ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ بریرہ کا خاوند غلام حبشی تھا بنی مغیرہ کا جس دن کہ آزاد ہوئیں بریرہ قسم ہے خدا کی گویا وہ میرے سامنے ہے کہ مدینے کے راستوں اور کناروں میں پڑا پھرتا تھا اور آنسو اس کے بہتے تھے اس کی داڑھی پر مناتا تھا بریرہ کو کہ پسند کرے اس کو سو نہ مانا بریرہ نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن ابی عروبہ پوتے ہیں مہران کے اور کنیت ان کی ابوالنضر ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ بریرہ اول ایک یہود کی لونڈی تھی ان کو حضرت عائشہ رض نے خریدا اور آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا حضرت نے آزاد ہونے کے بعد بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہے اس کے نکاح میں رہے یا نکاح فسخ کرے اسے خیار عتق کہتے ہیں کہ لونڈی کسی کے نکاح میں ہو تو جب آزاد ہو اسے اختیار ہے کہ خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے اور اس میں امام ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ اسے اختیار ہے خواہ خاوند اس کا حر ہو یا غلام اور تینوں اماموں کے نزدیک اس کو اختیار جب ہی ہے کہ خاوند اس کا غلام ہو اور اگر دونوں ایک ساتھ آزاد ہوں تو کسی کے نزدیک اختیار نہیں اگر خاوند آزاد کیا جاوے تو بیوی کا اختیار نہیں خواہ حرہ ہو خواہ لونڈی کذا فی شرح مشکوۃ مختصراً۔

## بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ
## باب اس بیان میں کہ اولاد عورت کی مالک یا شوہر کی ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ عورت کے ہم بستر کا یعنی شوہر یا مالک اس کے کا اور زانی کو پتھر ہیں۔

ف: اس باب میں عمر اور عثمان اور عائشہؓ اور ابی امامہ اور عمرو بن خارجہ اور عبداللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ زہری نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور اسی پر عمل ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَتُعْجِبُهُ

## باب اس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو دیکھے اور اس کو خوش آوے

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِي صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْيَاْتِ اَهْلَهُ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنی بی بی زینب کے پاس اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اور باہر نکل کر فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی عورت کو اور اس کو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے کہ اس کی بی بی پاس بھی وہی ہے جو اسکے پاس ہے یعنی فرج۔

ف: اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ہشام بن ابی عبداللہ رفیق ہیں دستوائی کے اور بیٹے ہیں سنبر کے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

## باب شوہر کے حق کے بیان میں جو عورت پر ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرٌ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں حکم کرتا کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا تو حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبل اور سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور طلق بن علی اور ام سلمہ اور ابن عمر سے روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی محمد بن عمرو کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہؓ سے۔

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَاْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ۔

روایت ہے طلق ابن علی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت بلاوے کوئی آدمی اپنی بیوی کو جماع کے واسطے تو فوراً حاضر ہو اور اگرچہ وہ تنور پر ہو یعنی روٹی پکاتی ہو

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا

روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا خصم رات کو راضی رہے اور اسی طرح وہ رات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ ۔

کاٹے تو داخل ہوگی جنت میں ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلٰى زَوْجِهَا

## باب عورت کے حق کے بیان میں جو مرد پر ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مومنوں میں کامل تر ایمان میں وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں اور سب میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیبیوں کے حق میں بہتر ہوں ۔

ف : اس باب میں عائشہؓ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ ثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْتَغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ وَلِنِسَآئِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَآئِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ ۔

روایت ہے سلیمان بن عمر بن الاحوص سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ وہ حاضر تھے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس تعریف کی اللہ کی آپ نے اور ثنا کی اس پر اور نصیحت کی اور سمجھایا لوگوں کو سو ذکر کیا راوی نے اس حدیث میں ایک قصہ اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا حضرت نے خبردار ہو اچھی طرح خیر خواہی کرو عورتوں کی اس لیے کہ وہ قید ہیں تمہارے نزدیک تم ان پر کچھ اختیار نہیں رکھتے سوائے اس کے یعنی صحبت وغیرہ کے مگر یہ کہ وہ کچھ بے حیائی کریں کھلی ہوئی یعنی شرارت سو اگر ایسا کریں تو دور کر دو ان کا بستر اور ایسا مارو ان کو کہ ہڈی نہ ٹوٹے یعنی بہت مار نہ مارو سو اگر کہنا مانیں تمہارا تو نہ ڈھونڈو ان پر تکلیف دینے کی راہ ۔ آگاہ ہو تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونوں پر بات چیت کرنے کو نہ بٹھاویں ایسوں کو کہ تم راضی نہیں ان سے اور گھر میں نہ آنے دیویں ان کو جن سے تم راضی نہیں آگاہ ہو اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ بخوبی پہنچاؤ ان کو روٹی کپڑا ان کا ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا عوان عندکم یعنی وہ قید ہیں تمہارے ہاتھوں میں ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اِتْيَانِ النِّسَآءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ

## باب اس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ اَتَى اَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَ

روایت ہے علی بن طلق سے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بعض آدمی ہم میں کا جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے ایک چسکی نکل جاتی ہے اور پانی کی قلت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تَكُوْنُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَإِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ۔

بھی ہوتی ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پاد دے تم میں سے کوئی تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں صحبت نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کچھ سچی بات سے شرماتا نہیں۔

ف: اس باب میں عمر اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی بن طلق کی حسن ہے سُنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتا میں علی بن طلق کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سوائے اس کے اور نہیں جانتا میں کہ یہ حدیث طلق بن علی سحیمی کی ہو گویا انہوں نے تجویز کیا کہ طلق بن علی کوئی اور صحابی ہیں حضرت کے ان کے سوا اور روایت کی ہے وکیع نے بھی یہ حدیث۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ

روایت ہے علی بن طلق سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پاد دے کوئی تم میں سے پھسکی تو وضو کرے اور صحبت نہ کرو عورتوں کے پیچھے سے۔

ف: یہ علی جو اس حدیث کے راوی ہیں طلق ہی کے بیٹے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ سے اس مرد کو جو جماع کرے کسی عورت سے یا مرد سے پیچھے سے

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الزِّيْنَةِ

## باب اس بیان میں کہ عورتوں کو سنگھار کر کے نکلنا منع ہے۔

عَنْ مَيْمُوْنَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّيْنَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُوْرَ لَهَا۔

روایت ہے میمونہ سے جو بیٹی ہیں سعد کی اور وہ خدمت کرنے والی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اتراتے والی کی سنگار کر کے اپنے شوہر کے سوا اور لوگوں کے لیے ایسی ہے جیسے اندھیرا قیامت کے دن کہ اس میں روشنی بالکل نہیں۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ از روئے حافظہ کے ضعیف ہیں اور وہ سچے ہیں اور روایت کی ان سے شعبہ اور ثوری نے اور روایت کی یہی حدیث بعضوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ

## باب غیرت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ۔

وسلم نے بیشک اللہ بہت غیرت رکھتا ہے اور اللہ کو غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جو حرام ہے اس پر

ف: اس باب میں عائشہؓ اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے، حدیث ابوہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے یحیٰی بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حجاج صواف کے بیٹے ہیں ابی عثمان کے اور ابی عثمان کا نام میسرہ ہے اور حجاج کی کنیت ابوالصلت ہے ثقہ کہا ہے ان کو یحیٰی بن سعید قطان نے روایت کی ہم سے ابو عیسیٰ نے انہوں نے ابو بکر عطا سے انہوں نے علی بن عبداللہ مدنی سے پوچھا میں نے یحیٰی بن سعید قطان سے حال حجاج صواف کا سو کہا یحیٰی نے وہ بہت دانا تا اور ہوشیار ہیں

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا

## باب اس بیان میں کہ عورت کو اکیلے سفر کرنا درست نہیں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا۔

روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ کسی ایسے سفر میں جاوے جو تین دن کا ہو یا زیادہ مگر جب حلال ہے کہ اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی اور محرم۔

ف اس باب میں ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی عورت ایک رات اور دن کا مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں عورت کے سفر کرنے کو مگر محرم کے ساتھ اور اختلاف ہے علماء کا اس عورت میں جو طاقت...... رکھتی ہو حج کی اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو آیا وہ حج کرے یا نہیں تو کہا ہے بعض علماء نے اس پر حج واجب نہیں اس لیے کہ محرم بھی راستے کی ضروری چیزوں میں داخل ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ حج اسی پر واجب ہے کہ جس کو راہ کی طاقت ہو مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا کا مضمون یہی ہے۔ سو علماء کہتے ہیں جب عورت کے ساتھ محرم نہ ہو تو اس کی طاقت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض علماء نے اگر راہ میں امن ہو تو وہ نکلے حج کے قافلے کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی کا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سفر نہ کرے ایک رات اور دن کے راستے تک مگر اس کے ساتھ محرم ہو۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ

## باب اس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے سو کہا ایک شخص نے انصار سے یا رسول اللہ کیا تجویز کرتے ہیں آپ حمو میں فرمایا حمو تو موت ہے۔

ف: مترجم کہتا ہے حمو شوہر کے عزیزوں کو بولتے ہیں اور مراد اس جگہ میں شوہر کے باپ اور بیٹوں کے سوا اور عزیز و اقارب اس کے ہیں کہ ان سے پردہ ضرور ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ حمو موت ہے یہ تشبیہ ہے یعنی جیسے موت سے پرہیز کرنا چاہیے ویسے ہی عورت کو شوہر کے بھائیوں اور عزیزوں سے پردہ اور پرہیز کرنا ضرور ہے اس باب میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے روایت ہے حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے وہ ایسی بات ہے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا خلوت میں نہیں رہتا ہے کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر تیسرا اس میں شیطان ہوتا ہے یعنی جب عورت اور مرد تنہا ایک مکان میں ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ شیطان شہوت انگیزی کرنے کو موجود رہتا ہے اور حمو زوج کے بھائیوں کو بولتے ہیں گویا آپ نے حرام کہا اس کو کہ زوج کے بھائی عورت کے ساتھ تنہا ایک مکان میں ہوں غرضیکہ ان سے پردہ ضرور ہے۔

**بَابٌ عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہو ان عورتوں کے گھروں میں جن کے شوہر نہیں ہیں گھر میں اس لیے کہ شیطان رواں ہوتا تمہارے ایک ایک کے بدنوں میں جیسا خون رواں ہوتا ہے کہا ہم نے اور آپ کے بدن میں بھی فرمایا مجھ میں بھی ولیکن اللہ نے مدد کی میری اس پر کہ وہ اسلام لایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعضوں نے مجالد بن سعید میں ان کے ضعف حافظہ کے سبب سے اور سنا میں نے علی بن خشرم سے کہتے تھے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے یہ جو حضرت نے فرمایا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ یعنی اللہ نے میری مدد کی اس پر کہ میں اس کے شر سے بچا رہتا ہوں کہا سفیان نے اس لیے کہ شیطان تو اسلام نہیں لاتا ہے یعنی غرض یہ ہے کہ جس نے فَاَسْلَمَ بفتح میم روایت کیا ہے الخ تو یہ معنی لیے ہیں کہ وہ شیطان اسلام لایا یعنی تابعدار ہو گیا شرع کا نافرمان نہ رہا مگر سفیان نے فَاَسْلَمُ کا لفظ بضم میم روایت کیا ہے اس کے معنی یہی ہیں کہ شیطان کے شر سے بچا رہتا ہوں۔ اور یہ جو حضرت نے فرمایا لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ تو مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند غائب ہو یعنی کہیں سفر کو گیا ہو اور مغیبات اس کی جمع ہے۔

**بَابٌ عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَرْاَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو پردہ ضرور ہے پھر جب نکلتی ہے تو تاکتا ہے اس کو شیطان یعنی تاکہ فتنے میں ڈالے اس کے سبب سے لوگوں کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابٌ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ أَنْ يُّفَارِقَكِ إِلَيْنَا۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تکلیف دیتی ہے کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اس کی حوروں بڑی آنکھوں والیوں میں سے یعنی جو جنت میں ملنی ہے نہ تکلیف دے تو اس کو تجھ پہ اللہ کی مار ہو ابھی لیے کہ وہ تو تیرے نزدیک غریب مسافر ہے تھوڑے دن میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آوے گا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور روایت اسماعیل بن عیاش کی شام کے لوگوں سے اچھی ہے یعنی جو حدیثیں اسماعیل شامیوں سے روایت کرتے ہیں وہ بہتر ہیں اور جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کرتے ہیں وہ منکر ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# یہ باب ہیں طلاق اور لعان کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

## باب طلاق سنی کے بیان میں۔

عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

روایت ہے یونس بن جبیر سے کہا پوچھا میں نے ابن عمرؓ سے مسئلہ اس شخص کا کہ طلاق دیا اس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو کہا عبداللہ نے تو نہیں جانتا عبداللہ بن عمر کو کہ اس نے طلاق دیا تھا اپنی بیوی کو کہ جب وہ حیض میں تھی سو پوچھا حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجعت کرے اس سے کہا حضرت عمر نے پوچھا میں نے حضرت سے گنے اس طلاق کو بھی ایک طلاق فرمایا حضرت نے چپ رہو بھلا دیکھو تو اگر وہ عاجز ہو یا دیوانہ ہو جاوے وہ طلاق کیوں نہ گنا جاوے اگر یہ دیوانہ ہو جاوے تو اس طلاق سے بھی جدائی ہو جاوے گی۔

ف مترجم کہتا ہے طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن کہ جس کو سنی بھی کہتے ہیں اور بدعی۔ احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دیوے اس طہر میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور چھوڑ دے اس کو کہ عدت گزر جاوے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہروں میں کہ جماع نہ کیا ہو اس میں اگر وہ عورت مدخول بہا یعنی اس سے صحبت کر چکا ہووے اور غیر مدخول بہا میں ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور صغیرہ یعنی نابالغ لڑکی اور حاملہ جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دی جاوے اور جائز ہے ان کو طلاق دینی بعد جماع کے بھی۔ بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں یا دو طلاقیں ایک دفعہ یا ایک طہر میں دیوے کہ رجعت نہ ہو اس کے بیچ میں اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اس طہر میں کہ جماع کیا ہو اس میں اور اسی طرح طلاق دینی اس کو حیض میں یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے اس سے رجعت کرنا جیسا اس حدیث ابن عمر میں مذکور ہے کذا فی شرح مشکوٰۃ اور یہ جو حضرتؐ نے عمرؓ سے فرمایا کہ چپ رہو یعنی اس بات کے پوچھنے کی کیا حاجت ہے وہ طلاق بھی خواہی نخواہی گنا جاوے گا۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فِی الْحَیْضِ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِیُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ طلاق دیا انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے حکم کر اس کو کہ رجعت کرے اس سے پھر طلاق دیوے اس کو جب وہ پاک ہو حیض سے یا حاملہ ہو۔

ف: حدیث یونس بن جبیر کی یعنی جو اوپر مذکور ہوئی جو مروی ہے ابن عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی حدیث سالم کی ابن عمرؓ سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق سنت یہی ہے کہ طلاق دیوے آدمی طہر میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب ایک طلاق دیوے ایک طہر میں تو وہ بھی سنت ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعضوں نے کہا سنت جبھی ہو گا کہ جب ایک طلاق دیوے اور یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دیوے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا حاملہ کو ہر مہینے میں ایک طلاق دیوے۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ

## باب طلاق میں لفظ البتہ کہنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ رُکَانَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیَ الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا اَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا اَرَدْتَ۔

روایت ہے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے طلاق دیا اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر یعنی یوں کہا طالق البتہ یعنی تجھ پر طلاق ہے یا تو مطلقہ ہے البتہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے میں نے کہا ارادہ کیا میں نے ایک طلاق کا فرمایا قسم ہے اللہ کی کہا میں نے قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ نے تو وہ وہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی پڑا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں جس میں لفظ البتہ کہے۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور مروی ہے حضرت علی سے کہ انہوں اس کو تین طلاق قرار دیا اور بعض علماء نے کہا یہ نیت پر مرد کے موقوف ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک ہے۔ اور تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی دو طلاق کی تو بھی ایک ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مالک بن انس نے کہا کہ طلاق البتہ میں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے صحبت ہو چکی ہے تو تین ہیں۔ اور شافعی نے کہا اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایک ہی ہے اور اس کو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی دو کی تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ — باب اپنی عورت سے امرک بیدک کہنے کے بیان میں

مترجم امرک بیدک کے معنی یہ ہیں کہ تیرے کام کا تجھے اختیار ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ۔

روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی نے انہوں نے سلیمان ابن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے کہا حماد نے پوچھا اس نے ایوب سے تم کس کو جانتے ہو کہ اس نے کچھ کہا ہو امرک بیدک کے باب میں کہ اس سے تین طلاقیں پڑتی ہیں سوائے حسن کے۔ ایوب نے کہا میں نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا اے اللہ تیری بخشش ہے یہ روایت پہنچی مجھ کو قتادہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں کثیر سے جو مولی ہیں بنی سمرہ کے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تین طلاقیں ہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر سے جو مولی ہیں ابن سمرہ کے سو پوچھی میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی ان کو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے تھے پہلے انہوں نے یہ روایت مجھ سے بیان کی تھی اب ان کو یاد نہ رہی۔

ف اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد بن زید سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سلیمان بن حرب نے انہوں نے حماد بن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابی ہریرہؓ پر اور ابو ہریرہؓ کی حدیث کو مرفوع نہ جانا انہوں نے یعنی یہ حضرت کا قول نہیں ابو ہریرہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے امرک بیدک میں سو کہا ہے بعض علمائے صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود ہیں کہ اس میں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علمائے تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید بن ثابت نے کہ اس میں اختیار عورت کا ہے جو چاہے عورت حکم کرے یعنی جب شوہر نے اس سے کہا کہ تجھے اپنے کام کا اختیار ہے تو عورت اگر اس کے جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لیے پسند کیا تو ایک ہی پڑے گا اور اگر دو کہے تو دو اور تین کہے تو تین، اور کہا ابن عمرؓ نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھے اختیار ہے اپنے کام کا اور اس نے تین طلاق دے لیے اپنے کو اور انکار کیا زوج نے اور کہا کہ میں نے تجھے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو قسم لی جاوے گی زوج سے اور اسی کا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتھ اور اہل کوفہ کا مذہب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت عمر اور عبداللہ کے قول کے موافق ہے یعنی اس میں ایک طلاق کا عورت کو اختیار رہے اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحاق ابن عمر کے قول کی طرف گئے یعنی جو اوپر مذکور ہوا۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخِيَارِ — باب بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی طلاق کا اور حضرتؐ کے پاس رہنے کا تو اختیار کیا ہم نے حضرت کے پاس رہنے کو تو کیا یہ طلاق تھوڑا ہی ہوا یعنی حضرت نے جو اختیار دیا اور ہم نے حضرتؐ کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑا۔

ف: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اسی کے مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا خیار میں سو روایت ہے کہ عمر اور عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے اپنے نفس کا تو وہ ایک طلاق بائن اپنے تئیں دے سکتی ہے اور مروی ہے یہ بھی ان سے کہ وہ ایک طلاق رجعی دے سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے پسند کرتی ہے یا اپنے نفس کو اور اختیار دیا اس کو دونوں باتوں کا اور اس نے اختیار کیا اپنے زوج کو تو بھی ایک طلاق پڑا اور اگر اس نے اختیار کیا اپنے نفس کو تو تین طلاق پڑے اور اکثر علماء اور فقہاء صحابہ اور جو ان کے بعد تھے عمر اور عبداللہ کے قول کی طرف گئے ہیں جو ابھی عنقریب مروی ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مگر احمد بن حنبل حضرت علیؓ کے قول کی طرف گئے ہیں۔

## بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ — باب اس بیان میں کہ جس کو تین طلاق دیئے ہوں اس کا روٹی کپڑا اور مکان شوہر پر واجب نہیں۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُغِيرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ۔

روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دیا مجھ کو میرے شوہر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تیرے لیے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر۔ کہا مغیرہ نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابراہیم سے تو کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عمرؓ نے نہیں چھوڑتے ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ اس نے یاد رکھا حضرت کے فرمودے کو یا بھول گئی، سو عمر رضی اللہ عنہ تو دلواتے تھے تین طلاق والی کو روٹی کپڑا اور مکان رہنے کو یعنی عدت تک۔

ف مترجم کہتا ہے کتاب اللہ سے حضرت عمرؓ کے قول میں یہ آیت مراد ہے أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مِنْ وُّجْدِكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مکان دو ان کو جہاں سے تم رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَفِي حَدِيْثِ دَاوٗدَ قَالَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

روایت ہے شعبی سے کہا داخل ہوا میں فاطمہ بنت قیس کے پاس اور پوچھا کیا حکم کیا تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا انہوں نے طلاق دیا مجھ کو میرے زوج نے طلاق بات یعنی تین طلاق سو وہ جھگڑی مکان اور روٹی کپڑے کے لیے سو نہ دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکان اور نہ نفقہ اور داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فاطمہ نے کہا حکم کیا مجھ کو آنحضرتؐ نے کہ عدت بیٹھوں میں ابن ام مکتوم کے گھر میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا انہیں میں ہیں حسن بصری اور عطا ابن ابی رباح اور شعبی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ جب خاوند اس کا اختیار رجعت کا نہ رکھتا ہو تو نفقہ اور سکنیٰ بھی اس پر واجب نہیں اور کہا بعض علمائے صحابہ نے کہ مطلقہ ثلث کو سکنیٰ بھی دیا جاوے اور نفقہ بھی انہی میں ہیں عمر بن خطاب اور عبداللہ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض علماء نے کہا کہ اس کو سکنیٰ چاہیے مگر نفقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور لیث بن سعد کا اور شافعی کا اور شافعی نے کہا ہم اس کو سکنیٰ یعنی مکان دلواتے ہیں قرآن کی دلیل سے کہ فرماتا ہے اللہ عزوجل لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ۔ یعنی نہ نکالو اپنے گھروں سے یعنی عورتوں کو اور وہ آپ بھی نہ نکلیں مگر جب کریں کھلی بے حیائی یعنی سخت کلامی اور بدگوئی کہ سختی کرے اپنے گھر والوں سے اور شافعی نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس کو گھر نہ دلوایا اس لیے کہ وہ سخت کلامی کرتی تھیں اپنے گھر والوں سے اور امام شافعی نے کہا مطلقہ ثلاث کو نفقہ بھی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی دلیل سے جس میں قصہ فاطمہ بنت قیس کا مذکور ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

## باب اس بیان میں کہ طلاق قبل نکاح کے واقع نہیں ہوتا یعنی عورت اجنبیہ پر

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهٗ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهٗ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں ابن آدم کی اس میں جس کا وہ مالک نہیں اور عتق نہیں اس میں کہ جس کا وہ مالک نہیں اور طلاق نہیں اس میں جس کا وہ مالک نہیں۔

ف: اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ سب سے اچھی ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے۔ اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور جابر بن زید سے اور کتنے فقہا تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کی طرف نسبت کر کے کہے تو طلاق واقع ہو جاتا ہے مثلاً اگر کہے کہ فلانے قبیلے یا فلانے شہر کی فلانی عورت سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے تو اس پر طلاق واقع ہوتا ہے یعنی بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے کہ انہوں نے کہا کہ جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوتا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ انہوں نے کہا اگر نام لے کسی عورت کا مقرر کر کے مثلاً کہے ہندہ سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہے کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اس پر طلاق ہے یا یوں کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانے قبیلہ کی عورت سے یا فلانے شہر کی عورت سے تو جب وہ نکاح کرے گا ان عورتوں سے اس پر طلاق پڑ جاوے گا اور ابن مبارک نے اس میں تشدد کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو میں یہ بھی نہیں کہتا کہ وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور مروی ہے کہ کسی نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا حکم اس شخص کا کہ قسم کھائی اس نے طلاق کے ساتھ یعنی کہا کہ میں جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق ہے پھر خواہش ہوئی اس کو نکاح کی تو آیا اس کو نکاح کرنا جائز ہے یعنی نکاح جس عورت سے کرے گا اس پر طلاق واقع ہوگا یا نہیں اور جائز ہے اس کو عمل کرنا ان فقہا کے قول پر جنہوں نے اجازت دی ہے اس نکاح کی تو ابن مبارک نے جواب دیا کہ اگر وہ شخص قبل اس بلا کے ان کے قول کو حق جانتا تھا جنہوں نے رخصت دی ہے اس کو نکاح کی تو جائز ہے اب بھی اس کو عمل کرنا ان کے قول پر اور جو شخص پہلے سے ان کے قول کو پسند نہ کرتا تھا تو اس کو اس بلا میں مبتلا ہونے کے بعد بھی اس پر عمل کرنا جائز نہیں اور احمد نے کہا اگر اس نے نکاح کر لیا تو میں حکم نہیں کرتا کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور اسحاق نے کہا کہ میں رخصت دیتا ہوں عورت منسوبہ سے نکاح کرنے کی بدلیل حدیث ابن مسعودؓ کے اور عورت منسوبہ کا بیان اوپر گزرا اور نہیں کہتا میں کہ حرام ہے اس پر اس کی عورت، اور وسعت دی اسحاق نے غیر منسوبہ عورت میں۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ طَلَاقَ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ

## باب اس بیان میں کہ لونڈی کے طلاق دو ہی ہیں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَنَا أَبُو عَاصِمٍ نَا مَظَاهِرٌ بِهٰذَا

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کے دو ہی طلاق ہیں اور عدت اس کی دو ہی حیض ہیں یعنی دو طلاق میں وہ بائنہ ہو جاتی ہے جیسے حرہ تین طلاق میں کہا محمد بن یحییٰ نے اور خبر دی ہم کو اس حدیث کی ابو عاصم نے روایت کی انہوں نے مظاہر سے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہؓ کی غریب ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر مظاہر بن اسلم کی روایت سے اور مظاہر کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوائے اس کے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث کی رو سے امام اعظمؒ کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا اعتبار عورت سے ہے اگر عورت حرہ ہے تو تین طلاقیں ہیں اور تین حیض میں اس کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عدت پوری ہوتی ہے اور اگر لونڈی ہے تو دو طلاقیں میں بائن ہو جاتی ہے اور عدت اس کی دو حیض میں پوری ہو جاتی ہے۔ اور امام شافعی کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت دونوں میں اعتبار شوہر کا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ

## باب دل میں طلاق کا خیال کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِاُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهٖ اَوْ تَعْمَلْ بِهٖ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درگزر کیا اللہ نے میری امت سے جو دلوں میں خیال آوے جب تک منہ سے نہ نکالے اس کو یا عمل نہ کرے اس پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب آدمی اپنے دل میں خیال کرے طلاق کا تو کچھ نہیں پڑتا جب تک منہ سے نہ کہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

## اس بیان میں کہ طلاق خوش طبعی سے بھی پڑ جاتا ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ اس میں سچ مچ کہنا اور خوش طبعی سے کہنا دونوں برابر ہے ایک نکاح، دوسرے طلاق تیسرے رجعت۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور عبدالرحمٰن بیٹے ہیں حبیب کے وہ بیٹے ہیں اردک کے وہ بیٹے ہیں مالک کے اور وہ میرے نزدیک یوسف بن ماہک ہیں

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

## باب خلع کے بیان میں

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اُمِرَتْ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ۔

روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا حکم کی گئیں وہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک۔

ف: اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع بنت معوذ کی صحیح یہی ہے کہ ان کو حکم کیا گیا ایک حیض تک بیٹھنے کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ ثابت بن قیس کی بی بی نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا خلع والی عورت کی عدت میں تو اکثر اہل علم صحابہ وغیرہم نے کہا ہے کہ عدت خلع والی عورت کی مطلقہ کے برابر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عدت خلع والی عورت کی ایک حیض ہے اور کہا اسحاق نے اگر کوئی اختیار کرے اس مذہب کو یعنی ایک حیض کی عدت ہونے کو تو یہ مذہب قوی ہے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُخْتَلِعَاتِ

## باب خلع کرنے والے کے بیان میں

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔

روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلع کرنے والی عورتیں تو منافق ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی اسناد کچھ قوی نہیں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا انہوں نے فرمایا کہ جو عورت کہ خلع کرے اپنے شوہر سے بغیر عذر کے تو بو نہ سونگھے گی جنت کی، روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مانگے اپنے زوج سے طلاق بغیر عذر اور ضرورت کے سو حرام ہے اس پر بو جنت کی۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ سے وہ ابی اسماء سے وہ ثوبان سے اور روایت کیا اس کو بعضوں نے ایوب سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

## باب عورتوں کی خاطر داری کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلٰى عِوَجٍ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت پسلی کی ہڈی کی سی ہے اگر تو سیدھا کرنے چلے تو اس کو توڑ دے گا اور اگر رہنے دے اس کو ویسے تو فائدہ اٹھاوے اس کے ٹیڑھے پن پر یعنی اس کی بدمزاجی پر صبر کرے تو نباہ ہو اور نہیں تو جدائی کی نوبت آوے۔

ف: اس باب میں ابی ذر اور سمرہ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

## بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ اَبُوْهُ اَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

## باب اس شخص کے بیان میں جس کو باپ کہے کہ بیوی کو طلاق دے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ اَبِي يَكْرَهُهَا فَاَمَرَنِي اَنْ اُطَلِّقَهَا فَاَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ انہوں نے کہا تھی میرے پاس ایک بی بی کہ میں اسے چاہتا تھا اور میرے باپ اسے برا جانتے تھے سو حکم کیا مجھ کو کہ طلاق دوں اسے سو نہ مانا میں نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امْرَأَتَكَ

اے عبداللہ بیٹے عمر کے طلاق دے اپنی بی بی کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ابن ابی ذیب کی روایت سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

## باب اس بیان میں کہ عورت اپنی سوت کا طلاق نہ چاہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ نے فرمایا نہ طلب کرے عورت طلاق اپنے سوت کی تاکہ انڈیل لیوے جو اس کے برتن میں ہے۔

ف اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے، حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ

## باب مسلوب العقل کے طلاق کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب طلاق پڑ جاتی ہیں مگر طلاق معتوہ کا یعنی جس کی عقل جاتی رہی ہو۔

ف اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر عطاء بن عجلان کی روایت سے اور وہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث یعنی حدیثوں کو بھول جایا کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق معتوہ یعنی دیوانے کا کہ جس کی عقل نہ رہی ہو، نہیں پڑتا ہے مگر ایسا دیوانہ ہو کبھی کبھی ہوش میں آتا ہو اور وہ طلاق دیدے ہوش کی حالت میں تو البتہ پڑتا ہے۔

## بَابٌ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ وَاللّٰهِ لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِينَ مِنِّي وَلَا آوِيكِ أَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ أُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا

روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے لوگ زمانۂ جاہلیت میں ایسے تھے کہ شوہر طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی چاہتا تھا اور پھر وہ اسی کے پاس رہتی تھی جب رجعت کر لیتا تھا عدت میں سو اگر طلاق دے چکا ہو اس کو ایک یا زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا قسم ہے اللہ کی نہ تو میں ایسا طلاق دوں گا تجھ کو کہ تو جدا ہو جاوے مجھ سے اور نہ ملوں گا تجھ سے کبھی اس نے کہا یہ کیونکر ہوگا شوہر نے کہا میں طلاق دوں گا تجھ کو پھر جب تمامی پر ہوگی عدت تیری تو رجعت کروں گا تجھ سے یعنی اسی طرح بعد رجعت کے پھر طلاق دوں گا۔ پھر عدت تمام ہونے کے قریب رجعت کروں گا اسی طرح ہمیشہ کرتا رہوں گا سو گئی وہ عورت یہاں تک کہ داخل ہوئی حضرت عائشہؓ کے پاس اور خبر دی ان کو اس بات کی سو چپ رہیں حضرت عائشہؓ یہاں تک کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو خبر دی آپ کو پس چپ رہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ اتری یہ آیت قرآن مجید کی اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ یعنی طلاق دو مرتبہ ہے اور بعد اس کے رکھ لینا ہے عورت کو دستور کے موافق یا رخصت کر دینا ہے اس کو یعنی تیسرا طلاق دے کر یا اس طرح کہ رجعت نہ کرے یہاں تک کہ عدت تمام ہو جاوے کہا عائشہؓ نے پھر سرے سے حساب رکھا لوگوں نے طلاق کا آئندہ کے لیے جس نے طلاق دیا تھا اس نے بھی اور جس نے نہیں دیا تھا اس نے بھی۔

ف: روایت کی ہم سے ابوکریب محمد بن علا نے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی حدیث کے معنوں کے مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے یعلی بن شبیب کی روایت سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

## باب اس حاملہ کے بیان میں جس کا خاوند مر گیا ہو اور وہ جنے

عَنْ اَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا اَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّقَتْ لِلنِّكَاحِ فَاُنْكِرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا۔

روایت ہے ابی السنابل بن بعکک سے کہا وضع حمل کیا سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے کے تئیس دن یا پچیس دن بعد پھر جب نفاس سے پاک ہو چکیں تو زینت کی نکاح کے لیے، سو اعتراض کیا ان پر لوگوں نے سو ذکر کیا گیا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے اگر نکاح کرے وہ تو کیا ہوا اس کی عدت تو پوری ہو چکی۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے، حدیث ابی السنابل کی مشہور ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسود کی کوئی روایت ابی السنابل سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتے ہم کہ ابوالسنابل زندہ رہے ہوں بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مر گیا ہو تو وہ جب وضع حمل کرے تبھی اس کو نکاح کرنا جائز ہے اور اگرچہ عدت اس کی یعنی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہ پوری کرے دونوں مدتوں کے اخیر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گزر جاویں اور وضع حمل نہ ہو تو وضع حمل تک نکاح نہ کرے اور عدت ہی سمجھے اور اگر چار مہینے دس دن کے قبل وضع حمل ہو جاوے تو چار مہینے دس تک پورے مگر پہلا قول صحیح ہے یعنی زن حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ روایت ہے سلیمان ابن یسار سے کہ ابو ہریرہؓ اور ابن عباس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَبَّاسٍ وَّاَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوْا
الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلُ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاتِ
زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ
اَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا
مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ
سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ
فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ

اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن ان سب نے ذکر کیا اس عورت کا جو حاملہ ہو
اور اس کا خاوند مر گیا ہو اور وضع حمل کرے سو فرمایا ابن عباس نے
کہ وہ پوری کرے دونوں مدتوں میں سے اخیر کی مدت کو اور اس کی
تفصیل ابھی گذری اور کہا ابوسلمہ نے بلکہ حلال ہو جاتا ہے
اس کو نکاح کرنا اسی وقت جب کہ وضع حمل کرے اور کہا
ابوہریرہؓ نے میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں
پس کہلا بھیجا ام سلمہ کے پاس جو بی بی ہیں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی سو فرمایا انہوں نے وضع حمل کیا سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر
کے مرنے کے تھوڑے دنوں بعد سو مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے تو حکم دیا آپ نے انہیں نکاح کرنے کا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ
اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلٰثَةِ قَالَ قَالَتْ
زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ
ابْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ
اَوْ غَيْرِهِ فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ
بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ
حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى
زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ
عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ
بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ فِي
الطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ

## باب جس عورت کا خاوند مر گیا ہو اس کی عدت کے بیان میں

روایت ہے حمید بن نافع سے وہ روایت کرتے ہیں زینب بنت
ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی ان کو ان تینوں حدیثوں کی کہا حمید نے
کہا زینب نے داخل ہوئی میں ام حبیبہؓ کے پاس جو بی بی
ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات پائی ان کے باپ
ابوسفیان بن حرب نے سو منگائی ام حبیبہ نے خوشبو کہ اس میں
زردی تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبوئی ہے عرب کی
کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زردی سے کسی اور
چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالوں پر پھر
فرمایا ام حبیبہ نے قسم ہے اللہ کی مجھے کچھ خوشبو کی حاجت
نہیں مگر اتنا ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے تھے حلال نہیں اس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر
اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر تین دن سے
زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔
کہا زینب نے پھر داخل ہوئی میں زینب بنت جحش کے
پاس جب کہ وفات پائی ان کے بھائی نے سو منگائی انہوں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّ عَشْرًا قَالَتْ زَیْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّیْ اُمَّ سَلَمَۃَ تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْھَا زَوْجُھَا وَقَدِ اشْتَکَتْ عَیْنُھَا اَفَنَکْحَلُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ کُلُّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا ھِیَ اَرْبَعَۃُ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا وَقَدْ کَانَتْ اِحْدٰکُنَّ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ تَرْمِیْ بِالْبَعْرَۃِ عَلٰی رَاْسِ الْحَوْلِ۔

بھی خوشبو لگائی پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھے حاجت نہیں خوشبو کی مگر میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی مُردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے اور سنا میں نے اپنی ماں ام سلمہ سے کہتی تھیں آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے یارسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں سو کیا سرمہ لگاؤں میں اس کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مرتبہ یا تین مرتبہ۔ وہ حضرت سے پوچھتی تھی اور حضرت منع کرتے تھے پھر فرمایا اب تو عدت چار مہینے دس دن ہیں اور اس سے پہلے تو ایک عورت تم میں تھی جاہلیت میں کہ پھینکتی تھی اونٹ کی مینگنی سال بھر کے بعد۔

ف اس باب میں فریعہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت ہے جو بہن ہے ابی سعید خدری کی اور حفصہ بنت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ وغیرہم کا کہ جس کا شوہر مرجاوے وہ خوشبو اور زینت سے پرہیز کرے اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد کا اور اسحاق کا۔ مترجم کہتا ہے عدت وفات شوہر کی ایام جاہلیت میں اس طرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا وہ ایک مکان تیرہ و تاریک میں اکیلی رہتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تھی جب ایک سال اسی حال سے گزر جاتا تھا وہ اس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گدھا یا بکری یا کوئی طائر اس کے پاس لاتے تھے اور وہ اس سے اپنی فرج رگڑتی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اونٹ کی مینگنی اس کو دیتے تھے کہ وہ اسے پھینکتی تھی۔ انتہیٰ۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُظَاھِرِ یُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ یُّکَفِّرَ

## باب اس مظاہر کے بیان میں جو قبل ادائے کفارے کے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے۔

عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ صَخْرِ الْبَیَاضِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمُظَاھِرِ یُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ یُّکَفِّرَ قَالَ کَفَّارَۃٌ وَّاحِدَۃٌ

روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو ظہار کرنے والا کہ صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ دینے کے تو فرمایا آپ نے اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ کے تو اس پر دو کفارے ہیں اور یہی قول ہے عبدالرحمن بن مہدی کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِيْ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اس نے ظہار کیا تھا اپنی عورت سے اور پھر صحبت کر بیٹھا اس سے سو کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کر بیٹھا میں اس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپ نے کس نے مستعد کیا تجھ کو اس پر رحمت کرے اللہ تجھ پر عرض کیا اس نے دیکھی میں نے پازیب اس کی چاند کی روشنی میں فرمایا اب اس کے نزدیک نہ جا جب تک تو نہ کرے جو حکم دیا تجھ کو اللہ نے یعنی جب تک کفارہ نہ دے لے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ

## باب کفارہ ظہار کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيَّ اَحَدَ بَنِيْ بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَاَتَهٗ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَاْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا اِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔

روایت ہے ابی سلمہ اور محمد بن عبد الرحمٰن سے کہ کہا سلمان ابن صخر انصاری نے جو اولاد میں ہیں بیاضہ کے انہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ رمضان گزرنے تک پھر جب گزر گیا آدھا رمضان صحبت کر بیٹھے اس سے ایک رات سو آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو ذکر کیا اس کا سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہیں ملتا۔ فرمایا آپؐ نے روزے رکھ دو مہینے تک پے در پے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا فرمایا کھانا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کہا اس نے میں نہیں پاتا کہ کھلاؤں ان کو سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے کہ دو اس کو یہ ٹوکرا جسے عرب میں عرق کہتے ہیں اور اس میں پندرہ صاع یا سولہ پیمانے ہیں کہ ساٹھ آدمیوں کا کھانا ہوتا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کفارہ ظہار کے باب میں اور اس باب میں خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی ہیں اوس بن صامت کی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِيْلَاءِ

## باب ایلاء کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِيْنِ كَفَّارَةً۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے ایلاء کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کر لی اپنے اوپر صحبت وغیرہ ان کی پھر حلال کیا آپؐ نے جس کو حرام کر لیا تھا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ف اس باب میں ابی موسٰی اور انس سے بھی روایت ہے حدیث مسلمہ بن عقیل کی جو مروی ہے داؤد سے روایت کیا ہے اس کو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے انہوں نے شعبی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایلاء کیا آخر حدیث تک مرسلاً اور اس میں یہ نہیں ہے کہ مسروق عائشہ رضی سے روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث سے مسلمہ کے اور ایلاء اسے کہتے ہیں کہ آدمی قسم کھاوے کہ صحبت نہ کرے گا اور ہاتھ نہ لگاوے گا اپنی بیوی کو چار مہینے تک یا زیادہ اور اختلاف ہے اہل علم کا جب گزر جاویں چار مہینے سو بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا ہے جب گزر جاویں چار مہینے تو وہ قاضی کے پاس کھڑا کیا جاوے کہ رجوع کرے اپنی بیوی سے اور یا طلاق دے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا جب چار مہینے گزر جاویں تو ایک طلاق بائن خود بخود پڑ جاتی ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مترجم کہتا ہے ایلاء لغت میں مطلق قسم ہے اور معنی شرعی او پر گزرے اور ایلاء کرنے والے کو مولی کہتے ہیں اور مدت ایلاء حرہ کے لیے چار مہینے اور لونڈی کے واسطے دو مہینے ہیں۔ پھر اگر اس کے بیچ میں صحبت کی کفارہ قسم کا ادا کرے اور نہیں تو بعد چار مہینے کے حنفیہ کے نزدیک اس عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہے اور لفظ ایلاء کے یہ ہیں۔ قسم ہے اللہ کی میں تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا جماع نہ کروں گا۔ تجھ سے مل کر غسل جنابت نہ کروں گا۔ سوان سب کے بعد صحبت کے کفارہ ہے قسم کا اور اگر یوں کہا کہ میں اگر تجھ سے صحبت کروں تو مجھ پر ایک حج ہے۔ یا میرا غلام آزاد ہے یا میری لونڈی حرہ ہے اور پھر صحبت کی تو وفائے قسم اس پر لازم ہے یعنی حج کرے اور لونڈی غلام آزاد ہو گیا۔ کذا فی الدر المختار۔

## بَابُ مَا جَآءَ فِي اللِّعَانِ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَا جَآءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحْلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ قَالَ فَسَكَتَ

## باب لعان کے بیان میں۔

روایت ہے سعید بن جبیر سے کہا انہوں نے پوچھا مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنے والی عورت اور مرد کا جب مصعب بن زبیر کی سلطنت تھی اور پوچھا کیا جدائی کر دی جاوے لعان کرنیوالے جورو خصم میں سو مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیا کہوں میں سو میں اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا عبد اللہ بن عمر کے گھر تک اور اجازت چاہی میں نے اندر آنے کی سو لوگوں نے کہا وہ تو قیلولہ کرتے ہیں سو سنی عبد اللہ بن عمر نے میری بات اور کہا اے ابن جبیر آؤ تم کسی کام ہی کو آئے ہو گے پھر داخل ہوا میں اور وہ لیٹے تھے ایک موٹی چادر بچھائی ہوئی پر جو اونٹ پر ڈالی جاتی ہے سو کہا میں نے اے ابا عبد الرحمٰن کیا لعان والی جورو خصم جدا کر دیئے جاویں۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ ہاں جدا کر دیئے جاویں اور پہلے جس نے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں تھا فلانے شخص کا بیٹا کہ وہ آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بھلا دیکھئے تو اگر کوئی ہم میں سے دیکھے اپنی عورت کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَاتِ الَّتِي فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

زنا میں تو کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات ہے اور چپ رہے تو بڑی مشکل ہے کہا راوی نے پھر چپ ہو رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جواب نہ دیا اس کو پھر جب تھوڑے دن ہو گئے اس کے بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے پوچھا تھا اسی میں مبتلا ہوں سو اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں والذین یرمون سے آخر آیات تک اور پڑھی آپ نے یہاں تک کہ ختم کیا سب آیتوں کو سو بلایا اس آدمی کو اور اس کے سامنے پڑھیں وہ آیتیں اور سمجھایا اس کو اور عذاب آخرت یاد دلایا اس کو اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اس نے قسم ہے اس کی جس نے آپ کو بھیجا حق کے ساتھ میں نے جھوٹ نہیں باندھا اس عورت پر یعنی اپنی بیوی پر پھر دوہرائی وہ آیتیں عورت کے سامنے اور اس کو بھی سمجھایا اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اس عورت نے نہیں قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ کو ساتھ حق کے سچ نہیں ذکر کیا اس نے یعنی اس کے شوہر نے کہا راوی نے پھر شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد سے اور گواہی دی اس نے چار مرتبہ اللہ کے ساتھ کہ وہ سچا ہے یعنی اس باب میں کہ اس عورت نے زنا کیا ہے اور پانچویں دفعہ یہ گواہی دی کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اس کے اگر ہووے وہ جھوٹوں میں پھر دوبارہ شروع کیا عورت سے سو گواہی دی اس نے چار گواہیاں کہ خصم اس کا جھوٹا ہے اور پانچویں بار گواہی دی کہ غضب ہے اللہ کا اس پر یعنی مجھ پر اگر ہووے وہ سچوں میں پھر جدا کر دیا حضرت نے ان دونوں کو۔

ف اس باب میں سہل بن سعد اور ابن عباس اور حذیفہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علما کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْأُمِّ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے لعان کیا ایک خصم نے جورو اپنی سے اور جدائی کر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں اور ملا دیا لڑکے کو ماں کے ساتھ۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا۔

ف مترجم کہتا ہے محمد نے موطا میں کہا ہے کہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم کہ جب نفی کرے مرد لڑکے کی یعنی یہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں اور لعان کرے تو تفریق کر دی جاوے ان میں اور دے دیا جاوے لڑکا ماں کو اور یہی قول ہے ابوحنیفہ کا اور ہمارے تمام فقہا کا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## بَابُ مَا جَاءَ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَاَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهٗ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ فَقَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْ لِيْ مَسْكَنًا يَمْلِكُهٗ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهٗ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهٗ مِنْ شَاْنِ زَوْجِيْ قَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاتَّبَعَهٗ وَقَضٰى بِهٖ۔

## باب اس بیان میں کہ جس عورت کا شوہر مرجاوے وہ عدت کہاں کرے۔

روایت ہے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے جس کا نام زینب ہے وہ بیٹی ہیں کعب بن عجرہ کی کہا زینب نے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان کہ بہن ہیں ابی سعید خدری کی انہوں نے خبر دی زینب کو کہ وہ آئیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پوچھتی تھیں کہ چلے جاویں اپنے اقربا کے پاس جو قبیلہ بنی خدرہ میں تھے کہ خاوند ان کے نکلے تھے اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کو پھر جب پہنچے کنارہ قدوم میں کہ وہ ایک مقام ہے مدینے سے چھ میل پر وہ غلام ان کو ملے اور انہیں مار ڈالا یعنی ان کے شوہر کو سو پوچھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں پھر چلی جاؤں اپنے اقربا میں اس لیئے کہ میرے شوہر نے نہیں چھوڑا کوئی مکان کہ ان کا مملوک ہو اور نہ کچھ خرچ چھوڑ گئے کہا فریعہ نے پھر فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں چلی جا اپنے اقربا میں کہا انہوں نے پھر پلٹی میں یہانتک کہ جب پہنچی میں حجرے میں یا مسجد میں پکارا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا حکم کیا میرے پکارنے کا کہ میں پکاری گئی پھر فرمایا کیا کہا تھا تم نے میں نے دوبارہ عرض کیا ان پر قصہ جو ذکر کیا تھا اپنے خاوند کا فرمایا آپؐ نے تو رہ اپنے گھر میں جب تک پوری ہو مدت یعنی عدت کی کہا فریعہ نے پھر عدت کی میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن کہا انہوں نے پھر جب خلیفہ ہوئے حضرت عثمان تو پیغام بھیجا میری طرف اور پوچھا مجھ سے اسی گھر میں عدت کرنے کا حال سو خبر دی میں نے ان کو اور تابعداری کی انہوں نے اسی کی اور فتویٰ دیا اسی پر جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ جس گھر میں ہو اسی میں عدت پوری کرے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے سو ذکر کی حدیث اسی کے ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں عدت بیٹھنے والی نہ نکلے اپنے خاوند کے گھر سے جب تک پوری نہ ہو عدت اس کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عورت جہاں چاہے عدت کرے اگرچہ اس کے خاوند کا گھر نہ ہو مگر پہلا قول صحیح ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# اَبْوَابُ الْبُيُوْعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# یہ باب ہیں خرید و فروخت کے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

## باب شبہات کے ترک کرنے کے بیان میں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَدْرِيْ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَاءً لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَاقَعَ شَيْئًا مِنْهَا يُوْشِكُ اَنْ يُوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا اَنَّهُ مَنْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُوَاقِعَهُ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ۔

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے یعنی ظاہر ہے اور ان دونوں کے بیچ میں شبہے کی چیزیں ہیں کہ نہیں جانتے ان کو اکثر لوگ کہ وہ حلال ہیں یا حرام ہیں سو جس نے چھوڑ دیا شبہے کی چیزوں کو اپنے دین کے پاک کرنے اور آبرو بچانے کو تو وہ سلامت رہا اور جو پڑا شبہے کی چیزوں میں تو قریب ہے کہ گر پڑے حرام میں جیسا کہ وہ چرواہا جو چراتا ہے سرکاری رمنہ کے گرد تو خوف ہوتا ہے یہ کہ چرنے لگیں اس کی بکریاں رمنے میں آگاہ ہو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہے آگاہ ہو کہ بیر رمنہ اللہ کا اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

ف روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے معنوں کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي اَكْلِ الرِّبٰوا

## باب سود کھانے کی برائی کے بیان میں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهُ۔

روایت ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والے اور دینے والے کو اور گواہوں کو اور لکھنے والے کو یعنی جو تمسک یا کوئی کاغذ سود کے متعلق لکھے۔

ف اس باب میں عمرؓ اور علیؓ اور جابرؓ سے روایت ہے۔ حدیث عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيْظِ فِي الْكِذْبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوِهٖ۔

## باب جھوٹ اور جھوٹی گواہی کی برائی کے بیان میں

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے باب میں فرمایا کہ وہ شریک کرنا ہے اللہ کے ساتھ یعنی صفات خاصہ کسی مخلوق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ ۔ کے لیے ثابت کرنا اور ناراض کرنا ماں باپ کا اور مار ڈالنا کسی جان کا ناحق اور جھوٹی بات

ف اس باب میں ابی بکرہ اور ایمن بن خریم اور ابن عمر سے روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ

## باب تاجروں کے بیان میں اور جو نام رکھا ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ ۔

روایت ہے قیس بن ابی غرزہ سے کہا نکلے ہمارے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم کو لوگ سماسرہ کہتے تھے اور سماسرہ جمع ہے سمسار کی اور سمسار دلال کو کہتے ہیں جو بائع اور مشتری کے بیچ میں گفتگو کرتا ہے پھر فرمایا حضرت نے اے گروہ تاجروں کے البتہ شیطان اور گناہ دونوں پیش آتے ہیں خرید و فروخت میں یعنی اس میں جھوٹ بولنا اچھی چیز کو برا کہنا اکثر ایسی خلاف باتوں کا اتفاق ہوتا ہے سو تم ملا دیا کرو اپنی خرید و فروخت کو صدقہ کے ساتھ یعنی تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

ف اس باب میں برا بن عازب اور رفاعہ سے روایت ہے۔ حدیث قیس بن ابی غرزہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی یہ حدیث منصور نے اور اعمش اور حبیب بن ابی ثابت نے اور کئی لوگوں نے ابی وائل سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے اور ہم کوئی روایت قیس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتے سوا اس کے۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر سچا امانتدار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہے یعنی قیامت کے دن میں۔

ف روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حمزہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے یعنی ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو حمزہ سے اور ابو حمزہ کا نام عبد اللہ بن جابر ہے اور وہ شیخ ہیں بصرہ کے رہنے والے۔

عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ ۔

روایت ہے اسمٰعیل بن عبید بن رفاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اسمٰعیل کے دادا سے کہ وہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ کو سو دیکھا لوگوں کو کہ خرید و فروخت کرتے ہیں سو فرمایا آپ نے اے گروہ تاجروں کے سو سننے لگے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کو اور بلند کیں اپنی گردنیں اور آنکھیں حضرت کی طرف تو فرمایا آپ نے تاجر لوگ اٹھائے جاویں گے قیامت کے دن گنہگار مگر جو ڈرا اللہ سے یعنی اللہ کے خوف سے مال میں خیانت نہ کی۔ اور نیکی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور خوش معاملگی کی لوگوں سے خرید و فروخت میں اور سچ بولا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یوں ہی کہتے ہیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن رفاعہ بھی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ كَاذِبًا۔

## باب اس کے بیان میں جو بیچنے کی چیز میں جھوٹی قسم کھاوے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف بچشم رحمت نظر نہیں کرے گا قیامت کے دن اور نہ ان کو پاک کرے گا یعنی گناہوں سے اور ان کو دکھ کی مار ہے کہا میں کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ کہ وہ تو محروم ہوگئے اور نقصان میں پڑ گئے فرمایا آپ نے ایک تو احسان جتانے والا دوسرے تکبر کی راہ سے اپنی ازار ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا اور اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچ ڈالنے والا۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین اور معقل بن یسار سے روایت ہے۔ حدیث ابی ذر کی حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبْكِيرِ بِالتِّجَارَةِ۔

## باب سویرے تجارت کے لیے جانے کے بیان میں

عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا قَالَ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ۔

روایت ہے صخر غامدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ برکت دے میری امت کو سویرے سویرے جانے میں کہا راوی نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو یا بڑے لشکر کو تو روانہ کرتے اس کو اول دن میں اور صخر جو راوی اس حدیث کے ہیں وہ مرد تاجر تھے تو جب بھیجتے تھے اپنے گماشتوں کو تو روانہ کرتے ان کو اول دن میں سو امیر ہو گئے اور بہت ہو گیا ان کا مال۔

ف اس باب میں علی اور بریدہ اور انس اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے روایت ہے حدیث صخر غامدی کی حسن ہے اور ہم نہیں جانتے صخر غامدی کی کوئی اور حدیث سوا اس کے کہ مروی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان ثوری نے شعبہ سے انہوں نے یعلی بن عطاء سے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ إِلَى أَجَلٍ۔

## باب کسی چیز کو مدت کے وعدے پر خریدنے کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر دو کپڑے تھے قطر کے بنے ہوئے قطر ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى مَيْسَرَةٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ بِدَرَاهِمِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ۔

قریہ ہے وہ گاڑھے تھے پھر جب بیٹھے تھے حضرت اور پسینہ آتا تھا تو گراں ہو جاتے وہ آپ پر سو آیا کچھ کپڑا شام کی طرف سے فلانے یہودی کے پاس سو کہا کاش کہ آپ کسی کو اس کے پاس بھیجیں اور اس سے دو کپڑے خریدیں اس وعدے پر کہ جب ہم کو میسّر ہو گا تو قیمت دیں گے سو حضرت نے کہلا بھیجا اس کے یہاں سو اس نے کہا میں سمجھ گیا جو وہ ارادہ رکھتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ دبا رکھیں میرے کپڑے بھی اور روپیہ بھی سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولا وہ خوب جانتا ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیز گار ہوں اور ادا کرنے والا ہوں امانت کا۔

ف اس باب میں ابن عباس اور انس اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے حدیث حضرت عائشہ رضؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراس بصری سے کہتے تھے سنا میں نے ابوداؤد طیالسی سے پوچھی شعبہ سے کسی نے یہ حدیث سو کہا انہوں نے نہ بیان کروں گا یہ حدیث جب تک کہ تم کھڑے ہو کر حرمی بن عمارہ کے سر میں بوسہ نہ لو کہا راوی نے اور حرمی اس وقت وہاں قوم میں موجود تھے اس سے فقط حرمی کی تعظیم منظور تھی کہ وہ راوی تھے اس حدیث کے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زرہ آپؐ کی گروی تھی بیس صاع غلے پر کہ قرض لیا تھا آپؐ نے اپنے گھر والوں کے لیے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَشَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ مَعَ يَهُودِيٍّ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ۔

روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہا لے گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی جو کی اور چربی سڑی ہوئی اور البتہ گرو تھی ان کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے پر کہ لیا تھا آپؐ نے گھر والوں کے لیے اور بے شک میں نے سنا ایک دن انس سے کہ فرماتے تھے شام تک نہ رہا آل محمدؐ کے پاس ایک صاع کھجور اور نہ ایک صاع کسی غلے کا اور البتہ ان کے نزدیک اس دن نو بیبیاں تھیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ

## باب بیع کی شرطیں لکھنے کے بیان میں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِ نَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ

روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عباد بن لیث کپڑے بیچنے والے یعنی بزاز نے انہوں نے روایت کی عبدالمجید

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ